إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ ط (آل عمران: 19)

ترجمہ: یقیناً دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

اسلام و ایمان، عبادات و اعمال کی روشنی میں

قرآن و احادیث

سے ماخوذ اسلامی معلومات کا مستند مجموعہ

ریحانہ جوہر ایم۔ ایس سی، ایم۔ اے علوم اسلامیہ

اہم اضافوں سے مزیّن علمی تحقیق پر مبنی نیا ایڈیشن

اسلام وایمان، عبادات واعمال کی روشنی میں

قربِ الٰہی

اس کتاب میں انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک زندگی کے تمام پہلوؤں کی شرعی رہنمائی کی گئی ہے اور گراں قدر اسلامی اصول وضوابط اور مسنون اعمال و دعائیں قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کی گئی ہیں جس سے اُمت مسلمہ کی فلاح اور اصلاح ہو سکتی ہے۔

مؤلفہ: ریحانہ جوہر (اسلامک سکالر و محققہ)
ایم ایس سی، ایم اے علوم اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل نے فرمایا:

• مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔(الحجرات:10)

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب : قربِ الٰہی

مؤلفہ : ریحانہ جوہر (اسلامک سکالر و محققہ)
ایم ایس سی، ایم اے علوم اسلامیہ (پنجاب یونیورسٹی)

نظر ثانی : انجینئر جوہر

طبع : اپریل 2026ء

صفحات : 328

پرنٹر : تایا پرنٹنگ پریس، 43-رٹی گن روڈ، لاہور
(0300-4554353 , 0315-4254353)

رابطہ کے لیے : +92 345-4411022, +92 300-4212219

کتاب کی مکمل pdf کاپی ڈاؤن لوڈ کرنے اور سوشل میڈیا کے لنکس کے لیے موبائل کیمرے سے QR Code اسکین کریں۔

QurbeEllahi@gmail.com qurbeellahi.com
linktr.ee/qurbeellahi
facebook.com/qurbeellahi
youtube.com/@qurbeellahi
instagram.com/qurbeellahi

یہ کتاب اللہ کی رضا کے لیے مفت تقسیم کی جاتی ہے

فہرست مضامین

عرضِ مؤلفہ 14
اسلام 15

اسلام کے بنیادی عقائد

(1) اللہ پر ایمان (توحید) 16
شرک، شرک کی اقسام، شرک اکبر 17
شرک اصغر 18
(2) اللہ کے رسولوں پر ایمان 19
(3) اللہ کے فرشتوں (ملائکہ) پر ایمان 20
(4) اللہ کی کتابوں پر ایمان 21
(5) آخرت پر ایمان 21
جنت، دوزخ .... 21،22
اسلام میں عقیدہ آخرت کی اہمیت 22
عالمِ برزخ۔ثواب وعذاب قبر 22
قیامت کی نشانیاں 23
قیامت کا بیان 24
(6) تقدیر پر ایمان 25

ارکانِ اسلام

اتباعِ سنت

قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت 28
اطاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انعام 28
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت 28
سنت پر عمل کرنے کا اجر 29
سنت رائج کرنے کا ثواب 29
سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنا 29
تبلیغ حدیث کی فضیلت 29
ہر کام میں اتباع سنت کی نیت کر لیں 29
علم کی اہمیت اور فضیلت 30
علم دوسروں تک پہنچانا 30
مقاصد تعلیم 31
جنت میں داخل کروانے والی چالیس احادیث 32

نماز کا بیان

اولاد کو نماز سکھانے کا حکم 34
نماز میں تاخیر کی ممانعت 34
سونے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جانا 34
قصداً نماز قضا کرنا 34
بھول چوک معاف 35
وقت پر نماز کی ادائیگی کا اہتمام 35
نمازیوں کے لیے پانچ انعام 35
بے نمازیوں کے لیے عذاب 36
وقت ٹال کر نماز پڑھنے کا گناہ 36
نماز کے ثمرات 36

شرائطِ نماز

(1) طہارت 37
نجاست سے پاک کرنے کا حکم 38
نجاست دور کرنے کے طریقے 39
احکام طہارت میں شرعی سہولتیں 39
پانی کے احکام 39

مستعمل پانی 40
آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا حکم 41

استنجاء کا بیان

رفع حاجت کے آداب واحکام 42
حیض، نفاس اور استحاضہ 43
حیض ونفاس میں یہ کام ناجائز ہیں 44
سیلان الرحم، جنابت کے احکام، غسل جنابت ... 44
غسل، غسل کی اقسام.................. 45
غسل کا مسنون طریقہ 46

وضو کا بیان

وضو کا مسنون طریقہ 47
وضو کے بعد کی دعائیں.................. 47
وضو توڑنے والے امور 50
محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا.................. 50
معذور کے وضو کا حکم 50
مسواک کی فضیلت وفوائد 51
مسواک کرنے کا مسنون طریقہ 51
موزوں اور جرابوں پر مسح کرنا.................. 52
مسح کرنے کا مسنون طریقہ 52
مسح توڑنے والے امور، پٹی پر مسح 53
تیمم کا بیان 53
2۔ستر پوشی 55
3۔نماز کی جگہ 55
4۔قبلہ کی طرف منہ کرنا 55
5۔نماز کی نیت 55
6۔نماز کے اوقات اور رکعات 56
سنت مؤکدہ، غیر مؤکدہ ونوافل کی فضیلت 58
نماز کے ممنوع اوقات.................. 58
نوافل کے ممنوع اوقات 58

اذان اور اقامت

اذان کا جواب 60
اذان کے بعد کی دعا.................. 61
اذان کا جواب نہ دینے کی حالتیں.................. 61
نماز کے فرائض 61
نماز کے واجبات 61
نماز کی سنتیں 62
نماز کے مستحبات.................. 63
مفسدات نماز 63
نماز کے مکروہات تحریمی وتنزیہی 64
فرض نمازوں میں طریقہِ قراءت 65
ہیات نماز (نماز کی ترتیب اور کیفیت ادائیگی) ... 66
خواتین کی نماز 69

نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ

رکوع سے اٹھنے کے بعد کی دعا 74
دونوں سجدوں کے درمیان کی دعائیں 75
نماز سے الگ سجدہ کی فضیلت 75
سنت مؤکدہ ادا کرنے کا طریقہ 76
سنت غیر موکدہ ونفل ادا کرنے کا طریقہ.................. 76
نماز وتر 76
سُترہ کا بیان 78
وہ عذر جن سے نماز توڑنا جائز ہے 79

نماز باجماعت کا بیان

مقتدی کے لیے احکام 81

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟ 82
جماعت چھوڑنے کے شرعی عذر 82
جماعت کی نمازوں میں شامل ہونے کا طریقہ . 82
نماز کے آداب 85
مسجد کے احکام وآداب 87

نماز جمعہ کا بیان

نماز جمعہ کی رکعات وخطبہ 90
یوم الجمعہ کے فضائل 90
نماز تراویح............ 91

نماز عیدین کا بیان

تکبیر تشریق 93
عیدین کے مسنون امور............ 93
نماز عیدین میں عورتوں کو شامل ہونے کی تلقین . 94
طریقہ ادائیگی نماز عیدین............ 94
نماز عید کے مسائل 94
قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان............ 95
سجدوں کا بیان 96
سجدہ سہو، سجدہ سہو کا طریقہ 96
وہ صورتیں جن میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے . 97
سجدہ سہو سے متعلق مسائل 98
سجدہ تلاوت، مسافر کی نماز 99
جمع بین الصلوٰتین 100
ریل گاڑی میں نماز پڑھنا 101
مریض کی نماز............ 102
نماز کی اقسام (فرض، واجب اور مسنون نمازیں). 103
نفل نمازوں کے اوقات اور فضیلت............ 104
نماز اشراق، اشراق سے متعلق حدیث قدسی .. 104
نماز چاشت (صلوٰۃ الضحٰی)............ 105
نماز اوّابین 105
نماز تہجد 106
رات کے آخری تہائی گھنٹوں کا تعین............ 106
تحیۃ الوضو۔ تحیۃ المسجد، صلوٰۃ التسبیح............ 107
نوافل سفر 108

نماز استخارہ

استخارہ کی مختصر مسنون دعا 110

نماز حاجات

نماز توبہ 113
نماز خسوف (چاند گرہن) وکسوف 113
ہر مشکل کے لیے نماز 114
ماہ محرم الحرام کی فضیلت ونوافل 114
یوم عاشورہ کی اہمیت............ 114
ماہ رجب کی فضیلت ونوافل............ 115
ماہ شعبان کی فضیلت ونوافل 118
صلوٰۃ الخیر 119
ماہ رمضان کی فضیلت ونوافل 119
شب قدر کی فضیلت، شب قدر کی عبادات ... 120
ماہ ذوالحجہ کی فضیلت ونوافل 121
ہفتہ بھر کے نوافل اور ان کی فضیلت............ 122
جمعۃ المبارک کے دن کی خصوصی عبادات 127
مغرب کے بعد کے نوافل کی فضیلت 127
خاتمہ بالایمان............ 127
عشاء کے بعد کے نوافل کی فضیلت 127

مرض وعیادت

عیادت کے آداب، خودکشی حرام ہے 128

وفات سے لے کر دفن تک کے مسائل

عنسل میت کے احکام 130
عنسلِ میت کا مسنون طریقہ 130
مُردے کا کفن 131
کفن پہنانے کا طریقہ 132
میت کا سوگ منانا 132
بوقت وفات اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھنا
، دعا اور صبر کرنا 132
تعزیت کرنا مستحب ہے 133
اسلام میں نوحہ (ماتم/ بین) کی ممانعت 133

نماز جنازہ کا بیان

نماز جنازہ کا طریقہ 134
نماز جنازہ میں شرکت کی فضیلت 136
جنازہ کے متفرق مسائل 136
جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ 137
دفن کے احکام 137
ایصال ثواب 138
اولاد کی موت پر صبر کرنے کا ثواب 139
قبر کو پختہ بنانے کی ممانعت 140
شہید کا بیان 141
زیارت قبور، زیارت قبور کی دعائیں 142
میت کی طرف سے قربانی جائز ہے 143

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کی فرضیت 144
زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط 144
جن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے 145
نصاب وشرح زکوٰۃ 145
زرعی پیداوار پر زکوٰۃ (عشر) 145
مویشیوں پر زکوٰۃ 145
زکوٰۃ سے متعلق چند مسائل 147
مصارف زکوٰۃ 148
صدقہ فطر (فطرانہ)، ادائیگی فطرانہ 150
فضائل صدقات 151
لقطہ (گری پڑی چیز) کا بیان 153

روزوں کا بیان

روزوں کی اقسام 155
فرض روزے 155
سنت روزے 155
متفرق مسائل روزہ 156
جن کاموں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے 156
بیمار اور ضعیف کے روزے کا حکم 157
جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا 158
روزے کے مکروہات 158
جن دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں 158
سنت/مستحب روزے 158
محرم الحرام کے روزوں کی فضیلت 158
عاشورہ کے دن کے روزے کی فضیلت 159
شوال کے چھ روزے 159
شعبان کے روزے 159
شعبان کی پندرھویں کا روزہ 159
ذوالحجہ کے روزے 160
یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کا روزہ 160
ایام بیض کے روزے 160
پیر اور جمعرات کے دن کے روزے 160
بعض اور دنوں کے روزے 160

صوم داؤدی 161
نفل روزے اور قضا روزے کی نیت 161
سحری کھانے اور افطار کا بیان........ 161
مردے کے قضا روزے 162

اعتکاف

اعتکاف کی قضا کا طریقہ............ 164

فدیہ وقضا

فدیوں کے طریقے اور مقداریں........ 166
کفارہ، روزے کا فدیہ 166
ممنوعہ ایام کا کفارہ 166
قسم، قسم کی اقسام، قسم کا کفارہ 167
نذر ومنت 168

حج کا بیان

قربانی کا بیان

عید الضحیٰ کے مسنون اعمال............ 171
قربانی کس پر واجب ہے؟ 171
قربانی کے ایام واوقات 172
قربانی کا مقصد 172
قربانی کی فضیلت، قربانی کے جانور 173

قربانی کے آداب وطریقہ

قربانی کی دعا 174
ذبیحہ سے متعلق مسائل 174
قربانی کے متفرق مسائل 175
قربانی کے ساتھ عقیقہ 176

قرآن کو سمجھنے اور عمل کرنے کی اہمیت

تلاوتِ قرآن پاک کی فضیلت 178
قرآن کی منتخب سورتوں اور آیتوں کی فضیلت 180
سورۃ فاتحہ کی فضیلت 180
آیت الکرسی کی فضیلت 181
سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی فضیلت 181
سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت 181
سورۃ کہف کی فضیلت 182
سورۃ یٰسین کی فضیلت، سورۃ الفتح کی فضیلت 182
سورۃ الرحمٰن، سورۂ واقعہ، سورۂ دخان، سورۂ مزمل، سورۂ ملک، سورۂ سجدہ، سورۂ مدثر کی فضیلت .. 183
سورۃ القدر، سورۃ الزلزال، سورۃ العادیات، سورۃ التکاثر، سورۃ العصر، سورۃ الکافرون، سورۃ النصر، سورۃ اخلاص کی فضیلت 184
سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت 185
قرآنی سورتوں اور دعاؤں سے علاج 186
زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج 187
نشہ کی عادت چھڑانے کا عمل 187
جادو، آسیب اور بہت سے امراض کے لیے . 187
دماغی امراض کے لیے مجرب عمل........... 192
قلیل وقت میں 9 قرآن پاک اور ایک ہزار آیات پڑھنے کا ثواب 193
سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ القدر........ 193
سورۂ الزلزال، سورۃ العادیات، سورۃ التکاثر. 194
سورۂ الکافرون، سورۃ النصر، سورۃ الاخلاص... 195
سورۃ الفلق اور سورۂ الناس 196
بسم اللہ الرحمن الرحیم کے فضائل 196

ذکرِ الٰہی کے فضائل

دعا کی فضیلت 198

دعا کے آداب 198
جن کی دعا جلد قبول ہوتی ہے 199
قبولیت دعا کی شرائط، رزق حلال، کوشش 199
قبولیت دعا کا مطلب 199
اپنے خادموں، جان و مال اور اولاد کے لیے کسی وقت بھی بددعا نہ کرو 199
اپنے مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرنا .. 200

فرض نمازوں کے بعد کے مسنون اذکار

نماز فجر اور مغرب کے بعد کے اذکار 202
فجر کی نماز کے بعد کی دعائیں 203
جنون، کوڑھ، اندھاپن، نسیان اور فالج سے حفاظت کی دعا 203
فجر کی نماز پڑھ کر بلاعذر سوجانا منع ہے 204
وتر کے بعد کی دعا 204
رات کے اذکار 204
نمازوں کے بعد پڑھنے والی عظیم الشان آیات . 204
ادائیگی قرض اور رزق میں کشادگی کے لیے .. 205
چاشت کی نماز کے بعد کی دعائیں 205
نماز تہجد کے وقت کی دعائیں 205
سورۃ آل عمران کی پانچ فضیلت والی آیات . 206

صبح وشام کی مسنون دعائیں

تسبیح تہلیل اور تقدیس کا انگلیوں پر شمار کرنا ... 207
بہت فضیلت والے اذکار 208
ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لیے 208
سیّد الاستغفار (جنت میں داخلہ کے لیے دعا) 208
دن رات کا شکر ادا کرنے کی دعا 209
دین ودنیا کے غم دور کرنے کی دعا 210
ہر بلا سے حفاظت کی دعا 210
آفات وبلیّات سے حفاظت کی دعا 210
عافیت وحفاظت کی دعا 211
جسم، آنکھ اور کان کی عافیت کی دعا 211
نفس کی بُرائیوں سے پناہ کی دعا 212
ستر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت 212
صدق دل سے دعا پر شہید کا مقام 213
جنت میں داخلے کے لیے دعا 213
گناہوں کی مغفرت کی دعا 213
نقصانات سے بچاؤ کی دعا 214
حادثات سے بچنے کی دعا 214
چھوٹ جانے والے معمولات کی تلافی کی دعا 215
ادائیگی قرض کی دعا 215
ادائیگی قرض اور تفکرات دور کرنے کی دعا 216

استعاذہ کی دعائیں

بُرے اخلاق اور نفاق سے پناہ کی دعا 216
بدبختی ومصائب سے پناہ کی دعا 216
ہر قسم کی برائی سے پناہ کی دعا 217
عذاب وغضب وزوال نعمت سے پناہ کی دعا . 217
اونچائی سے گرنے، دبنے، جلنے، ڈوبنے سے پناہ 217

ترقی علم کی دعائیں

ترقیِ علم، کشادگیِ ذہن ودفع لکنت کیلئے دعا .. 218
تقویت حافظہ کے لیے 218

قرآنی دعائیں

والدین کے لیے مغفرت کی دعائیں 218
بخشش ورحمت کی دعا 218
نیک کام کی قبولیت کیلئے دعا 219

مقدمہ میں کامیابی کی دعا 219
مسافر کو الوداع کہنے کی دعا 219

شادی سے متعلق دعائیں

دولہا اور دولہن کو مبارکباد دینے کی دعا 219
دلہن سے پہلی ملاقات پر یہ دعا پڑھے 219
بیوی سے ہمبستری سے قبل کی دعا 219
حصول اولاد کیلئے قرآنی دعائیں 219
اولاد صالح وفرمانبردار بنانے کے لیے 220
اہل وعیال کی عافیت کی دعا 220

کھانے کے وقت کی دعائیں 221

کھانا کھانے کے بعد کی دعا........ 221
دودھ پینے کی دعا 221
مہمان کی میزبان کیلئے دعا........ 221

خاص مواقع کی دعائیں

شکریہ ادا کرنے کی دعا........ 222
تعجب اور خوشی کے موقع کی دعا 222
ہدیہ دینے والے کو دعا، حال پوچھنے کی دعا 222
مرغ کی اذان کے وقت کی دعا........ 222
گدھے کے ہنہنانے، کتے کے بھونکنے 223
غصہ کے وقت اور برے وسوسوں کے وقت .. 223
نقصان اور مصیبت کے وقت کی دعا 223
آتشزدگی کے وقت، گھبراہٹ کے وقت کی دعا 223
موذی جانور اور دشمن سے حفاظت کی دعا..... 223
چوٹ لگنے پر بسم اللہ پڑھنے کا اثر 223

بارش کے لیے دعائیں

بادل و بارش کے آنے پر یہ دعا پڑھیں....... 224
آندھی (تیز ہوا) کے آنے پر یہ دعا پڑھیں .. 224
بارش رکوانے کی دعا 225

غم، مشکل اور مصائب کے وقت کے دعائیں

دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کی دعا........ 226

دعائیں برائے حاجات

اولاد کے رشتے کے لیے دعائیں........ 228

سوتے وقت کی دعائیں

باوضو سونے کی فضیلت 229
تھکاوٹ دور کرنے کی دعا........ 229
نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں 229
رزق میں اضافہ وبرکت کے لیے دعائیں .. 230
تنگدستی کا علاج اور چار عظیم فائدے 231

بیماری سے شفاء کی دعائیں

حالت بخار و درد، درد کا علاج، دفع سر درد کی دعا،
تکلیف زخم اور پھوڑے کا علاج کی دعا...... 233
کوڑھ برص اور دوسری موذی بیماریوں سے پناہ مانگنے
کی دعاء 233
سخت امراض سے شفا کے لیے آیات 234
ہر مرض سے شفا کے لیے آیات شفا 234
شوگر کے مرض سے شفا کے لیے 235
حضرت ایوبؑ کی دعا دفع امراض کیلئے 235
تقویت نظر کے لیے 235
بیمار بیماری کی حالت میں یہ دعائیں پڑھے .. 236
گناہوں سے مغفرت کی دعا 236
دفع نظر بد کے لیے 237

عیادت اور مریض پر دم کرنے کی دعائیں

بیماری کے لیے جبرائیل امینؑ کا دم 238
گھر سے نکلتے وقت کی دعا 238
گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا 238

سفر کی دعائیں

اترتے چڑھتے تکبیر و تسبیح 239
کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کی دعا 239
سفر میں خوشحالی کی دعا 239
منزل پر اترنے کے بعد پڑھنے والی دعا 239
بازار میں داخل ہونے کی دعا 240
مجلس سے اٹھنے کی دعا 240
بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا .. 240
مسجد میں داخل ہونے کی دعا 241
مسجد سے نکلتے وقت کی دعا 241
روزے کے متعلق دعائیں 241
پہلی کا چاند دیکھنے کی دعا 241
روزہ رکھنے کی نیت 241
افطار کے وقت کی دعائیں 242
شب قدر کی دعا 242

توبہ واستغفار کی فضیلت واہمیت

مُردوں کے لیے دعائے مغفرت 245

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ

چار کروڑ نیکیوں کا ثواب 251
پہلا کلمہ طیب کی فضیلت 251
دوسرا کلمہ شہادت کی فضیلت 252
تیسرا کلمہ تمجید کی فضیلت 252
چوتھا کلمہ توحید کی فضیلت 253

درود شریف کی فضیلت

جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت 256
صدقہ اور درود 256
اہم بات سے پہلے درود شریف 256

آداب وحقوق

کھانے پینے کے آداب 257
کھانا کم کھاؤ 258
مشروبات پینے کے آداب 258
پانی پینے کی سنتیں 258
قیلولہ 259

حلال اور حرام جانور

حلال اور حرام جانور کی پہچان/تعارف 259
شکار کے احکام ومسائل 260
مہمان نوازی کے آداب 260
لباس کے آداب 261
زینت کے آداب 261
سونے اور جاگنے کے آداب 262
خواب کے آداب 262
مجلس کے آداب 262
ٹیلی فون اور موبائل سے متعلقہ آداب 263
متفرق آداب 263
پردے کے شرعی احکام 264
عورتوں اور مردوں کے لیے ستر کی حدود 265
امر بالمعروف ونہی عن المنکر 266
دعوت وتبلیغ کی فضیلت 267
تبلیغ کا طریقہ کار 267

امورفطرت 268
ناخن کاٹنے کا مسنون طریقہ 268
داڑھی اور مونچھیں 268
حقوق النفس 269
والدین کے حقوق 269
والدین کی وفات کے بعدان کے حقوق 270
والدین کے ساتھ حسن سلوک کے عملی پہلو ... 270
والدین کی اطاعت میں شریعت کے خلاف نہیں جایا جاسکتا 271
والدین مال طلب کریں توکس حدتک اطاعت 271
میاں بیوی کے حقوق وفرائض 271
اولاد کے حقوق یا والدین کے فرائض 273
عقیقہ کے احکام 274
والدین کے حق میں اولاد کی دعا کی برکتیں ... 275
لڑکیوں کی پرورش 275
رشتہ داروں کے حقوق 275
ہمسائیوں کے حقوق 276
یتیم کے حقوق 277
یتیم کا مال کھانے کی حرمت 277
بزرگوں کے حقوق 278
جانوروں کے حقوق 278
موذی جانوروں کو ہلاک کرنا 278
غیر موذی جانوروں کو ایذادینے کی حرمت ... 279
مخلوق پر رحم کرنے کی فضیلت 279

اخلاقیات

مومن اور مسلمان کا مفہوم 279
حسن اخلاق کی فضیلت واہمیت 280
اچھے اخلاق پیدا کرنے اور برے اخلاق سے بچنے کا طریقہ 281

محاسن اخلاق (اچھے اخلاق)

تقوی 282
عدل وانصاف 282
ہر مسلمان کو تمام معاملات میں عدل وانصاف قائم رکھنا چاہیے 283
صدق (سچائی) 284
امانت ودیانت 284
وعدے کی اہمیت 285
قانون کا احترام 286

اخلاقِ رذیلہ (بُرے اخلاق)

جھوٹ اور جھوٹی گواہی سے بچو 286
جھوٹ کی خرابیاں اور نقصانات 287
جہاں جھوٹ بولنا جائز ہے 287
چغل خوری حرام ہے 288
غیبت 288
غیبت کرنا کب مباح ہے 289
برائیوں کا اظہار نا قابل معافی گناہ 290
منافق 290
رشوت، ریاکاری 291
تکبروغرور 292
اسراف اور غرور سے بچو 293
حسد کا بیان 293
غصب کرنا 293

زبان کی حفاظت 294
زبان کی ہلاکتیں........................ 294
احسان کا شکریہ 295
پانچ نصیحتیں 295
چھ جامع نیکیاں 296
السلام علیکم کہنے کے متعلق احکامات 296
مصافحہ ومعانقہ (گلے لگانا) 297
مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق 298
چھینک اور جمائی 298
مسلمان کی حاجت روائی 298
بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنا 299
سفارش........................ 299
ناحق قتل کرنے کی سزا 299
لعنت کرنے کی ممانعت................. 299
مسلمان کو نقصان پہنچانے والا اور اس کو دھوکہ دینے
والا ملعون ہے 300
میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا مت کہو......... 300
بدگمانی سے بچو........................ 300
مشورہ دینے والا امین ہے............... 300
عفوو درگزر کرنے کی فضیلت 301
زخمی کرنے والے کو معاف کر دینا بہتر ہے ... 301
مسلمانوں کو ناحق گالی دینا منع ہے 301
تہمت کا وبال 301
ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرو.............. 301
مسلمان کو ذلت سے بچاؤ.................. 302
برائی کو نہ روکنے کی سزا دنیا میں ملے گی 302
کلمۂ حق کہنا جہاد ہے 302
جو تین چیزوں سے بچا وہ جنت میں داخل ہو گیا 302
مسلمان بھائی سے قطع تعلقی کی سزا.......... 302
عورتوں کو نصیحت 302
نصیحت کی باتیں 303
خادم اور نوکر کا قصور معاف کرو.............. 303
ملازمین کے ساتھ نرمی 303
سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو 304
پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے 304
تصویر کا حکم 304
بے حیائی کے کام حرام ہیں.................. 305
کسی کو اے کافر کہنے کا گناہ.................. 305
کبیرہ گناہ 305
والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے 306
غصہ نہ کرنے کی تلقین 306

کسب حلال (حلال کمائی)

حرام کمائی سے بچنے کی تلقین................ 307

آدابِ تجارت

خرید وفروخت میں اختیار........................ 308
اسلام کے مطابق تجارت کے اصول وضوابط . 308
کسی کی بیع پر بیع کرنا جائز نہیں................ 308
رہن رکھنا، شفعہ کا بیان........................ 309

قرض کا بیان

قرضدار کی چیز سے فائدہ نہ اٹھائے 311
لین دین کے معاملات کو تحریر میں لانے کا حکم 311

سود کا بیان

سود کی اقسام، ربا النسی، ربا الفضل 312
مضاربہ، مضاربہ کی اہم شرائط .... 313، 314
حرمت سود کی حکمت 314

نکاح کا بیان

نکاح کے ارکان 315
نکاح کی شرائط 316
نکاح میں متعلق امور، ولیمہ 316
حرمت نکاح 316
(1) نسب کی حرمت 316
(2) نسب رضاعت (دودھ کے رشتے) 316
(3) حرمت مصاہرت 317
نکاح سے متعلق مسائل 317
طلاق، عدت 317

وراثت کا بیان

زندگی میں تقسیم جائداد کا شرعی طریقہ 318
میراث تقسیم کرنے کا طریقہ 318
حصص میراث میں کمی وبیشی نہیں ہوسکتی 320
موانع (رکاوٹیں) وراثت 320
تقسیم وراثت میں کوتاہیاں 321
وصیت 322
طب نبوی 324
ضروری اصطلاحات 325

مآخذ

قرآن حکیم۔ صحیح بخاری (امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ)، صحیح مسلم (امام ابوالحسین مسلم بن حجاج رحمہ اللہ)، سنن ابوداؤد (امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث رحمہ اللہ)، جامع ترمذی (امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ)، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ (امام محمد بن یزید قزوینی رحمہ اللہ)، مشکوٰۃ، مؤطا امام مالک (امام مالک بن انس رحمہ اللہ)، الترغیب والترہیب (امام عبدالعظیم بن القوی رحمہ اللہ)، مجمع الزوائد (امام نورالدین)، شعب الایمان (امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ)، المستدرک (امام ابوعبداللہ محمد بن محمد عبداللہ حاکم)، سنن الدارمی (امام عبد اللہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ)، الادب المفرد (محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ)، بلوغ المرام (ابوالفضل شہاب الدین احمد ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ)، ریاض الصالحین (مولانا شمس الدین رحمہ اللہ)، مسند امام احمد بن حنبل، ابن حبان۔ ردالمختار مع درمختار۔ (علامہ علاؤالدین محمد بن علی الحصکفی)، الھدایہ، مظاہر حق (شرح مشکوٰۃ)، نورالایضاح، فتاویٰ عالمگیری (شیخ نظام الدین)، احیاء العلوم از حجۃ الاسلام امام غزالیؒ...... غنیۃ الطالبین از شیخ عبدالقادر جیلانیؒ...... حصن حصین از علامہ ابن الجوزیؒ...... الحزب الاعظم وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلفہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْم : اَمَّا بَعْد

معزز قارئین کرام۔ زیرِ نظر کتاب ''قربِ الٰہی'' کو آسان، عام فہم ہونے کی وجہ سے عوام الناس نے بے حد پسند فرمایا ہے اور اللہ رب العزت نے اسے قبولیتِ عامہ بخشی ہے۔ الحمد للہ اس کا پہلا ایڈیشن 1996ء میں شائع ہوا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہر سال اس کی طباعت اور تقسیم کا سلسلہ تا حال جاری رہا۔ قارئین کے Feedback اور خواہش کے مطابق وقتاً فوقتاً اس میں اضافہ بھی کیا جاتا رہا۔

چونکہ اسلام ایک مکمل اور جامع ضابطہ حیات اور دینِ فطرت ہے جو انسان کے تمام ادوارِ زندگی کے فطری تقاضوں میں راہنمائی کرتا ہے۔ دین کے احکامات سے لاعلمی کی وجہ سے ہمارے اکثر مسلمان بہن بھائیوں سے کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔ مثلاً مسلمان کے انتقال کے بعد اس کا ترکہ (میراث) کی تقسیم کا معاملہ جو ایک اہم فریضہ ہے قرآنی احکامات سے لاعلمی کی وجہ سے اس پر صحیح طور پر عمل نہیں ہوتا جس کے نتیجے میں عورتوں اور یتیموں کی حق تلفی ہو جاتی ہے جو کہ گناہِ کبیرہ کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی طرح دیگر اعمال اور معاملات تجارت، خرید و فروخت وغیرہ میں بھی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں لہٰذا اس کتاب میں سادہ اور عام فہم انداز میں قرآن و سنت کی روشنی میں صحیح طریقے سے انجام دینے کیلئے اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے زیرِ نظر ایڈیشن میں پہلے سے موجود موضوعات میں اضافہ اور مزید کچھ نئے موضوعات کو شامل کیا گیا ہے۔ مثلاً اخلاقیات، معاملات، قرض، سود، تجارت، کسب حلال، حلال اور حرام جانور اور ان کا شکار، نکاح، طلاق، وراثت، لقطہ (گری پڑی چیز)، طبِ نبوی، فقہی اصطلاحات وغیرہ، اذکار اور مسنون دعائیں بمعہ ترجمہ و حوالہ جات دی گئی ہیں تاکہ سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں اُن اخروی حسرتوں سے بچالے جن کو رب ذوالجلال اس انداز میں بیان فرماتے ہیں: (ترجمہ) ''کاش تم دیکھو جب گناہگار اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہم کو دنیا میں واپس بھیج دے کہ نیک عمل کریں بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں''۔ (السجدہ:12)

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مسلمانوں کی راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ رب العزت میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور اسے میرے لیے ذخیرہ آخرت بنا دے۔ (آمین ثم آمین)

ریحانہ جوہر (اسلامک سکالر)

یکم اگست 2021ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلام

اسلام کے معنی ہیں کہ اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا اور اس کا تابع فرمان ہونا۔خود بھی امن وسکون پانا، دوسرے افراد کو بھی امن وسلامتی دینا۔دین اسلام سے مراد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات پر مبنی وہ نظام حیات ہے جو ہر اعتبار سے کامل اور مکمل ہے جو انسانی زندگی کے تمام معاملات میں رہنمائی کرتا ہے۔اس دین کا ماننا اسلام ہے۔اسلام کے ماننے والے کو **مسلمان** کہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۟ وقف

- یقیناً دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔(آل عمران:19)
- ترجمہ:''جو شخص اس دین کے علاوہ کسی اور دین پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا''۔(آل عمران:85)
- ''دین میں زبردستی نہیں ہے''۔(البقرہ:256)

اسلام کے بنیادی عقائد

دین اسلام دو اجزا پر مشتمل ہے ایک **عقائد** اور دوسرا **اعمال**۔عقائد عقیدہ کی جمع ہے عقیدہ کے معنی ہیں مضبوط عہد و پیمان کرنا،ایمان کے معنی ہیں ماننا،دل سے یقین کرنا،عقیدہ کے دوسرے معنی ایمان کے بھی ہیں۔اس لحاظ سے عقیدہ اور ایمان ایک چیز ہوئے۔عقائد دین کی نظریاتی اور قلبی پہلو ہیں جبکہ اعمال اس کا عملی پہلو ہے۔اعمال میں عبادات، معاملات اور اخلاقیات شامل ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:''جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ بہشتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں''۔(النساء:57)

قرآن کے مطابق اسلام کے بنیادی عقائد یا ایمانیات پانچ ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:''لیکن بڑی نیکی تو یہ ہے جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور سب آسمانی کتابوں اور پیغمبروں پر۔''(البقرۃ:177)

اس آیت کریمہ کی رو سے عقائد پانچ ہیں۔**(1) توحید (2) رسالت (3) ملائکہ (4) آسمانی**

کتب (5) **آخرت**۔انہی عقائد اور ایمانیات کی تائید حدیث جبرائیلؑ سے ہوتی ہے۔حضرت جبرائیلؑ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس انسانی شکل میں آئے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا ''ایمان کیا ہے''؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواب دیا ''ایمان یہ ہے کہ تم ایمان رکھو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر۔اور ایمان رکھو اچھی اور بری تقدیر پر''۔(بخاری:50، مسلم:93)اس حدیث کے مطابق تقدیر پر ایمان لانا بھی عقائد میں شامل ہے۔ تقدیر پر ایمان اللہ پر ایمان ہی کا ایک جز ہے۔اسلام کے انہی عقائد پر پورا نظام شریعت وجود میں آیا ہے۔ایک مسلمان کو ان تمام عقائد پر ایمان لانا (دل سے ماننا) ضروری ہے۔جو شخص ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کردے تو وہ ہرگز مومن نہیں۔

1۔ اللہ پر ایمان (توحید): توحید کا مطلب ہے اللہ کو ایک ماننا۔اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات وصفات میں یکتا سمجھنا یعنی اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے سب کچھ اسی کی مرضی سے ہوتا ہے۔تمام عبادتیں اور بندگی اسی کے لیے ہیں۔اس کائنات کا خالق، مالک اور رازق صرف اللہ ہے۔قرآن پاک میں ارشاد ہے:

- ''(اے نبی مکرم!) آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔'' (سورۃ اخلاص)
- ''بے شک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تم میری عبادت کرو اور میرے ذکر کیلئے نماز پڑھو''۔(طٰہٰ:14)
- ''اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کو پالنے والا ہے''۔(سورۃ فاتحہ:2)
- ''اے لوگو! اپنے رب کی بندگی اختیار کرو جو تمہارا اور تم سے پہلے لوگوں کا خالق ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ''۔(البقرہ:21)

عبد عربی میں **غلام** کو کہتے ہیں لہٰذا عبادت کا مطلب ہے اپنے مالک کی غلامی کرنا۔اللہ کی عبادت سے مراد یہ ہے کہ ہم اللہ کو اپنا آقا اور مالک سمجھ کر اس کی اطاعت کریں اس کی خوشنودی کو پیشِ نظر رکھیں اور ناراضگی سے ڈریں اور اس کی رضا حاصل کرنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر جو بھی کام کیا جائے بس وہ عبادت ہے۔یہی مفہوم ہے قرآن کی اس آیت کا:

ترجمہ: ''اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔'' (الذاریات:56)

کچھ عبادتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کیلئے مخصوص فرمادی ہیں۔مثلاً نماز، روزہ، رکوع، سجدہ، طواف

بیت اللہ، صدقہ، زکوۃ، خیرات، قربانی وغیرہ۔ یہ عبادات صرف اور صرف اللہ ہی کا حق ہے۔

شرک: شرک کے معنی ہیں ساجھی حصہ دار۔ یعنی اللہ کی ذات، صفات اور عبادات میں کسی اور کو شریک کرنا۔ اللہ کے سوا کسی اور کو بھی اپنا خالق، کارساز، حاجت روا اور مشکل کشا سمجھنا، بتوں کی پرستش کرنا وغیرہ شرک ہے جو کہ ناجائز اور حرام ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والے شخص کو مشرک کہتے ہیں۔ گناہ کبیرہ میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے شرک کفر کے معنی میں بھی آتا ہے۔ شرک توحید کی نفی کرتا ہے۔ قرآن پاک میں شرک کو بہت بڑا ظلم کہا گیا ہے۔ ''بے شک شرک بڑا (بھاری) ظلم ہے''۔ (لقمان:13)

''اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اس کے علاوہ (اور گناہ) جس کو چاہے معاف کردے گا۔'' (النساء:48)

''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔'' (المائدۃ:72)

شرک کے متعلق قرآن پاک میں اور بھی بہت سی آیات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر شرک کرنے والا بغیر توبہ کیے مرگیا تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے''۔ (مسلم:269)

شرک کی اقسام: شرک کی دو اقسام ہیں **1۔ شرک اکبر (شرک جلی)** **2۔ شرک اصغر (شرک خفی)**

شرک اکبر: جن عبادات کو اللہ تعالی نے اپنے لیے پسند کیا ہے ان تمام میں یا بعض عبادتوں میں اس کی مخلوق میں سے کسی کو اللہ تعالی کے ساتھ شریک ٹھہرانا مثلاً نماز پڑھنا، روزے رکھنا، نذر ماننا، فریاد کرنا، بیت اللہ کا طواف کرنا، قربانی کرنا وغیرہ اللہ کی عبادتیں ہیں۔ ان میں سے کوئی عبادت کسی نبی، ولی یا بزرگ کیلئے کرے تو یہ شرک اکبر میں شمار ہوتا ہے۔ شرکِ اکبر کو اللہ تعالی توبہ کے بغیر معاف نہیں فرماتا۔

''اور اُس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہوسکتا ہے جو ایسے کو پکارے جو قیامت تک اُس کا جواب نہ دے سکے اور اُنہیں ان کے پکارنے کی خبر ہی نہ ہو اور جب لوگ (قیامت کو) اکٹھے کیے جائیں گے تو وہ اُن کے دشمن ہوں گے اور اُن کی پرستش سے انکار کریں گے۔'' (الاحقاف:5 تا 6)

کسی نبی یا بزرگ ولی کی قبر کی طرف تعظیم اور برکت کی نیت سے منہ کرکے نماز پڑھنا حرام ہے۔ اگر کسی قبر کو سجدہ بطور صاحب قبر کی عبادت کرے جیسا کہ بت پرست بتوں کی پوجا کرتے ہیں یہ شرک اکبر ہے اور کفر ہے۔ اگر مقصد قبر یا صاحب قبر کی عبادت نہ ہو بلکہ مقصد تو خدا کی عبادت ہو لیکن

اعتقاد یہ ہو کہ یہاں اللہ کی نماز پڑھنا موجب قرب الٰہی و رضا الٰہی ہے تو یہ شرک خفی ہے اور حرام ہے۔

کسی عالم، بادشاہ یا پیر کے آگے زمین کو بوسہ دینا اور سجدہ تعظیم کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ اور جو لوگ اس طرح کے افعال سے خوش ہوں اور قدرت کے باوجود ان افعال کو روکنے کی کوشش نہ کریں وہ بھی گناہ گار ہوں گے۔

شرک اصغر: قرآن وسنت کی نصوص میں جسے شرک کا نام دیا ہو لیکن وہ شرک اکبر کی قسم سے نہ ہو جیسے ریا کا پایا جانا، غیر اللہ کی قسم کھانا یا یوں کہنا اللہ اور فلاں جو چاہے (صرف کہنا چاہیے جو اللہ چاہے) وغیرہ۔ **شرک اصغر** ہے۔ ہر وہ عمل جس کو شریعت نے منع کیا ہے جو شرک اکبر تک لے جانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ ''جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا''۔ (ترمذی) کیونکہ اس میں غیر اللہ کی تعظیم پائی جاتی ہے اور جو آخر کار شرک اکبر تک پہنچا سکتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جھاڑ پھونک تعویذ گنڈے اور جادو ٹونے سب شرک ہیں۔ (ابوداؤد: 3883، مسند احمد)

- شرکیہ تعویذات، دھاگے، گھونگے، منکے، سیپ وغیرہ لٹکانا انہیں بیماری، بلائیں اور مصائب کے دور کرنے کا ذریعہ سمجھنا شرک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے جھاڑ پھونک اور دم وغیرہ کی اجازت دی ہے جس میں شرکیہ الفاظ نہ پائے جاتے ہوں۔ (مسلم: 5732) لہٰذا قرآنی آیات اور دعاؤں کے ذریعے دم جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ پر پیتل کا چھلہ دیکھا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا یہ واہنہ (کمزوری) کی وجہ سے ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے اتار دے یہ تجھے کمزوری کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں دے گا اگر چھلے پہنے ہوئے تجھے موت آگئی تو تو کبھی نجات نہ پائے گا۔ (ابن ماجہ: 3531، مسند احمد: 445/4)

- آپ ﷺ نے فرمایا ''مجھے تم پر زیادہ شرکِ اصغر یعنی ریاکاری میں مبتلا ہونے کا خوف ہے''۔ (ابو داؤد: 212، مسند احمد: 5/428) ریاکاری کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو دکھانے کیلئے کوئی نیک کام کیا جائے تاکہ وہ تعریف کریں، عزت افزائی ہو یا ان سے کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہو۔

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے'' صحابہ ؓ نے عرض کیا ''کیوں نہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ پوشیدہ شرک ہے'' وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھ رہا ہو پھر اس بنا پر اپنی نماز کو سنوار کر پڑھے کہ کوئی شخص اسے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ: 4204)

● ''جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا اس نے شرک کیا''۔ (شعب الایمان:6844)۔ لہٰذا نیک عمل صرف اللہ کیلئے اور آخرت کے فائدے کیلئے انجام دیا جائے۔ ریا کار کا چونکہ عقیدہ خراب نہیں ہوتا اس کا عمل اور ارادہ خراب ہوتا ہے اس لیے اسے شرک اصغر کہا جاتا ہے جبکہ مشرک کا عقیدہ بھی خراب ہوتا ہے اس لیے اس کو شرک اکبر کہا جاتا ہے۔

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو کاہن اور نجومی کے پاس جائے پھر اس کی باتوں کی تصدیق کرے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہونے والی شریعت کا انکار کیا''۔ (ابوداؤد:3906)۔ لہٰذا غائب دانی کا دعوی کرنے والے علوم مثلاً جعفر، رمل، فال گیری وغیرہ سب باطل (غلط) ہیں۔ سحر کرنا، جادو کرنا حرام ہے۔ جادو کی بہت ساری قسمیں ہیں۔ علم نجوم بھی جادو کے درجے میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جس نے ستاروں کا علم سیکھا گویا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھ لیا۔ پھر وہ ستاروں کے علم میں جتنا آگے جائے گا اتنا ہی اس کے جادو کے علم میں اضافہ ہوگا'' (ابوداؤد:3905)۔

● ''بدشگونی شرک ہے'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین بار فرمایا۔ (ابوداؤد:3910) ''چھوت لگنا، بدشگونی لینا، الو کا منحوس ہونا، ماہ صفر کا منحوس ہونا یہ سب لغو خیالات ہیں۔'' (بخاری:5757) کسی مہینے، تاریخ یا دن کو منحوس سمجھنا بھی شرک ہے۔ اسلام میں نحوست اور بدشگونی کا کوئی تصور نہیں یہ محض توہم پرستی ہے جو کہ گناہ ہے۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ تقدیر سے ہوتا ہے اور اللہ کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ مصیبت اور پریشانی میں مبتلا ہوکر، حادثوں سے دوچار ہوکر، بیماری یا کسی عزیز کی موت پر، اللہ تعالیٰ سے شکایت کرنا، گستاخی کے کلمات زبان پر لانا، اللہ سے مایوس اور بدگمان ہونا ایمان کے منافی ہے اس طرح کی باتوں سے توبہ کرنی چاہیے۔

2۔ اللہ کے رسولوں پر ایمان: ''ہم ہر قوم میں رسول بھیجتے رہے ہیں''۔ (النحل:16)

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی بھلائی کے لیے اپنے احکامات اپنے مخصوص بندوں یعنی انبیاء علیہم السلام، رسولوں اور پیغمبروں کے ذریعے بھیجے ہیں۔ جو معصوم اور سچے ہیں۔ بغیر کسی تفریق کے ان سب پر ایمان لانا اور سب کا احترام کرنا ضروری ہے۔ کسی ایک رسول یا نبی کا انکار بھی کفر ہے۔

سب سے پہلے رسول حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النّبیین ہیں۔ ارشاد

باری تعالیٰ ہے: ''محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کرنے والے ہیں) اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔'' (الاحزاب:40)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی فرض قرار دی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''جو شخص رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے گا تو بیشک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی'' (النساء:80)

3۔ اللہ کے فرشتوں (ملائکہ) پر ایمان: فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ ان کے وجود کو تسلیم کیا جائے اور عقیدہ رکھا جائے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار مخلوق ہیں جو نور سے پیدا کیے گئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے نظامِ کائنات چلا رہے ہیں۔ آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے فرشتوں کی حقیقت اور فرائض کی نوعیت واضح ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کہہ دو موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے تم پر موت طاری کرے گا۔'' (السجدہ: 11) ''حالانکہ تم پر نگران مقرر ہیں۔ ایسے معزز کاتب جو تمہارے ہر عمل کو جانتے ہیں۔'' (الانفطار:10، 11) ''ہم نے جہنم کے داروغے فرشتے ہی مقرر کیے ہیں۔'' (المدثر:31)

رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں۔ (بخاری)

فرشتے بے شمار ہیں ان میں سے چار فرشتے سب سے زیادہ اللہ کے مقرب ہیں۔

(1) حضرت جبرائیل علیہ السلام جو نبیوں پر وحی لاتے تھے۔ (سورۃ الشعراء:193) **(2) حضرت میکائیل علیہ السلام** جو رزق اور بارش کے نگران ہیں۔ (البقرۃ:98) **(3) حضرت عزرائیل علیہ السلام** (موت کا فرشتہ) جو مخلوق کی روح قبض کرتے ہیں۔ (سورہ انعام:61) **(4) اسرافیل علیہ السلام** جو قیامت کے روز اللہ کے حکم سے صور (ناقوس) پھونکیں گے۔ (ترمذی:2431) دو فرشتے ہر وقت ہر انسان کے ساتھ رہتے ہیں جو اس کے اچھے اور برے اعمال لکھتے ہیں۔ ان کو **کراماً کاتبین** کہتے ہیں ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے سوال کرنے آتے ہیں انہیں **منکر اور نکیر** کہتے ہیں۔ (ترمذی:1071) کچھ فرشتے دوزخ اور جنت کے انتظام پر مقرر ہیں۔

جن: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق کو آگ سے پیدا کیا ہے (الرحمن:15، الحجر:27) انہیں **جن** کہتے ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں دیتے۔ ان میں مومن، کافر، نیک اور بد سب طرح کے ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان میں سب سے مشہور، شریر **ابلیس شیطان** ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ (سورۃ اعراف: 27) شیطان انسان کو گناہوں اور نافرمانیوں میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ (المائدہ :91،

البقرۃ:169) جنوں کے وجود کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

4۔ اللہ کی کتابوں پر ایمان: تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا فرض ہے۔ جو اللہ نے اپنے نبیوں پر نازل کیں۔ یہ تمام کتابیں ایک خدا کی بندگی کفر اور شرک سے بچنے کی تعلیم دیتی ہیں۔ ان میں سے **چار کتابیں** بہت مشہور ہیں۔ **تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام** پر، **زبور حضرت داؤد علیہ السلام** پر، **انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام** پر، **قرآن مجید حضرت محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ سوائے قرآن پاک کے باقی کتب اپنی اصل حالت میں موجود نہیں۔ قرآن کے آنے کے بعد اب ان کتب کی پیروی اور اتباع منسوخ ہے۔ صرف قرآن مجید اپنی اصل حالت میں موجود ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''بے شک ہم نے ہی ذکر (قرآن) اتارا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔'' (الحجر:9)

5۔ آخرت پر ایمان: آخرت (موت کے بعد کی زندگی) پر ایمان کی قرآن پاک میں بار بار تاکید آئی ہے۔ آخرت میں دنیا میں کیے گئے اعمال کا حساب کتاب ہوگا۔ جزا و سزا کا فیصلہ ہوگا نیک اعمال کا صلہ **جنت** اور بد اعمال کا صلہ **جہنم** ہوگا۔ اس زندگی کا نام **اخروی زندگی** ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ موت سے لے کر قیامت تک کا جسے **برزخی زندگی** کہتے ہیں دوسرے حصے کا نام **قیامت یا حشر نشر** ہے۔ اس زندگی پر ایمان لانے کو **ایمان بالآخرت** کہتے ہیں۔

سورہ الحاقہ کی آیات 13 تا 32 آخرت کے مناظر کی بڑی خوبصورت عکاسی کرتی ہیں اس کے علاوہ اور بھی کئی آیات میں آخرت کے بارے میں بیان ہوا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے: ''اور وہ آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔'' (البقرۃ:4) ''اور اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔'' (البقرۃ:223) ''یہ دنیاوی زندگی تو بس چند دنوں کے استعمال کے لیے ہے اور آخرت ہی اصل رہنے کی جگہ ہے۔'' (المومن:39) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''دنیا میں ایسے رہو جیسے تو پردیسی ہے یا راستہ چلتا مسافر''۔ (بخاری:6416)

جنت: ''بے شک نیک لوگ جنت میں ہیں اور گناہ گار دوزخ میں ہیں۔'' (سورۃ انفطار:13۔14)

قرآن پاک کی بہت سی آیات میں جنت اور دوزخ کے مناظر کی عکاسی کی گئی ہے۔ ''اس جنت کی کیفیت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس میں ایسے پانی کی نہریں ہوں گی جو بگڑنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ کبھی نہیں بدلے گا اور نہریں ایسی شراب کی جو پینے والوں کے لیے

خوش ذائقہ ہوں گی اور نہریں صاف شہد کی اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے میوے ہوں گے اور اپنے رب کی بخشش۔‘‘ (محمد:15)

"اہل جنت کو ملیں گے اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں"۔ "اور پرندے کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہیے" (واقعہ:20-21) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اہل جنت اس میں کھائیں اور پیئیں گے (لیکن) وہ اس میں نہ رفع حاجت کریں گے نہ ناک سُنکیں گے نہ پیشاب کریں گے البتہ ان کا کھانا ایک ڈکار کی شکل میں تحلیل ہو جائے گا۔ جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگی۔ انہیں (خود بخود) اللہ کی پاکیزگی اور اس کی حمد کرنا الہام کیا جائے گا جس طرح انہیں (خود بخود) سانس لینا الہام کیا گیا ہے"۔ (مسلم:7154)

دوزخ: "اور تم کیا سمجھے کہ ’’سقر‘‘ کیا ہے (وہ آگ ہے کہ) نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی اور بدن کو جھلس کر سیاہ کر دے گی۔ اس پر انیس داروغہ ہیں"۔ (المدثر:27-30) ’’انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا سو وہ ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔‘‘ (محمد:15) دوزخ گہری کھائی اور دہکتی ہوئی آگ ہے، اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ کافر اور مشرک اس میں ہمیشہ رہیں گے جبکہ جن دوزخیوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمالِ بد کی سزا بھگت کر میں بالآخر بہشت داخل ہوں گے۔ حدیث ہے" فرشتے دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس تک بھڑکاتے رہے تو وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار برس تک بھڑکایا تو وہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار برس تک بھڑکایا تو وہ سیاہ ہوگئی چنانچہ دوزخ کی آگ اب بالکل سیاہ ہے اور اتنی شدید ہے کہ وہ یہاں کی آگ سے ستر حصے زیادہ گرم ہے"۔ (مسلم:7165، ترمذی:2590، 2591)

اسلام میں عقیدہ آخرت کی اہمیت: اگر لوگوں کا ایمان اس بات پر پختہ ہو کہ مرنے کے بعد ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور اللہ کے سامنے اپنے اچھے یا برے اعمال کی جزا و سزا بھگتنی ہوگی تو انسان اپنا ہر فرض پوری دیانت داری سے انجام دے گا خواہ اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہو یا اللہ کے حقوق سے۔ اور اگر آخرت پر ایمان نہ ہو تو انسان خود غرضی اور نفس پرستی میں ڈوب کر عدل و انصاف کے تقاضوں کو بھول جائے گا۔

عالمِ برزخ۔ ثواب وعذاب قبر: ’’پھر اسے موت دی، پھر اسے قبر میں رکھا‘‘ (سورۃ عبس:21) ’’اور اس سے پیچھے برزخ ہے (جہاں وہ) اس دن تک کہ (دوبارہ) اٹھائے جائیں گے رہیں گے‘‘۔ (المؤمنون:100) قرآن کی کئی آیات سے قبر کے عذاب اور ثواب کا ثبوت ملتا ہے۔ قبر سے مراد عالم

برزخ ہے جس میں مرنے کے بعد سے دوبارہ اٹھائے جانے تک تمام انسانی ارواح رہیں گی۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مردے کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (تدفین کے بعد واپس) لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے پاس دو فرشتے منکر ونکیر آتے ہیں“۔ مردے سے سوال کرتے ہیں:

بتاؤ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ اگر مُردہ نیک اور مومن ہوگا تو جواب دیگا کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ مردے کے اس جواب دیتے ہی اسکی قبر ستر ستر گز کشادہ ہوجاتی ہے اور نور سے بھر جاتی ہے اور منکر ونکیر اس سے یہ کہہ کر خوشی خوشی رخصت ہوجاتے ہیں کہ اب آرام فرماؤ اور سکون سے سو جاؤ اب تمہیں کوئی نہیں جگائے گا سوائے اسکے جو تمہارا پیارا عزیز ہوگا، یا پھر اللہ تعالیٰ ہی تمہیں جگائے گا۔ اگر مُردہ گناہ گار اور منافق ہوگا تو وہ سوالوں کے درست جواب نہیں دے سکے گا اسکے غلط جواب دیتے ہی زمین کو سکڑنے اور دبانے کا حکم دیا جاتا ہے اور قبر کی زمین مردے کو اس طرح دباتی اور بھینچتی ہے کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں آپس میں گھس جاتی ہیں اور قبر کے عذاب کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور قیامت تک وہ اسی عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ (بخاری: 1374، ترمذی: 1071، ابوداؤد، احمد)

قیامت کی نشانیاں: قیامت سے پہلے کچھ نشانیاں ظاہر ہوں گی جن میں سے چند یہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”علامات قیامت یہ ہیں علم (علم دین) کم ہوجائے گا، جہالت پھیل جائے گی، زنا بکثرت ہوگا، عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہوجائیں گے حتی کہ پچاس عورتوں کا نگران صرف ایک مرد رہ جائے گا“۔ (بخاری: 81)۔ ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا، زلزلوں کی کثرت ہوگی، فتنے وفساد پھوٹ پڑیں گے، قتل کی کثرت ہوگی“۔ (بخاری: 1036)۔ ”قیامت کی بڑی نشانیوں میں امام مہدیؓ کا ظہور ہے۔ وہ خوب انصاف سے 7 سال حکومت کریں گے“۔ (ابوداؤد: 4285) ”دجال نکلے گا جو مسلمانوں کے دین اور ایمان کیلئے بڑا خطرہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے دجال کو قتل کریں گے۔“ (مسلم: 7278) ”یاجوج ماجوج“ (سورۃ الانبیاء: 96) ”بڑے زبردست لوگ ہوں گے وہ تمام زمین میں پھیل جائیں گے اور بڑا اُودھم مچائیں گے پھر اللہ کے قہر سے ہلاک ہوجائیں گے۔ دابۃ الارض

ایک عجیب قسم کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا“ (مسلم:7383،سورۃ النمل:82)”سورج مغرب سے طلوع ہوگا“۔(مسلم:7397)”جب ساری نشانیاں پوری ہوجائیں گی تو قیامت آئے گی جس کے آنے کی خبر اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں دی“۔(بخاری:50)

قیامت کا بیان: قرآن پاک میں ارشاد ہے”بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور بے شک اللہ قبر والوں کو دوبارہ اٹھائے گا“۔(الحج:7)”بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے“۔(لقمان:34)”اور صور پھونکا جائے گا تو آسمان وزمین میں جو بھی ہیں وہ سب بے ہوش ہوکر گر جائیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ زندہ رکھنا چاہے۔ پھر ایک دوسرا صور پھونکا جائے گا فوراً سب اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔ زمین اللہ کے نور سے چمک اٹھے گی نامہ اعمال حاضر کیے جائیں گے، پیغمبر اور گواہوں کو لایا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلے کردیے جائیں گے اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا“۔(سورۃ الزمر:68۔69)

آیات قرآنیہ اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ کو ہوگی صبح کے وقت حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ کے حکم سے صور (بگل نما آلہ) پھونکیں گے اور اس کی ہیبت سے زمین وآسمان میں جتنے جاندار ہیں سب مرجائیں گے زمین وآسمان پھٹ جائیں گے اور دنیا فنا ہوجائے گی پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوبارہ صور پھونکا جائے گا پھر زمین آسمان اسی طرح قائم ہوجائیں گے۔ مردے زندہ ہوکر قبروں سے نکل آئیں گے اور میدان حشر یا محشر (یہ میدان ملک شام /عرفات میں ہوگا) میں اکٹھے کردئے جائیں گے ایک روایت میں ہے”قیامت کے دن لوگ اپنے پسینے میں شرابور ہوں گے ہر کسی کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ تک پھیل جائے گا اور منہ تک پہنچ کر کانوں کو چھونے لگے گا“(بخاری:6532)اور لوگ اس میدان میں بھوکے پیاسے پریشان کھڑے ہوں گے جو نیک لوگ ہوں گے ان کے لیے اس زمین کی مٹی میدے کی مثل بنادی جائے گی۔”اور پیاس بجھانے کے لیے وہ حوض کوثر پر جائیں گے“(بخاری:6576) پھر حضور پاک ﷺ اللہ تعالیٰ سے ان کے حساب کتاب شروع کرنے کی سفارش کریں گے پھر اللہ تعالیٰ کا عرش اترے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی تجلّی ہوگی اور حساب کتاب کا سلسلہ شروع ہوگا اور نامہ اعمال اور خود آدمی کے اعضاء اس کے قول اور فعل کی گواہی دیں گے جیسا کہ ارشاد ہے”آج (قیامت کے دن) ہم ان کے منہ پر مہر لگادیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے ان کے پاؤں ان کے کرتوتوں کی گواہی دیں گے“۔(سورۃ یٰسٓ

:65)اور اعمال نامے اڑائے جائیں گے جو ایمانداروں کے داہیں ہاتھ اور بے ایمانوں کے بائیں ہاتھ میں خود بخود آ جائیں گے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:"قیامت کے دن ہم ٹھیک تولنے والے ترازو کو درمیان میں لاکر رکھیں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔"(سورۃ الانبیاء:47) اعمال تولنے کی ترازو قائم کی جائے گی جس سے سب کی نیکیاں اور بدیاں معلوم ہو جائیں گی اور پل صراط (ایک پل جو دوزخ کے اوپر سے گزرتا ہے اور بال سے زیادہ باریک، آگ سے زیادہ گرم اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، اس کی مسافت قیامت کے سالوں کے حساب سے تین سو سال کے برابر ہے) پر چلنے کا حکم ہو گا جس کی نیکیاں تول میں زیادہ ہوں گی وہ پل سے پار ہو کر بہشت میں چلا جائے گا اور جس کے گناہ زیادہ ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیے تو وہ دوزخ میں گر جائے گا اور جس کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے وہ اعراف (جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک مقام) میں رہ جائے گا۔(الاعراف:46) جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے"اس روز سفارش کام نہیں آئے گی مگر اس شخص کی جسے اللہ اجازت دے اور اس کی بات پسند فرمائے"۔(سورۃ طٰہٰ:109) اس کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، دیگر انبیاء، عالم، ولی، شہید، حافظ اور نیک بندے گناہگاروں کو بخشوانے کے لیے شفاعت کریں گے ان کی شفاعت قبول ہو گی اور جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہو گا وہ دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کر دیا جائے گا۔اسی طرح جو لوگ اعراف میں ہوں گے وہ بھی جنت میں داخل کر دئے جائیں گے اور دوزخ میں صرف کافر اور مشرک رہ جائیں گے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے "جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم انہیں ایسی جنت میں داخل کریں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں وہاں یہ ہمیشہ رہیں گے"(سورۃ النساء:122)"جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کیلئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"(الجن:23)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا"جو شخص اپنی آنکھوں سے قیامت کا منظر دیکھنا چاہتا ہو تو وہ سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار اور سورۃ الانشقاق پڑھے"۔(ترمذی:333) یہ سورتیں قیامت کا واضح نقشہ پیش کرتی ہیں۔

6۔ تقدیر پر ایمان: تقدیر پر ایمان لانے کا مطلب ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اور جو آئندہ ہو گا وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق ہے۔اللہ تعالیٰ نے جن وانسان کے اعمال اور قیامت تک ہونے والے احوال کو لوحِ قلم میں لکھ دیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:"اور ہر چیز کو ہم نے روشن کتاب (لوحِ محفوظ) میں احاطہ کر رکھا ہے"۔(یٰسٓ:12)"ہم نے ہر چیز کو اندازے کے ساتھ

پیدا کیا ہے۔'' (القمر:49) اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کر کے اس کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے جسے تقدیر کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: ''اللہ نے مخلوقات کی تقدیریں آسمان اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھ دیں اور فرمایا اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا''۔(مسلم:6748)

مومن کو چاہیے کہ تقدیر پر ایمان رکھے۔عمل اور تدبیر بھی کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:''جو مصیبت بھی آتی ہے وہ اللہ کے حکم سے آتی ہے اور جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے وہ اس کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔'' (التغابن:11) حدیث میں ہے ''مومن کی دعا تقدیر کو بدل سکتی ہے۔اللہ تعالیٰ دعا قبول کرنے اور تقدیر بدلنے پر قادر ہے''۔(مسلم:6751)

ارکانِ اسلام

ارکان کا واحد **رکن** ہے۔ رکن کا معنی ستون ہے ارکان اسلام سے مراد وہ بنیادیں ہیں جن پر اسلامی زندگی کی عظیم الشان عمارت کھڑی ہے اور جو **فرائض** کا درجہ رکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔**1**۔ اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے (آخری) رسول ہیں،**2**۔نماز قائم کرنا،**3**۔زکوۃ ادا کرنا،**4**۔استطاعت رکھتے ہوئے بیت اللہ کا حج کرنا**5**۔رمضان کے روزے رکھنا۔(بخاری:8،50،مسلم:93)

کلمہ شہادت: ارکان اسلام کا پہلا رکن کلمہ شہادت ہے۔کلمہ شہادت یہ ہے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

کلمہ شہادت کے ذریعے دو باتوں کا اقرار کیا جاتا ہے۔**توحید** اور **رسالت**۔توحید کا مطلب ہے تمام کائنات میں اللہ کے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں جو عبادت کے لائق ہو۔ رسالت کا مطلب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں لہذا جو دین اور شریعت وہ لائے ہیں ہم اس کو مانیں، اس کی پیروی کریں اور اس پر عمل کریں۔

کلمہ شہادت پڑھ کر آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے اب اسے ہر حال میں اللہ کے احکام کی پیروی

کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعے اپنی کتاب قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کے حکم کے مطابق اپنی زندگی بسر کی ہے جو مسلمانوں کیلئے نمونہ ہے اس کے مطابق ہر مسلمان کو زندگی گزارنی چاہیے۔ اسلام لانے کے بعد پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ باقی ارکانِ اسلام کا بیان اگلے صفحات میں آئے گا۔

اتباعِ سنت

ارشاد باری تعالیٰ ہے ''وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا وہ تو اللہ کی طرف سے وحی ہے جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے'' (النجم: 3 تا 4) لہٰذا قرآن و سنت دونوں کا اصل سرچشمہ وحی الٰہی ہے اس لیے دونوں کی تائید ضروری ہے۔

اتباع کے معنی تابعداری و پیروی کے ہیں **اتباع سنت** کا مطلب ہے کہ زندگی کے ہر کام کو اس طریقہ سے انجام دینا جو طریقہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تجویز فرمایا اور جس پر عمل کر کے دکھایا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول، فعل اور تقریر کو **حدیث** کہتے ہیں۔ **تقریر** سے مراد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی شخص کو کوئی کام کرتے دیکھا یا کوئی بات کہتے سنا اور اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔ سنت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صرف افعال و اعمال شامل ہیں۔ اگرچہ عقائد، عبادات اور اخلاق سے متعلق تمام قوانین کا قرآن میں ذکر ہے مگر وہ اصول ہیں۔ ان کی وضاحت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اقوال و افعال کے ذریعہ فرمائی ہے۔ مثلاً نماز کا قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے لیکن نماز کے اوقات، اس کی رکعات، اس کی ترتیب اور کیفیات یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات اور سنت سے ملتی ہے۔ نماز پنجگانہ کی ساری تفصیل خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عملی تواتر (ساری امت کا ایک دوسرے کو کرتے دیکھ کر سیکھتے سکھاتے چلے جانا) سے ثابت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ'' (ترجمہ: جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح پڑھا کرو)۔ نماز ادا کرنے کی کیفیات کے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک سے زائد طریقے ثابت ہیں جس امام کو جو بات کسی (اس کے نزدیک) زیادہ معتبر طریقے سے پہنچی اس نے اس کے مطابق عمل اختیار کرلیا۔ لہٰذا نماز کے طریقے جو سنت سے ثابت ہیں سب درست ہیں کسی کو بھی اس میں الجھنا نہیں چاہیے۔

قرآن پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا حکم قرآن پاک میں دیا گیا ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری لازم اور نافرمانی حرام ہے۔

اطاعت کے معنی ہیں حکم ماننا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور احکام کو ماننا اور ان پر عمل کرنا اتباع رسول ہے۔

ذیل میں قرآن پاک کی وہ آیات کریمہ ملاحظہ فرمائیں جن میں بار بار رسول انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری اور اتباع وپیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

1۔''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور رسول سے روگردانی نہ کرو''۔ (سورۃ انفال:20) **2**۔''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں مت جھگڑو کہ بکھر کر کمزور ہو جاؤ گے''۔ (سورۃ انفال:46) **3**۔''اے رسول! آپ لوگوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم خدا سے دوستی کا دم بھرتے ہو تو میری پیروی کرو خدا تمھیں اپنا دوست بنائے گا''۔ (آل عمران:31) **4**۔''اے ایمان والو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور ان کی اطاعت کرو جو تم میں حکومت والے ہیں پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اللہ اور رسول کی جانب رجوع کرو''۔ (سورۃ النساء:59) **5**۔''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔'' (سورۃ محمد:33) **6**۔''جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی۔'' (سورۃ النساء:80) **7**۔''جو لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیے کہ کوئی مصیبت یا دردناک عذاب ان کو نہ پہنچ جائے''۔ (سورۃ النور:63) **8**۔''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔'' (سورۃ الاحزاب:21) **9**۔''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں''۔''اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔'' (سورۃ الاحزاب:56)

اطاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انعام: قرآن پاک میں ارشاد ہے:''اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا، جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور کیا ہی خوب ہے ان لوگوں کی رفاقت۔ یہ ہے حقیقی فضل جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے، اور حقیقت حال جاننے کے لیے اللہ ہی کا علم کافی ہے''۔ (سورۃ النساء:70-69)

صدیق وہ مومن ہے جس کے قول وعمل اور سیرت وکردار میں کامل اخلاص اور سچائی ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت: مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ومحبت

فرض قرار دی ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے !تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ میں اس کے لیے اس کی اولاد، ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔(بخاری:15، مسلم:169)رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مسلمان کو اپنی عملی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی اور اتباع کرنی چاہیے۔

سنت پر عمل کرنے کا اجر: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری امت میں (عملی یا اعتقادی) خرابی پیدا ہونے کے وقت میری سنت پر عمل کرے گا اس کو سو(100) شہیدوں کے برابر اجر و انعام ملے گا۔(الترغیب،مشکوۃ:176)

سنت رائج کرنے کا ثواب: حضرت بلال بن حارث مزنی ؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو (لوگوں میں) رائج کیا جس کا رواج ختم ہو گیا ہو تو جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے ان سب کے برابر رائج کرنے والے کو ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔(ترمذی:588،ابن ماجہ:209)

سنت کی پابندی اور بدعت سے بچنا: حضرت عرباض بن ساریہ ؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری سنت اور خلفائے راشدین ؓ کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور سختی سے اس پر کاربند رہنا اور نئی گھڑی ہوئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ ہر نئی گھڑی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔(ابوداؤد:4607،ترمذی:2676)

تبلیغ حدیث کی فضیلت: حضرت ابن مسعود ؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ اس شخص کو ترو تازہ رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا پھر جیسا سنا تھا ویسے ہی دوسروں تک پہنچا دیا کیونکہ جن تک پہنچایا گیا ہے وہ بسا اوقات سننے والے کی نسبت زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔(بخاری:67،ترمذی:2657)

ہر کام میں اتباع سنت کی نیت کرلیں: تمام کاموں میں مسلمان کی نیت رسول پاک ﷺ کی اقتداء اور اتباع کی ہونی چاہیے تاکہ مطابعت اور سنت کی پیروی ہو آپ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کا ہی پھل ملتا ہے۔(بخاری:1، مسلم) جب گھر جائیں تو بیوی بچوں سے خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور ذہن میں یہ رکھیں کہ رسول پاک ﷺ اپنے گھر والوں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔کھانا کھاتے وقت اتباع سنت کی نیت کرلیں اور

مسنون طریقہ سے کھانا کھائیں وغیرہ۔

علم کی اہمیت اور فضیلت

قرآن پاک میں علم کی فضیلت اور اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے۔قرآن پاک میں ارشاد ہے:

''اے پیغمبر! آپ کہہ دیں کیا اہل علم اور بےعلم برابر ہوسکتے ہیں''؟ (الزمر:9)

قرآن کی پہلی وحی **سورہ علق** میں علم کا ہی پیغام ہے۔

''اللہ تعالیٰ تم میں اہل ایمان اور جنہیں علم دیا گیا ہے کہ درجات بلند کرے گا۔'' (المجادلہ:11)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو علم میں اضافہ کے لیے یہ دعا کرنے کی تاکید کی ہے:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ ترجمہ: ''اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔'' (طٰہٰ:114)

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔اور نا اہل لوگوں کو علم سکھانا ایسا ہے جیسے سؤروں کو زیورات پہنا دیئے جائیں۔(ابن ماجہ:224)۔دین کا علم موت تک حاصل کرنا واجب ہے۔(ابن ماجہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے نکلے وہ جب تک گھر نہ لوٹے اللہ کے راستہ میں ہے۔(ترمذی:2647)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرتا ہے اس کے عمل اس سے منقطع ہوجاتے ہیں مگر تین عمل جاری رہتے ہیں۔(1) صدقہ جاریہ (2) علم جس سے استفادہ کیا جائے (3) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔(مسلم:4223)

علم دوسروں تک پہنچانا: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم سیکھے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے''۔(ابن ماجہ) ''قسم ہے اللہ کی اگر تیری راہنمائی سے اللہ تعالیٰ ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو یہ تیرے لیے سرخ اونٹ (جو بہت قیمتی اور عزیز ہوتا ہے) سے بہتر ہے''۔(بخاری:4210،ابوداؤد:3661) ''قرآن پاک کی ایک آیت کا سیکھنا سو رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے''۔(ابن ماجہ) ''جس نے کسی مومن کی دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ قیامت کے روز اس کی تکلیف دور فرمائے گا اور جس نے کسی تنگدست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ اپنے بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے اور

جو شخص علم کی تلاش میں نکلا اللہ اس کے ذریعہ سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جب کچھ لوگ اللہ کے گھر میں تلاوت قرآن اور اس کے درس کے لیے جمع ہوتے ہیں ان پر سکینت (دل کا سکون و اطمینان) نازل ہوتی ہے اور خدا کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے قریبی فرشتوں میں کرتا ہے اور جس کے عمل پیچھے رہ جائیں وہاں نسب سبقت نہیں کرتا۔'' (مسلم:6835 ترمذی:2945، ابن ماجہ:225) یعنی جس کے عمل ناقص ہوں گے اس کو نسب کا شرف فائدہ نہیں دے سکے گا۔ ''جس کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ میں تو (علم) بانٹنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔'' (بخاری:71، مسلم:2389)

مقاصد تعلیم: اسلام میں تعلیم کے بہت سارے مقاصد بیان کیے گئے ہیں علم کا اولین مقصد رضائے الٰہی ہے۔ علم کے ذریعے انسان دنیا کی حقیقت اور مناظر سے آشنا ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے: ''اسی سے وہ تمہارے لیے یعنی زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بے شک ان میں نشانی ہے غور و فکر کرنے والوں کے لیے۔'' (النحل:11) علم کے ذریعے انسان اپنی پوشیدہ فطری صلاحیتوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور پیروی سے آگاہ ہوتا ہے اور ایک با مقصد زندگی گزارتا ہے۔ ''اور وہ تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ اس چیز کی تعلیم دیتا ہے جسے تم نہیں جانتے۔'' (البقرہ:151) اس آیت میں **کتاب** سے مراد **قرآن** اور **حکمت** سے مراد **حدیث** ہے۔ دینی علوم کے حصول کا مقصد قرآن کو سمجھنا ہے تاکہ اس کے احکام پر عمل کر کے دنیا اور آخرت کو سنوارا جائے۔ علم کے ذریعے انسان خیر اور شر میں تمیز کر سکتا ہے۔ تعلیم کے ذریعے اخلاق (سیرت و کردار) کی تعمیر ہوتی ہے دینی علوم کے ساتھ دنیاوی علوم کا حصول بھی ضروری ہے۔ تاکہ انجینئر، سائنس دان، ڈاکٹر بن کر معاشرے کی خدمت اسلامی اصولوں کے مطابق کر سکیں۔ تعلیم کا مقصد معاشی طور پر خود کفیل بنانا ہے۔

جنت میں داخل کروانے والی چالیس احادیث

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ چالیس حدیثیں جن کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ جو ان کو یاد کر لے جنت میں داخل ہو گا وہ کونسی ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: 1۔ اللہ پر ایمان لانا 2۔ اور آخرت کے دن پر 3۔ اور فرشتوں کے وجود پر 4۔ اور سب آسمانی کتابوں پر 5۔ اور تمام انبیاء پر 6۔ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر 7۔ اور تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے 8۔ اور گواہی دے اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں 9۔ ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے (کامل وضو وہ کہلاتا ہے جس میں آداب و مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے لیے نیا وضو مستحب ہے اور نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے تمام ظاہری اور باطنی آداب کا اہتمام کرے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جماعت میں صفوں کا درست کرنا کہ کسی قسم کا درمیان میں خلا نہ رہے یہ بھی نماز قائم کرنے کے مفہوم میں داخل ہے) 10۔ زکوٰۃ ادا کرے 11۔ رمضان کے روزے رکھے 12۔ اگر مال ہو تو حج کرے 13۔ بارہ رکعت سنت موکدہ روزانہ ادا کرے یعنی نمازِ فجر کی دو رکعت، نمازِ ظہر کی چھ رکعت، نمازِ مغرب کی دو رکعت، نمازِ عشاء کی دو رکعت اور وتر کو کسی رات میں نہ چھوڑے، کیونکہ وہ واجب ہیں، 15۔ اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے 16۔ والدین کی نافرمانی نہ کرے 17۔ اور ظلم سے یتیم کا مال نہ کھائے 18۔ شراب نہ پئے 19۔ زنا نہ کرے 20۔ جھوٹی قسم نہ کھائے 21۔ جھوٹی گواہی نہ دے 22۔ ناجائز خواہشات نفسانیہ پر عمل نہ کرے 23۔ مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے 24۔ عفیفہ (پارسا) عورت یا مرد پر تہمت نہ لگائے 25۔ اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھے 26۔ لہو ولعب میں مشغول نہ ہو 27۔ تماشائیوں میں شریک نہ ہو 28۔ کسی پر عیب جوئی نہ کرے۔ 29۔ کسی کا مذاق نہ اڑائے 30۔ مسلمانوں کے درمیان چغل خوری نہ کرے 31۔ ہر حال میں اللہ جل شانہٗ کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرے 32۔ مصیبت پر صبر کرے 33۔ اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو 34۔ رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کرے 35۔ بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے 36۔ اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت نہ کرے 37۔ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ**، کا اکثر ورد رکھا کرے 38۔ جمعہ اور عیدین میں حاضری نہ چھوڑے 39۔ اس بات کا یقین رکھے کہ جو کچھ تکلیف وراحت اسے پہنچی وہ مقدر میں تھی۔ 40۔ اور کلام اللہ کی تلاوت کسی حال میں بھی نہ چھوڑے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو ان احادیث پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن انبیاءؑ اور علمائے کرام کے ساتھ اٹھائیں گے۔ (ابن عساکر، کنز الاعمال حصہ دہم: 29467)

نماز کا بیان

نماز اسلام کا دوسرا اہم رکن ہے۔ نماز پنجگانہ ہر مسلمان مرد، عورت، عاقل و بالغ پر فرض کی گئی ہے۔ نماز پنجگانہ، **فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء ہیں**۔ قرآن پاک میں اور احادیثِ مبارکہ میں جابجا نماز کی پابندی کی بہت تاکید آئی ہے۔

نماز کی فرضیت: قرآن مجید میں کئی آیات میں نماز قائم کرنے کا حکم آیا ہے۔ نماز قائم کرنے سے مراد نماز کو اچھی طرح خشوع و خضوع اور اخلاص سے ادا کرنا۔ رکوع و سجود مکمل ادا کرنا اور ریاکاری سے بچنا۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کیا کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔'' (طٰہٰ:14) ''اور سجدہ کرو اور (اللہ سے) قریب ہو جاؤ۔'' (العلق:19) ''اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں (مسلمانوں) کے ساتھ شریک رکوع و سجود ہو جاؤ۔'' (البقرہ:43) ''پس نماز قائم کرو بیشک نماز کا مومنوں پر اوقاتِ مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے''۔ (النساء:103)

نماز کی فضیلت و اہمیت: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ ''جو کوئی مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور خشوع خضوع سے نماز ادا کرے تو وہ نماز اس کے تمام پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ اس سے کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ ہوا ہو اور یہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے گا''۔ (مسلم:543) ''پانچ وقت کی نمازوں سے اللہ تعالی بندے کے گناہ کو مٹا دیتا ہے''۔ (بخاری:528) ''آدمی اور کفر کے درمیان (حد فاصل) نماز کا چھوڑنا ہے''۔ (مسلم:82، ترمذی:2618) ''قیامت کے دن سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہوگا جس کو اس سوال میں کامیابی ہوئی بے شک وہ نجات پا جائے گا اور جس کو اس میں ناکامی ہوئی وہ نقصان اٹھائے گا۔'' (ترمذی:413، نسائی:466) ''جب کوئی مسلمان یکسوئی اور اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح پت جھڑ کے موسم میں درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔ (مسند احمد) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی کہ ''سب سے محبوب عمل کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' انہوں نے عرض کی'' اس کے بعد''۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: ''والدین سے نیکی کرنا''۔ انہوں نے پھر عرض کی ''اس کے بعد'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کے راستے میں جہاد کرنا'' (بخاری، مسلم:252)۔ ''سب سے محبوب عمل نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا ہے''۔ (مسلم:85) ''جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الٰہی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی) ''نمازی کیلئے فرشتے دعا کرتے ہیں''۔ (بخاری:659)

اولاد کو نماز سکھانے کا حکم: اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دو جب وہ سات (7) برس کے ہو جائیں۔ جب وہ دس (10) برس کے ہوں تو انہیں ترک نماز پر سزا دو اور ان کے بستر جدا کر دو۔ (ابوداؤد:494، بیہقی:865) اس حدیث میں بستر جدا کر دینے کا مطلب ہے کہ بہن بھائی اکٹھے نہ سوئیں۔

نماز میں تاخیر کی ممانعت: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا علی! تین کام وہ ہیں جن میں تاخیر نہ کرو، 1۔ نماز میں جب اس کا وقت ہو جائے۔ 2۔ اور جنازہ جب تیار ہو کر آ جائے 3۔ بے شوہر والی عورت جب اس کے لیے کوئی مناسب جوڑ مل جائے۔ (ترمذی)

سونے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جانا: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی نماز بھول گیا یا نماز کے وقت سوتا رہ گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے یا سو کے اٹھے اسی وقت پڑھ لے۔ (بخاری:597، ترمذی:178، ابوداؤد:442) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے (اُن کے اعمال لکھے نہیں جاتے) سویا ہوا شخص یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔ دیوانہ یہاں تک کہ عقل آ جائے اور بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ (ابوداؤد:4398)

قصداً نماز قضا کرنا: ''جس کی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اس کا گھر اور مال سب کچھ لٹ گیا''۔ (بخاری: 552، مسلم:626) ''جو شخص جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دیتا ہے اس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ داخل ہوگا''۔ (حلیۃ الاولیاء: ج5 حدیث1059) "جس نے بغیر کسی عذر کے فرض نمازیں چھوڑ دیں تو اس کا عمل ضائع ہو گیا"۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج8 حدیث49)

اگر کوئی شخص قصداً کوئی فرض نماز چھوڑ دے تو جمہور (جن میں ائمہ اربعہ شامل ہیں) کے نزدیک وہ گناہ گار ہوگا لہٰذا اسے اللہ تعالیٰ سے توبہ بھی کرنی ہوگی اور اس پر اس نماز کی قضا بھی ضروری ہے۔ قضا صرف فرض اور وتر کی ہوتی ہے۔ (ہدایۃ المجتہد، جلد1، صفحہ142)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مقرر کئے ہوئے وظیفہ (نماز

تہجد وغیرہ) یا اس کے کچھ حصہ سے سو تا رہ جائے اور اسے فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان پڑھ لے تو اس کے لیے ایسا ہی لکھ دیا جاتا ہے گویا اس نے رات ہی کو اپنا وظیفہ پڑھا (مسلم، احمد، ابوداؤد، ترمذی، ابن، ماجہ نسائی)

بھول چوک معاف: ارشاد باری تعالی ہے:" اے ہمارے پروردگار ہماری بھول چوک پر ہمارا مواخذہ نہ کرنا تو اللہ تعالی نے فرمایا ایسا ہی کروں گا"۔(البقرۃ: آخری آیت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری امت کو بھول چوک اور مجبوری و لاچاری میں کیے گئے افعال کو معاف فرما دیا ہے۔(ابن ماجہ، بیہقی)

وقت پر نماز کی ادائیگی کا اہتمام: حضرت عبد اللہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ پانچوں نمازیں اہتمام سے ادا کرے گا تو قیامت کے دن اس کے واسطے نور، برہان (دلیل) اور نجات کا ذریعہ بنے گی اور جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا (یعنی غفلت اور بے پروائی برتی) تو وہ اس کے واسطے نہ نور بنے گی نہ برہان اور نہ ذریعہ نجات اور اس کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور مشرکین مکہ کے سرغنہ ابن ابی خلف کے ساتھ ہوگا۔ (طبرانی، نسائی:466، بیہقی فی شعب ایمان، مسند احمد: 6587)

بعض علمائے کرام کے مطابق بے نمازی کا حشر ان چاروں کے ساتھ اس لیے ہوگا کیونکہ عموماً نماز ان لوگوں جیسے کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے چھوٹتی ہے اس لیے اگر مال میں مصروف رہا تو قارون کے ساتھ ہے اگر بادشاہت میں مشغول رہا تو فرعون کے ساتھ ہے اگر وزارات و ملازمت میں مشغول رہا تو ہامان کے ساتھ، اگر تجارت میں مشغول رہا تو ابن ابی خلف (مشرکین مکہ کا سردار) کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ”بہترین عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے اول وقت میں نماز کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے اور درمیانی وقت اللہ تعالیٰ کے رحم کے حصول کا ذریعہ ہے اور آخر وقت کی نماز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔“ (دارِ قطنی)

نمازیوں کے لیے پانچ انعام: حدیث شریف میں ہے جس نے نماز کی حفاظت کی، یعنی وقت پر ادا کی تو اللہ تعالیٰ اسے پانچ انعام عطا فرمائے گا۔ (1) اس کے رزق کی تنگی دور کر دے گا۔ (2) عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔ (3) اسے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں عطا فرمائے گا۔ (4) وہ پل صراط

سے بجلی کی طرح تیزی سے گزر جائے گا۔(5) اور بغیر حساب کے جنت میں جائے گا۔

بے نمازیوں کے لیے عذاب: ''اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''جنت میں جنتی لوگ مجرموں سے پوچھیں گے کہ تمھیں دوزخ میں کس نے ڈالا وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہیں تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے'' (سورۃ المدثر:40 تا 44)

''پھر ان کے بعد ان کی جگہ ایسے نا خلف آئے کہ جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور اپنی خواہشات کی پیروی کی پس عنقریب اُن کو گمراہی (کی سزا) ملے گی۔'' (سورۃ مریم:59)

وقت ٹال کر نماز پڑھنے کا گناہ: "ان نمازیوں کیلئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں"۔ (الماعون:4 تا 5)

اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز باقاعدگی سے نہیں پڑھتے جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھتے ہیں۔ نمازی کو ان کوتاہیوں سے بچنا چاہیے اور بروقت نماز کا اہتمام کرنا چاہیے۔

نماز کے ثمرات (قرآن کی روشنی میں):

قرآن کریم میں جہاں بے نمازیوں کے لیے سزا اور عذاب کی وعید ہے وہاں نماز کے پابند لوگوں کے لیے اجروثواب، نوازشات اور عنایات کی نوید بھی ہے۔

(نیک لوگ) جو نماز کی پابندی کرتے اور زکوٰۃ دیتے اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔ یہی اپنے پروردگار (کی طرف) سے ہدایت پر ہیں اور یہی نجات پانے والے ہیں۔ (لقمان 4، 5) اور جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں یہی لوگ میراث حاصل کرنے والے ہیں۔ (یعنی) جو بہشت کی میراث حاصل کریں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ (المومنون: 9 تا 11) اور نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور پیغمبر ﷺ کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔ (النور: 56) بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ (الاعلیٰ: 14، 15) بے شک ایمان والے رُستگار ہو گئے (فلاح پا گئے) جو نماز میں جب عجز و نیاز کرتے ہیں۔ (المومنون: 1، 2) (اے محمدؐ)! یہ کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے جانتا ہے۔ (العنکبوت: 45)

شرائطِ نماز

شرائط سے مراد وہ چیزیں ہیں جو نماز کے لیے ضروری ہیں اور ان کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔
فرض اور شرط میں فرق یہ ہے کہ فرض نماز کا جزو ہوتا ہے اور شرط جز نہیں ہوتا۔
1۔طہارت یعنی پاک پانی سے جسم کو پاک کرنا (اگر ضرورت ہو تو غسل کرنا ورنہ وضو کرنا) پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرنا۔ **2**۔ پاک کپڑے سے ستر پوشی کرنا۔**3**۔ پاک جگہ پر نماز پڑھنا۔**4**۔قبلہ کی طرف منہ کرنا۔**5**۔ نماز کا وقت ہونا۔**6**۔نماز کی نیت کرنا۔

1۔طہارت

پاکیزگی یا صفائی کے لیے طہارت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔قرآن میں ارشاد ہے: ''اگر تم ناپاک ہو تو طہارت حاصل کرو۔'' (المائدۃ:6) ''اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو خوب پاک صاف رہتے ہیں۔'' (التوبہ:108) ''اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔'' (المدثر:4)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صفائی و پاکیزگی نصف ایمان ہے۔(مسلم:534) طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔(مسلم:535) طہارت صرف پاک پانی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔(ترمذی:69)

نجاست (گندگی یا ناپاکی) دور کرنے کو **طہارت** کہتے ہیں۔**نجاست** کی دو قسمیں ہیں۔ **نجاست حکمی** اور **نجاست حقیقی**۔نماز کے لیے ان دونوں نجاستوں سے بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(ا) نجاست حکمی وہ ہے جو دیکھنے میں نظر نہیں آتی لیکن شریعت کے حکم سے اسے ناپاکی کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں۔**حدث اکبر اور حدث اصغر**۔جن چیزوں سے صرف وضو لازم آتا ہے اسے **حدث اصغر** کہتے ہیں جیسے ریح، پیشاب، پاخانہ وغیرہ اور جن سے غسل فرض ہوتا ہے اسے **حدث اکبر** کہتے ہیں جیسے مباشرت حیض ونفاس وغیرہ۔

حدث اصغر کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے البتہ قرآن مجید کا پڑھنا خواہ دیکھ کر ہو یا زبانی ہر حال میں درست ہے۔قرآن کو بغیر طہارت چھونا جائز نہیں۔ نابالغ بچوں اور قرآن چھاپنے والے جلد بنانے والوں کے لیے قرآن چھونا مکروہ نہیں (ایسے لوگوں کے لیے ہر وقت حدث اصغر سے پاک رہنا غیر

معمولی زحمت کی بات ہے۔)

حدث اکبر میں مسجد میں داخل ہونا، بیت اللہ کا طواف کرنا، قرآن پاک کی تلاوت کرنا چاہے ایک آیت ہی ہو حرام ہے۔حیض اور نفاس میں روزہ رکھنا، بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے۔(حیض اور نفاس میں نمازیں معاف ہیں جبکہ رمضان کے روزے معاف نہیں بلکہ رمضان کے بعد قضاء روزے رکھنے ہوں گے)۔

(ب) نجاست حقیقی: اس سے مراد وہ نجاست ہے جو دیکھنے میں نظر آتی ہے۔شریعت نے اسے ناپاک قرار دیا ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں: (1) **نجاست غلیظہ** (2) **نجاست خفیفہ**۔

(1) نجاست غلیظہ میں خون، آدمی کا پیشاب، پاخانہ، منی، حیض و نفاس کا خون منہ بھر کے قے آدمی کی ہو یا بچے کی، زخموں کا خون، گائے بیل بھینس وغیرہ کا گوبر، دودھ پیتے بچے کا پاخانہ اور پیشاب وغیرہ شامل ہیں۔

(2) نجاست خفیفہ: حلال جانوروں کا پیشاب جیسے گائے، بیل، بکری وغیرہ، گھوڑے کا پیشاب، حرام پرندوں کی بیٹ، جیسے کوا، چیل، باز وغیرہ اگر نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ میں مل جائے اگرچہ غلیظہ کی مقدار خفیفہ سے بہت کم ہو تب بھی مجموعی نجاست غلیظہ ہی سمجھا جائے گا۔

نجاستوں کے پاک کرنے کا حکم: نجاست کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو پانی سے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

نجاست غلیظہ اگر پتلی ہے تو اگر پھیلاؤ میں درہم کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے یعنی بغیر اسے دھوئے نماز پڑھ لیں تو نماز ہو جائے گی لیکن نہ دھونا اور اس طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ ہے۔اگر درہم سے زیادہ ہے تو بغیر دھوئے نماز درست نہیں ہے۔

درہم کا وزن شریعت میں تین ماشے ایک رتی ہے اور درہم کی پیمائش آدمی کی اپنی ہتھیلی کی گہرائی کے برابر ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھے اور اس میں آہستہ سے پانی ڈالے اب جتنا پانی اس میں رک گیا ہے وہ اتنا پھیلاؤ درہم کی مقدار سمجھا جائے گا۔

نجاست خفیفہ کپڑے کے حصے یا بدن کے جس عضو میں لگی ہے۔اگر اس عضو کے چوتھائی سے کم ہے یعنی اگر آستین یا چادر یا جسم کے عضو یعنی ہاتھ یا ٹانگ وغیرہ کے چوتھائی حصہ سے کم میں لگی ہے تو بغیر دھوئے نماز ہو جائے گی اگر پورے چوتھائی حصہ میں ہو تو دھوئے بغیر نماز نہیں ہوگی۔

نجاست دور کرنے کے طریقے:

بدن یا کپڑے پر نجاست (پاخانہ، خون وغیرہ) لگ جائے تو اس کا دور کرنا ضروری ہے اور یہ پانی کے ساتھ دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔ اگر ایک ہی مرتبہ دھونے سے نجاست چھوٹ گئی تو دو مرتبہ اور دھولینا بہتر ہے۔ غرضیکہ تین بار پورا کرلینا بہتر ہے۔ اگر کئی مرتبہ دھونے سے نجاست چھوٹ جائے مگر اس کی بدبو نہیں گئی یا کچھ دھبہ رہ گیا تب بھی کپڑا پاک ہوگیا۔ صابن وغیرہ لگا کے چھڑانا اور بدبو دور کرنا ضروری نہیں۔ پیشاب کے مثل کوئی نجاست لگ گئی تو تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ نچوڑیں۔ تیسری مرتبہ خوب زور سے نچوڑلیں تو کپڑا پاک ہوگیا۔ جوتے کو اگر نجاست لگ جائے اور وہ خشک ہو تو زمین پر رگڑنے سے پاک ہوجاتا ہے (ابوداؤد:384) اور اگر اسے پیشاب کی طرح کی نجاست لگ جائے تو دھونے سے پاک ہوگا۔ اگر نجاست ایسی چیز میں لگی ہے جسے نچوڑ نہیں سکتے مثلاً لحاف، چٹائی،، دری، قالین، چینی کے برتن وغیرہ تو انہیں ایک دفعہ دھو کر ٹھہر جائیں جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے پھر دھوئے پھر جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے پھر دھوئے تو وہ چیز پاک ہوجائے گی نجس چاقو مٹی تانبے وغیرہ کے برتن اگر دہکتی آگ میں ڈال دیے جائیں تو پاک ہوجاتے ہیں۔ دھات کی چیزیں اور چینی وغیرہ کے برتن تین بار دھونے سے پاک ہوجاتے ہیں۔ ناپاک زمین یا مٹی اگر دھوپ، ہوا یا آگ سے خشک ہوجائے اور اس کا رنگ اور بدبو جاتی رہے تو پاک ہوجاتی ہے۔ جس برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے 7 مرتبہ دھوئیں پہلی بار مٹی سے باقی 6 بار پانی سے۔

احکام طہارت میں شرعی سہولتیں:

جب راستوں میں پانی کیچڑ عام ہو اور بچنا دشوار ہو تو یہ چھینٹیں معاف ہیں۔ پیشاب یا کسی اور نجاست کی سوئی کی نوک جیسے باریک چھینٹیں جو دکھائی نہ دیں اگر جسم یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا یا جسم ناپاک نہیں ہوگا۔ اگر کوئی چیز ناپاک ہوجائے اور یاد نہ ہو کہ نجاست کہاں لگی ہے تو احتیاطاً پوری چیز دھولینی چاہیے۔ نجاست حقیقی چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کپڑے پر ہو یا بدن پر۔ پانی سے تین بار دھولینے سے کپڑا یا بدن پاک ہوجاتا ہے۔ البتہ کپڑے کو ہر مرتبہ نچوڑنا ضروری ہے۔

پانی کے احکام:

’’اور ہم آسمان سے پاکیزہ پانی برساتے ہیں۔‘‘ (الفرقان:48)

پانی کی دو قسمیں ہیں **پاک** اور **ناپاک**۔ طہارت صرف پاک پانی سے حاصل کی جاسکتی

ہے۔(ترمذی:69)

چشمہ، کنواں، ندی، نالہ، دریا، سمندر وغیرہ کا پانی پاک ہے اور اس سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔ اور اسی طرح جاری پانی سے بھی طہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ البتہ جاری پانی کی مقدار یہ ہے کہ اگر اس میں تنکا ڈالیں تو بہا کر لے جائے۔ یہ پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے۔ لہذا اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔ جاری پانی نجاست پڑنے سے اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ وہ نجس اس کے رنگ، بو اور مزے کو نہ بدل دے۔ اگر رنگ، بو اور مزہ بدل گیا تو یہ ناپاک ہو گیا اب یہ پانی اس وقت پاک ہوگا جبکہ وہ نجاست تہہ نشین ہو جائے اور اس پانی کے اوصاف (رنگ، بو، مزہ) ٹھیک ہو جائیں یا پاک پانی اتنا ملے کہ نجاست کو بہا کر لے جائے تو یہ پانی پاک ہو جائے گا۔ کثیر پانی کی ناپاکی اور پاکی کا وہی حکم ہے جو جاری پانی (بہتے ہوئے پانی) کا ہے یعنی جب نجاست کے اثر سے کوئی وصف (رنگ، بو اور مزہ) بدل جائے تو یہ ناپاک ہوگا۔ بڑا حوض جو دس مربع گز (10x10) کا ہو تو یہ بہتے ہوئے پانی کی مثل ہے اسے **دہ دردہ** کہتے ہیں اس میں نجاست پڑ جائے اور دکھائی نہ دے مثلاً پیشاب، خون، شراب وغیرہ تو اس میں چاروں طرف سے وضو کرنا درست ہے۔ اگر نجاست دکھائی دے مثلاً مردہ کتا وغیرہ تو اس طرف سے وضو نہ کرے اس کے سوا جس طرف سے چاہے وضو کرے۔ البتہ اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جائے کہ رنگ یا مزہ بدل جائے یا بدبو آنے لگے تو یہ ناپاک ہو جائے گا۔ اگر دہ دردہ سے کم ٹھہرے ہوئے پانی میں نجاست پڑ جائے خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ تو اس سے طہارت جائز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے بعد اس میں غسل نہ کرے۔ (بخاری)

مستعمل پانی: اس سے مراد وہ پانی ہے جو وضو یا غسل کرتے وقت بدن سے گرے۔ یہ پانی پاک ہے مگر یہ نجاست حکمیہ کو پاک کرنے والا نہیں۔ یعنی اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ اسے دوسری ضروریات میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اگر مستعمل پانی میں اچھا پانی زیادہ مل جائے یا مستعمل پانی والے برتن میں ٹونٹی (Tap) وغیرہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ برتن بھرنے سے پانی بہہ جائے تو ان صورتوں میں پانی پاک ہو کر وضو اور غسل کے قابل ہو جائے گا۔ یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ بغیر دھوئے بلاقصد دہ دردہ سے کم پانی میں پڑ جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا اسی طرح جس شخص پر غسل فرض ہے تو اس کے جسم کا کوئی بے دھلا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے قابل نہیں رہے

گا۔اگر دھلا ہوا ہاتھ یا دھلا ہوا بدن کا کوئی حصہ پانی میں پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

آدمی اور جانوروں کے جھوٹے کا حکم:

انسان کا جھوٹا پاک ہے، چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، حالت جنابت میں ہو یا حیض ونفاس کی حالت میں البتہ کوئی نجس چیز (شراب، سؤر وغیرہ) کھا کر فوراً پانی پیے تو جھوٹا ناپاک ہوگا۔غیر مرد کا جھوٹا پانی اور کھانا وغیرہ عورت کے لیے کھانا پینا مکروہ ہے۔

حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے، چاہے وہ چرند ہوں یا پرند مثلاً گائے بیل، بھینس، کبوتر، طوطا وغیرہ اور گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔(شامی) بلی، چوہا، مرغی، بطخ وغیرہ کا جھوٹا مکروہ ہے۔سؤر، کتا اور سارے درندے، شیر، بھیڑیا، بندر، وغیرہ کا جھوٹا ناپاک ہے اوران جانوروں کا لعاب دہن بھی ناپاک ہے۔ چوہا اگر کھانے کی چیز کتر دے تو مناسب ہے کہ اتنا حصہ کاٹ کر باقی استعمال کرلیا جائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ چوہا اگر گھی میں گر جائے تو اس کو نکال کر آس پاس کا گھی نکال کر پھینکو اور باقی گھی استعمال کرو۔(بخاری:235) اگر گھی جمع ہوا نہ ہو(پگھلا ہوا ہو) تو اس کا استعمال جائز نہیں۔

استنجاء کا بیان

پاخانہ اور پیشاب کے بعد جو نجاست بدن پر لگی ہوا سے دور کرنے کو استنجاء کہتے ہیں۔شریعت میں استنجا کرنے کی بہت تاکید آئی ہے۔ اس سے غفلت اور لاپرواہی گناہ ہے۔ پاک مٹی کے ڈھیلوں، پتھر اور پانی (پانی کا استعمال سب سے بہتر ہے)(مسلم:619) یا پرانا کپڑا، روئی یا ٹشو پیپر وغیرہ سے استنجا کرنا چاہیے۔گوبر، لید یا ہڈی یا ناپاک چیز سے استنجا کرنا منع ہے۔(بخاری:156)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ”کوئی دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے، قضائے حاجت کیلئے قبلے کی طرف رخ نہ کرے۔گوبر اور ہڈی سے اور تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء نہ کرے۔“(مسلم:607)

کھیت میں یا میدان میں رفع حاجت کے لیے بیٹھنا ہو تو بیٹھنے سے پہلے اور بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ ؕ ترجمہ:اللہ کے نام سے اے اللہ! میں ناپاک خبث و خبائث سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ (بخاری:142، مسلم:375) اور جب بیت الخلا سے باہر آئیں تو یہ دعا پڑھیں: غُفْرَانَكَ ترجمہ: میں تیری بخشش چاہتا ہوں (ترمذی:7، ابوداؤد:30) یا یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی

الَّذِیْ وَعَافَانِیْ ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے گندگی اور تکلیف دور فرمائی اور مجھے آرام بخشا (نسائی، ابن ماجہ) بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں اور نکلتے وقت پہلے دائیں پاؤں باہر رکھیں۔ (ترمذی)

جب آپ ﷺ رفع حاجت کو بیٹھتے تو جب تک آپ ﷺ زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے اپنا ستر نہ کھولتے۔ (زادالمعاد) کبھی آپ ﷺ پانی سے استنجا فرماتے کبھی ڈھیلے سے کبھی دونوں کا استعمال فرماتے۔ ڈھیلوں کی تعداد طاق ہوتی۔ کم سے کم تین ہوتی۔ آپ ﷺ استنجا کرنے میں بایاں ہاتھ استعمال کرتے جب آپ پانی سے استنجا فرماتے تو اس کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑ کر دھوتے۔ (زادالمعاد) لہٰذا استنجاء کرنے کے بعد ہاتھوں کو زمین پر مل کر یا صابن سے دھو لیے جائیں۔ ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا سنت ہے۔ (ترمذی) لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ سے زیادہ پھیل جائے تو پانی سے دھونا واجب ہے۔ بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک کر لے تو نماز پڑھ سکتا ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ (شرح التنویر) جب آپ ﷺ رفع حاجت کے لیے بیٹھتے تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرتے اور نہ پشت۔ (بخاری، مسلم) پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے وقت شرمگاہ کو داہنا ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ استعمال کریں۔ (بخاری:613، مسلم) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ تم میں سے کوئی ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانے میں پہلے پیشاب کرے پھر اس میں غسل یا وضو کرے، کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد) فرش پکا ہو اور پانی ٹھہرتا نہ ہو تو اس میں پیشاب کر لینے میں حرج نہیں جب کہ اوپر سے پانی بھی بہا دیا جائے۔ اس پر سب علماء کا اتفاق ہے۔

رفع حاجت (پیشاب، پاخانہ) کے آداب واحکام: ننگے سر پیشاب یا پاخانہ کرنا، قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا، بلاضرورت پیشاب پاخانہ اور شرمگاہ کو دیکھنا، تھوکنا، ناک سنکنا، چاند سورج یا ہوا کی جانب رخ کرنا، مسجد کی دیوار، قبرستان، چوہے کی بل یا کسی سوراخ نہر یا کنویں کے اندر یا ان کے کنارے پاخانہ پیشاب کرنا منع ہے۔ بغیر عذر کے کھڑے ہوکر یا لیٹ کر پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

پیشاب یا پاخانے کے مقام سے اگر کوئی خون یا پیپ وغیرہ نکلے تب بھی استنجا کرنا چاہیے۔ استنجا بائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے اور استنجا کے بعد ہاتھ کو مٹی سے یا صابن وغیرہ سے صاف کرنا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جب

جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو استنجے کا تقاضا ہو تو اس کو چاہیے کہ پہلے استنجے سے فارغ ہو۔ (جامع ترمذی۔سنن ابی داؤد۔) بیت الخلا کے اندر اگر چھینک آئے تو صرف دل ہی دل میں الحمد للہ کہہ لے زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اور جب تک اندر رہے کوئی بات کرے نہ بولے۔ (مشکوٰۃ)

حیض، نفاس اور استحاضہ

حیض: بالغ ہونے کے بعد تندرست عورت کو ہر ماہ مخصوص ایام میں شرمگاہ سے جو خون آتا ہے اسے حیض کہتے ہیں۔عموماً عورتوں کو گیارہ/ بارہ سال کی عمر میں حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ حیض تقریباً پینتالیس تا پچپن سال کی عمر تک کی عورتوں کو ہر ماہ آتا رہتا ہے۔ پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ حیض نہیں ۔ اگر اس عمر میں آنے والے خون کا رنگ گہرا سرخ یا سیاہی مائل ہو تو حیض سمجھا جائے گا۔ حیض کے خون کی رنگت سرخ، سیاہ، زرد، سبز، خاکستری ہوتی ہے۔ (بخاری:326)

حیض کی مدت: حیض کی کم سے کم مدت تین دن اور تین رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس رات ہے ۔ دو حیض کے درمیانی پاکی کی مدت کم از کم پندرہ دن ہے ۔حیض کے دنوں میں یہ ضروری نہیں کہ برابر خون آتا رہے مثلاً کسی عورت کو پانچ دن حیض آنے کی عادت ہے اسے تین دن رات خون آیا پھر ایک دن نہیں آیا تو یہ دن بھی حیض میں شمار ہو گا۔ عموماً عورتوں میں پاکی کی مدت بیس یا چوبیس دن ہوتی ہے۔ (ابوداؤد:287)

نفاس: بچہ کی پیدائش یا ساقط ہو جانے کے بعد عورت کی شرمگاہ سے جو خون آتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں۔ جب بھی خون بند ہو جائے خواہ ایک دن آ کر بند ہو جائے تو نفاس ختم ہو گیا۔ عورت اب غسل کر کے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور چالیس دن مکمل ہونے کا انتظار نہ کرے۔

استحاضہ: استحاضہ سے مراد وہ خون ہے جو حیض و نفاس نہیں بلکہ کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہے حیض کا خون جب دس دن سے زیادہ آئے اور نفاس کا خون چالیس دن سے زیادہ آئے تو یہ استحاضہ کا خون ہے۔ استحاضہ کا خون زخم سے بہنے والے خون کی طرح پتلا ہوتا ہے۔ استحاضہ والی عورت نمازیں بھی پڑھے گی روزے بھی رکھے گی۔ ہر وہ کام جو حالت حیض و نفاس میں منع تھے اب اس کیلئے کرنا جائز ہیں۔ استحاضہ میں عورت پر ایک غسل ضروری ہے۔ جب حیض کے دن ختم ہوں اور استحاضہ کے دن

شروع ہوں البتہ استحاضہ کے دوران ہر نماز کیلئے نیا وضو کرے۔

حیض و نفاس میں یہ کام حرام ہیں: قرآن پاک میں ارشاد ہے ''آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجیے کہ وہ گندگی ہے حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہوجائیں ان کے قریب بھی نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک ہوجائیں تو ان کے پاس وہاں سے جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے۔'' (البقرہ:222)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جماع کے سوا ہر چیز کی رخصت ہے''۔ (مسلم:302)

''جب حیض کی حالت ہو تو نماز چھوڑ دے اور جب یہ حالت ختم ہوجائے تو غسل کر کے نماز پڑھے''۔ (بخاری:228) قرآن کا سننا بھی جائز ہے اگر معلمہ ہے تو قرآن پڑھاتے ہوئے دو کلموں کے درمیان توقف کرے۔ ایام حیض میں اگر کوئی جماع (ہمبستری) کرلے تو اسے توبہ کرنی چاہیے اور کچھ صدقہ دے دینا چاہیے۔ (ابواؤد) حیض و نفاس کے زمانے میں نمازیں معاف ہیں۔ رمضان کے روزے معاف نہیں ان کی قضا بعد میں رکھے۔ (مسلم:763)

حیض اور نفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں۔ **1**۔ نماز پڑھنا **2**۔ روزہ رکھنا، **3**۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنا **4**۔ قرآن پاک کو بغیر غلاف کے ہاتھ لگانا۔ **5**۔ **بیت اللہ** کا طواف کرنا **6**۔ مسجد میں داخل ہونا **7**۔ جماع کرنا **8**۔ ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیانی حصہ سے نفع حاصل کرنا۔ حیض و نفاس کی حالت میں عورت استغفار، درود شریف، تسبیح اور دعائیں پڑھ سکتی ہے۔

سیلان الرحم: اس مرض میں عورت کی شرمگاہ سے سفید یا زرد رطوبت برابر خارج ہوتی رہتی ہے اس سے غسل فرض نہیں ہوتا ہاں وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کے احکام بھی وہی ہیں جو استحاضہ کے ہیں۔

جنابت کے احکام: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب شوہر و بیوی دونوں کی شرمگاہیں آپس میں مل جائیں تو غسل واجب ہوگیا۔'' (بخاری، مسلم:785) ایسے مرد اور عورت جن پر غسل فرض ہوگیا انہیں جنبی کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی حالت کو جنابت کہتے ہیں۔ جنابت کی حالت میں جب تک غسل نہ کریں، نماز پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا، قرآن پڑھنا زبانی یا دیکھ کر حرام ہیں۔ (ابوداؤد:232، بلوغ المرام:132)

غسل جنابت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے غسل جنابت میں ایک بال کے برابر جگہ دھوئے بغیر چھوڑ دی تو اسے آگ کا ایسا عذاب ہوگا''۔ (ابوداؤد:249) حضرت علیؓ سے روایت ہے

کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ ''میں نے غسل جنابت کے بعد نماز فجر پڑھی پھر میں نے دیکھا کہ ناخن برابر جگہ پر پانی نہیں پہنچا'' (یعنی خشک رہ گئی) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم گیلا ہاتھ اس پر پھیر دیتے تو تمہارے لیے کافی تھا''۔(ابن ماجہ:664)

غسل کا بیان

''اگر تم ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ یعنی غسل کرو۔'' (المائدہ:6)

غسل چار طرح کا ہوتا ہے۔فرض، واجب، سنت اور مستحب۔

فرض غسل: غسل جنابت، غسل بعد از احتلام، غسل بعد از اختتام حیض ونفاس۔(بخاری:282)

واجب غسل: میت کو غسل دینا زندوں پر واجب ہے۔اس کے علاوہ اگر سارے بدن پر نجاست لگ جائے یا بدن پر نجاست لگی مگر نجاست کا مقام مخفی ہو یعنی یہ معلوم نہ ہو کہ نجاست کہاں لگی ہے تو سارے جسم کا غسل (دھونا) واجب ہو جاتا ہے۔

سنت غسل: سنت غسل پانچ ہیں۔(1) جمعہ کی نماز کے لیے، (2) عیدین کی نماز کے لیے، (3) احرام حج (5) وعمرے کے لیے (5) وقوفِ عرفات کے لیے۔

مستحب غسل: پندرھویں شعبان کو، شب عرفہ (9 ذی الحجہ کو) مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت، نئے کپڑے پہنتے وقت، مُردے کو نہلانے کے بعد، قصاص میں قتل ہونے والے کے لیے، وغیرہ۔

غسل کے فرائض: غسل کے تین فرائض ہیں۔**(1)** کلی کرنا اس طرح کہ پورے منہ میں حلق تک پانی چلا جائے، **(2)** ناک میں پانی ڈالنا **(3)** تمام بدن پر ایک دفعہ پانی بہانا اسطرح کہ جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے۔(ترمذی)

غسل کی سنتیں: غسل کی چار سنتیں ہیں۔**(1)** پاک ہونے کی نیت کرنا **(2)** دونوں ہاتھ پونچوں (گٹوں) تک دھونا **(3)** استنجا کرنا اور جس جگہ نجاست لگی ہو اسے دھونا **(4)** غسل سے پہلے وضو کرنا اور تمام جسم پر تین دفعہ پانی بہانا۔(بخاری:248،257)

غسل کے متعلق چند احتیاطیں: ناخنوں پر نیل پالش یا جسم کے کسی حصے پر کوئی ایسی چیز نہ لگی ہو جس کی وجہ سے جسم پر پانی نہ پہنچے۔اگر بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی تو غسل نہیں ہوگا۔لہذا غسل

کرتے وقت پورے جسم پر پانی پہنچائیں اور جسم پر تہہ جمی ہوئی چیزوں کو ہٹا دیں۔اگر چوٹی کھولے بغیر بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو خواتین کیلئے چوٹی کھولنا ضروری نہیں۔اگر پانی نہ پہنچے تو کھولنا ضروری ہے۔ناف میں انگلی ڈال کر دھوئیں۔پستان کے نیچے بغلوں کے نیچے، ہاتھ میں انگوٹھی، کان میں بالی یا ناک میں نتھ ہو تو انہیں بھی ہلالیں تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ جائے۔اگر پانی نہ پہنچا تو غسل نہ ہوگا۔غسل ایسی جگہ کیا جائے جو باپردہ ہو،اگر کھلی جگہ غسل کریں تو اتنا ضرور ہو کہ جس سے ستر چھپ جائے۔غسل کرتے وقت ننگے بدن دوسرے شخص سے بات چیت نہ کی جائے۔اونچی جگہ پر بیٹھ کر غسل کیا جائے تاکہ گندے پانی کی چھینٹیں بدن پر نہ پڑیں۔

غسل کا مسنون طریقہ: بسم اللہ پڑھ کر غسل شروع کریں۔پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھوئیں پھر استنجا کریں اور بدن سے تمام حقیقی نجاست دھوڈالیں۔پھر وضو کریں۔وضو کرتے وقت حلق اور ناک میں اچھی طرح پانی پہنچائیں پھر تین بار سر پر، تین بار دائیں کندھے پر پھر تین بار بائیں کندھے پر پانی ڈالیں کہ سارے بدن پر پانی بہہ جائے۔(بخاری:272، 242 مسلم، نسائی:428)اگر غسل کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو نماز کے لیے دوبارہ وضو کریں۔

وضو کا بیان

قرآن پاک میں ارشاد ہے''ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو چاہیے کہ اپنے منہ اور ہاتھ اپنی کہنیوں تک دھولو۔سر کا مسح کرلو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولو''۔(المائدہ:6)

حضرت عثمانؓ نے کہا کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا''جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں''(بخاری ومسلم:578)''اللہ بغیر وضو کے نماز قبول نہیں فرماتا۔''(ابن ماجہ:271)''جس نے وضو کے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو (کامل) نہیں۔''(ترمذی:25،ابوداؤد:101)

بیت اللہ کا طواف کرنے کے لیے وضو واجب ہے۔قرآن پاک کو ہاتھ لگانے کے لیے نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کے لیے وضو ضروری ہے۔بغیر وضو کے نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اور نماز بھی نہیں ہوگی۔ہر وقت باوضو رہنا۔باوضو سونا۔نیند سے بیدار ہونے پر وضو کرنا مستحب ہے۔

وضو کا مسنون طریقہ: وضو شروع کرتے وقت دل میں وضو کی نیت کریں اور بسم اللہ کہیں اور تین

مرتبہ کلائی تک ہاتھ دھوئیں پھر تین مرتبہ کلی کریں۔ مسواک کریں یا انگلی سے دانتوں کو تین مرتبہ مل کر دھوئیں۔ روزہ نہ ہوتو غرارہ کرکے اچھی طرح سارے منہ میں پانی پہنچائیں۔ پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی چڑھائیں ناک کے نرم حصے تک پانی پہنچانا چاہیے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑیں۔ تین مرتبہ چہرے کو اس طرح دھوئیں کہ پیشانی کے اوپر سے (یعنی جہاں عموماً بال اگتے ہیں) ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو (چہرے کی طرف کان کی نرم ہڈی کو لو کہتے ہیں) سے دوسرے کان کی لو تک ہر جگہ پانی بہہ جائے۔ پھر تین مرتبہ پہلے دائیں اور پھر بائیں بازو کو کہنی سمیت دھوئیں ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال (انگلیوں کے درمیان انگلی اس طرح داخل کریں کہ دونوں انگلیوں کا درمیانی حصہ تر ہوجائے) کریں ہاتھ میں انگوٹھی ہوتو اسے ہلالیں تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ پھر ہاتھ میں نیا پانی لے کر گرا دیں اور ایک مرتبہ سر اور کانوں کا مسح کریں۔ مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھا اور شہادت کی انگلی الگ رکھ کر باقی تین تین انگلیاں دونوں ہاتھوں کی ملا کر انگلیوں کا اندرونی حصہ پیشانی کے بالوں سے پیچھے کی طرف پھیرتے ہوئے سر کا مسح کریں پھر ہاتھ کی دونوں ہتھیلیاں پیچھے کی طرف سے آگے کی طرف پھیرتے ہوئے لائیں (یا دونوں ہاتھوں کو سر کے پیچھے کی طرف اور پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے جائیں) پھر شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصہ میں اور انگوٹھوں سے بیرونی حصے میں مسح کریں، پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں لیکن گلے کا مسح نہ کریں۔ اس کے بعد پہلے دایاں اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار اس طرح دھوئیں کہ دائیں ہاتھ سے پانی ڈالیں اور بائیں ہاتھ سے ملتے جائیں۔ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ دائیں پاؤں میں خلال چھوٹی انگلی سے شروع کرکے انگوٹھے پر اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔ وضو میں ایک عضو کے بعد فوراً دوسرا عضو دھوئیں۔ (بخاری:159، مسلم:555، ابوداؤد:142، ترمذی:41)

وضو کے بعد کی دعائیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کامل وضو (بتائے ہوئے طریقے کے مطابق) کرے اور پھر یہ کلمات پڑھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے۔''

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (مسلم: 553، 554)

ترمذی کی روایت (55) میں اس حدیث کے ساتھ یہ دعا بھی آئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

ترجمہ: ''الٰہی مجھے اس گروہ میں شامل کر لے جو کثرت سے توبہ کرتا ہے اور پاکیزگی اختیار کرتا ہے۔''

روایت ہے کہ وضو کے بعد جس نے یہ دعا پڑھی قیامت کے دن اس کی مغفرت کر دی جائے گی:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ o (نسائی: 6/25، المستدرک حاکم: 2072)

ترجمہ: ''اے اللہ! تو اپنی تمام تر تعریفات کے ساتھ (ہر عیب سے) پاک ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔''

وضو کے بعد آسمان کی طرف نظر کر کے ایک مرتبہ سورۃ القدر پڑھ لینے کی فضیلت ہے۔

فرائضِ وضو: (1) پیشانی کے بالوں کی جڑ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ایک مرتبہ چہرہ دھونا۔ (2) ایک بار دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (3) ایک مرتبہ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (4) ایک مرتبہ ٹخنوں تک دونوں پاؤں دھونا۔ ان فرائض میں سے ایک بھی چھوٹ جائے یا بال کے برابر جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوگا۔

وضو کی سنتیں: ● نیت کرنا ● بسم اللہ پڑھنا ● مسواک کرنا ● تین بار دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا ● تین بار کلی کرنا ● تین بار ناک میں پانی ڈالنا ● داڑھی کا خلال کرنا ● ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ● ہر عضو تین بار دھونا ● ایک بار پورے سر کا مسح کرنا ● دونوں کانوں کا مسح کرنا ● وضو کی ترتیب قائم رکھنا ● اعضاء کا پے در پے دھونا یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا دھو لیا جائے۔

مستحباتِ وضو: ● قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا ● پانی بہاتے وقت ہر عضو پر تر ہاتھ پھیرنا ● وضو کا پانی پاک جگہ گرانا ● دونوں ہاتھوں سے منہ دھونا ● بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا ● وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا ● وضو کے بعد کی دعائیں پڑھنا ● تحیۃ الوضو پڑھنا۔

مکروہات وضو: جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں ان کے خلاف کرنے سے وضو مکروہ ہو جاتا ہے۔
● پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا ● منہ اور دوسرے اعضاء پر زور زور سے چھینٹے مارنا ● دنیوی گفتگو کرنا ● ہاتھوں کا پانی چھڑکنا ● تین بار سے زیادہ اعضاء کا دھونا۔

وضو کے دیگر مسائل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نیند سے جاگو تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالو جب تک کہ اس کو (تین بار) نہ دھولو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس ہاتھ نے رات کہاں گزاری''۔ (معلوم نہیں کہاں کہاں لگتا رہا ہے) (بخاری:162، مسلم:278، ترمذی:24، نسائی:442) یہ حکم ہر قسم کے برتن کیلئے ہے البتہ نہر، بڑا حوض اور تالاب اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

1۔ جب چار عضو جن کا وضو میں دھونا فرض ہے دھل جائیں گے تو وضو ہو جائے گا۔ چاہے وضو کا ارادہ ہو یا نہ ہو جیسے کوئی نہاتے وقت سارے بدن پر پانی بہالے یا حوض میں گر جائے یا بارش کے دوران بارش میں کھڑا ہو جائے اور وضو کے یہ اعضاء دھل جائیں تو وضو ہو جائے گا لیکن وضو کا ثواب نہیں ملے گا۔ بشرطیکہ وضو کی نیت کرلے۔

2۔ اگر کسی کے ہاتھ پاؤں پھٹ گئے ہوں ان میں موم یا کوئی دوائی بھری ہو (اور اس کے نکالنے میں ضرر ہو) تو بغیر اس کے نکالے اوپر پانی بہا دیا جائے تو وضو ہو جائے گا۔

3۔ وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا ننگے ہی وضو کیا تو اس کا وضو درست ہے۔ وضو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ بغیر کسی عذر کے کسی کا ستر دیکھنا یا اپنا دکھانا گناہ ہے۔

4۔ جس کو وضو کرتے ہوئے شک ہو کہ فلاں عضو دھویا ہے یا نہیں تو اسے صرف وہی عضو پھر سے دھو لینا چاہیے۔ اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا ہو تو وضو درست ہے۔ اگر یقین ہے تو اُس کو دھولے۔

5۔ انگوٹھی، چھلے، چوڑی، کنگن، نتھ وغیرہ اگر تنگ ہوں تو ہلا کر نیچے پانی پہنچایا جائے۔ اگر ناخنوں پر نیل پالش لگی ہوئی ہو یا آٹا لگ کر سوکھ گیا تو ان کو دور کرکے پانی پہنچایا جائے۔ اگر ان کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعضاء وضو کو دو دو بار بھی دھویا ہے اور تین تین بار بھی اور تین سے زیادہ مرتبہ نہیں۔ (بخاری:135)

6۔ وضو کرتے وقت ایڑی یا کسی اور جگہ پانی نہیں پہنچا اور جب وضو پورا ہو چکا تب معلوم ہوا کہ فلاں جگہ سوکھی ہے تو وہاں پانی بہا لینا چاہیے فقط ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں ہے۔

7۔ وضو اور غسل کے بعد (کپڑے کے ساتھ) جسم پونچھیں یا نہ پونچھیں دونوں طرح درست ہے۔

وضو پر وضو: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے طہارت کے باوجود (یعنی وضو ہونے کے باوجود تازہ) وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ترمذی) علماء کی رائے یہ ہے کہ اگر کسی نے وضو کیا اور وضو سے کوئی ایسی عبادت ادا نہیں کی جو وضو پر موقوف ہو تو بار بار وضو مکروہ اور پانی کا اسراف ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے تھے۔ (بخاری) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے تمام نمازیں پڑھیں۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) تاکہ امت کو معلوم ہو جائے کہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا بھی جائز ہے۔

وضو توڑنے والے امور: وہ امور جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں:

● پاخانہ یا پیشاب کرنا ● آگے یا پیچھے کے مقام سے نجاست نکلنا ● ہوا (آواز کے ساتھ یا بلا آواز) کا خارج ہونا ● وضو کرتے ہوئے ریح وغیرہ خارج ہو تو پھر نئے سرے سے وضو کرے۔ (بخاری: 137)

● لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا (کھڑے کھڑے یا سہارا لگائے بغیر سو جانے یا اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا) (مسلم: 376) ● بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ کا بہہ نکلنا ● منہ بھر کے قے کرنا (منہ بھر سے مراد ہے کہ مشکل سے منہ میں رکے) ● نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا ● بے ہوش ہو جانا یا دیوانگی طاری ہونا۔ سجدہ میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا خواہ سجدہ نماز کا ہو یا تلاوت یا شکر کا۔ بلغم کے گرنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: اگر آنکھ یا کان یا چھاتی یا ناف یا جسم کے کسی حصے سے درد کے ساتھ پانی نکلے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا اگر بغیر درد کے نکلا ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اگر آنکھ نہ دکھتی ہو نہ اس میں کھٹک (چوب) ہوتی ہو اور محض نزلہ کی وجہ سے یا یوں ہی پانی بہے یا آنسو نکل آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

محض شک سے وضو نہیں ٹوٹتا: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے پیٹ میں شکایت محسوس کرے اور اسے شک ہو جائے کہ ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں تو جب تک بدبو محسوس نہ کرے یا آواز نہ سنے مسجد سے وضو کے لیے باہر نہ نکلے"۔ (بخاری: 137، مسلم: 804)

معذور کے وضو کا حکم: وضو کے معاملہ میں اس شخص کو معذور سمجھا جاتا ہے جو کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے ہر وقت وضو توڑنے والی چیز برابر خارج ہوتی رہتی ہو اور مرض سے اتنی مہلت نہ ملتی ہو کہ وضو

کر کے فرض نماز پڑھ سکے۔ مثلاً کسی کو پیشاب کا مرض ہو اور ہر وقت قطرے آتے رہتے ہوں، کسی کو ریح کا مرض ہو اور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہو، کسی خاتون کو ہر وقت استحاضہ کا خون آتا رہتا ہو وغیرہ۔ ان تمام صورتوں میں حکم یہ ہے کہ ایسا شخص ہر نماز کے لیے نیا وضو کر لیا کرے اسکا یہ وضو اس وقت تک باقی رہے گا جب تک کہ نماز کا وقت ختم نہ ہو یا کوئی دوسری چیز ایسی پیدا نہ ہو جائے جس سے وضو جاتا رہتا ہے مثلاً کسی کو نکسیر کا مرض ہے۔ اس نے ظہر کا وضو کیا تو اس کا یہ وضو ظہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹ جائے گا۔ اب وہ عصر کے لیے دوبارہ وضو کرے۔ ہاں اگر نکسیر کے علاوہ اس کو پیشاب آیا، یا ریح خارج ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر کسی نے فجر کی نماز کے لیے وضو کیا تو سورج نکلنے کے بعد اس کا وضو ختم ہو گیا اب اگر نماز پڑھنی ہو تو نیا وضو کرے۔ اگر سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو اس وضو سے ظہر کی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

جب تک کسی نماز کا مکمل وقت اس عذر سے خالی نہ ہو تو معذور رہے گا اور جب ایک نماز کا پورا وقت عذر سے خالی رہا تو پھر اسے معذور نہیں کہیں گے۔ مثلاً کسی کو پیشاب کا مرض تھا اور ظہر سے عصر کے درمیان اتنا وقت بغیر مرض کے گزرا جس میں وہ صرف فرض نماز پڑھ سکتا تھا تو اس کی معذوری ختم ہو گئی۔ اب جتنی بار قطرہ آئے گا نیا وضو کرنا پڑے گا۔

مسواک کی فضیلت و فوائد: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’مسواک منہ کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے‘‘۔ (بخاری، نسائی:5، مشکوٰۃ) ’’اگر امت پر دشوار ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے لیے مسواک کو واجب قرار دیتا۔‘‘ (بخاری:887، مسلم:252) ’’وہ نماز جس کے لیے مسواک کی جائے اس نماز کے مقابلے میں جو بغیر مسواک کئے پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔‘‘ (بخاری:245، بیہقی:2883) سب سے افضل مسواک پیلو کی پھر زیتون کی اور پھر نیم کی ہے۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی اور ایک انگلی سے زیادہ موٹی نہیں ہونی چاہیے۔ مسواک کو کم از کم تین مرتبہ کرنا چاہیے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونا چاہیے۔ مسواک منہ کو صاف اور بلغم کو دور کرتی ہے۔ دانتوں کو مضبوط اور سانس کو خوشگوار بناتی ہے۔ نظر کو تیز، معدہ کو درست اور عقل اور حافظہ بڑھاتی ہے۔ مسواک کرنا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ (بخاری:244) مرد اور عورت دونوں کو اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔

مسواک کرنے کا مسنون طریقہ: مسواک دائیں ہاتھ سے اس طرح پکڑیں کہ چھنگلی انگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر

ہوں۔ مسواک کو مٹھی سے نہ پکڑیں۔ مسواک دانتوں میں عرضًا وطولاً اندر اور باہر منہ کے اوپر اور نچلے دونوں حصوں کی تمام اطراف میں اس طرح کرنی چاہیے کہ وہ صاف ہو جائیں۔ پہلے اوپر والے دانتوں کو دائیں جانب سے کرتے ہوئے بائیں جانب جائیں۔(مسلم:616) پھر اسی ترتیب سے نچلے دانتوں کو کریں۔ مسواک کرنے کے بعد اسے چوسنا نہیں چاہیے۔ مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی استعمال کی جا سکتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے اور بائیں جانب شہادت کی انگلی سے صفائی کی جائے۔ اگر دانت نہ ہوں تو مسوڑھوں پر انگلی پھیرلیں، سنت ادا ہو جائے گی۔(بیہقی،دارقطنی) روزے کی حالت میں مسواک کرنا جائز ہے۔

موزوں اور جرابوں پر مسح کرنا: پانی سے ہاتھ تر کر کے کسی عضو پر پھیرنے کو مسح کہتے ہیں۔ رسول پاک ﷺ موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔(بخاری:203،مسلم:631) حدیث میں ہے کہ حضور پاک ﷺ نے وضو کیا اور دونوں موزوں اور عمامہ (پگڑی) پر مسح کیا۔(ترمذی:99)۔ اگر چمڑے کے موزے یا خوب موٹے موزے (اونی یا سوتی) جن سے دونوں پاؤں کے ٹخنے چھپے ہوئے ہوں اور ان میں پانی سرایت نہ کر سکتا ہو۔ (کچھ ائمہ کی رائے یہ ہے کہ ہر قسم کے موزے پر مسح کرنا درست ہے۔) وضو کر کے پہن لیے جائیں اور پھر وضو ٹوٹ جائے اب وضو کرتے وقت موزے اتار کر پاؤں دھونا ضروری نہیں بلکہ سر کے مسح سے فارغ ہو کر پاؤں دھونے کی بجائے موزوں پر مسح کر لینا کافی ہے۔(مسلم) موزوں پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور تین رات (72 گھنٹے) ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات (24 گھنٹے) ہے۔(مسلم:639) یہ مدت اس وقت شروع ہوگی جب موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹے گا۔ مثلاً ایک شخص نے بارہ بجے وضو کر کے موزے پہنیں اور تین بجے وضو ٹوٹ گیا تو اس کیلئے مسح کا وقت مقیم ہونے کی صورت میں تین بجے سے شروع ہو کر اگلے دن تین بجے تک ہوگا۔

مسح کرنے کا مسنون طریقہ: دونوں ہاتھ کی انگلیاں پانی سے تر کر کے پوری انگلیوں کو ذرا کشادہ کر کے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو دائیں پاؤں کے موزے کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کے موزے کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی تک ایک بار کھینچ کر لے جائیں۔ کم سے کم ہاتھ کی تین انگلیوں سے مسح کریں۔ اگر دو انگلیوں سے مسح کیا تو درست نہیں۔ مسح پوری انگلیوں

سے کریں صرف پوروں سے نہ کریں۔ اگر انگلیوں کو بمعہ ہتھیلیوں مسح کریں تو بھی درست ہے۔

مسح توڑنے والے امور اور دیگر مسائل: ● جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اب وضو کرتے ہوئے دوبارہ مسح کرنا ہوگا۔ ● موزوں کے اتار دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ ● جس پر غسل فرض ہو جائے اس پر موزوں کا مسح درست نہیں ہے۔ اس پر فرض ہے کہ موزے اتار کر پاؤں دھوئے۔ اگر چہ مدت مسح ابھی پوری نہ ہوئی ہو۔ ● موزے پہنے رہنے کے باوجود پورا پاؤں یا پاؤں کا اکثر حصہ پانی سے بھیگ جائے تو مسح ٹوٹ جائے گا۔ ان صورتوں میں صرف مسح دوبارہ کرنا ہوگا۔ ● پگڑی، ٹوپی، برقعہ دستانوں پر مسح جائز نہیں۔ ● مدت گزر جانے کے بعد بغیر پاؤں دھوئے موزوں پر مسح جائز نہیں۔ ● مسح پاؤں کے اوپر کیا جائے تلوؤں پر نہیں کیا جائے گا۔ ● ایسے جوتوں پر بھی مسح جائز ہے جو ٹخنوں سمیت پورے پاؤں کو چھپا لیتے ہوں جن میں پاؤں کے حصہ کی کھال نظر نہ آتی ہو چاہے چمڑے کے ہوں یا ربڑ یا پلاسٹک یا نائیلون کے ہوں۔

پٹی پر مسح: اگر زخم پر پانی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو پٹی پر مسح کیا جا سکتا ہے۔ (ابن ماجہ: 657) پٹی پر مسح کے لیے پٹی باندھنے سے پہلے باوضو ہونا ضروری نہیں ہے اور نہ کوئی مدت کی شرط ہے، البتہ یہ ملحوظ رہنا چاہیے کہ زخم کی جگہ سے زیادہ جگہ پر جس کا دھونا ضروری تھا، پٹی نہ باندھی ہوئی ہو۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے انہی چیزوں سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ پٹی پر مسح کا طریقہ ہے کہ ہاتھ کو پانی سے بھگو کر پٹی کے اوپر ایک بار پھیر دیا جائے۔

تیمم کا بیان

تیمم وضو اور غسل کا قائم مقام ہوتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں تیمم کے معنی چہرے اور کہنیوں سمیت بازوؤں پر پاک صاف مٹی کے ساتھ ہاتھ پھیرنا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی بیت الخلا سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے ہمبستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمم) کر لو۔'' (النساء: 43)۔

تیمم کا طریقہ: ● اول نیت کریں کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے تیمم کرتا ہوں پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔ ● پھر دونوں ہاتھ ہتھیلیوں کی جانب سے کشادہ کر کے مٹی کے بڑے

ڈھیلے پر مار کرانہیں جھاڑ دیں۔● زیادہ مٹی لگ جائے تو اسے پھونک مار کراڑا دیں اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔اگر ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم صحیح نہ ہوگا۔● پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر ماریں اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے (دایاں) ہاتھ کی انگلیوں کے سروں پر پشت کی جانب رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جائیں اس طرح لے جانے میں سیدھا ہاتھ نیچے کی جانب پھر جائے گا۔● پھر ہاتھ اٹھائے بغیر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لائیں اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیریں۔● اسی طریقے سے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیریں پھر انگلیوں کا خلال کریں۔ اگر انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا یہی طریقہ ہے۔

تیمم کے فرائض: (1) نیت کرنا (2) دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا۔(3) پھر دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیرنا۔

تیمم کی سنتیں: (1) تیمم کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔(2) پہلے چہرے کا پھر دونوں ہاتھوں کا مسح کرنا۔(3) ہاتھوں کو جھاڑنا۔(4) انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔(5) داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

تیمم کے بعض دیگر مسائل: ● تیمم اس چیز سے کیا جاسکتا ہے جو زمین کی جنس سے ہو جو جل کر نہ راکھ ہوتی ہو اور نہ پگھلتی ہو مثلاً مٹی ریت، سیمنٹ، پتھر پختہ فرش، پختہ دیوار یا ڈھیلا، چونا، کچی اینٹ یا کچی دیوار وغیرہ سے کرنا جائز ہے۔ جو چیز مٹی کی جنس سے نہ ہو اس سے تیمم درست نہیں مثلاً لکڑی، کپڑا، اناج وغیرہ۔ ہاں اگر ان چیزوں پر اتنی گرد اور مٹی لگی ہو کہ ہاتھ مارنے سے ہاتھ پر لگ جاتی ہو تو اس گرد سے تیمم کرنا درست ہے۔ (ہدایہ) ● ایک تیمم سے کئی نمازیں، نوافل، نمازِ جنازہ اور سجدہ تلاوت ادا کر سکتے ہیں۔ (عالمگیری)

● اگر کوئی شخص خود تیمم نہ کر سکے تو کوئی دوسرا شخص اپنے ہاتھ زمین پر مار کر تیمم کرا سکتا ہے۔

تیمم کن حالتوں میں جائز ہے: ● جب پانی چاروں اطراف ایک میل یا اس سے زیادہ فاصلے پر ہو ● پانی پر دشمن کا قبضہ ہو ● بیماری کے باعث پانی کے استعمال سے مرض بڑھ جانے کا خطرہ ہو ● سفر کی حالت میں ہو ● پانی اتنا کم ہو کہ بمشکل پینے کے لیے ہو ● نماز جنازہ کے فوت ہوجانے کا ڈر ہو۔

تیمم توڑنے والے امور: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا

ہے۔نماز شروع کرنے سے پہلے پانی مل جائے یا نماز کے دوران پانی پر قدرت حاصل ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا اور وضو کرنا ضروری ہو جائے گا۔اگر نماز کے فارغ ہونے کے بعد پانی حاصل ہوا تو اس صورت میں نماز درست ہوگی اور اس کا اعادہ (دوبارہ پڑھنا) ضروری نہیں۔

2۔ستر پوشی: ”اے اولاد آدم ہر نماز کیلئے اپنی زینت اختیار کرو۔“ (سورۃ اعراف:31) مرد کا ستر ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں کی انتہاء (نیچے) تک ہے۔جبکہ عورت کے لیے چہرہ یعنی منہ کی ٹکی، دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں کے سوا سارا بدن چھپانا فرض ہے۔باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی نظر آئے، اوڑھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

3۔نماز کی جگہ: نماز ایسی جگہ پڑھنی چاہیے جو نجاست اور پلیدی سے پاک ہو اور اگر کوئی ایسی جگہ ہو جس پر نجاست ہو مگر وہ نجاست ہوا اور سورج کی گرمی سے خشک ہوگئی ہو تو ایسی جگہ کو صاف کر کے اس پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جا سکتی ہے۔البتہ سات جگہوں پر نماز پڑھنا منع ہے۔ناپاک جگہ، ذبح خانہ، قبرستان، راستے کے بیچ میں، غسل خانہ اور اونٹ کے باڑے (بیٹھنے کی جگہ)۔ بیت اللہ کی چھت۔(ابن ماجہ) اونٹ کے باڑے میں نقصان کے خدشے کی وجہ سے منع ہے جب کہ بکری کے باڑے میں یہ خطرہ نہیں ہے۔

4۔قبلہ کی طرف منہ کرنا: ”اور جہاں بھی ہو اسی (مسجد حرام) کی طرف منہ کرو۔“ (البقرہ:144) نماز پڑھتے وقت نمازی کا منہ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔اگر قبلہ معلوم نہ ہو اور کوئی بتانے والا بھی موجود نہ ہو پھر اپنے دل میں سوچے جدھر دل گواہی دے اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ جدھر منہ کر کے نماز پڑھی ہے ادھر قبلہ نہیں تو بھی نماز ہو جائے گی۔یا سخت بیماری کی وجہ سے ادھر منہ نہیں کر سکتا تو جدھر منہ کر کے نماز پڑھ لے گا نماز ہو جائے گی۔نماز کے دوران صحیح قبلے کا علم ہونے پر اس طرف مڑ جانا واجب ہے

5۔نماز کی نیت: نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں (البتہ بہتر ہے) بلکہ دل میں جب اتنا سوچ لے کہ میں آج مثلاً ظہر کی فرض نماز پڑھتا ہوں یا ظہر کی سنت یا نفل پڑھتی ہوں وغیرہ۔اگر امام کے پیچھے نماز پڑھیں تو دل میں سوچ لیں کہ امام کے پیچھے اس نماز کو پڑھتا ہوں اسی طرح قضا نماز کی بھی دل میں نیت کر لیں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نماز

میں تیرا دل حاضر نہ ہو وہ نماز ہی نہیں۔

6۔نماز کے اوقات: ارشاد باری تعالی ہے ”نماز قائم کیجیے، دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔“ (ہود:114) (دن کے دونوں کناروں سے مراد فجر اور مغرب کی نمازیں ہیں اور رات گزرنے پر عشاء کی نماز مراد ہے) ”اپنے رب کی تسبیح بیان کیجیے، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے یعنی اور رات کی کچھ گھڑیوں میں پھر تسبیح کیجیے دن کے کناروں پر۔“ (طٰہٰ: 130) تسبیح سے مراد نماز ہے سورج نکلنے سے پہلے یعنی فجر غروب ہونے سے پہلے یعنی عصر رات کی کچھ گھڑیوں میں یعنی مغرب اور عشاء اور دن کے کنارے تین ہیں۔صبح، زوال آفتاب اور مغرب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک سب سے محبوب عمل وقت پر نماز ادا کرنا ہے“۔ (بخاری، مسلم) نماز کا مقررہ وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔اگر وقت مقررہ سے پہلے ادا کی گئی تو نماز نہیں ہو گی۔وقت گزر جانے کے بعد ادا کی گئی تو قضا ہو گی۔

فرض نمازیں پانچ ہیں۔فجر، ظہر، عصر، مغرب عشاء۔ حضرت جبرائیلؑ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوقات نماز سمجھانے کے لیے ایک دن تمام نمازیں اول وقت میں پڑھائیں۔ دوسرے دن تمام نمازیں آخری وقت میں پڑھائیں اور پھر فرمایا ان دونوں اوقات کے درمیان تمہاری امت کی نمازوں کے اوقات ہیں۔(مسلم: 1393، بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی:514) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فوت نہیں ہوتی جب تک دوسری نماز کا وقت نہ آجائے۔(فیوض الباری)

فجر کی نماز کا وقت: نماز کے اوقات کا تعلق سورج سے ہے۔

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے تک رہتا ہے۔جب سورج کا ذرا سا کنارہ نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔(ابوداؤد:396) فجر کی نماز تاریکی چھٹ کر کسی قدر روشنی نمودار ہو جائے تو پڑھنا افضل ہے۔

فجر کی رکعات: اس نماز کی **4 رکعات** ہیں۔**2 سنتیں موکدہ** اور **2 فرض** ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”فجر کی سنتیں میرے نزدیک دنیا و مافیہا (دنیا میں جو کچھ ہے اس) سے بہتر ہیں“۔(مسلم:1688، ترمذی، نسائی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر اور مغرب کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔(مسلم:690) فجر کی

سنتیں گھر پر پڑھ کر فرض کے لیے مسجد جانا مستحب ہے۔

ظہر کی نماز کا وقت: ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے سے شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا (دو مثل) نہ ہو جائے۔ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی نہ کریں گرمی کی تیزی کا وقت گزار کر پڑھنا مستحب ہے اور سردیوں میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔ (بخاری:906)

ظہر کی رکعات: اس نماز کی **12 رکعات** ہیں۔ **4 سنتیں** (ایک سلام کے ساتھ) پھر **4 فرض** پھر **2 سنتیں** پھر **2 نفل**۔ اس نماز کی تمام سنتیں **موکدہ** ہیں۔

عصر کی نماز کا وقت: عصر کی نماز کا وقت سایہ دوگنا ہو جانے سے شروع ہو کر غروب آفتاب تک رہتا ہے لیکن جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ زرد پڑ جائے تو اس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے ہاں کسی وجہ سے اگر دیر ہوگئی تو پڑھ لے قضا نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے عصر کی نماز قضا کی اس نے اپنی دن بھر کی نیکیاں ضائع کیں۔'' (بخاری : 553) ''طلوع آفتاب سے پہلے جس نے نماز فجر کی ایک رکعت پالی اس نے فجر کی نماز پالی اور جس شخص نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کو پالیا''۔ (بخاری، مسلم:1376، ابوداؤد: 412)

عصر کی رکعات: اس نماز کی **8 رکعات** ہیں۔ **4 سنتیں غیر موکدہ** پھر **4 فرض**۔

مغرب کی نماز کا وقت: مغرب کی نماز کا وقت سورج غروب ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے مغرب کا آخر وقت شفق (آسمان پر دکھائی دینے والی سرخی) غائب ہونے تک ہے۔ (مسلم: 223، ابوداؤد: 396) مغرب کی نماز شروع ہوتے ہی پڑھنا مستحب ہے۔

مغرب کی رکعات: اس نماز کی **7 رکعات** ہیں۔ **3 فرض** پھر **2 سنت موکدہ** پھر **2 نفل**۔

مغرب کی سنتیں جلد پڑھنا مستحب ہے۔ مغرب کی نماز میں ملائیکہ بھی شامل ہوتے ہیں وہ فرض نماز کے ساتھ انھیں (سنتوں کو) بھی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے بات کیے بغیر مغرب کے بعد کی دو رکعت پڑھیں (یعنی سنتیں) فرشتے اس شخص کی یہ نماز علیین (جنت میں ایک خاص جگہ) میں لے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

عشا کی نماز کا وقت: عشا کی نماز کا وقت شفق (آسمان پر دکھائی دینے والی سرخی) کے غائب ہونے

سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے۔ مگر آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب کم ملتا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ تہائی رات جانے سے پہلے ہی پڑھ لیں۔

عشاء کی رکعات: اس نماز کی **17 رکعات** ہیں۔ **4 سنت غیر موکدہ پھر 4 فرض پھر 2 سنت موکدہ پھر 2 نفل پھر 3 وتر پھر 2 نفل**۔ وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر طلوع فجر تک رہتا ہے۔

سنت مؤکدہ، غیر مؤکدہ و نوافل کی فضیلت: پانچوں وقت کی نمازوں میں سنت مؤکدہ بارہ (12) رکعات ہیں 2 فجر 6 ظہر 2 مغرب اور 2 عشاء ان کی تاکید اور فضیلت حدیث میں بہت آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھی فرضوں کے علاوہ ہر روز بارہ رکعت اللہ کیلئے پڑھ لیا کرے اس کیلئے اللہ جنت میں گھر بنائے گا۔ (مسلم) اور غیر مؤکدہ سنتوں (4 عصر سے پہلے اور 4 عشاء سے پہلے) اور نوافل کو پڑھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے گو ان کو چھوڑنے کا کوئی گناہ نہیں مگر پڑھنے پر بہت اجر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے فرائض کی کمی کو قیامت کے دن نوافل سے پورا کر دیا جائے گا۔ (مشکوۃ)

نماز کے ممنوع اوقات: **1**- طلوع آفتاب کا وقت **2**۔ وقت استوا یعنی سورج کے قائم ہونے سے زوال تک **3**۔ وقت غروب آفتاب یعنی سورج سرخ ہونے سے چھپنے تک۔ (سوائے اس دن کی عصر کی نماز) ان اوقات میں فرض واجب، نفل اور قضا سب نمازوں کا پڑھنا ممنوع ہے۔ اسی طرح ان اوقات میں سجدہ تلاوت بھی جائز نہیں۔ (بخاری: 586، مسلم: 612) اس مسئلے کو یوں یاد رکھیں کہ سورج کے نکلنے کے 20 منٹ کے اندر اندر سورج ڈوبنے سے 20 منٹ پہلے کا وقت اور زوال کا وقت نماز کی ممانعت کے اوقات ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ان اوقات میں ذکر الٰہی اور درود شریف میں مشغول رہیں۔

نوافل کے ممنوع اوقات: ● نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نفل نماز نہیں اور عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے چھپنے تک کا وقت۔ (بخاری: 1197) ● غروب آفتاب کے بعد سے قبل از نماز مغرب کا وقت۔ ● ہر فرض نماز کی اقامت کا وقت۔ ● خطبوں کے پڑھے جانے کا وقت۔ ● اگر کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس وقت فرض کے سوا سب نوافل مکروہ ہیں۔ ● عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کے دن آفتاب نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز سے پہلے نوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

اذان اور اقامت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مؤذن جب اذان دیتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔ (مستدرک حاکم:2048)

کلماتِ اذان: مؤذن (اذان دینے والا) عاقل مرد ہو وہ کسی اونچے مقام پر قبلے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور اپنے کانوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر بلند آواز سے یہ کلمات کہے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت دائیں طرف مڑے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف مڑے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط (ابوداؤد:499)

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز پڑھنے کیلئے آؤ، نماز پڑھنے کیلئے آؤ، نجات پانے کیلئے آؤ، نجات پانے کیلئے آؤ، اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ترجمہ: نماز نیند سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد:501)

اقامت: اذان کے بعد جماعت کھڑی ہونے سے پہلے جو تکبیر یا اقامت کہی جاتی ہے اس کے الفاظ بھی اذان کے مثل ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہنا چاہیے۔ ترجمہ: تحقیق نماز کھڑی ہوگئی۔ (بخاری:605، ابوداؤد:499)

اذان کا جواب اور اس کی فضیلت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو جس طرح وہ کہتا ہے ویسے ہی کہو۔'' لیکن جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

(ترجمہ: آؤ نماز کی طرف) اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (ترجمہ: آؤ کامیابی کی طرف) کہے تو اس کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ (ترجمہ: گناہ سے بچنے کی توفیق اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی توفیق سے) کہو۔ جس شخص نے ان کلمات کی طرح کلمات (جواباً) کہے وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری: 611، 613، مسلم: 385، نسائی: 675)

مؤذن کو چاہیے کہ وہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے، "اَللہُ اَکْبَرُ اَللہُ اَکْبَرُ" کے بعد اتنا وقفہ کرے کہ جواب دینے والا جواب دے سکے۔ مؤذن کے لیے اس وقفے کو ترک کرنا مکروہ ہے۔ اذان کے مقابلے میں اقامت میں آواز پست ہو اور اس کے کلمات جلدی جلدی کہے جائیں۔ کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی جائیں۔

- ''قیامت کے دن سب سے لمبی گردنوں والے مؤذن ہوں گے۔'' یعنی اس دن ایک امتیازی شان اور عزت سے نوازا جائے گا۔ (مسلم: 852، مسند احمد: 1255)
- ''اذان اور اقامت کے دوران مانگی ہوئی دعا رد نہیں کی جاتی''۔ (ترمذی: 212، ابوداؤد: 521)
- ''اذان کے جواب سے فارغ ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود پڑھیں''۔ (مسلم: 384)

اذان کے بعد درود پڑھ کر یہ دعا پڑھیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر (اذان مکمل ہونے کے بعد) مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلے کی دعا کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے صرف ایک کو عطا کریں گے۔ مجھے امید ہے وہ میں ہی ہوں گا۔ چنانچہ جس نے میرے لیے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت (سفارش) لازم ہوگی۔'' (مسلم: 384، نسائی: 679)

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ

ترجمہ: اے اللہ اس پوری پکار (اذان) کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وسیلہ (جو جنت کا ایک اعلیٰ درجہ ہے) عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔

جب اذان کی آواز سنیں تو یہ دعا پڑھیں:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اذان کی آواز سنتے ہوئے یہ دعا پڑھے تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (مسلم: 386، ابوداؤد: 525)

اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا.

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔ (یعنی ان کو پسند اور اختیار کر لیا ہے)

وضاحت:...... کلمات شہادتین سن کر جواب میں یہ دعا کہے۔ یعنی موذن جب اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہتا ہے تو اس وقت یہ دعا ایک ہی دفعہ کہے۔

اذان کا جواب نہ دینے کی حالتیں: اذان کا جواب دینا بعض علماء کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک مستحب ہے لیکن ان چھ حالتوں میں جواب نہیں دینا چاہیے۔ 1۔ نماز کی حالت میں۔ 2۔ خطبہ سننے کی حالت میں۔ 3۔ علم دین پڑھنے اور پڑھانے کی حالت میں۔ 4۔ جماع کی حالت میں۔ 5۔ پیشاب یا پاخانہ کی حالت میں۔ 6۔ کھانا کھانے کی حالت میں۔ ان چیزوں کی فراغت کے بعد اگر اذان ہوئے زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دینا چاہیے ورنہ نہیں۔ کئی اذانوں کی آواز کان میں آئے تو صرف ایک کا جواب سب کیلئے کافی ہے۔

نماز کے فرائض: نماز کے فرائض یا ارکان سات ہیں۔ ان فرائض میں سے ایک بھی رہ جائے خواہ قصداً یا سہواً تو نماز نہیں ہوتی۔ سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز نہیں ہوتی۔ (بخاری: 1117)

1۔ نیت باندھتے وقت تکبیر تحریمہ یعنی اَللهُ اَكْبَرُ کہنا۔ 2۔ قیام یعنی سیدھا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔ (فرض، وتر سنت فجر، عیدین کی نماز میں قیام فرض ہے بلا عذر اگر کوئی یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہیں ہوں گی۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں)۔ 3۔ قرات، یعنی ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں اور وتر سنت و نوافل کی ہر رکعت میں فرض ہے مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ 4۔ رکوع کرنا۔ 5۔ دونوں سجدے کرنا۔ 6۔ قعدہ اخیرہ۔ نماز پوری کر کے آخری اَلتَّحِيَّات میں بیٹھنا۔ 7۔ دونوں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے واجبات: نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدہ سہو نہ کرنے اور قصداً ترک کرنے سے نماز کا لوٹانا (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔ **1**۔ سورہ فاتحہ پڑھنا۔ **2**۔ سورۃ فاتحہ کے بعد فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر وسنت ونفل کی ہر رکعت میں چھوٹی سورۃ یا تین چھوٹی آیتیں یا وہ ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا۔ **3**۔ قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔ **4**۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔ **5**۔ قعدہ اُولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا۔ **6**۔ دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ **7**۔ فرض، وتر، اور سنت موکدہ میں قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا۔ **8**۔ آخر قعدہ میں تشہد پڑھنا (درود شریف پڑھنا، بعض علماء کے نزدیک فرض، اور بعض علماء کے نزدیک سنت ہے) **9**۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور اس سے پہلے اللہ اکبر کہنا۔ **10**۔ امام جب قرات کرے بلند آواز سے یا آہستہ سے تو اس وقت مقتدی کا چپ رہنا۔ **11**۔ سوائے قرات کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔ **12**۔ ترتیب قائم رکھنا۔ **13**۔ تمام ارکان سکون واطمینان سے ادا کرنا۔ **14**۔ امام کو فجر، مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتیں، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتروں میں بلند آواز سے قرات کرنا۔ اور ظہر اور عصر میں آہستہ قرات کرنا۔ **15**۔ عیدین کی نماز میں چھ تکبیریں زائد کہنا۔

نماز کی سنتیں: ان سنتوں میں اگر کوئی سنت سہواً رہ جائے یا قصداً ترک کی جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ مگر ہر نمازی کو ان سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز سے زیادہ سے زیادہ مشابہ ہو۔ **1**۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ **2**۔ ہاتھ کی انگلیوں کا اپنے حال پر کشادہ اور قبلہ رخ ہونا۔ **3**۔ امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا۔ **4**۔ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ **5**۔ ثنا، تعوذ، تسمیہ آہستہ پڑھنا فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا۔ (یا اونچی آواز سے کہنا دونوں طرح حدیث سے ثابت ہے) **6**۔ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ **7**۔ ہر رکعت کے اول میں آہستہ بسم اللہ پڑھنا۔ **8**۔ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔ **9**۔ رکوع وسجود میں کم از کم تین بار تسبیح پڑھنا رکوع میں ٹانگیں سیدھی رکھنا اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا کہ انگلیاں کھلی رہیں اور سر اور کمر برابر ہو جائے۔ **10**۔ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

کہنا (تنہا نماز پڑھنے والا دونوں کہے)۔ 11۔ سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا۔ 12۔ سجدہ میں بازو بغل سے اور پیٹ رانوں سے جدا رکھنا (مگر جب صف میں ہو گا تو بازو پہلو سے جدا نہ ہوں گے) کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا اور انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا اور ملی ہوئی ہونا۔ 13۔ دونوں سجدوں کے درمیان داہنا پاؤں کھڑا کر کے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ 14۔ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ 15۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کی پشت کا زمین پر لگنا اور قبلہ رخ ہونا۔ 16۔ تشہد میں اَشْھَدُاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا یوں کہ لَا اِلٰہَ کہتے ہوئے انگلی اٹھائے اور اِلَّا اللہ پر رکھ دے۔ 17۔ تشہد کے بعد درود شریف اور کوئی دعائے مسنونہ پڑھنا۔ 18۔ پہلے دائیں طرف سلام پھیرنا پھر بائیں طرف۔ 19۔ امام کا بلند آواز سے سلام کہنا لیکن دوسرا پہلے کی نسبت کچھ آہستہ کہنا۔ 20۔ مقتدی کا اپنے سلام کو امام کے سلام کے ساتھ ملانا۔

نماز کے مستحبات: 1۔ مرد کے لیے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ چادر سے باہر نکالنا۔ 2۔ قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ پر رکھنا رکوع میں قدموں پر۔ 3۔ قعدہ اور جلسہ میں گود میں۔ 4۔ سجدہ میں ناک کی طرف۔ 5۔ سلام میں کاندھوں پر نظر رکھنا۔ 6۔ جمائی آئے تو منہ بند کرنا، جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا۔ 7۔ قیام کی حالت میں دو پنجوں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رکھنا۔

مفسدات نماز: مفسدات نماز ان کاموں کو کہتے ہیں جن کے کرنے یا ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ 1۔ نماز میں بات کرنا۔ 2۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ 3۔ اذان کا جواب دینا۔ 4۔ درد یا دنیاوی مصیبت میں آواز سے رونا یا کراہنا یا اف آہ وغیرہ کہنا۔ اگر زبان سے بے اختیار آہ یا آواز نکلی تو نماز نہیں ٹوٹتی یا خوف خدا سے اگر کوئی رو پڑے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ 5۔ اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قراءت بتانا۔ 6۔ عمل کثیر یعنی نماز میں کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے سمجھیں کہ نماز نہیں پڑھ رہا۔ 7۔ قصداً یا بھولے سے کھانا پینا۔ 8۔ بلا عذر قبلے کی طرف سے سینہ پھیر لینا، 9۔ حالت نماز میں قرآن پاک کی دیکھ کر تلاوت کرنا۔ 10۔ رکوع و سجود والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں جبکہ جاگتے ہوں اور اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ 11۔ بار بار کھنکارنا یا گلا صاف کرنا۔ 12۔ جنون اور بیہوشی کا عارضہ ہونا، 13۔ نیند میں ادا کیا ہوا رکن

دوبارہ ادا نہ کرنا۔14۔کسی عذر کے بغیر نماز میں چند قدم چلنا۔15۔باجماعت نماز میں اگر عورت مرد کے برابر کھڑی ہو بشرطیکہ اتنی دیر کھڑی رہے جتنی دیر میں ایک سجدہ یا رکوع کیا جاتا ہے تو مرد کی نماز ٹوٹ جائے گی۔اگر درمیان میں پردہ حائل ہو تو پھر نماز فاسد نہیں ہوگی۔فرائض نماز میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے چاہے بھولے سے ہو یا قصداً مثلاً قیام نہیں کیا یا رکوع اور سجدہ چھوڑ دیا یا قرأت بالکل نہیں کی تو ایسی صورت میں نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔نیز سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہ ہوگی۔

نماز کے مکروہات تحریمی و تنزیہی: مکروہ وہ کام ہے جس سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ہوجاتا ہے اس لیے ان چیزوں سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔مکروہ کی دو قسمیں ہیں۔1۔مکروہ تحریمی، 2۔مکروہ تنزیہی اگر مکروہ ترک واجب کی وجہ سے ہو تو تحریمی ہوگا اور ترک سنت کی وجہ سے ہو تو تنزیہی ہوگا۔

نماز میں مکروہ تحریمی: اس سے نماز ناقص ہوجاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔1۔کپڑا لٹکانا مثلاً چادر سر یا کندھوں پر رکھ کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دیئے جائیں یا اچکن یا چوغہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے بغیر کندھے پر ڈال لیے جائیں۔2۔آستین آدھی یا زیادہ چڑھا کر نماز پڑھنا۔3۔کپڑوں کا اوپر اٹھانا یا سمیٹنا۔4۔کپڑوں ، بدن یا داڑھی سے کھیلنا۔ 5۔ کمر،کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا۔6۔انگلیاں چٹخانہ یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالنا۔7۔جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا۔8۔نمازی کے سامنے،چھت پر، دائیں بائیں یا سجدے کی جگہ پر کسی جاندار کی تصویر ہونا۔9۔جمائی لینا اگر آئے تو کوئی حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے۔10۔آسمان کی طرف دیکھنا۔11۔قرءات ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا اور باقی دو ایک کلمے رکوع میں پڑھنا۔ 12۔کسی واجب کو ترک کرنا مثلا رکوع میں کمر سیدھی نہ کرنا،قومہ یا جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدے میں چلے جانا،۔13۔سجدہ گاہ سے کنکریاں وغیرہ ہٹانا۔14۔زور کا پیشاب یا پاخانہ محسوس ہوتے وقت نماز پڑھنا۔15۔ناک اور منہ کو چھپانا۔

نماز میں مکروہ تنزیہی: اس کے ارتکاب سے گناہ لازم نہیں آتا لیکن اس سے بچنے سے ثواب بہت بڑھ جاتا ہے۔1۔ننگے سر نماز پڑھنا۔2۔نماز میں آنکھیں بند رکھنا،اگر آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دل لگے تو کوئی حرج نہیں۔3۔سجدہ گاہ کا پاؤں سے اونچا ہونا۔اگر سجدہ کی جگہ ایک بالشت

سے اونچی ہوتو نماز نہ ہوگی۔ **4**۔ نماز میں دونوں پاؤں کھڑے رکھ کر بیٹھنا۔ **5**۔ رکوع وسجود میں بلا عذر تین مرتبہ سے کم تسبیح پڑھنا۔ **6**۔ نماز میں کوئی سورۃ مقرر کر کے وہی ہمیشہ پڑھنا۔ **7**۔ بلا عذر سجدے کو جاتے وقت زمین پر گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے اٹھانا۔ **8**۔ دیوار یا عصا پر ٹیک لگانا۔ **9**۔ الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا۔ **10**۔ نماز میں پیشانی سے مٹی یا تنکے چھڑانا۔ **11**۔ آگ کے سامنے نماز پڑھنا۔ **12**۔ سجدہ کے مقام پر پھونک مارنا۔ **13**۔ نماز میں تھوکنا۔ **14**۔ بچے کو نماز میں اٹھانا۔ **15**۔ قعدے میں گھٹنے ہاتھوں سے پکڑنا۔ **16**۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ دھیان بٹے۔ **17**۔ نماز میں انگلیوں پر آیتوں یا تسبیحات کا گننا۔ لیکن اگر انگلیوں کے پوروں کے دبانے سے تعداد کو محفوظ رکھنا اور انگلیاں اپنی جگہ ہی ہوں تو حرج نہیں۔

فرض نمازوں میں طریقہِ قرء ات: ● فرض نمازوں میں قصداً قرآن کی ترتیب کے خلاف قرات کرنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً کوئی سورۃ الکافرون پہلی رکعت میں پڑھے اورالفیل دوسری رکعت میں پڑھے، البتہ بھولے سے ترتیب کے خلاف پڑھ لے تو مکروہ نہیں نہ ہی سجدہ سہو لازم آتا ہے اور اگر نوافل میں قصداً بھی اس ترتیب کے خلاف پڑھے تو مکروہ نہیں۔ ● ایک ہی سورۃ کی چند آیتیں ایک رکعت میں پڑھنا اور پھر دو آیتوں سے کم چھوڑ کر دوسری رکعت میں آگے سے چند آیتیں پڑھنا مکروہ ہے۔ ● اسی طرح اگر کوئی دو رکعتوں میں دو سورتیں اس طرح پڑھے کہ درمیان میں ایک چھوٹی سورۃ جس میں تین آیتیں ہوں اس کو چھوڑ دے اور اگلی سورۃ پڑھ لے تو یہ مکروہ ہے، مثلاً پہلی رکعت میں سورۃ اللھب پڑھی اور دوسری میں سورۃ الفلق پڑھی اور درمیان میں سورۃ الاخلاص چھوڑ دی تو یہ مکروہ ہے۔ صرف فرض نمازوں میں ایسا کرنا مکروہ ہے نوافل میں نہیں۔ ● فرض نمازوں میں پہلی رکعت کی قراءت دوسری رکعت کی قراءت سے لمبی ہونی چاہیے۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بالعموم پہلی رکعت میں دوسری رکعتوں کی بہ نسبت طویل قراءت فرماتے تھے۔ ● اگر کسی کو قرآن کی کوئی آیت بھی یاد نہ ہو مثلاً کوئی نیا نیا مسلمان ہوا ہو یا کسی نے نئی نئی نماز شروع کی ہو اور اس کو قرآن کی کوئی سورۃ یا آیت یاد نہ ہو تو جلد از جلد یاد کرنے کی کوشش کرے اس دوران قرات کی بجائے سبحان اللہ یا الحمد اللہ کہہ لیا کرے۔ لیکن یاد کرنے میں سستی نہ کرے ورنہ گنہگار ہوگا۔

ہییات نماز، (نماز کی ترتیب اور کیفیت ادائیگی)

1۔ تکبیر تحریمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نماز میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر داخل ہو جاؤ اور سلام پھیر نے کے بعد نماز سے الگ و خارج ہو جاؤ۔'' (ابن ماجہ:276) نماز شروع کرتے وقت کھڑے ہو کر جو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں اسے **تکبیر تحریمہ** کہتے ہیں۔ تکبیر تحریمہ میں مرد کو دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانے چاہئیں اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں اور نہ ملی ہوئی ہوں بلکہ اپنی حالت میں ہوں، اور پھر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے چاہئیں۔ مرد اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ بائیں ہاتھ کی کلائی کو داہنی چھنگلی اور انگوٹھے سے پکڑے اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی پر پھیلا دے۔

2۔ قیام: ''نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز اور اللہ کے لیے خشوع اور خضوع کے ساتھ کھڑے رہو۔'' (البقرہ:238) **قیام** کھڑے ہونے کو کہتے ہیں اور اس سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکیں۔ فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر فرض قرات پڑھی جا سکے۔ بیماری یا کسی خاص عذر کے باعث کھڑے نہ ہو سکیں (کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہیں اور جتنی دیر کھڑے ہو سکتے ہیں ضرور قیام کریں پھر بیٹھ جائیں) تو فرض اور واجب نمازوں کا بیٹھ کر پڑھنا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھنا جائز ہے۔ (بخاری:1117)

نفل نمازوں میں قیام فرض نہیں ہے مگر بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے سے نماز کا آدھا ثواب ملے گا۔ قیام کی حالت میں نگاہ سجدے کی جگہ پر ہو۔

3۔ قراءت: ''قرآن میں سے جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا پڑھ لیا کرو۔'' (المزمل:20) **قرات** قرآن مجید پڑھنے کو کہتے ہیں۔ قرات میں اتنی آواز ہونی چاہیے کہ خود سن سکے اگر اتنی آواز نہ ہوئی تو نماز نہیں ہوگی۔ نماز میں قرآن کی کم از کم ایک آیت پڑھنا امام و منفرد (جو تنہا نماز پڑھ رہا ہو) پر فرض ہے اور سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔ (مسلم:874) سورہ فاتحہ کو اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بعد شروع کرنا چاہیے۔ مقتدی پر قرات نہیں یعنی اس کے لیے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کا پڑھنا بھی مسنون نہیں۔ ہاں جس مقتدی کی کوئی رکعت رہ گئی ہو اسے باقی رکعت پڑھتے وقت

اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔تعوذ صرف پہلی رکعت میں اور بسم اللہ ہر رکعت کے اول میں مسنون ہے۔

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں، وتر، سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورہ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھیں باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں خواہ وہ نماز واجب ہو، سنت ہو یا نفل ہو سورہ فاتحہ کے بعد قرات پڑھنی واجب ہے۔

4۔رکوع: ''اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو۔'' (الحج: 77) اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر ہموار ہو جائیں ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیے جائیں۔ انگلیاں کشادہ رکھی جائیں۔دونوں پنڈلیوں کو سیدھا کھڑا رکھیں۔ پشت کو اس طرح پھیلائیں کہ سر اور پشت برابر رہیں۔ نگاہ سجدے کی جگہ پر ہو۔

5۔قومہ: رکوع سے سیدھا کھڑے ہونے کو **قومہ** کہتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رکوع سے اٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ پیٹھ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آجاتی۔(بخاری، مسلم) یہ قیام امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک واجب اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فرض ہے غرض جو شخص رکوع کے بعد اچھی طرح سیدھا کھڑا نہ ہو وہ نماز دوبارہ پڑھے۔

6۔سجدہ: سجدہ سے مراد ہے زمین پر پیشانی رکھنا۔سجدہ سات اعضاء پر کیا جاتا ہے۔**ناک اور پیشانی، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے پنجوں پر**۔(بخاری:770، مسلم:1098)

ہر رکعت میں دو سجدے کرنا اور ان کے درمیان بیٹھنا فرض ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر رکھو اور دونوں کہنیوں کو اٹھائے رکھے سجدے میں اپنے اعضاء کو درست رکھو اور کتے کی طرح اپنی کلائیوں کو زمین پر مت بچھاؤ''۔ (بخاری، مسلم:1098)

حضرت وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب سجدہ کرتے تو پہلے زمین پر گھٹنوں کو رکھتے پھر ہاتھوں کو اور اٹھتے وقت پہلے ہاتھوں کو اٹھاتے پھر گھٹنوں کو۔ (ابوداؤد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنی پیشانی اور ناک زمین پر رکھتے۔(ابوداؤد، ترمذی)

طریقہ سجدہ: نمازی پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔ پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی دونوں ہتھیلیوں

کے درمیان اس طرح رکھے کہ انگوٹھے کانوں کی لوؤں کے برابر ہو جائیں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوں اور قبلے کی طرف ہوں۔ کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ مرد کے لیے کہنیاں زمین پر بچھا دینے کی سخت ممانعت ہے۔ سجدے کی حالت میں نگاہ ناک کی نوک پر ہو۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگا ہو اور قبلہ رخ ہوں۔

7۔جلسہ: نماز میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو **جلسہ** کہتے ہیں جو کہ واجب ہے۔ دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے کم از کم ایک بار **سُبْحَانَ اللّٰہ** کہنے کے برابر بیٹھنا ضروری ہے۔ مرد سجدہ سے اس طرح اٹھیں کہ پہلے پیشانی پھر ناک اور پھر دونوں ہاتھ اٹھیں بایاں پاؤں بچھا کر اس طرح بیٹھیں کہ داہنا پاؤں کھڑا رہے اور اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور ہاتھ زانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھیں کہ ان کی انگلیاں بھی قبلہ رخ ہوں اور نگاہ گود کی طرف ہو۔ پھر **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کریں۔

8۔قعدہ اول: دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائیں۔ جس طرح جلسہ میں یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہیں اور تشہد پڑھیں۔ جب تشہد میں کلمہ **لَا** پر پہنچیں تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دیں اور لفظ **لَا اِلٰہ** پر کلمہ والی انگلی اٹھائیں اور **اِلَّا اللّٰہ** پر گرا دیں اور پھر سلام پھیرتے تک حلقہ باندھے رکھیں۔ {انگلی اٹھانا اسے رفعِ سبابہ کہتے ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت ہے۔ یہ اللہ کی وحدانیت کا اشارہ کرنا ہے جو شیطان پر لوہے (نیزہ مارنا) سے زیادہ سخت ہے (مسند احمد)} دو رکعت والی نماز میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھیں، پھر پہلے داہنے شانے کی طرف اور پھر بائیں شانے کی طرف منہ کر کے سلام (**اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ**) کہیں۔ (ابو داؤد: 996) دائیں طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کریں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کریں۔ جب تنہا نماز پڑھ رہے ہوں تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کریں۔ یہ دو رکعت والی نماز مکمل ہوئی۔

اگر تین یا چار رکعات والی فرض نماز ہے تو تشہد پڑھنے کے بعد فوراً تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ گھٹنوں یا رانوں پر رکھ کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہاتھ باندھ کر صرف بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ پڑھیں کوئی اور سورۃ نہ ملائیں۔ (بخاری) اگر امام کے پیچھے پڑھ رہے ہیں تو خاموش کھڑے رہیں اپنی نیت کے مطابق

ایک یا دو رکعت پڑھ کر رکوع اور سجدے کر کے بیٹھ جائیں اور تشہد پڑھیں جیسا کہ قعدہ اول میں پڑھا ہے۔

9۔قعدہ اخیرہ: آخری رکعت کا سجدہ مکمل کر لینے کے بعد بیٹھنے کو **قعدہ اخیرہ** کہتے ہیں جو کہ فرض ہے۔قعدہ اخیرہ میں بیٹھنے کا وہی طریقہ ہے جو قعدہ اول میں بیان ہوا۔تشہد پڑھیں۔شہادت کی انگلی سے اشارہ کریں۔ پھر درود اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔قیام کے علاوہ یہ تمام ارکان ہر نماز میں فرض ہیں چاہے فرض نماز ہو یا واجب یا نفل۔قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے۔

خواتین کی نماز: نماز کے بیشتر ارکان ادا کرنے کا طریقہ خواتین کے لیے بھی وہی ہے جو مردوں کے لیے ہے البتہ عورتوں کو نماز میں درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے کہ نماز میں عورت کے ستر اور پردہ کا زیادہ سے زیادہ لحاظ رکھا جائے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔(ابوداؤد:641)۔اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں عورت کا سر اور گردن ڈھانپنا ضروری ہے

1) خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال، کلائیاں اور کان کھلے رہتے ہیں۔بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ اس کے نیچے کے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔ یہ سب طریقہ نا جائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ **سبحان ربی العظیم** کہا جا سکے تو نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی، مگر گناہ ہوگا۔

2) خواتین کے لیے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔(ابوداؤد، بیہقی)

3) عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ چادر کے اندر سے کندھوں تک اٹھانے چاہئیں۔(ہدایہ)

4) عورتیں ہاتھ چھاتی کے نیچے سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔

5) رکوع میں صرف اتنا جھکیں کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھیں۔یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو(درمختار)

6) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں، بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دیکر کھڑا ہونا چاہیے۔ (درمختار) 7) رکوع میں بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔

8) عورتوں کو دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگلیوں سے کم فاصلہ رکھ کر کھڑا ہونا چاہیے۔

9) سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین (کولہے) پر بیٹھے۔ حضرت ابراہیم نخعی تابعیؒ نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں سے چپکائے اور اپنی سرین (کولہے) کو بلند نہ کرے اور اعضاء کو اس طرح دور نہ رکھے جیسے مرد رکھتا ہے۔ (ابن ابی شیبہ، بیہقی)

10) سجدے میں عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بانہیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (درمختار)

11) سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لیے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کولھے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔ (طحطاوی)

12) عورتیں انگلیاں ملا کر رکھیں، یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑیں، رکوع میں بھی سجدے میں بھی، دوسجدوں کے درمیان بھی، اور قعدوں میں بھی۔ (شامی، ردالمحتار، نورالایضاح)

13) عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ان کے لیے اکیلی نماز پڑھنا بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اسے مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے۔ برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

نماز ادا کرنے کا مسنون طریقہ

نماز کی ہیئات یعنی کیفیات سابقہ صفحات پر دی گئی ہیں ان کے مطابق ادائیگی کریں۔

نیت: باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے پاؤں کے درمیان تقریباً چار انگل کا فاصلہ چھوڑ کر بالکل سیدھے کھڑے ہوں اور نظر سجدے کی جگہ پر رکھیں۔ پھر دل میں نیت کر لیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں تو یہ نیت بھی کریں کہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ (زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں) دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر (تکبیر تحریمہ) **اَللّٰہُ اَکْبَرْ** (ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے) کہیں اور اس کے فوراً بعد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے اس

طرح باندھیں کہ بائیں ہاتھ کی کلائی کو دائیں ہاتھ کی چھنگلی اور انگوٹھے سے پکڑیں، باقی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھادیں اور پھر ثناء پڑھیں۔

ثناء: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط ترجمہ:۔اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا نام برکت والا ہے۔اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔(ابوداؤد:775)

اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو مقتدی ثناء پڑھ کر خاموش کھڑے رہیں اور امام کی قرات سنیں امام قرات آہستہ کریں یا بلند آواز میں ہر صورت میں مقتدی خاموش رہیں۔اور اگر تنہا نماز پڑھ رہے ہیں تو ثنا کے بعد تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھیں۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود سے۔پھر تسمیہ پڑھیں۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔پھر سورہ فاتحہ پڑھیں۔

سورة فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧ آمین

امام اور مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والا سب **آمین** کہیں۔

ترجمہ:۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔قیامت کے دن کا مالک ہے۔ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔چلا ہم کو سیدھے راستے پر ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے اپنا انعام فرمایا۔نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا۔اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔الٰہی قبول فرما۔

پھر قرآن کی کوئی سورت پڑھیں مثلاً:

سورة اخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

ترجمہ:۔ کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی اولاد نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور کوئی اس کے برابر کا نہیں۔

سورۃ پڑھ کر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لیں۔ پھر اتنا جھکیں کہ سر اور کمر برابر ہو جائیں۔ بازو پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں، نظریں دونوں پاؤں کے درمیان ٹکی ہوئی ہوں۔ اور رکوع کی تسبیح پڑھیں۔

رکوع کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ؕ ترجمہ: پاک ہے میرا رب عظمت والا۔

یہ تسبیح کم از کم تین بار پڑھنا ہے۔ اس سے زائد پانچ یا سات مرتبہ یا طاق تعداد میں مزید بھی پڑھ سکتے ہیں۔

پھر تسمیع کہتے ہوئے رکوع سے کھڑا ہونا ہے۔

تسمیع: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ؕ ترجمہ: اللہ نے سن لی اس کی جس نے اس کی تعریف کی۔

جب بالکل سیدھے کھڑے ہو جائیں ہاتھ نیچے چھوڑ دیں اور یہ تحمید پڑھیں۔

تحمید: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ؕ ترجمہ: اے ہمارے رب سب تعریفیں تیرے لیے ہیں۔

اگر آپ مقتدی ہوں تو صرف تحمید پڑھیں اور اگر امام ہوں تو صرف تسمیع پڑھیں اور اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں تو تسمیع اور تحمید دونوں پڑھیں۔

پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اور کم از کم تین بار یا پانچ یا سات بار سجدہ کی تسبیح کہیں۔

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ؕ ترجمہ: پاک ہے میرا رب اونچی شان والا۔ (مسلم:1814)

پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے سیدھے بیٹھ جائیں پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں اور تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہیں پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جائیں اور بِسْمِ اللّٰهِ، الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر دوسری رکعت پہلی رکعت کی طرح مکمل کریں اور دوسرے سجدہ کے بعد اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر بیٹھ جائیں اور التحیات (تشہد) پڑھیں۔

جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچیں تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائیں اور چھوٹی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دیں اور لفظ لَآ اِلٰهَ پر کلمہ والی انگلی اٹھائیں اور اِلَّا اللّٰهُ پر گرا دیں اور پھر سلام پھیرتے تک حلقہ باندھے رکھیں۔

التحیات (تشہد): اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط (بخاری:1202،831، مسلم:402)

ترجمہ: تمام قولی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپؐ پر اے نبیؐ اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اگر دو رکعت والی نماز ہے تو **تشہد** کے بعد **درود شریف** اور **دعا** پڑھ کر سلام پھیر دیں اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر ہاتھ گھٹنوں یا رانوں پر رکھ کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ایک یا دو رکعت اور پڑھیں۔ صرف بسم اللہ اور الحمد شریف پڑھیں (اگر امام کے پیچھے پڑھ رہے ہیں تو خاموش رہیں) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ نہ پڑھیں۔ فرض کے سوا باقی سب نمازوں کی ہر رکعت میں سورۃ ملانا ضروری ہے۔ تین یا چار رکعتیں پڑھ کر رکوع و سجود کے بعد بیٹھ جائیں۔ آخری تشہد، درود شریف اور دعا پڑھیں۔

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط (بخاری:6357)

ترجمہ:۔ اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آل پر جیسی برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔

سلام سے پہلے دعا کرنا مسنون ہے رسول اللہ ﷺ نے سلام سے پہلے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنے کی تعلیم دی ہے۔ (مسلم) اختصار کے طور پر چار دعائیں لکھی جاتی ہیں۔ چاہے ایک پڑھیں یا زیادہ۔

دُعا: • رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ﷺ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (سورہ ابراہیم: 41-40)

ترجمہ: اے پروردگار! آپ مجھ کو اور میری نسل کو نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے۔ اے رب میری دعا کو قبول کر لیجیے۔ اے پروردگار مجھ کو اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو قیامت کے دن بخش دے۔

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ ترجمہ: الٰہی میں نے (گناہ کر کے) اپنے آپ پر بہت ظلم کیا ہے۔ اور صرف تو ہی گناہوں کو بخش سکتا ہے پس اپنی خاص بخشش کے ساتھ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (بخاری: 834)

• اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

ترجمہ: الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ کے شر سے۔ (بخاری: 1377، مسلم: 1324، ترمذی: 3604)

• رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْآخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ (بقرہ: 201، بخاری: 4522)

دعا پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیریں پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔ (ابوداؤد: 996)

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط ترجمہ: سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت۔

نماز سے فارغ ہو کر اذکار کرنا مسنون ہے۔ جو صفحہ 200 پر دیے گئے ہیں۔

رکوع سے اٹھنے کے بعد کی دعا: نماز کے دوران جب آپ ﷺ نے قومہ کے اندر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط کہا تو ایک صحابی نے آپ ﷺ کے پیچھے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط کہنے کے بعد حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کے کلمات بھی کہے۔ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ اکرام سے پوچھا کہ قومہ کے اندر یہ کلمات کس نے کہے تھے۔تب اس صحابی نے عرض کیا کہ یہ دعا میں نے پڑھی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تیس فرشتوں کو دیکھا جو اس کلمے کو لینے کے لیے لپکے تا کہ سب سے پہلے وہ اس کلمے کو لے کر ثواب لکھیں۔(بخاری:799)

قومہ اور جلسہ کا واجب درجہ: قومہ کا واجب درجہ یہ ہے کہ رکوع سے اٹھنے کے بعد اتنی دیر سیدھے کھڑے رہیں جتنی دیر میں ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہہ سکیں۔(تین بار سُبْحَانَ اللہ کہنے کے برابر کھڑے رہنا مسنون درجہ ہے)اسی طرح جلسہ میں بھی ایک سجدہ کرنے کے بعد اتنی دیر سیدھے بیٹھنا واجب ہے جتنی دیر میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں(تین بار سُبْحَانَ اللہ کہنے کے برابر بیٹھنا مسنون درجہ ہے)اگر کسی نے اس میں کوتاہی کی یعنی جلد بازی سے کام لیا تو اس کو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے اگر سجدہ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ضروری ہے۔ایک حدیث میں ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکوع،سجدہ،قومہ اور جلسہ تقریباً سب برابر ہوتے تھے۔یعنی جتنا وقفہ رکوع اور سجدہ میں ہوتا تھا اتنا ہی وقفہ قومہ اور جلسہ میں ہوتا تھا۔لہٰذا نماز میں سنتوں اور نفلوں میں یا بغیر جماعت کے فرض پڑھنے ہوں تو قومہ کے اندر ان کلمات کو پڑھ لینا مستحب عمل ہے۔

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ (بخاری:799)

ترجمہ:۔اے ہمارے پروردگار میں(تیری تعریف کرتا ہوں)اور تیرے لیے بہت پاکیزہ برکت والی تعریفیں ہیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان کی دعائیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر یہ دعائیں پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي (ترجمہ:۔اے اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما)(ترمذی:284)

یا یہ کلمات اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي تین مرتبہ کہہ لینے سے جلسہ کا واجب اور سنت کا درجہ بھی ادا ہو جائے گا (حضرت علیؓ پہلا سجدہ کر کے بیٹھتے تھے تو اس وقت یہ دعا پڑھتے تھے)

نماز سے الگ (بیرونی) سجدہ کی فضیلت: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سجدے کی حالت میں بندہ اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہو جاتا ہے لہٰذا سجدے میں بہت مانگا کرو(مسلم:482)اور جو بندہ سجدے میں پیشانی رکھ کر تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْ لِي کہے تو سر اٹھانے سے پہلے اس کی مغفرت ہو

جاتی ہے۔(ابن ماجہ، طبرانی)۔حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ میں آپ کے ساتھ جنت میں رہنا چاہتا ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بکثرت سجدوں سے میری اعانت (مدد) کرو۔(مسلم:489) سجدہ اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔سجدے میں دعا قبول ہوتی ہے دنیا اور آخرت کی بھلائی سجدے میں طلب کرنی چاہیے۔

سنت مؤکدہ ادا کرنے کا طریقہ: دو رکعت نماز ادا کرنے کا طریقہ تو فرض، سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ اور نفل سب کا ایک جیسا ہے۔چار رکعت نماز سنت موکدہ چار رکعت فرض کی طرح ہی ادا کرنی ہوگی فرق صرف اتنا ہے کہ تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورۃ ملانی ہوگی۔

سنت غیر مؤکدہ ونفل ادا کرنے کا طریقہ: چار رکعت نماز سنت غیر موکدہ یا چار رکعت نفل ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی دو رکعت اسی طرح ادا کی جائیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔دوسری رکعت رکوع وسجود کے بعد التحیات پر بیٹھنا ہے اور التحیات مع درود شریف اور دعا تک پڑھنا ہے۔سلام نہیں پھیرنا اور پھر کھڑے ہو جانا ہے۔تیسری رکعت بالکل پہلی رکعت کی طرح ادا کی جائے گی۔یعنی ثناء، تعوذ، تسمیہ، الحمد شریف اور سورۃ کے بعد رکوع وسجود اور پھر چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہونا ہے۔ چوتھی رکعت بالکل دوسری رکعت کی طرح ادا کی جائے گی۔یعنی تسمیہ، الحمد شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع اور سجود کے بعد التحیات پر بیٹھنا ہے اور ساری التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرنا ہے۔یہی مستحب ہے اور چاہے تو فقط تشہد پڑھ کر کھڑے ہو کر بسم اللہ اور الحمد شریف اور سورہ پڑھیں اور باقی اسی طریقے سے ادا کرتے ہوئے آخر میں سلام پھیریں۔سنت غیر مؤکدہ اور نوافل چونکہ دو دو رکعتیں متصل نماز ہے اس لیے تیسری رکعت میں ثناء پڑھی جاتی ہے۔

نماز وتر: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں'' اس بات کو تین مرتبہ فرمایا۔(ابوداؤد، بیہقی)''وتر ہر مسلمان پر ضروری ہیں چاہے پانچ وتر پڑھے جو چاہے تین وتر پڑھے اور جو چاہے ایک وتر پڑھے''۔(ابوداؤد:1422، نسائی، ابن ماجہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے۔(ابن ماجہ:1171، نسائی:1694) ایک اور روایت کے مطابق تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔(ابوداؤد، نسائی) نماز وتر میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورۃ پڑھ سکتے ہیں البتہ بہتر ہے

کہ ان روایات کے مطابق پڑھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو سویا رہا یا بھول گیا اور وتر نہ پڑھ سکا تو جب یاد آئے یا جاگے تو وتر پڑھ لے''۔ (ترمذی:465، ابن ماجہ:1188) لہٰذا وتر ادا کرنے رہ جائیں تو قضا واجب ہے۔ اس کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے تاہم اگر رات کو جاگنے کی امید ہو تو پچھلی رات تہجد کے بعد پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ (بخاری:998، مسلم)

وتر ادا کرنے کا طریقہ: ایک سلام کے ساتھ تین رکعتیں اس طرح پڑھی جاتی ہیں۔ دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ میں بیٹھنا اور التحیات عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ تک پڑھ کر کھڑے ہونا ہے اور تیسری رکعت میں تسمیہ، الحمد شریف اور کوئی سورۃ پڑھ کر اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے دعائے قنوت کے بعد اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جانا ہے۔ رکوع و سجود کر کے التحیات پر بیٹھ جانا ہے اور التحیات مع درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرنا ہے۔

دعائے قنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡتَعِیۡنُكَ وَنَسۡتَغۡفِرُكَ وَنُؤۡمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیۡكَ وَنُثۡنِیۡ عَلَیۡكَ الۡخَیۡرَ وَنَشۡكُرُكَ وَلَا نَكۡفُرُكَ وَنَخۡلَعُ وَنَتۡرُكُ مَنۡ یَّفۡجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیۡ وَنَسۡجُدُ وَاِلَیۡكَ نَسۡعٰی وَنَحۡفِدُ وَنَرۡجُوۡا رَحۡمَتَكَ وَنَخۡشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالۡكُفَّارِ مُلۡحِقٌ ط

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔

اگر دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کسی سستی کے بغیر جلد از جلد یاد کرنے کی کوشش کی جائے اور جب تک یاد نہ ہو جائے اس وقت تک دعائے قنوت کی بجائے یہ دعا پڑھیں: **رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی**

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ (ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور آگ کے عذاب سے بچا) یا تین بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (اے اللہ میری مغفرت فرما) یا تین بار یَارَبِّ ،یَارَبِّ ،یَارَبِّ کہہ لیں۔ (ردالمحتار) اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائیں اور رکوع میں چلے جائیں تو واپس نہ لوٹیں بلکہ سجدہ سہو کریں۔ وتر کا سلام پھیر کر تین مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" (ترجمہ: پاک و برتر ہے بادشاہ حقیقی عیوب سے پاک۔) پڑھنا سنت ہے اس کے بعد یہ کلمات ادا کریں: رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط ترجمہ: "پروردگار فرشتوں کا اور جبرائیل امین کا۔"

سُترہ کا بیان: سترہ سے مراد وہ چیز ہے جو نمازی اپنے آگے کھڑی کر کے نماز پڑھے تا کہ اس کے آگے سے گزرنے والا گناہ گار نہ ہو۔ مثلاً لکڑی، دیوار، ستون، درخت اور گاڑی وغیرہ کو سترہ بنایا جا سکتا ہے۔ سُترہ کی لمبائی کم از کم دو بالشت (ڈیڑھ فٹ) اور موٹائی کم از کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہیے۔ کسی بیٹھے یا لیٹے انسان کو بھی سُترہ بنایا جا سکتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنے آگے کوئی چیز رکھ لے۔ اگر کوئی چیز نہ پائے، تو چھڑی گاڑ لے۔ اگر اس کے پاس چھڑی بھی نہ ہو تو ایک لکیر کھینچ لے۔ اس کے بعد اس کے آگے سے کچھ گزرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔" (ابوداؤد:689، ابن ماجہ:943) مستحب یہ ہے کہ نمازی اور سترہ کے درمیان صرف اتنا فاصلہ ہو کہ وہ سجدہ کر سکے نیز یہ بھی مستحب ہے کہ سترہ بالکل سامنے نہ ہو بلکہ ذرا سا دائیں یا بائیں ابرو (آنکھ) کی طرف ہو۔ افضل دائیں آبرو کی طرف ہے۔ (مشکوٰۃ) اگر سامنے کوئی درخت یا دیوار وغیرہ ہو تو وہی سترہ ہے۔ امام کا سترہ تمام مقتدیوں کا سترہ سمجھا جائے گا۔ (بخاری:493)

حضرت بلال ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ کے اور دیوار کے درمیان اندازاً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ (بخاری:506، احمد، نسائی) (ایک ہاتھ کی لمبائی سے مراد ہاتھ کی بڑی انگلی سے کہنی تک کی لمبائی ہے)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص نمازی کے آگے سے گزرتا ہے اگر اسے معلوم ہوتا کہ اس کا کتنا بڑا گناہ ہے تو آگے سے گزرنے کی نسبت اس کیلئے چالیس سال یا چالیس مہینے یا چالیس دن تک (بعد کے راوی کا شک) زمین پر کھڑے رہنا بہتر سمجھتا۔ (بخاری:510، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

البتہ مسجد حرام (مکہ معظّمہ) میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی رخصت ہے۔ اگر کوئی کھلے

میدان یا بھری مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پاؤں اور سجدے کی جگہ کے درمیان سے گزرنا حرام ہے۔ اگر کوئی چھوٹی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہو تو یہ فاصلہ اس کے پاؤں سے مسجد کی دیوار تک ہے اس کا اندازہ چالیس ہاتھ ہے۔

وہ عذر جن سے نماز توڑنا جائز ہے: ● سانپ، بچھو یا بھِڑ یا کوئی موذی کیڑے کے مارنے کے لیے اگر ان سے ایذا کا اندیشہ ہو ● کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو اس کی مدد کے لیے ● ہانڈی کے جل جانے کا خطرہ ہو ● پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت پر ● کسی نقصان کا ڈر ہو مثلاً کوئی آپ کا سامان اٹھا کر لے جائے گا ● ریل گاڑی چھوٹ جائے گی وغیرہ۔

نماز باجماعت کا بیان

''نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔'' (البقرہ:43)

مسلمان عاقل اور بالغ مرد پر پانچوں وقت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔

اکٹھے اور مل کر نماز پڑھنے کو جماعت کہتے ہیں۔ بغیر عذر کے جماعت چھوڑنے والا گنہگار ہے۔

نابالغ بچے، بیمار، اپاہج، عورت، غلام اور دوسرے معذوروں کو جماعت میں آنا ضروری نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

● ''باجماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیں (27) درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔'' (بخاری:645)

● ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کچھ لوگوں کو نمازوں کی جماعت میں نہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود ان لوگوں کے پاس جاؤں جو (جماعت کے ساتھ) نماز میں نہیں آئے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں''۔ (بخاری:644، مسلم، ابوداؤد:548، ابن ماجہ، ترمذی)

● جو شخص اذان کی آواز سن کر بغیر عذر (بیماری یا خوف) مسجد میں نہ آئے۔ تو اس کی دوسری جگہ تنہا پڑھی ہوئی نماز قبول نہیں ہوگی۔ (ابن ماجہ:793) ● جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی تو وہ ایسے ہے جیسے اس نے آدھی رات عبادت میں گزاری اور جس نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے

پوری رات عبادت میں گزاری۔ (مسلم:656)● جوشخص اندھیرے کی دونوں نمازیں (فجروعشاء) با جماعت پڑھے تو اللہ تعالی اسے روز قیامت مکمل نور عطاء فرمائے گا۔(ابوداؤد:570)● "جس نے ٹھنڈے وقت کی نمازیں (وقت پر) پڑھیں (فجر وعصر) تو وہ جنت میں جائے گا"۔(بخاری:574، مسلم:438)

● حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "نماز میں سب سے زیادہ اجر اس شخص کا ہے جو سب سے زیادہ چل کر جماعت میں شامل ہوتا ہے"۔(مسلم)

صف بندی کا اہتمام: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "نمازوں میں صفوں کو سیدھا اور برابر رکھا کرو اس لیے کہ صفوں کو درست رکھنا اقامت صلوٰۃ ہی کا ایک جز ہے"۔(بخاری:723) یعنی صفیں درست کیے بغیر اچھی طرح نماز پڑھنے کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

"جماعت میں لوگوں کو قطار باندھ کر اور صفیں سیدھی کر کے ساتھ والے کے قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا چاہیے کہ درمیان میں کوئی جگہ خالی نہ ہو"۔(بخاری:765، مسلم:968)

"پہلے مردوں کی صفیں، پھر بچوں اور بالکل پیچھے عورتوں کی صفیں ہونی چاہیے۔ اگلی صفوں میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کی صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ کم از کم دو آدمی کے ساتھ جماعت منعقد ہوجاتی ہے"۔ (بخاری) ایسی صورت میں ایک امام اور دوسرا مقتدی۔ اس طرح کھڑے ہوں کہ دائیں طرف مقتدی ہو اور وہ تھوڑا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو۔ اگر نماز کے دوران تیسرا شخص بھی آجائے۔ تو امام آگے بڑھ کر کھڑا ہوجائے یا دونوں مقتدی پیچھے ہوجائیں۔ "صف میں پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھنی چاہیے" (ترمذی:231) بلکہ دائیں طرف سے ایک آدمی کو صف سے پیچھے کھینچ کر اس کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔

"اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کے دائیں جانب اور عورت امام کے پیچھے کھڑی ہوگی"۔(مسلم:1501) خواتین کی جماعت یعنی مقتدی بھی خواتین ہوں اور امام بھی خاتون ہو تو جائز ہے۔ امام خاتون کو صف کے بیچ میں کھڑا ہونا چاہیے۔

جماعت کی طرف سکون واطمینان سے چلنے کا حکم: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی تو جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا، ہم نے نماز کی طرف آنے میں جلدی کی فرمایا (ایسا مت کرو) "جب تم نماز کو آؤ تو اطمینان اختیار کرو پس جتنی جماعت تمھیں مل جائے اتنی پڑھ لو اور جتنی تم سے چھوٹ جائے اسے پورا کرلو"۔(بخاری:636، مسلم:602)

مقتدی کے لیے احکام: • مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہ نیت کرے کہ اس امام کے اقتداء (پیچھے) میں نماز پڑھتا ہوں۔

• رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امام سے پہلے نہ رکوع کرو نہ سجدہ اور امام سے پہلے نہ کھڑے ہو اور نہ پہلے سلام پھیرو۔ (مسلم، ابن ماجہ:962) مقتدیوں کو ہر رکن کا امام کے ساتھ بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے۔ مقتدی کو چاہیے کہ جہاں فرض نماز پڑھی ہے اس جگہ سے ذرا ہٹ کر سنت ادا کرے۔ (مسلم:425)

• جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنا کرو اور خاموش رہا کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ (الاعراف: 204) جماعت سے پڑھنے کی صورت میں امام کے پیچھے مقتدی کیلئے کسی قسم کی قراءت کرنا خواہ سورۃ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورۃ جائز نہیں۔ نیز اس حکم میں سِری اور جہری نمازوں میں کوئی فرق نہیں (ابن ماجہ)۔

• اگر امام کوئی چیز بھول جائے تو مقتدیوں کو سبحان اللہ کہہ کر اسے آگاہ کرنا چاہیے اور عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ مارنا (یعنی بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی مارنا)۔ (بخاری:1203، مسلم:422)

• مقتدی اگر جماعت کے ساتھ بعد میں ملا ہو جب امام دونوں طرف سلام پھیرے تب کھڑے ہو کر نماز مکمل کرے۔ (مسلم:374)

امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کی ممانعت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو امام سے پہلے (سجدے سے) اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس سے کہ خداوند تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔ (بخاری:691، مسلم)

نماز کی چوری: ایک موقع پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "بدترین چوری نماز کی چوری ہے"۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! "نماز میں کوئی چوری کیسے کرتا ہے"۔ فرمایا: "رکوع اور سجدے ادھورے ادھورے کر کے یا کہا کہ وہ رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہ رکھ کر"۔ (مشکوۃ:881، ابن خزیمہ:663)

نماز میں حدث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تم میں سے جب کسی کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑ لے (تا کہ لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے۔ (مشکوٰۃ)

اگر کسی مقتدی کو حدث ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ فوراً سلام پھیر کر وضو کے لیے چلا جائے۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو سے فراغت کرے اور اس دوران کوئی کلام وغیرہ نہ کرے وضو کے بعد چاہے تو وہیں سے اپنی نماز مکمل کرے جہاں پہلے تھا اور وہیں جا کر نماز پڑھے۔ اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں

شریک ہوجائے ورنہ اپنی نماز مکمل کرلے۔ مقتدی کو یہ بھی اختیار ہے اسی نماز کو تمام کرلے اور اگر نماز کا اعادہ (دوبارہ پڑھنا) کرلے تو بہتر ہے۔

امامت کا زیادہ حق دار کون ہے؟: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جماعت کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو اگر اس میں سب یکساں ہوں پھر وہ آدمی امامت کرے جو سنت و شریعت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر اس میں سب برابر ہوں تو وہ جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو عمر میں بڑا ہو''۔ (مسلم)

ہجرت سے مراد جو دین کی راہ میں ایثار اور قربانی میں سب سے زیادہ پیش پیش رہتا ہو۔

''کسی خاتون کے لیے مردوں کی امامت جائز نہیں''۔ (ابن ماجہ)

اگر کسی وقت کسی کے گھر پر جماعت سے نماز پڑھی جائے تو وہاں صاحب خانہ ہی امامت کا حقدار ہے (بشرطیکہ وہ بالکل جاہل نہ ہو) البتہ وہ خود کسی کو آگے بڑھا دے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر مسجد میں امام مقرر ہو تو وہ ہی امامت کا حقدار ہے۔ البتہ وہ خود دوسرے کو امام بنادے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (ردمختار، شامی)

جماعت چھوڑنے کے شرعی عذر: سخت بارش، راستے میں زیادہ کیچڑ، سخت سردی، رات میں آندھی، سفر میں مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آجانا، پیشاب یا پاخانے کی سخت حاجت ہونا، اگر بھوک زیادہ لگی ہو اور کھانا سامنے آجائے تو کھا کر نماز پڑھنی چاہیے (بخاری: 673)، مال و اسباب کی چوری ہونے کا خوف، بیماری جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے، ایک میل یا اس سے زیادہ مسجد کا دور ہونا (سواری کا نہ ہونا)، کسی بیمار کی تیمارداری میں لگا ہونا یا اپاہج ہونا۔

جماعت کی نمازوں میں شامل ہونے کا طریقہ

جو شخص امام کی بعض رکعتیں پڑھنے کے بعد نماز میں شامل ہوا اور آخیر تک شامل رہے اسے مسبوق کہتے ہیں۔ منفرد کے معنی اکیلا پڑھنے والا جو جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے۔ مسبوق اپنی چُھوٹی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح ادا کرے گا اور اگر اس کی رکعتوں میں کوئی غلطی ہوجائے تو اس کو سجدہ سہو بھی کرنا ہوگا۔

اگر مسبوق نے امام کو قعدہ میں پایا تو اس طرح شامل ہو کہ پہلے نیت کرکے کھڑا ہو اور سیدھا

کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدہ میں جائے۔ اگر امام کو رکوع یا سجدے میں پائے ، تب بھی یوں ہی کرے۔ اگر پہلے تکبیر کہنے میں رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہیں ہوگی۔ آخر میں جب امام دونوں طرف سلام پھیر دے ،تو مسبوق سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑے ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کر کے سلام پھیرے (عالمگیری)۔ مسبوق اپنی چھُوٹی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلے قرأت والی (جس میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملائی جاتی ہے) رکعتیں پڑھے اور پھر بغیر قرأت والی (یعنی صرف سورۃ فاتحہ والی)۔ ذیل میں جماعت سے چھُوٹی ہوئی رکعتوں کو پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ یہاں اس بات کا خیال رہے مسبوق امام کے ساتھ جس رکعت میں مل رہا ہے اس کا مطلب ہے کہ وہ رکعت اسے پوری مل چکی ہے یعنی اس رکعت میں مسبوق رکوع میں امام کے ساتھ شامل رہا ہے۔ اگر امام کے رکوع سے اٹھنے سے قبل مسبوق شامل نہیں ہوسکا تو وہ رکعت بھی اس کی چھوٹ چکی ہے اور اس رکعت کو بھی امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر پڑھنا ہے۔

فجر کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ: امام دوفرض پڑھا رہا ہے، مسبوق دوسری رکعت میں شامل ہو رہا ہے۔ اب ترتیب کے لحاظ سے اس کی پہلی رکعت رہ گئی اور دوسری امام کے پیچھے ہوگئی۔ اب وہ اکیلا پہلی رکعت کو اس طرح پڑھے گا۔ پہلے ثناء، پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھ کر اپنی پہلی اور رہ جانے والی رکعت کو پورا کرے گا۔ (درمختار)

ظہر، عصر اور عشاء کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ: امام چار رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے، مسبوق دوسری رکعت میں مل رہا ہے اب اس نے امام کے پیچھے دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت ترتیب سے پڑھ لی، اب اس کی پہلی رکعت باقی رہ گئی جسے وہ اکیلا کھڑا ہو کر اس طرح ادا کرے گا، پہلے ثناء، پھر فاتحہ، پھر سورۃ پڑھے گا۔ (درمختار)

ظہر، عصر اور عشاء کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ: امام چار رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے، مسبوق تیسری رکعت میں مل رہا ہے اب اس نے امام کے پیچھے تیسری اور چوتھی رکعت تو ترتیب سے ادا کر لی لیکن اس کی پہلی اور دوسری رکعت باقی رہ گئی، اب وہ کھڑا ہو کر پہلے پہلی رکعت اس طرح ادا کرے گا کہ پہلے اس میں ثناء پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا، پھر رکوع، سجدہ کرنے کے بعد کھڑا ہو کر

دوسری رکعت اس طرح ادا کرے گا کہ پہلے اس میں فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا۔اس طرح اس کی باقی ماندہ پہلی اور دوسری رکعتیں پوری ہوجائیں گی۔(درمختار)

ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت میں ملنے کا طریقہ: امام چار رکعت کی نماز پڑھ رہا ہے، مسبوق امام کے ساتھ چوتھی رکعت میں مل رہا ہے اب اس نے امام کے پیچھے صرف چوتھی رکعت ترتیب سے پڑھ لی، اب ترتیب کے لحاظ سے اس کی پہلی، دوسری اور تیسری رکعت باقی رہ گئی اب وہ کھڑا ہوکر پہلے پہلی رکعت اس طرح ادا کرے گا کہ پہلے اس میں ثناء پھر فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا، پھر رکوع، سجدہ کرے گا اور پھر قعدہ میں بیٹھ کر التحیات، عبدہ ورسولہ تک پڑھے گا۔اب اس کی دو رکعات پوری ہو گئیں ایک امام کے ساتھ اور ایک علیحدہ، پھر دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورۃ پڑھے گا کیونکہ امام کے ساتھ قراءت والی دو رکعت چھوٹی تھیں۔ باقی رہ گئی تیسری رکعت چونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اس لیے اس میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر اپنی تیسری رکعت کو پورا کرے گا۔اس ترتیب سے اس کی پہلی دوسری اور تیسری رکعتیں پوری ہوجائیں گی۔(درمختار)

مغرب کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ: امام تین رکعت کی جماعت کرا رہا ہے۔ مسبوق دوسری رکعت میں مل رہا ہے۔اب اس نے امام کے پیچھے دوسری اور تیسری رکعت تو پڑھ لی باقی اس کی پہلی رکعت رہ گئی، کھڑا ہوکر اسے اس طرح پڑھے گا، پہلے اس میں ثناء، پھر فاتحہ، پھر سورۃ پڑھے گا۔

نوٹ: ماہ رمضان میں وتر کی جماعت ہوتی ہے اس میں وہی ترتیب ہے جو مغرب کی نماز میں ملنے کی ترتیب ہے۔ان دونوں نمازوں میں باقی رکعات پڑھنے کا کوئی فرق نہیں ہے۔(درمختار)

مغرب کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ: امام تین رکعت کی جماعت کرا رہا ہے۔مسبوق تیسری رکعت میں مل رہا ہے۔اب اس نے امام کے پیچھے تیسری رکعت تو ادا کر لی ترتیب کے لحاظ سے باقی اس کی پہلی اور دوسری رکعت رہ گئی، اب پہلی رکعت کھڑا ہوکر اس طرح پڑھے گا، پہلے اس میں ثناء، پھر فاتحہ، پھر سورۃ پڑھ کر رکوع، سجدہ کرے اور قاعدے کے مطابق التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھے گا۔پھر کھڑا ہوکر دوسری رکعت اس طرح ادا کرے گا کہ پہلے اس میں فاتحہ پھر سورۃ پڑھے گا پھر رکوع وسجدہ کر کے اپنی نماز پوری کرلے گا۔اس طرح اسے تین التحیات پڑھنی پڑیں گی، ایک امام کے پیچھے

اور دوا کیلیے۔(درمختار)

جنازے کی نماز میں ملنے کا طریقہ: جنازے کی نماز میں اگر کوئی پہلی تکبیر کے ساتھ نہیں مل سکا تو اب وہ ٹھہرا رہے، جب امام تکبیر کہے، اس کے ساتھ تکبیر کہہ کر شامل ہو جائے، جب امام سلام پھیرے تو یہ سلام نہ پھیرے بلکہ اپنی چھوٹ جانے والی ہوئی تکبیریں اکیلے پڑھ کر سلام پھیر دے۔(درمختار)

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ: امام عید کی دو رکعت پڑھا رہا ہے۔ مسبوق دوسری رکعت میں مل رہا ہے۔اب ترتیب کے لحاظ سے اس کی پہلی رکعت رہ گئی۔اب وہ اکیلا پہلی رکعت اس طرح ادا کرے گا کہ پہلے ثناء، پھر فاتحہ، پھر سورۃ پڑھ کر تین تکبیریں پڑھے گا اور ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ کانوں تک اٹھائے گا۔پھر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرے گا۔اس طرح عید کی پہلی چھوٹی ہوئی رکعت پوری ہوجائے گی۔(عالمگیری)

اگر کوئی شخص امام کے ساتھ پہلی ہی رکعت میں ملتا ہے مگر ایسے وقت میں جبکہ امام تین زائد تکبیریں کہہ چکا ہے تو ایسا شخص نیت باندھتے ہی پہلے تین تکبیریں پڑھ لے۔اگر امام رکوع میں ہے تو نیت باندھ کر تین تکبیریں کہہ کر رکوع میں شامل ہوجائے۔اگر خطرہ ہو کہ تکبیریں کہتے کہتے امام رکوع سے اٹھ جائے گا اور رکعت نکل جائے گی تو نیت باندھ کر فوراً رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں **سبحان ربی العظیم** کی بجائے تین تکبیریں ہی کہے خیال رہے کہ رکوع میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانے کی ضرورت نہیں۔(درمختار)

نماز کے آداب:

آداب نماز سے مراد وہ اہم باتیں ہیں جن کا اہتمام کر کے نماز کی اقامت (ظاہری اور باطنی آداب) کا حق ادا ہوسکتا ہے۔ذیل میں نماز کے آداب و اہتمام کے متعلق قرآن پاک کی آیات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ یادِ الٰہی: ترجمہ:"اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔"(سورۃ طٰہٰ:14)

ترجمہ:"پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرے شکر گزار رہو، ناشکرے نہ بنو۔اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔"(سورۃ البقرۃ:153_152)

2۔ خدا کی طرف رجوع: ترجمہ: ”اور ہر نماز کے لیے اپنا رخ ٹھیک رکھو، اور اسی کو پکارو اپنی اطاعت کو اس کے لیے خالص رکھ کر۔“ (سورۃ الاعراف:29) **یعنی نماز میں نمازی کو اپنے دل و دماغ، جذبات و احساسات اور خیالات سے خدا کی طرف پوری طرح رجوع کرنا چاہیے۔**

3۔ خدا سے قرب: ترجمہ: ”اور سجدہ کرو اور قرب حاصل کرو۔“ (سورۃ العلق:19)

نماز بندے کو خدا کے اتنا قریب کرتی ہے کہ یہ قرب کسی دوسرے عمل سے حاصل نہیں ہوسکتا۔

4۔ خشوع: ترجمہ: فلاح پا گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔ (سورۃ المؤمنون:1۔2)

خشوع کے معنی عاجزی و انکساری سے جھک جانا۔ نماز میں خشوع اختیار کرنے کا معنی ہے کہ دل پر اللہ کے جلال و عظمت کی ہیبت طاری ہو۔ اور وہ ہیبت یا خوف سے پست اور جھکا ہوا ہو۔

5۔ ریاکاری سے اجتناب: ”پس تباہی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نماز سے غافل اور بے خبر ہوتے ہیں اور ریاکاری کرتے ہیں۔“ (الماعون:4۔6)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا۔“ (مسند احمد)

لہٰذا ریاکاری (دکھاوا) سے نہ صرف نماز ضائع ہوتی ہے بلکہ نمازی بھی تباہ و برباد ہوتا ہے۔

6۔ ادب و نیاز: ترجمہ: ”اپنی نمازوں کی نگہداشت کرو۔ خصوصاً بہترین نماز کی اور خدا کے حضور ادب و نیاز سے کھڑے ہو۔“ (سورۃ البقرۃ:238)

اس آیت میں بہترین نماز سے مراد وہ نماز ہے جو ٹھیک وقت میں جماعت کے ساتھ پورے خشوع اور خضوع سے پڑھی گئی ہو، اور جس میں تمام آداب و شرائط کا پورا پورا اہتمام کیا گیا ہو۔

7۔ سکون و اعتدال: ترجمہ: ”اپنی نماز میں نہ تو زیادہ بلند آواز سے پڑھئے اور نہ بالکل ہی پست آواز سے بلکہ دونوں کے درمیان کا طریقہ اختیار کیجئے۔“ (سورۃ بنی اسرائیل:110)

8۔ ترتیل اور تدبیر: ترجمہ: ”اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔“ (سورۃ المزمل:4)

ترجمہ: ”یہ کتاب جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی ہے بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں پر غور و فکر کریں اور اصحاب عقل اس سے نصیحت حاصل کریں۔“ (سورہ ص:29)

9۔ نماز کی پابندی: ترجمہ: ”مگر نماز پڑھنے والے جو التزام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں“ (سورۃ

المعارج:23-22) یعنی پابندی و استقلال کے ساتھ بلا ناغہ نماز پڑھتے ہیں۔

10۔ جماعت کا اہتمام: ترجمہ: ''اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ''۔ (سورۃ البقرۃ:43)

اس آیت میں نماز با جماعت کی تاکید کی گئی ہے۔

مسجد کے احکام و آداب

''اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو حقیقت میں اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔'' (التوبہ:18) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مسجد تعمیر کی اس کے لیے اللہ جنت میں ایک گھر بنائے گا''۔ (بخاری:450، ترمذی) جب کوئی شخص گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے مسجد کو چلا تو اس کے ہر قدم پر ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ (بخاری:460)

1) ہر نماز کے لیے باوضو ہو کر گھر سے چلنا۔ (بخاری)

2) گھر سے باہر آ کر یہ دعا پڑھتے ہوئے چلیں، **بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ط (ترمذی) مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھیں اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ کر یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ** (ترجمہ: یا الٰہی میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) (مسلم:1652) مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالیں درود پڑھیں (ابن ماجہ:773) اور یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ** ط ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (مسلم:1652)

3) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ نیت کر لیں کہ جتنی دیر میں مسجد میں رہوں گا، اعتکاف میں رہوں گا، اس طرح انشاء اللہ اعتکاف کا ثواب بھی ملے گا۔

4) مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگلی صف میں بیٹھنا افضل ہے۔ (بخاری:653) لیکن اگر جگہ بھر گئی ہو تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے بڑھنا جائز نہیں۔ (ابوداؤد)

5) جو لوگ مسجد میں پہلے سے بیٹھے ذکر یا تلاوت میں مشغول ہوں، ان کو سلام نہیں کرنا چاہیے، البتہ ان میں سے کوئی از خود متوجہ ہو، اور ذکر وغیرہ میں مشغول نہ ہو تو اس کو سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

6) مسجد میں سنتیں یا نفلیں پڑھنی ہوں تو اس کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سامنے سے لوگوں

کا گزرنے کا احتمال نہ ہو ورنہ سُترہ کا اہتمام کرنا چاہیے۔

7) مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز میں کچھ دیر ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو ہلکی رکعتیں تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھ لیں۔(بخاری:444) اگر وقت نہ ہو تو سنتوں ہی میں تحیۃ المسجد کی نیت کر لیں۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔(مسلم:710)

8) جب تک مسجد میں بیٹھیں، ذکر کرتے رہیں، خاص طور پر ان کلمات کا ورد کرتے رہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ آپ ﷺ نے ان کلمات کو بہشت کے میوے کہا ہے۔(ترمذی)

9) جمعہ کا خطبہ دینے کے لیے امام منبر پر آجائے تو اس وقت سے نماز ختم ہونے تک بولنا یا نماز پڑھنا یا کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز نہیں ہے اس دوران اگر کوئی شخص بولنے لگے تو اسے چپ رہنے کی تاکید کرنا بھی جائز نہیں۔(مسلم)

10) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں جھاڑ پونچھ (صفائی) کا اہتمام رکھنا، مسجد کو پاک صاف رکھنا، مسجد سے کوڑا کرکٹ باہر پھینکنا، مسجد میں خوشبو کا اہتمام کرنا خاص طور پر جمعہ کے دن، یہ تمام کام جنت میں لے جانے والے ہیں''۔(ابن ماجہ، طبرانی)

''مسجد میں دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہییں، بدبودار چیز (کچی پیاز، لہسن وغیرہ) کھا کر آنا منع ہے''۔(بخاری:7359) ''مسجد میں تھوکنا منع ہے''۔(بخاری:413) ''حیض و نفاس یا جنابت کی حالت میں مسجد میں نہیں جانا چاہیے''۔(ابوداؤد:232) عورت کو خوشبو لگا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے۔(مسلم:996، ابن ماجہ:4002) ''مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہیں کرنا چاہیے''۔(مسلم:1260) مسجد میں بھیک مانگنا منع بلکہ حرام ہے اور مسجد میں مانگنے والے کو دینا بھی منع ہے۔ مسجد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھنی چاہیے۔

مسجد میں نماز، تلاوت، ذکر و فکر یا تعلیم و تدریس کیلئے بیٹھا جا سکتا ہے۔ ان کاموں میں بھی آواز اس حد تک بلند ہونی چاہیے کہ دوسرے نمازیوں اور ذکر الٰہی میں مشغول لوگوں کیلئے باعثِ خلل نہ ہو۔(الترغیب)

خطباء، واعظین، امام کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو اچھے اعمال کے اختیار کرنے کی ترغیب دیں، دین سکھائیں، نبی ﷺ کی تعلیمات کی پابندی پر ابھاریں۔

نماز جمعہ کا بیان

جمعہ کی نماز ہر مسلمان مرد‘ جو آزاد، بالغ، عاقل، تندرست اور مقیم ہے پر فرض عین (ہر ایک کے ادا کرنے سے ادا ہو) ہے۔ عورت‘ غلام و قیدی‘ نابالغ، بیمار، اپاہج اور مسافر پر فرض نہیں۔ (بخاری:893) اگر مسافر، مریض اور عورتیں نماز جمعہ میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہو گی اور ظہر کی نماز ان کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی۔

نماز جمعہ کی فرضیت: قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: ’’اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو ذکر اللہ کی طرف دوڑ جایا کرو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھ سے کام لو۔‘‘ (سورہ جمعہ:9) اس آیت میں ذکر اللہ سے مراد نماز جمعہ اور اس کا خطبہ ہے۔ دوڑنے سے مراد نہایت اہتمام کے ساتھ جانا ہے۔

نمازِ جمعہ کی فضیلت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص سستی سے تین جمعے چھوڑ دے تو اللہ اس کے دل پر (گمراہی کی) مہر لگا دیتا ہے۔‘‘ (ابوداؤد:1052، ترمذی:500) مہر لگا دینے کا مطلب ہے کہ اللہ انہیں نصیحت و بھلائی قبول کرنے سے باز رکھے گا۔ لہٰذا ایسے لوگ اللہ کے سخت عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے۔

’’جس شخص نے غسل کیا، پھر جمعۃ المبارک کے لیے آیا نماز (سنت) پڑھی جس قدر اس کے لیے مقدر تھی پھر چپ رہا یہاں تک کہ امام اپنے خطبہ سے فارغ ہوا پھر امام کے ساتھ نماز (فرض باجماعت) پڑھی تو اس کے گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے اور تین دن زیادہ کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔‘‘ (بخاری، مسلم:857، ترمذی:498)

شرائط جمعہ: تمام نمازوں کی جو شرائط ہیں وہی جمعہ کی نماز کے لیے بھی ہیں ان کے علاوہ نماز جمعہ کے لیے چار شرائط کا ہونا ضروری ہے۔ (۱) جمعہ کا دن۔ (۲) ظہر کا وقت ہونا۔ (۳) نماز سے پہلے خطبہ ہونا۔ (۴) جماعت ہو اس کے لیے امام کے علاوہ کم از کم تین بالغ آدمی تو ضرور ہوں۔

جمعہ کا وقت داخل ہونے کے بعد پہلی اذان دی جائے اور سنتیں ادا کی جائیں پھر امام منبر یا کرسی وغیرہ پر بیٹھ جائے اور اس کے سامنے دوسری اذان دی جائے دوسری اذان کے بعد امام دو خطبے دے کر نماز جمعہ پڑھائے۔

نماز جمعہ کی رکعات وخطبہ: جمعہ کی نماز کی فرض رکعات دو ہیں۔ان سے پہلے امام خطبہ دیتا ہے۔خطبے کے دوران خاموشی سے بیٹھ کر توجہ اور یکسوئی سے خطبہ سننا واجب ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام آئے تو مقتدیوں کو دل میں درود پڑھنا جائز ہے۔خطبہ کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے۔خطبے کے دوران باتیں کرنا،سلام یا سلام کا جواب دینا،کھانا پینا گناہ ہے۔(اونگھ آئے تو جگہ بدل لے)خطبے سے پہلے چار رکعتیں سنت موکدہ ادا کی جاتی ہیں،فرضوں کے بعد کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ چھ رکعت سنت پڑھنا مستحب ہے۔پھر دو رکعت نفل پڑھیں۔

یوم جمعہ کے فضائل: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''جمعہ کا دن تمام دنوں سے افضل ہے اس کا درجہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی زیادہ ہے۔''(ابن ماجہ،مشکوۃ)''اس دن حضرت آدمؑ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اسی دن وہ زمین پر اتارے گئے اسی دن ان کی وفات ہوئی،اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت بندہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے(اگر حرام نہ ہو)اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتا ہے،اسی دن قیامت ہوگی''۔(بخاری:935،مسلم:1977،ابن ماجہ:1084)''جمعہ کے دن اس گھڑی کو جس میں دعا کی قبولیت کی امید کی جاتی ہے عصر سے سورج ڈوبنے تک کے درمیان تلاش کرو''۔(ترمذی:489)''جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔سویرے جانے والا اس شخص کی طرح ہے جو اونٹ کی قربانی کرے پھر اس شخص کی طرح جو گائے کی قربانی کرے اس کے بعد دنبہ پھر مرغی پھر انڈہ صدقہ کرنے والوں کی طرح ہے۔جب امام خطبے کیلئے جاتا ہے تو فرشتے اپنے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبے کی طرف کان لگاتے ہیں''۔(بخاری:881)''جمعہ کے دن غسل کرنا،خوشبو لگانا،صاف کپڑے پہننا سنت ہے۔(بخاری،مسلم)جمعہ کی نماز سے پہلے اپنے ناخن اور اپنی لبیں تراشنی چاہیں''۔(طبرانی)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن(جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔(بیہقی)''جمعہ کے دن اعمال کا ثواب دوگنا ہو جاتا ہے،میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن میرے سامنے لایا جاتا ہے۔پس جو زیادہ درود پڑھنے والا ہے وہ قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔''(شعب الایمان)''جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھے گا اس کیلئے دوسرے جمعہ تک ایک نور روشن رہے گا۔''(نسائی)''جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں سورہ دخان کی تلاوت کرے اس

کے لیے ۷۰ ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے سارے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔ ''(ترمذی) ''جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔'' (ترمذی)

نماز جمعۃ المبارک کے بعض دیگر مسائل: اگر کسی کو جمعہ کی نماز نہ مل سکے اب وہ مکمل نماز ظہر ادا کرے۔ اگر کسی کی 4 رکعت نماز سنت قبل از نماز جمعہ رہ جائیں تو وہ انہیں 2 رکعت فرض جمعہ پڑھنے کے بعد پڑھے۔ (شامی) افضل یہی ہے کہ 2 رکعت فرض کے بعد 4 رکعت سنت اور دو رکعت سنت پڑھ کر یہ چار رکعت پڑھیں۔ (فتح القدیر) اگر کسی وجہ سے نماز جمعۃ المبارک نہ پڑھ سکیں تو نماز ظہر کو نماز جمعہ ادا ہو جانے کے بعد پڑھیں ایسا کرنا مستحب ہے پہلے پڑھنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار، عالمگیری)

نماز تراویح

نماز تراویح مرد اور عورت دونوں کے لیے سنت موکدہ ہے۔ البتہ مردوں کے لیے تراویح کی جماعت مسنون ہے۔ عورتوں کے لیے بہتر ہے کہ وہ گھر میں ادا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ''جس نے رمضان کی راتوں میں ایمانی کیفیت اور اجر آخرت کی نیت سے نماز تراویح پڑھیں اللہ اس کے اگلے تمام گناہ معاف کردے گا جو اس سے سرزد ہو چکے ہیں۔'' (بخاری:2009، مسلم)

جس شب رمضان کا چاند نظر آئے اسی شب سے تراویح شروع کریں اور جب عید کا چاند نظر آجائے تو تراویح چھوڑ دیں۔ تراویح کا وقت نماز عشاء سے لے کر صبح صادق تک رہتا ہے، مستحب یہ ہے کہ نصف شب سے پہلے پہلے پڑھ لی جائیں۔ تراویح بیس رکعت مسنون ہیں۔ بیماری یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے آٹھ رکعات تراویح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ (الدر المختار:2/429) ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے اور ہر چار رکعتوں کے بعد تھوڑی دیر آرام کرلینا مستحب ہے۔ اس دوران خاموشی سے بیٹھے رہیں یا آہستہ آہستہ قرآن مجید پڑھیں یا ذکر و تسبیح یا دعا کریں یا تراویح کی تسبیح پڑھیں۔ (یہ تسبیح فقہاء نے مختلف روایات کے الفاظ کو جمع کر کے عوام کی سہولت کیلئے مرتب کی ہے۔) تراویح کی نماز وتر سے پہلے اور بعد میں بھی ادا کی جا سکتیں ہیں البتہ وتر سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔ اگر کسی کی تراویح کی کچھ رکعت رہ گئیں ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو وتر میں شریک ہو جائیں وتر کے بعد اپنی تراویح مکمل کرلیں۔ اگر کسی نے دو رکعت تراویح کی نیت کی اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ کرنا بھول

گئے تو تیسری میں یاد آنے پر بیٹھ جائیں اور آخر میں سجدہ سہو کریں۔ اگر تیسری رکعت میں سجدہ کے بعد یاد آیا تو چار رکعت پڑھ لیں، آخر میں سجدہ سہو کر لیں۔ دو تراویح ہو جائیں گی اور دو نفل شمار ہوں گی۔ اگر دو رکعت کی نیت کی اور قعدہ میں بیٹھ بھی گئے لیکن التحیات پڑھ کر کھڑے ہو گئے تو چار رکعت پوری کر لیں۔ چاروں تراویح شمار ہوں گی (فتاویٰ عالمگیری)۔ کسی عذر کے بغیر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ تراویح میں جس قدر قرآن پاک پڑھیں بہتر ہے۔ جہاں ایسا ممکن نہ ہو وہاں جو سورتیں چاہیں پڑھیں۔ بہتر ہے کہ قرآن کی آخری دس سورتیں اس طرح پڑھیں کہ سورۃ الفیل سے شروع کریں بالترتیب سورۃ الناس تک پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں ایک سورۃ پڑھ لی جائے گی اور دس تراویح کے بعد پھر انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ لیں (فتاویٰ عالمگیری)

تسبیح تراویح: سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَايَنَامُ وَلَايَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جو ملک اور بادشاہت والا ہے پاک ہے وہ اللہ جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور وسعت والا ہے پاک ہے وہ اللہ جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا کہ نہ اس کے لیے نیند اور نہ موت ہے۔ وہ بے انتہا پاک ہے بے انتہا مقدس ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے الٰہی ہمیں آگ سے بچانا اے بچانے والے اے پناہ دینے والے اے نجات دینے والے۔

نمازِ عیدین کا بیان

قرآن پاک میں ارشاد ہے ”بیشک ہم نے تجھے کوثر عطا کی، پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر“ (الکوثر 2-1) اس آیت میں نماز عیدین کا حکم دیا گیا ہے۔

نماز عیدین سے مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں ہیں۔ عیدین کی نماز صرف ان لوگوں پر واجب ہے جن پر جمعہ فرض ہے۔ ان دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے سے زوال تک ہے۔ مگر عید الفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ عید الفطر یکم شوال

کو ہوتی ہے جبکہ عیدالاضحیٰ دس ذی الحجہ کو ادا کی جاتی ہے۔عید کے روز دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے۔ عید کا خطبہ سنت ہے جو نماز کے بعد دیا جاتا ہے(بخاری:962)اس کا سننا واجب ہے۔

تکبیر تشریق: ذوالحجہ کی نویں تاریخ کو **یومِ عرفہ** اور دسویں تاریخ کو **یومِ النحر** ، گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ کو **ایام تشریق** کہتے ہیں۔ان پانچ ایام میں فرض نمازوں کے بعد جو تکبیر پڑھی جاتی ہے اسے **تکبیر تشریق** کہتے ہیں۔تکبیر تشریق یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔

● یوم عرفہ کی نماز فجر سے شروع کر کے تیرہویں ذوالحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق بلند آواز سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے البتہ خواتین کو آہستہ آواز سے کہنا چاہیے۔

● خواتین اور مسافر پر تکبیر تشریق پڑھنا واجب نہیں لیکن بہتر ہے یہ بھی پڑھ لیں۔یہ لوگ اگر کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں جس پر تکبیر تشریق واجب ہو تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی۔

● تکبیر تشریق نماز کے فوراً بعد پڑھنی چاہیے اگر امام تکبیر تشریق پڑھنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ فوراً تکبیر شروع کر دیں تاکہ امام کو یاد آجائے۔

عیدین کے مسنون امور: ● **عیدالفطر** کے دن غسل اور مسواک کرنا، ● خوشبو لگانا، ● اچھا لباس پہننا (جو بھی میسر ہو نیا یا دھلا ہوا) ● عید گاہ جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا، رسول اللہ ﷺ کھجوریں طاق (تین، پانچ یا سات اس سے کم یا زیادہ) تناول فرماتے۔(بخاری، مسلم)

● عید گاہ جانے سے پہلے فطرانہ (صدقہ فطر) ادا کرنا ● عید گاہ کی طرف جاتے ہوئے آہستہ آہستہ تکبیر تشریق کہتے ہوئے جانا۔● پیدل عید گاہ جانا اور راستہ بدل کر واپس آنا مسنون ہے۔(بخاری)

● ''عید کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کی نماز ہمیشہ عید گاہ میں پڑھتے تھے) ایک دن بارش ہو رہی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد ہی میں عید کی نماز پڑھائی''۔(ابوداؤد، نسائی) ● **عیدالاضحیٰ** کے روز بھی وہ تمام کام مسنون ہیں جو عیدالفطر کے دن مسنون ہیں البتہ دو باتوں میں فرق ہے عید گاہ جانے سے پہلے کچھ نہ کھائیں۔● نماز کے بعد قربانی کرنا اور اسی قربانی کا گوشت کھانا سنت

ہے۔(ترمذی)

نمازعیدین میں عورتوں کوشامل ہونے کی تلقین: حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (سب عورتوں کو حتیٰ کہ حیض والیوں اور پردہ والیوں کو بھی) دونوں عیدوں میں (گھروں سے) عید گاہ لے جایا کریں تاکہ وہ (سب) مسلمانوں کی جماعت (نماز) اوران کی دعا میں حاضر ہوں۔ اورفرمایا حیض والیاں نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔ (یعنی وہ نماز نہ پڑھیں) لیکن مسلمانوں کی دعاؤں اورتکبیروں میں شامل رہیں۔تاکہ اللہ کی رحمت اور بخشش سے حصہ پائیں۔ایک عورت نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو(تو پھر وہ کیسے عیدگاہ میں جائے؟) فرمایا:''اس کو اس کی ساتھ والی عورت چادر اڑھادے۔(یعنی کسی دوسری عورت سے چادر عاریتاً لے کر چلے)۔(بخاری:980،981،مسلم،ترمذی)

طریقہ ادائیگی نمازعیدین

یہ **نیت** کریں کہ دو رکعت نماز عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ بمعہ زائد چھ تکبیروں کے پیچھے امام کے۔ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ**۔تکبیر تحریمہ **(اَللّٰہُ اَکْبَرُ)** کہتے ہوئے کان کی لو تک ہاتھ اٹھائیں پھر ہاتھ باندھ لیں اور **ثناء** پڑھیں پھر دو مرتبہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام **اعوذ باللہ**،**بسم اللہ**،**سورۃ فاتحہ** اور **قراءت** پڑھ کر رکوع وسجود کرے تو مقتدی حسب قاعدہ امام کے پیچھے نماز ادا کریں۔جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں تو امام پہلے **سورۃ فاتحہ** اور **قراءت** پڑھے گا پھر تین تکبیریں کہے گا،مقتدی بھی ہر تکبیر پر اس کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں پھر **چوتھی تکبیر** پر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں جائیں اور حسب قاعدہ باقی نماز پڑھیں۔

نمازعید کے مسائل: عیدین کی نماز میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔عورتیں اور وہ لوگ جو کسی وجہ سے نمازعید نہ پڑھیں تو ان کا قبل نمازعید کوئی نفل وغیرہ پڑھنا مکروہ ہے۔عیدگاہ میں نمازعید سے پہلے یا بعد کوئی نفل نماز نہیں۔(بخاری:989) نماز کے بعد گھر آکر نفل پڑھے جاسکتے ہیں۔اگر کسی عذر کی وجہ سے پہلے دن نمازعید نہ پڑھی جاسکے تو عیدالفطر کی نماز دوسرے دن اور عیدالاضحیٰ کی بارہ ذوالحج تک

پڑھی جاسکتی ہے اور یہ نماز قضا سمجھی جائے گی۔ (ردالمحتار) اگر کسی وجہ سے عید کی نماز نہ ملی ہو تو وہ شخص تنہا عید کی نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ عید کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے۔

نماز کے بعد منبر پر دو خطبے کھڑے ہو کر پڑھنا اور دونوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر جمعہ کے خطبوں کے درمیان بیٹھتے ہیں مسنون ہے۔ امام عیدین کے خطبوں میں تکبیر کہے۔ پہلے خطبے میں نو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہے اور دوسرے خطبے میں سات مرتبہ کہے۔ عید الفطر کے خطبے میں صدقہ فطر کے احکام اور عیدالاضحیٰ کے خطبے میں قربانی اور تکبیر تشریق وغیرہ کے احکام اور مسائل بیان کرنے چاہییں۔

قضا نمازوں کے پڑھنے کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بھول جائے نماز کو یا سو جائے (غافل ہو کر) اس سے پس بدلہ اس کا یہ ہے کہ نماز پڑھ لے جس وقت یاد آئے۔'' (بخاری:597) ''غزوہ خندق میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عصر کی نماز قضاء ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے بعد پہلے عصر پھر مغرب کی نماز ادا کی۔'' (بخاری:596، مسلم:430)

جب بھی کوئی فرض نماز قضا ہو جائے تو اللہ سے توبہ (معافی) کریں اور قضا بھی پڑھیں اور دوسرے لوگوں پر ظاہر نہ کریں کہ میں قضا نماز پڑھ رہا ہوں کیونکہ گناہ کرنے کے بعد لوگوں پر اس کا اظہار کرنا دوسرا گناہ ہے۔ اگر دو تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہو گئیں اور سوائے ان نمازوں کے اس کے ذمے کسی اور نماز کی قضا باقی نہیں (یعنی عمر بھر میں کبھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی یا قضا تو ہو گئی لیکن سب کی قضا پڑھ لیں) ایسے شخص کو صاحب ترتیب کہتے ہیں، ایسا شخص جب تک ان تمام قضا نمازوں کو نہ پڑھ لے تب تک ادا نماز پڑھنا درست نہیں اور جب ان نمازوں کی قضا پڑھے تو جو نماز سب سے اول چھوٹی ہے پہلے اس کی قضا پڑھے پھر اس کے بعد والی پھر اسی طرح ترتیب سے پانچوں کی قضا پڑھے۔ اگر کسی کی قضا نمازیں پانچ فرض نمازوں سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں ترتیب ضروری نہیں اسے اختیار ہے کہ جو نماز چاہے پہلے ادا کرے اور بغیر ان نمازوں کی قضا پڑھے ادا نماز پڑھنی درست ہے۔ قضا صرف فرض اور وتر کی پڑھی جاتی ہے۔ سنتوں کی قضا نہیں۔ البتہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے تو اسی دن اگر دوپہر سے پہلے قضا پڑھے تو سنت اور فرض دونوں کی قضا پڑھے اور اگر دوپہر (زوال) کے بعد قضا پڑھے تو صرف دو رکعت فرض کی قضا پڑھے۔ اگر کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہیں اور گنتی یاد نہیں

تو اسے قضا میں نیت یوں کرنی چاہیے کہ میں پہلی فجر کی (یا ظہر یا عصر وغیرہ) جو مجھ سے قضا ہوئی نیت کرتا یا کرتی ہوں یا پہلے کی بجائے آخری کی نیت کریں تو بھی درست ہے۔ یا یوں کہیں کہ سب سے آخر میں جو مجھ سے قضاء ہوئی میں وہ پڑھ رہا ہوں۔ اس طرح ہر مرتبہ یوں ہی نیت کرنی چاہیے اور جب اندازہ ہو جائے کہ تمام قضا نمازیں ادا ہو گئیں ہیں تو قضا پڑھنا چھوڑ دیں قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں۔ نفل نماز چھوڑ کر ان کے بدلے قضا نماز پڑھیں تا کہ بری الذمہ ہو جائیں۔ نماز کے مکروہ اوقات کے علاوہ ہر وقت قضا نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ سفر میں جو نماز قضا ہوئی ہو مثلاً 4 رکعت والی نماز 2 رکعت ہی پڑھی جائے گی اگرچہ سفر ختم ہو گیا ہو۔ اگر کبھی یہ اندیشہ ہو کہ قضا نماز پڑھی تو وقتی نماز فوت ہو جائے گی تو پھر پہلے وقتی نماز پڑھے پھر قضا پڑھے۔ (ہدایہ وغیرہ) ایک دن کی تمام فوت شدہ نمازیں یا کئی دن کی فوت شدہ نمازیں ایک وقت میں پڑھ لے تو درست ہے۔ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضاء ہو گئیں تو مرنے سے پہلے وصیت کر دیں کہ میرے ذمے جتنی نمازی باقی ہیں ان کا فدیہ میرے ترکے میں سے ادا کر دیا جائے اور پھر قضاء ادا کیے بغیر انتقال ہو گیا تو اب اس کے لواحقین نمازوں کا فدیہ دے سکتے ہیں۔ (ہر نماز کا فدیہ پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے)

سجدوں کا بیان

سجدہ سہو: ''نماز میں بھول ہو جانے پر نماز کے آخر میں جو دو سجدے کیے جاتے ہیں انہیں **سجدہ سہو** کہتے ہیں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''ہر سہو میں سلام کے بعد دو سجدے ہیں''۔ (بخاری:401، ابن ماجہ:1219) نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک یا کئی واجب بھولے سے رہ جائیں یا کسی فرض یا واجب میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ اس کے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھیں تمام نمازوں میں سجدہ سہو کا حکم برابر ہے خواہ فرض ہو یا سنت یا نفل اگر نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو سے نماز درست نہیں ہوتی پھر سے نماز پڑھیں اگرچہ بھول کر چھوٹا ہو۔ (نماز کے فرائض و واجبات اس کتاب سے ملاحظہ فرمائیں)

سجدہ سہو کا طریقہ: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی آخری رکعت کے قعدہ میں فقط تشہد ''التحیات'' عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر صرف دائیں طرف سلام پھیر کر پھر **اللہ اکبر** کہتے ہوئے دو سجدے

کریں (یعنی **اللہ اکبر** کہہ کر سجدہ میں جائیں اور سجدہ کی تسبیح بھی پڑھیں پھر **اللہ اکبر** کہہ کر سجدے سے اٹھیں اور اطمینان سے بیٹھیں پھر **اللہ اکبر** کہہ کر دوسرے سجدے میں جائیں سجدہ کی تسبیح بھی پڑھیں پھر **اللہ اکبر** کہہ کر سجدے سے اٹھیں)۔ پھر بیٹھ کر **''التحیات'' درود شریف** اور **دعا** پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ اس طرح بھی کر سکتے ہیں کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد (التحیات) اور درود و دعا پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر دو سجدے کریں پھر تشہد درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

اگر نماز میں سجدہ سہو واجب تھا لیکن سجدہ سہو کرنا بھول گیا اور دونوں طرف سلام پھیر دیا لیکن اگر اسی جگہ بیٹھے ہوئے سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرا اور نہ ہی کسی سے کوئی بات کی یا کوئی ایسا کام کیا جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تو اب بھی سجدہ سہو کر لے اور پھر التحیات، درود و دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور اگر اذکار اور درود شریف وغیرہ یا کوئی وظیفہ بھی پڑھنے لگ گئے تب بھی سجدہ سہو کر لیں یعنی **اللہ اکبر** کہتے ہوئے سجدہ سہو کریں پھر **تشہد** پڑھیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں تو نماز ہو جائے گی۔

وہ صورتیں جن میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے: ● اگر کسی نے ایک رکعت میں بھولے سے ایک سجدہ کیا تو اسے چاہیے کہ قعدہ اخیرہ کی التحیات پڑھنے سے پہلے پہلے پہلی رکعت میں یا دوسری رکعت میں یا جب بھی یاد آئے تو سجدہ ادا کرے اور حسب قاعدہ سجدہ سہو کرے۔ اگر نماز مکمل کر لی اور چھوٹا ہوا سجدہ نہ کیا تو نماز کا اعادہ (دوبارہ پڑھنا) ضروری ہے۔ اگر قعدہ اخیرہ کی التحیات پڑھ لینے کے بعد یاد آیا تو سجدہ ادا کرے اور التحیات پھر پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔ حسب قاعدہ نماز مکمل کرے۔ ● فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت میں یا ان دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ چھوٹ جانے سے یا دوبارہ پڑھ لینے سے۔ ● اگر فرض نمازوں کی پہلی یا دوسری یا دونوں رکعتوں میں سورۃ نہ ملائی تو پچھلی رکعتوں میں سورۃ ملائے اور سجدہ سہو کرے۔ ● نماز واجب، نماز سنت یا نفل کی کسی بھی رکعت میں سورہ فاتحہ چھوٹ جائے یا دوبارہ پڑھ لینے سے، ● سورہ فاتحہ سے پہلے سورہ پڑھ لینے سے ● کسی رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کر لینے سے، ● وتروں میں دعائے قنوت پڑھنی بھول جانے سے وغیرہ ایسی تمام صورتوں میں سجدہ سہو کرنا چاہیے۔

اگر کسی واجب کے ادا کرنے میں کچھ تاخیر ہو جائے مثلاً کوئی شخص سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموش کھڑا رہے، سوچنے لگے، تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار دیر لگ جائے اور پھر سورۃ پڑھے تو

سجدہ سہواس پر واجب ہے۔ ● اگر تین یا چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد التحیات کے بعد درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک یا اس سے زیادہ پڑھ لیا تو یاد آنے پر کھڑا ہوا تو سجدہ سہو واجب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ کتنی رکعت پڑھی ہیں تین یا چار تو وہ شک کو چھوڑ دے اور جتنی رکعتوں پر یقین ہے ان کو بنیاد بنائے (تین یقینی ہے تو چوتھی پڑھ لے) پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھ لی ہیں تو یہ سجدے اس نماز کو جفت (چھ رکعتیں) کر دیں گے۔ اور اگر اس نے چار کی تکمیل کر لی تھی تو یہ سجدے شیطان کی ذلت و رسوائی کا باعث ہوں گے''۔ (مسلم:1272) ● اگر نماز میں شک ہو جائے کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو اسے ایک ہی سمجھنا چاہیے اور اگر دو تین میں شک ہو تو دو سمجھنی چاہییں وغیرہ۔ اور ایک رکعت شک والی پڑھ کر آخر میں سجدہ سہو کر لیں۔

سجدہ سہو کے مسائل: ● امام سے اگر کوئی ایسا کام ہو جائے جس سے سجدہ سہو لازم آتا ہے تو مقتدیوں پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوتا ہے اگر مقتدی سے کوئی بھول ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔ ● امام کے سہو سے مقتدی کو بھی سجدہ سہو کرنا ہوگا لیکن اگر مقتدی سے سہو ہو جائے تو مقتدی کو سجدہ سہو لازم نہیں کیونکہ وہ امام کے تابع ہے۔ ● امام سہو کرنے لگے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو یاد دلائے۔ اگر امام سہو سے لوٹ آئے تو بہتر ورنہ مقتدی امام کی اتباع کرے اور آخر میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے۔ ● قعدہ اولیٰ میں کوئی بھول کر کھڑا ہونے لگے اور یاد آ جائے جب تک بیٹھنے کے قریب ہو تو بیٹھ جائے سجدہ سہو نہ کرے اور اگر کوئی کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے آخر میں سجدہ سہو کرے۔ ● اگر سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا بھول جائے یا سورۃ پہلے پڑھ لے اور سورۃ فاتحہ بعد میں پڑھے تو سورۃ فاتحہ کے بعد پھر کوئی سورۃ پڑھے اور آخری قعدہ میں لازماً سجدہ سہو کرے۔ ● اگر سنت یا نفل نماز کی کسی رکعت میں سورۃ ملانا بھول جائے تو سجدہ سہو کرنا لازم ہے۔ ● اگر کوئی بھولے سے ایک رکعت میں دو رکوع کر لے یا ایک رکعت میں تین سجدے کر لے یا سورۃ فاتحہ دو بار پڑھ لے تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ ● نماز میں کئی باتیں ایسی ہو گئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو ایک ہی سجدہ سہو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

سجدہ تلاوت: قرآن کریم میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ تلاوت

واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ تلاوت ان لوگوں پر واجب ہے جن پر نماز واجب ہے۔ حیض و نفاس والی عورت، نابالغ اور مجنون پر واجب نہیں۔ سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سجدہ تلاوت کی نیت سے کھڑے ہو کر **اللہ اکبر** کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اور کم از کم تین بار **سبحان ربی الاعلیٰ** کہیں پھر **اللہ اکبر** کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں **اللہ اکبر** کہتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔ اگر بیٹھ کر سجدہ کریں تب بھی جائز ہے۔ جو چیزیں نماز کے لیے شرط ہیں وہ سجدہ تلاوت کے لیے بھی۔ یعنی وضو کا ہونا، جگہ کا پاک ہونا، بدن کا پاک ہونا، کپڑوں کا پاک ہونا اور قبلہ کی طرف سجدہ کرنا وغیرہ۔ اگر ایک آیت سجدہ کی تلاوت ایک ہی مجلس میں کئی بار کی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ اگر کسی کے ذمے بہت سے سجدہ تلاوت کرنے باقی ہیں تو اُسے جلدی ادا کر لینے چاہئیں ورنہ گناہ گار ہوگا۔

سجدہ شکر: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی خوشی کی خبر آتی یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔ (ابوداؤد: 2774، ابن ماجہ: 1394)۔ کسی دینی یا دنیاوی نعمت کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر شکر ادا کرنے کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔ سجدہ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔ اس کا وہی طریقہ ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

مسافر کی نماز

مسافر کے لیے قصر کرنے کا حکم قرآن کریم سے ثابت ہے۔

ترجمہ: ''اور جب تم زمین میں سفر کر رہے ہو تو تمہارے لیے کوئی حرج نہیں کہ تم نماز قصر کر لو (اسے نصف کر لو) اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ لوگ جو کافر ہیں وہ تمہیں آزمائش اور تشویش میں ڈال دیں گے یقیناً کافر لوگ تمہارے کھلے دشمن ہیں''۔ (سورۃ النساء :101)

حضرت عمرؓ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اب ہم کیوں قصر کرتے ہیں حالانکہ بے خوف ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' یہ اللہ کی طرف سے تمہارے لیے صدقہ (رعایت) ہے جو اللہ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے اسے قبول کرو''۔ (مسلم: 1573، ترمذی: 3034)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صراحت کے ساتھ قصر کی مسافت متعین نہیں کی تاہم صحابہؓ، تابعین اور ائمہ کرامؒ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سفر سے مسافت کا اعتبار کیا ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصر کی تھی۔ وہ تین

دن کی مسافت ہے جس کا اندازہ 48 میل (78 کلومیٹر) ہے۔لہٰذا اگر کوئی پیدل سفر کر کے تین دن میں پہنچے یا تیز رفتار سواری کے ذریعے چند گھنٹوں میں پہنچے بہر حال وہ مسافر ہوگا اور نماز میں قصر کرے گا۔

جب کسی شخص کا ارادہ اپنے علاقے سے 78 کلومیٹر یا اس سے زیادہ دور جانے کا ہو تو اپنی آبادی سے نکلنے کے بعد اس پر فرض نمازوں میں قصر کرنا واجب ہے،اور جب تک سفر میں رہے قصر نماز ہی پڑھے۔قصر صرف ان نمازوں میں ہیں جن میں چار رکعت فرض ہیں۔یعنی چار رکعت والی نماز کو دو رکعت پڑھے جیسے ظہر،عصر اور عشاء کی نماز۔(بخاری:1089) البتہ فجر،مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں وہ پوری پڑھے۔سنتوں کا یہ حکم ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے سوا اور سنتیں چھوڑ دینا درست ہے۔مسافر کو اس وقت تک قصر نماز پڑھنی چاہیے جب تک اپنے اصلی وطن نہ پہنچ جائے۔اگر کسی مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے کا ارادہ ہو تو قصر ترک کر کے پوری نماز پڑھے۔اگر غلطی سے ظہر،عصر اور عشاء کی نماز کے پورے چار فرض پڑھ لیے تو سجدہ سہو کرنا ہوگا۔اس طرح دو رکعت فرض اور دو نفل ہو جائیں گے۔اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چاروں رکعتیں پڑھے۔اگر مسافر مقیم لوگوں کو نماز پڑھائے تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے۔نماز شروع کرنے سے قبل بلند آواز سے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں آپ لوگ اپنی نماز پوری کر لیں۔اگر سفر کے دوران کئی مقامات پر ٹھہرنے کا ارادہ ہو لیکن کسی مقام پر بھی پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی تو پورے سفر میں قصر کرنا ہوگا۔اگر کسی مقام پر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو لیکن کسی وجہ سے وہاں بار بار رکنا پڑے اور اس طرح مہینوں گزر جائیں تب بھی وہاں قصر ہی پڑھنی ہوگی۔سفر کے دوران جو نمازیں قضا ہو جائیں تو گھر پہنچنے کے بعد ان کی قضا قصر ہی پڑھے۔

جمع بین الصلوٰتین: ”بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر پڑھنا فرض ہے۔“ (سورۃ النساء: 103) جس آدمی نے بغیر کسی عذر کے دو نمازوں کو ایک ہی وقت میں جمع کیا (پڑھا) وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا۔(ترمذی) لہٰذا بغیر عذر کے نمازوں کو جمع کر کے نہ پڑھا جائے۔جمع بین الصلوٰتین سے مراد دو نمازوں کو اکٹھے پڑھنا ہے۔اور بلا عذر شرعی (سفر وغیرہ) مقررہ وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا گناہ ہے۔حنفی مسلک میں دلائل کی روشنی میں حج میں عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ کسی دوسرے سفر میں جمع بین الصلاتین جائز نہیں،البتہ جمع صوری جائز ہے۔جمع صوری کا مطلب یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کر کے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری نماز کو اول وقت

میں پڑھ لیا جائے۔ اسی طرح بظاہر تو یہ معلوم ہوگا کہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ملا کر پڑھی گئیں لیکن حقیقت میں دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں پڑھی گئیں۔ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کو اس طرح جمع کرتے تھے، ظہر کو آخری وقت میں اور عصر کو اوّل وقت میں پڑھتے تھے۔ (طبرانی اوسط)

جمع بین الصلاتین کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ دوسری نماز کو وقت سے پہلے ہی پہلی نماز کے وقت میں ایک ساتھ پڑھ لیا جائے، مثلاً زوال کے بعد ظہر کے وقت میں ظہر کی نماز کے ساتھ ساتھ عصر کی نماز بھی پڑھ لی جائے اس کو جمع تقدیم کہتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کر کے دوسری نماز کے وقت میں دونوں نمازیں ملا کر ایک ساتھ پڑھ لی جائیں۔ مثلاً ظہر کی نماز کو مؤخر کر کے عصر کے وقت میں ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر پڑھ لیا جائے اس کو جمع تاخیر کہتے ہیں۔ اہل حدیث کے مسلک کے مطابق جمع صوری بھی جائز ہے، جمع تقدیم اور جمع تاخیر بھی جائز ہے۔ مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک سفر میں دو نمازیں (ظہر و عصر اور مغرب و عشاء) جمع کر کے پڑھنا جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ ہر نماز کو اپنے وقت پر الگ الگ پڑھا جائے۔

ریل گاڑی میں نماز پڑھنا: ریل میں بلا عذر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ کیوں کہ قیام فرض ہے بلا عذر شرعی بیٹھ کر پڑھنے سے نماز فرض ادا نہ ہوگی۔ ہاں اگر کوئی شخص کسی مرض یا کمزوری کے سبب ریل گاڑی کی حرکت میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، گر جانے کا خطرہ ہے تو اس کے لیے بیٹھ کر نماز جائز ہے جیسے زمین پر نماز پڑھنے کا حکم ہے کہ جو قیام پر قدرت نہیں رکھتا، بیٹھ کر پڑھے لیکن عام حالات میں لوگ چلتی ہوئی ریل میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں پھر بھی بلاوجہ بیٹھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ ان کی نماز ادا نہیں ہوتی۔ اعادہ (دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔ اگر کھڑے ہونے پر قدرت تو ہے مگر ریل میں اتنی جگہ نہیں کہ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکے تو مناسب یہ ہے کہ اس وقت تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے مگر بعد میں اس کو قضاء ادا کرنا پڑے گی کیونکہ تنگی جگہ کی وجہ سے فرض قیام ساقط نہیں ہوتا۔ ریل کی سواری میں بوقت نماز قبلہ رخ ہونا ضروری ہے۔ اگر درمیان میں ریل کا رخ بدل جانے کا علم ہو جائے تو نمازی کو چاہیے کہ اسی حالت میں اپنا رخ قبلہ کی طرف موڑ لے۔ ہاں اگر اس طرف رخ کرنے سے معذوری ہو تو جدھر بن پڑے رخ کر کے نماز پڑھے۔ جس شخص کو ریل میں متلی یا چکر آتے ہوں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی قدرت نہ رہے وہ لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ (یہی احکام ہوائی سفر اور کشتی کے سفر کے لیے بھی ہیں)۔

مریض کی نماز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نماز کھڑے ہو کر پڑھو اگر کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر پڑھو اور بیٹھ کر پڑھنے کی استطاعت بھی نہیں تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھو ان میں سے کسی پر بھی عمل نہ ہو سکے تو اشارے سے ہی پڑھ لو۔ (بخاری: 1117) گویا کہ نماز کسی حالت میں ترک نہ کرو۔

نماز میں قیام فرض ہے اس لیے جب تک کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت ہے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ اگر پوری نماز میں کھڑا ہونا ممکن نہ ہو تو جتنی دیر کھڑا رہ سکتا ہو اتنی ہی دیر قیام کرے۔ یہاں تک اگر کوئی مریض صرف تکبیر تحریمہ کہنے کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے تو کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے اور پھر بیٹھ کر نماز پوری کرے۔ اگر مریض کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا وہ بیٹھ کر رکوع اور سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ رکوع کے لیے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے۔ اگر رکوع اور سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرے۔ اور سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ جھک جایا کرے۔ سجدہ میں اشارہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو گھٹنے پر ہی رہنے دے۔ بیمار کو جس طرح آسانی ہو اسی طرح بیٹھے۔ سجدہ کرنے کے لیے تکیہ یا اونچی کوئی چیز رکھ لینا اور اس پر سجدہ کرنا درست نہیں اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں تو لیٹ کر نماز پڑھے اور رکوع و سجود اشارے سے ادا کرے اور لیٹ کر نماز پڑھنے میں اسے اختیار حاصل ہے داہنی یا بائیں کروٹ لیٹ کر قبلہ رخ منہ کر کے یا چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے گھٹنے کھڑے رکھے قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ اور منع ہے۔ سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر اونچا کرے تاکہ قبلہ کی طرف چہرہ ہو جائے۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نیچے ہونا ضروری ہے۔ تکیہ وغیرہ کوئی چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی اور گناہ ہے اگرچہ وہ چیز کسی دوسرے نے اٹھا رکھی ہو۔ (بیہقی) اگر کوئی اتنا بیمار ہے کہ سر سے اشارہ بھی نہیں کر سکتا تو نماز نہ پڑھے۔ پھر اگر ایک دن رات سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز معاف ہو گئی۔ اگر ایک دن رات سے زیادہ یہ حالت نہیں رہی تو قضا پڑھے۔ اگر فالج ہو گیا اور ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی سے استنجاء نہیں کر سکتا تو کپڑے اور مٹی کے ڈھیلے سے پونچھ کر صاف کر لے اور اگر کپڑے یا مٹی کے ڈھیلے سے پونچھنے کی قوت بھی نہیں رکھتا تو بھی نماز قضاء نہ کرے، اسی طرح نماز پڑھے۔ اور اگر بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اس

کے بدلنے میں بہت تکلیف ہوگی تو اسی پر نماز پڑھ لینا درست ہے۔(عالمگیری)

حکیم یا ڈاکٹر نے کسی کی آنکھ بنائی اور ملنے جلنے سے منع کر دیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتا رہے۔(درمختار)

اگر بیمار کی نمازیں قضاء ہوگئیں تو وہ تندرست ہوکر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے ہی پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری کی حالت میں پڑھنے کی اجازت ہے۔مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اور اگر صحت کی حالت میں نماز قضاء ہوئی اور بیماری کی حالت میں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے۔بیماری کی حالت میں صحت کی طرح سے پڑھنا واجب نہیں۔(عالمگیری)

نماز کی اقسام: نماز کی اقسام اور ان کے پڑھنے کا طریقہ پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔اب ان کو مختصر طور پر ذہن نشین کرنے کے لیے لکھا جاتا ہے۔

(1) فرض نمازیں: فرض نمازوں کی رکعات دن رات میں جمعہ کے دن پندرہ (15) اور دوسرے دنوں میں سترہ رکعت ہیں۔دو فرض فجر کے وقت۔چار فرض ظہر کے وقت اور جمعہ کے دن بجائے چار رکعت کے دو رکعت فرض۔عصر کے چار رکعت فرض۔مغرب کے تین رکعت فرض۔عشاء کے 4 رکعت فرض۔یہ نمازیں فرض عین (ہر ایک پر فرض) ہیں۔قیامت کے دن ان کے بارے میں باز پُرس ہوگی۔

(2) واجب نمازیں: وتر اور عیدین کی نمازیں واجب ہیں۔وتر کی تین رکعت جو عشاء کی نماز کے بعد اور عیدین کی نماز دو رکعت سال بھر کے بعد۔ان کے علاوہ جو نماز نذر (منت) کی جائے وہ بھی ادا کرنا واجب ہے ہر نفل شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں۔

(3) مسنون و مستحب نمازیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں (موکدہ) پڑھے اس کے لیے بہشت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ان کو مکمل کرنا اور فاسد ہوجانے کی صورت میں اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔فجر کے فرض سے پہلے دو رکعت سنت۔ظہر کی چھ رکعت سنتیں۔چار فرض سے پہلے 2 فرض کے بعد''۔نبی ﷺ نے فرمایا ''فجر کی دو رکعت سنت مجھے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بھی بہتر ہیں''۔(مسلم:1688) ''جو شخص عصر سے پہلے 4 رکعت (سنت) پڑھے اللہ اس پر رحمت کرے گا''۔(ترمذی) مغرب کے فرض کے بعد کی دو رکعت۔عشاء کے فرض کے بعد کی دو رکعت۔نماز تہجد۔تحیۃ المسجد۔نماز تراویح بیس رکعات نماز۔احرام۔نماز کسوف دو رکعت۔نماز خسوف دو رکعت۔وتر کے بعد دو رکعت۔نماز استخارہ۔نماز سفر (دو رکعت نفل) نماز حاجت صلوٰۃ اوابین۔صلوٰۃ تسبیح۔نماز توبہ وغیرہ۔مستحب نمازیں ہیں۔

نفل نمازوں کے اوقات اور فضیلت

نفل نماز سے مراد ہر وہ نماز ہے جو فرض اور واجب کے علاوہ ہو چاہے وہ سنت موکدہ ہو یا سنت غیر موکدہ ہو یا مستحب ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نفل نماز سے بندہ اللہ کا قرب پاتا اور اللہ اُسے اپنا دوست بنا لیتا ہے۔'' (بخاری:6502)

''قیامت کے دن نماز کے فرائض کی ادائیگی میں نقص و کمی کو نوافل سے پورا کیا جائے گا''۔

(ترمذی:413،ابن ماجہ:1426،نسائی)

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کا بیٹھ کر نماز پڑھنا نصف نماز کے برابر ہے''۔ (مسلم،ابوداؤد، نسائی) نفل اگر کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر ادا کیے جائیں تو پورا ثواب ملے گا۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ربیعہ بن مالک اسلمیؓ کو کہا ''مانگو'' وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا'' تم اپنے اس معاملے میں سجدوں کی کثرت کے ذریعے میری مدد کرو۔'' (مسلم:1094)

نوافل مکروہ اوقات کے علاوہ جب چاہیں جتنے چاہیں پڑھیں۔نفل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے مگر بغیر عذر بیٹھ کر پڑھنے سے ثواب آدھا ملے گا۔اشراق، چاشت، زوال، اوابین،تہجد ان کے علاوہ تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور صلوٰۃ التسبیح وغیرہ نفل نمازیں ہیں۔

نماز اشراق: اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔طلوع آفتاب سے تقریباً 20 منٹ بعد یہ نماز پڑھی جاتی ہے۔سورج نکلنے کے بعد کم و بیش ایک گھنٹے کے اندر یہ نماز پڑھ لینی چاہیے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی فجر کی نماز جماعت سے ادا کرے اور پھر بیٹھا ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ پھر طلوع آفتاب کے بعد دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے اس کو مقبول حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے اور تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (ترمذی:586،ابوداؤد:1287)

اشراق سے متعلق حدیث قدسی: حضرت ابوذر غفاریؓ رسول پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' اے ابن آدم تو دن کے شروع میں چار رکعت (یعنی اشراق) پڑھ لیا کر میں دن کے آخر تک تیری کفایت کروں گا۔'' (ابوداؤد:1289،ترمذی:475)

اگر فجر کی نماز کے بعد دنیاوی کاموں میں لگ جائیں مگر زبان سے ذکر الٰہی کرتے رہیں پھر اشراق کی نماز پڑھیں تو بھی درست ہے لیکن ثواب کم ہو جائے گا۔

نماز چاشت (صلوۃ الضحٰی): اس نماز کا وقت سورج میں گرمی پیدا ہونے سے (سورج نکلنے کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد) لے کر زوال سے پہلے تک ہے۔ آخری وقت افضل ہے۔ اس نماز کی رکعت کم از کم دو زیادہ سے بارہ اور اوسط آٹھ (بخاری: 357، مسلم: 1663) ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاشت کی نماز کی بارہ رکعت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی: 473، ابن ماجہ) ایک اور روایت ہے کہ مفلسی اور نماز چاشت اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ بعض روایات میں اس نماز کو صلاۃ الاوابین بھی کہا گیا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے ''جسم کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ہر صبح تمہارے ہر جوڑ و عضو پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ کہا تو ہر لفظ ایک ایک صدقہ شمار ہو جاتا ہے۔ بھلائی کی ترغیب دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے۔ اشراق یا چاشت کی دو رکعت پڑھ لے ان سب کی طرف سے کافی ہیں۔ (مسلم: 1671، ابوداؤ: 1286)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے تین کاموں میں وصیت فرمائی جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔ وہ یہ کہ ہر ماہ تین روزے رکھوں، نماز چاشت کا اہتمام کروں، سونے سے پہلے وتر پڑھوں۔ (بخاری: 1178، مسلم: 721)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو آدمی چاشت کے نفلوں کی نگہداشت کرے گا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں گو وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

جس نے چاشت کی بارہ رکعت پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور تین بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اس کی بڑی فضیلت ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

نماز اوّابین: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کی نماز کے بعد کسی سے بات کیے بغیر دو یا چار رکعت نفل پڑھے اس کا درجہ علیین میں بلند کیا جائے گا (مصنف ابن ابی شیبہ: 5986) اور اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے کسی نے مسجد اقصیٰ کے اندر ذکر الٰہی کیا۔ مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد کم از کم چھ

رکعت اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت نفل پڑھیں اس کو نماز اوابین کہتے ہیں۔ بعض فقہاء کے مطابق سنت مؤکدہ کو ملا کر 6 رکعت پڑھنے سے بھی اس نماز کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔ اس کا وقت نماز مغرب کے بعد سے نماز عشاء کے وقت ہونے تک ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اور اس دوران کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو اس کو بارہ برس کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔ ایک اور روایت میں ہے جس نے بیس رکعت پڑھیں اللہ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ترمذی:435، ابن ماجہ:256) ایک اور حدیث میں فرمایا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (طبرانی) افضل ہے کہ دو رکعت کے بعد سلام پھیریں اور ہر رکعت میں سورہ اخلاص تین بار پڑھیں۔

نمازِ تہجد: ''اور شب کے کچھ حصے میں تہجد پڑھا کیجیے یہ آپ کے لیے خدا کا مزید فضل ہے۔ قریب کہ خدا آپ کو (دونوں عالم میں) پسندیدہ مرتبے پر فائز فرمائے''۔ (بنی اسرائیل:79) ''اور جو وہ اپنے پروردگار کے آگے سجدہ کر کے اور (عجز و ادب سے) کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں''۔ (الفرقان:64)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز شب میں پڑھی جانے والی تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم:2755) "شب کی آخری گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے، میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کا سوال پورا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے میں اس کو بخش دوں۔" (بخاری:1145، 606، مسلم:1766)

اس نماز کا وقت آدھی رات کے بعد صبح صادق تک ہے تہجد کے لیے افضل وقت اگر رات کے تین حصے کریں تو پچھلا حصہ ہے اس نماز کی کم از کم رکعت دو اوسط چار یا آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہیں۔ جو شخص تہجد کا عادی ہو تو اسے یہ نماز چھوڑنی نہیں چاہیے اللہ کو سب سے پیارا وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو (بخاری:5861) تہجد سے پہلے دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھیں۔ (مسلم) تہجد کے نوافل میں قیام کو لمبا کرنا مستحب ہے اگر زیادہ قرآن یاد نہ ہو تو سورۃ اخلاص کثرت سے پڑھیں یعنی 3 بار یا 10 بار یا 20 بار یا 50 بار یا 100 بار وغیرہ۔ (تہجد کے وقت کی دعائیں صفحہ 205 پر دی گئی ہیں۔)

رات کے آخری تہائی گھنٹوں کا تعین: رات کے آخری تہائی گھنٹوں کا تعین اس طرح کیا جاتا ہے کہ سورج غروب ہونے سے لیکر طلوع فجر تک کے کل وقت کو تین حصوں میں تقسیم کریں، رات کے پہلے دو حصے دو ثلث کہلاتے ہیں جبکہ تیسرا حصہ آخری تہائی ہوگا۔

تحیۃ الوضو۔تحیۃ المسجد: وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں اس کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پورے خلوص سے پڑھ لیا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ (مسلم:538) غسل کے بعد بھی ان دو رکعتوں کا پڑھنا سنت ہے اس لیے کہ غسل کے ساتھ وضو بھی ہو جاتا ہے۔اس کی اول رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔تحیۃ الوضو پڑھنے کا ثواب اس وقت تک ہے جب تک اعضا وضو کے پانی سے خشک نہ ہوں اسی طرح تحیۃ المسجد بھی پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے بغیر نہ بیٹھے اور ان رکعتوں کو ہلکا پڑھے''۔(بخاری:444،مسلم) ہلکی رکعت سے مراد ہے کہ چھوٹی قراءت کرے۔

صلوٰۃ التسبیح: اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت وثواب ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے چچا! کیا میں آپ کو عطا نہ کروں، کیا میں آپ کو بھلائی نہ پہنچاؤں، کیا میں آپ کو نہ دوں کیا آپ کے ساتھ احسان نہ کروں۔ دس ایسی باتیں ہیں کہ جب آپ انہیں کرو تو اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ بخش دے گا۔اگلا، پچھلا، پرانا، نیا، جو بھول کر کیا، جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا، پوشیدہ اور ظاہر۔" پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی۔ پھر فرمایا: "اگر آپ سے ہو سکے تو یہ نماز روزانہ ایک بار پڑھو اگر نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک بار (جمعۃ المبارک کا ذکر بھی آیا ہے) یہ بھی نہ ہو سکے تو مہینہ میں ایک بار یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار پڑھو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار پڑھو۔ نیز فرمایا: اگر تمہارے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذرات کے برابر تو بھی اللہ کریم معاف فرمائے گا۔" (ترمذی، ابن ماجہ:1387، ابوداؤد:1297)

پڑھنے کا طریقہ: یہ چار رکعت ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اول رکعت میں ثناء کے بعد پندرہ **(15)** مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترجمہ:۔ اللہ پاک ہے اور اللہ تمام تعریفوں کے لائق ہے۔ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔

پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ، سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھ کر 10 بار یہ کلمات پڑھیں پھر رکوع کریں اور رکوع کی تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم) پڑھنے کے بعد 10 بار یہ کلمات پڑھیں پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد پڑھ کر کھڑے کھڑے 10 بار یہی کلمات پڑھیں پھر سجدے میں جائیں سجدے کی تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) پڑھ کر 10 بار یہ کلمات پڑھیں پھر دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر 10 بار یہ کلمات پڑھیں پھر دوسرے سجدے میں جائیں اور سجدے کی تسبیح (سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی) پڑھ کر 10 بار یہ کلمات پڑھیں اس طرح ہر رکعت میں پچھتّر (75) بار پڑھیں اس طرح چار رکعتوں میں کل تین سو (300) بار یہ کلمات پڑھے جائیں گے اس کے پڑھنے کا دوسرا طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ ثناء، سورہ فاتحہ اور کوئی بھی سورہ پڑھ کر پندرہ بار یہ کلمات پڑھیں۔ باقی اوپر والے طریقے کے مطابق پڑھیں۔ دوسرے سجدے سے اٹھنے کے بعد بیٹھ کر دس بار اسی کلمے کو پڑھیں۔ اس طریقے سے ایک رکعت میں پچھتّر بار کی تسبیح پوری ہو جائے گی۔

اس نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورہ التکاثر دوسری میں والعصر تیسری میں الکافرون اور چوتھی میں سورہ اخلاص پڑھنا مستحب ہے ایک اور روایت میں پہلی رکعت میں سورۃ الزلزال دوسری میں سورۃ العادیات تیسری میں سورہ النصر چوتھی میں سورہ اخلاص پڑھنا مستحب ہے ورنہ جو چاہیں سورہ پڑھیں۔ اس نماز کو ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے ویسے جب چاہے پڑھیں سوائے مکروہ اوقات کے۔ تسبیح انگلیوں پر نہ گنیں، ہوسکیں تو دل میں شمار کریں، ورنہ انگلیاں دبا کر پڑھیں۔

اگر اس نماز کی تسبیح میں کوئی بھول ہو جائے تو دوسرے بڑے رکن میں پڑھ لیں مثلاً رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو قومہ میں نہ پڑھے بلکہ سجدہ میں بیس بار پڑھ لے اور اگر قیام میں بھول گیا تو رکوع میں پڑھ لے اول سجدہ میں بھول گیا تو دوسرے سجدہ میں پڑھ لے۔

نوافل سفر: سفر پر جانے سے پہلے اور آنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔ (بخاری: 4677،

مسلم:7016) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز اپنے پیچھے نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتیں ہیں۔(طبرانی)

نماز استخارہ

استخارے کے لغوی معنی ہیں خیر طلب کرنا، یعنی اس دعا کے ذریعے سے انسان اللہ سے خیر طلب کرتا ہے۔حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم اسی طرح فرماتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔"جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھو، سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھو اور اپنی حاجت (جیسے نکاح سفر ملازمت، کاروبار وغیرہ) اپنے ذہن میں رکھے بالخصوص جبکہ ھذا الامر زبان سے ادا کرے"۔(بخاری:1162، ابو داؤد:1538، ترمذی:480، مسلم)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ط فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ۔اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ط

ترجمہ:۔اے اللہ میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم اور تیری قدرت کے ساتھ طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں اور تو (سب کچھ) جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔اے میرے اللہ! تو ہی جانتا ہے کہ اگر یہ کام میرے لیے بہتر ہے۔میرے دین ومعیشت

اور انجام کار میں اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور آسان کردے اور اس میں میرے لیے برکت عطا فرما۔ اگر میرے لیے یہ کام برا ہے میرے دین و معیشت اور انجام کار میں۔ اس وقت اور آئندہ میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور کردے اور جس کام میں میرے لیے بہتری ہو مجھے نصیب فرما دے۔ پھر مجھے اس سے راضی کردے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے انس رضی اللہ عنہ جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ (طلب خیر و مشورہ) کرلیا کرو اس کے بعد غور کرو جو بات تمہارے دل میں آئے اسی میں بھلائی ہے''۔ (ابن السنی)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے استخارہ نہ کرنا بد قسمتی ہے۔ (ترمذی)

مشائخ کرام سے منقول ہے کہ دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سورہیں اللہ تعالی خواب کے ذریعے یا اور کسی طرح جو اس کے حق میں بہتر ہوگا کھول دے گا۔ یا پھر دل میں جو بات زیادہ جمتی ہو اس پر عمل کریں۔ بہتر ہے کہ سات دن استخارہ کریں۔ (حصن حصین) جب آپ یہ مسنون استخارہ کر کے کوئی کام کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور اس کام میں بہتری کی صورت پیدا کرے گا اور بُرائی سے بچائے گا۔ نماز کے مکروہ اوقات کے علاوہ استخارہ دن یا رات میں کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ مستحب ہے اس دعا کے شروع اور آخر میں حمد و ثناء اور درود بھی پڑھ لیں۔ اس نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنا مستحب ہے۔ استخارہ خود کرنا چاہیے۔ دوسروں سے استخارہ کرانے کی قرآن اور سنت میں کوئی دلیل نہیں۔ نجومیوں، دست شناسوں اور دوسرے اسی قسم کے لوگوں کے پاس جا کر مستقبل کے حالات معلوم کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

استخارہ کی مختصر مسنون دعا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے تھے:

''اَللّٰھُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ''

(اے اللہ میرے لیے پسند فرما اور تو ہی جو بہتر ہو مجھے چھانٹ کردے دے) (ترمذی:3516)

جب بھی کسی معاملے میں تردد ہو کہ یہ کام پہلے کروں یا کوئی دوسرا یا کوئی وقت یا ہنگامی فیصلہ کرنا ہو تو اس دعا کو پڑھ کر کام کرلیں۔ ان شاء اللہ خیر ہوگی۔ اس دعا کو بکثرت پڑھنا بہترین عمل ہے۔

نماز حاجات

1۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو یا کسی بندے سے کوئی کام ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ط سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ ط لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ O ط (ترمذی:479، ابن ماجہ:1384)

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بڑا ہی بردبار کرم کرنے والا ہے، پاک ہے اللہ جو عرش عظیم کا رب (مالک) ہے، اور سب تعریف (مخصوص) ہے اللہ رب العالمین کے لیے، (اے اللہ) میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اسباب تیری رحمت کے، اور تیری بخشش کے اور حصہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے، اے اللہ تو میرے کسی گناہ کو بغیر بخشے مت چھوڑ، اور میری کسی فکر (و پریشانی) کو بغیر دور کیے مت چھوڑ۔ اور میری کسی ایسی حاجت کو جو تیری مرضی کے موافق ہو بغیر پورا کیے مت چھوڑ، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

پھر اللہ تعالی سے اپنی حاجت کیلئے سوال کریں۔

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک نابینا صحابی نے اپنی بینائی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم صبر کرو تو بہت اجر پاؤ گے اور اگر کہو تو میں دعا کروں انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ آپ دعا فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھو اس کے بعد یہ دعا کرو (ترمذی:3578۔ ابن ماجہ:1385) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق اس دعا کے بعد اللہ تعالی نے ان کی بینائی لوٹا دی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ

الرَّحْمَةِ ط یَا مُحَمَّدُ! اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّھْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ط

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جو رحمت والے نبی ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں توجہ کی ہے تا کہ پوری ہو اے اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

3۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رماتے ہیں کہ جس کسی کو بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرنا ہو یا اس کو کوئی سخت مشکل درپیش ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز صلوٰۃ حاجت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد **آیت الکرسی** اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد **آمن الرسول** سے آخر تک (سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات) پڑھے پھر سلام کے بعد یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر حاجت پوری ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُؤْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ ج وَّیَا صَاحِبَ کُلِّ فَرِیْدٍ ج وَّیَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ ج وَّیَا شَاھِدًا غَیْرَ غَآئِبٍ ج وَّیَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ج یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

ترجمہ: اے اللہ! اے ہر تنہا شخص کے غم خوار، اور اے ہر اکیلے کے ہمدم اے وہ قریب جو ہم سے کہیں دور نہیں اے وہ حاضر جو کہیں غائب نہیں اور اے وہ غالب جو کسی سے مغلوب نہیں اور اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور اے دوسروں کو تھامنے والے اور اے بزرگی بخشش کے مالک (کنز العمال، مسند الفردوس)

4۔ جب کوئی حاجت پیش آئے تو اس کے لیے دو یا چار رکعت نفل پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار آیت الکرسی پڑھیں اور باقی تین رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سورہ فلق اور سورہ الناس ایک ایک بار پڑھیں اور یہ ایسے ہے جیسی شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ (ابوداؤد) نماز کے بعد اول اور آخر درود شریف پڑھ کر دعا مانگیں۔ (نماز حاجت کا ایک اور طریقہ پیر کی رات کے نوافل میں بھی لکھا گیا ہے۔)

5۔ حضرت شافعیؒ کی بیاض میں لکھا ہے کہ یہ نماز ہزار حاجات کے واسطے ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کسی عابد کو سکھائی تھی۔ دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں۔ اول رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ

الکافرون دس بار اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھ کر نماز پوری کر کے سلام پھیریں۔ اس کے بعد سجدے میں جائیں اور اس میں دس بار درود شریف اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور دس بار رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ O پڑھ کر اپنی حاجتیں مانگیں انشاء اللہ سب حاجات پوری ہوں گی۔

نماز توبہ: ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اگر کسی شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ آیت پڑھی: وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ O۔ ترجمہ: جنھوں نے بے حیائی کا کوئی کام کیا یا اپنی جانوں پر ظلم کیا پھر اللہ کو یاد کیا اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگی تو اللہ ان کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ (آل عمران:135)، (ترمذی:3066، ابوداؤد، ابن ماجہ:1395)

نماز خسوف (چاند گرہن) وکسوف (سورج گرہن): حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں خاص اس دن جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؓ (شیر خوار) کا انتقال ہوا۔ سورج کو گرہن لگا تو بعض لوگوں نے کہا کہ سورج کو یہ گرہن ابراہیمؓ کے انتقال فرما جانے کی وجہ سے لگا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند گرہن کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں لگتا (بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اہم نشانیاں ہیں) پس جب تم ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں نماز پڑھو اور اس سے خوب دعا کرو۔ (بخاری:1043، مسلم:2122)

چاند گرہن کو **خسوف** کہتے ہیں۔ چاند گرہن کے وقت دو رکعت نماز دیگر نوافل کی طرح انفراداً (تنہا) پڑھنا مسنون ہے۔ اس میں جماعت مسنون نہیں۔ اس کا طریقہ عام نوافل کی طرح ہے۔ سوائے اس کے کہ نیت صلوۃ الخسوف کی ہوگی۔ سورج گرہن کو **کسوف** کہتے ہیں۔ سورج گرہن کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔ اور اگر تنہا پڑھ رہا ہو تو دو سے زیادہ جتنی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

اس نماز کا بھی وہی طریقہ ہے جو عام نوافل کا ہے۔ اگر حاضرین میں جامع مسجد کا امام ہو تو کسوف یعنی سورج گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔ اس نماز کیلئے اذان اور اقامت نہیں ہے۔ لوگوں کو جماعت کیلئے جمع کرنا مقصد ہو تو اعلان کر دیا جائے اور اس نماز میں طویل قراءت اور لمبے لمبے رکوع اور سجدے کرنا مسنون ہے اور اس نماز میں قراءت آہستہ آواز سے کی جائے گی۔ نماز کے بعد امام دعا میں مصروف ہو جائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں یہاں تک کہ سورج گرہن ختم ہو جائے۔ اگر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو دعا ختم کر کے نماز ادا کرنی چاہیے۔

ہر مشکل کے لیے نماز: ''اے ایمان والو! مدد مانگو صبر اور نماز کے ساتھ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔ (البقرۃ:153)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو فوراً نماز میں لگ جاتے۔ (ابوداؤد) جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو، رنج و غم ہو، دشمن کا ڈر یا سخت آندھی چلے، بجلی گرے یا کوئی وبا پھیل جائے تو جماعت کے بغیر اپنے اپنے گھروں میں نفل پڑھیں۔ (مراقی الفلاح وغیرہ)

ماہ محرم الحرام کی فضیلت و نوافل: "یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہے اور یہ (تعداد) اسی دن سے ہے جب سے آسمان اور زمین کو اس نے پیدا فرمایا تھا۔ ان میں سے چار حرمت و ادب والے مہینے ہیں۔" (التوبۃ:36)

محرم کو محرم اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حرمت (قابل احترام) والا مہینہ ہے اور حرمت والے مہینوں میں ظلم و ستم کرنا دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ گناہ کا باعث ہے اور نیک اعمال کرنا عظیم اجر و ثواب کا باعث ہے۔ حرمت والے مہینے ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب ہیں۔ (بخاری:2958)

محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے اس مہینے کی دسویں تاریخ کو یوم عاشورہ کہا جاتا ہے جس کی بہت زیادہ عظمت و فضیلت ہے۔ اس ماہ میں روزے رکھنا مسنون ہے۔ خاص طور پر نویں اور دسویں محرم کا روزہ۔

حضرت عباسؓ سے مروی ہے جو کوئی عاشورے کے دن کھانے میں وسعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دستر خوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا۔ (درالمنثور)

عاشورہ کے دن کے نوافل: جو کوئی چار رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچاس بار سورۃ اخلاص پڑھے۔ اللہ تعالیٰ پچاس برس کے پچھلے اور پچاس برس کے آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لیے ہزار محل نور کے جنت میں اوپر کے درجہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، کتاب العمل

بالسنۃ) جو شخص عاشورہ کے دن چار رکعت نماز دو سلاموں (دو دو رکعت کر کے) کے ساتھ پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الزلزال، سورۃ کافرون، سورۃ اخلاص ایک ایک بار پڑھے نماز کے بعد ستر بار درود شریف پڑھے۔ان کا بہت ثواب ہے۔(غنیۃ الطالبین)

یوم عاشورہ کی اہمیت: اس دن اللہ تعالیٰ نے عرش و کرسی، آسمان و زمین، سورج، چاند، ستارے جنت اور لوح و قلم پیدا فرمائے۔اس دن حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی، اس دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اس دن وہ جنت میں داخل کیے گئے۔اس دن حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے اور اسی دن انہیں آتش نمرود سے نجات ملی، فرعون کو عاشورہ کے دن دریا میں غرق کیا گیا۔حضرت یحییٰؑ کی پیدائش عاشورہ کے دن ہوئی۔اس دن حضرت ایوبؑ کو سخت بیماری سے شفاء نصیب ہوئی۔حضرت یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے اسی دن نجات ملی۔قیامت بھی عاشورہ کے دن ہوگی۔اسی دن حضرت امام حسینؓ کی شہادت ہوئی وغیرہ۔(غنیۃ الطالبین، نزہۃ المجالس، معارف القرآن)

ماہ رجب کی فضیلت و نوافل: حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رجب خدا کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔اللہ کے مہینہ سے مراد ہے کہ اللہ کی رحمت کے واسطے مخصوص ہے۔(الجامع الصغیر:4889) ماہ رجب چار ادب والے مہینوں میں سے ایک ہے۔اس میں قتال (لڑائی) کرنا حرام ہے۔

حدیث ہے جو شخص ماہ رجب کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھتا ہے اس نے گویا تمام مہینے کے روزے رکھے اور اگر کسی نے سات روزے رکھے تو اس پر دوزخ کے سات دروازے بند کر دیئے جائیں گے اور اگر کسی نے آٹھ روزے رکھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جو شخص دس روزے رکھتا ہے تو اس کو غیب سے پکارا جاتا ہے کہ اللہ نے تمہارے سب گناہ بخش دیئے ہیں اب تم آئندہ کے لیے نیک اعمال کرو۔حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ماہ (رجب) میں تین روزے بروز جمعرات، جمعہ اور ہفتہ رکھیں جائیں تو ان کا ثواب نو سو سال کی عبادت کے برابر ہے۔(غنیۃ الطالبین للسیوطی) اس مہینے کی پانچ راتیں عبادت کے لحاظ سے اہم ہیں پہلی، پندرہویں اور آخری تین راتیں۔اس مہینے کی ستائیسویں رات کو واقعہ معراج ہوا، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد الحرم سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ پھر وہاں سے عرش تک لے جایا

گیا۔ حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مسلمان اس ماہ میں تیس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیں گے اور تمام مہینہ روزہ رکھنے والوں اور سال بھر نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب عطا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان نفلوں کو پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا جو پہلی شب رجب میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الکافرون تین بار اور سورۃ اخلاص تین بار اور نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ کلمات پڑھے پھر ہاتھوں کو چہرے پر مل لے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں سب ملک اسی کا ہے، اسی کے لیے حمد ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے وہ خود ہمیشہ سے زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آتی، نیکی اس کے ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، جسے تو عطا کرتا ہے کوئی اسے روک نہیں سکتا اور جسے تو روک دے اسے کوئی دینے والا نہیں، تیری مرضی کے علاوہ کوئی شخص کوشش کرے تو وہ لاحاصل ہے۔

حضورؐ نے فرمایا اور دس رکعتیں وسط ماہ میں پڑھو اس طرح کہ سورہ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں تین بار سورہ الکافرون اور تین بار سورہ اخلاص پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر کہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِتْرًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ط

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، تمام ملک اسی کا ہے، اسی کے لیے حمد ہے وہی سب کو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ ہمیشہ سے ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، سب نیکیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں، وہ ہر چیز

پر قادر ہے۔ وہ یکتا ہے، اس کی کوئی نظیر نہیں وہ یگانہ و یکتا ہے، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔

دس رکعتیں ماہ رجب کے آخر میں اسی ترتیب سے پڑھے پھر ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا پڑھے اور ہاتھوں کو چہرہ پر مل لے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ O وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

ترجمہ: ’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، اسی کے ہاتھ میں ہر بھلائی ہے وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، ہمارے آقا حضرت محمدؐ پر اور آپؐ کی پاک آل پر اللہ کی رحمت ہو، اونچے مرتبے والے اللہ کے بغیر نہ کوئی قوت ہے اور نہ طاقت۔‘‘

پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اس کو ہر رکعت کا ثواب ہزار رکعتوں کے برابر ملے گا۔ (غنیۃ الطالبین، کتاب العمل بالسنۃ)

اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلۃ الرّغائب (مقاصد کی رات) ہے رسول پاکؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی رجب کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھتا ہے اور پہلے جمعہ کی اس رات میں نماز مغرب کے بعد بارہ رکعت نفل (دو دو کر کے پڑھے)۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد انا انزلنا (سورۃ القدر) تین بار اور سورہ اخلاص بارہ بار پڑھے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر بار یہ درود پڑھے۔ ’’اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمْ‘‘ پھر سجدہ میں جا کر ستر بار یہ دعا پڑھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ترجمہ: ’’وہ ہر عیب سے پاک فرشتوں اور روح القدس کا رب ہے۔‘‘ اور پھر سر اٹھائے اور ستر مرتبہ کہے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْاَعْظَمُ O ترجمہ: اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما گناہوں کو معاف فرمادے جن کو تو جانتا ہے بے شک تو غالب اور بہت بڑا ہے۔ پھر پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے اور سجدہ کی حالت ہی میں اللہ سے اپنی مراد مانگے تو اس کی مراد پوری ہوگی اور اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ستائیسویں (27) رجب کو رات کو عبادت کرے اور دن کو روزہ رکھے اس کو سو سال روزہ رکھنے والے اور سو سال کی راتوں میں عبادت کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (شعب الایمان: 3811) روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب 27 رجب آتی تو اعتکاف میں ہوتے اور نماز ظہر کے بعد چار رکعت نفل اس طرح پڑھتے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بار معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس) تین مرتبہ سورہ قدر اور پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتے پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ (غنیۃ الطالبین)

ماہ شعبان کی فضیلت و نوافل: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ بڑی برکتوں اور رحمتوں کا ہے۔ لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات بھی شعبان کی ۱۵ ویں رات سے زیادہ فضیلت والی نہیں اس رات اللہ تعالیٰ ہر ایک کے لیے آئندہ سال میں ہونے والے تمام امور کے فیصلے اور احکامات (رزق، شادی، اولاد، حج، موت، بیماری، فراخت، تنگی، خوشی، غمی وغیرہ) فرشتوں کے سپرد فرما دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ماہ میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب شعبان کا چاند دیکھتے تو قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے اور لوگ اپنے مالوں میں سے زکوٰۃ نکالتے تاکہ کمزور اور محتاج لوگ رمضان المبارک کے روزے رکھنے پر قادر ہو سکیں۔ اس مہینے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجا کریں۔ (غنیۃ الطالبین)

شب براءت کی فضیلت و نوافل: شعبان کی پندرھویں شب کی بہت فضیلت ہے اس رات کو عبادت کریں اور دن کو روزہ رکھیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس رات اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا ہے اور اعلان کروایا جاتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت کا طالب میں اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی مانگنے والا میں اسے عطا کروں۔ ہے کوئی مصیبت میں پھنسا ہوا اسے آزاد کروں۔ (ابن ماجہ: 1447، بیہقی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ شعبان کی درمیانی شب (پندرھویں شب) میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور بنوکلب (ایک قبیلہ جو سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا) کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ (ترمذی: 987، مسند احمد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چار راتوں (رات کے شروع سے طلوع فجر تک) میں خیر و سعادت کے دروازے کھول دیتے ہیں اور پانی کی طرح نیکیاں

برساتے ہیں۔1۔عید الاضحیٰ کی رات۔2۔عید الفطر کی رات۔3۔نصف شعبان کی رات۔4۔عرفہ کی رات اذان فجر تک۔سعیدؒ فرماتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن ابی نجیح نے پانچ راتیں بتائیں جن میں ایک جمعہ کی رات شامل ہے۔جوکوئی اس رات چار رکعت نفل ہر رکعت میں پچاس بار سورۃ اخلاص پڑھے اور پندرھویں شعبان کے دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس برس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔(غنیۃ الطالبین)اس شب میں صلوٰۃ التسبیح،قرآن شریف درود شریف اور استغفار پڑھیں۔اس رات سورۃ یٰسین پڑھنے والے کے رزق میں برکت،عمر میں اضافہ اور ناگہانی آفات سے سے حفاظت رہے گی۔سورۃ دخان سات مرتبہ پڑھنے والے کی ستر دنیاوی اور ستر اُخروی حاجات پوری ہوں گی۔

صلوٰۃ الخیر: پندرھویں شعبان کی رات کو ایک نماز جسے **صلوٰۃ الخیر** کہتے ہیں اس میں ایک ہزار 1000 بار سورہ اخلاص سو رکعت نفل پڑھتے ہیں اسطرح کہ ہر رکعت میں دس بار سورۃ اخلاص پڑھیں۔اس نماز کے فضائل اور ثواب بے انتہا ہیں۔حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے تیس صحابیوں نے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نماز پڑھنے والے پر ستر بار نگاہ ڈالتا ہے اور ہر نگاہ میں اس کی ستر حاجتیں پوری کرتا ہے۔جن میں سب سے ادنیٰ حاجت اس کے گناہوں کی بخشش ہے۔اس نماز کو ان چودہ راتوں میں بھی پڑھنا مستحب ہے جن میں جاگ کر عبادت کرنا مستحب ہے۔(غنیۃ الطالبین)

ماہ رمضان کی فضیلت و نوافل: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ماہ رمضان کو نیکیوں کا موسم بہار قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس مہینے کے روزے تم پر فرض کئے گئے ہیں اور اس کی رات کے قیام یعنی نماز تراویح کا بہت ثواب رکھا ہے۔جو شخص اس مہینے میں غیر فرض عبادات (سنت و نفل) ادا کرے گا تو دوسرے مہینوں کے فرضوں کے برابر ثواب ملے گا،اس مہینے میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔اس مہینے کا پہلا عشرہ (دس دن) رحمت کا،دوسرا مغفرت اور تیسرا دوزخ سے نجات کا ہے۔(الترغیب:1483،مشکوٰۃ،بیہقی)

وظائف رمضان: جو رمضان مبارک کی پہلی رات چاند دیکھنے کے وقت سورۃ فتح پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے سال بھر کی روزی کشادہ کر دیتا ہے۔رمضان المبارک میں ہر روز عشاء و تراویح کی نماز کے بعد تین بار کلمہ طیبہ پڑھیں پہلی بار پڑھنے سے گناہوں کی مغفرت ہوگی دوسری بار پڑھنے سے دوزخ کی آگ سے آزادی ملے گی اور تیسری بار پڑھنے سے جنت کے مستحق ہو جائیں گے۔ماہ رمضان میں ہر

روز بعد نماز عشاء سات بار سورۃ قدر پڑھیں ہر مصیبت سے نجات حاصل ہوگی۔طلبا و طالبات پورے مہینے بعد نماز عشاء ۱۰۰ بار رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا پڑھا کریں انشاءاللہ علم میں اضافہ ہوگا۔

شب قدر کی فضیلت: رمضان کے آخری عشرے میں ایک رات ہے جس کو قرآن مجید نے لیلۃ القدر کہا ہے اور اس کو ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے۔ارشاد ہوتا ہے:۔

ترجمہ: بے شک ہم نے اس (قرآن) کو قدر و عظمت والی رات میں نازل کیا ہے، جانتے ہو لیلۃ القدر کیا ہے؟ وہ ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے (سورۃ القدر)

''جو شخص شب قدر کو ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے عبادت کرے تو اُس کے سارے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔'' (بخاری: 1768) حضور پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں (21، 23، 25، 27، 29) میں تلاش کرو (بخاری: 49، 1158)۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ رات بھر بیدار رہتے اور اپنی کمر کس لیتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔(بخاری: 1884، مسلم: 2008) اس رات میں بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔''جو کوئی مسلمان رمضان کی راتوں میں نماز کے لیے کھڑا ہو تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔(بخاری:2008) نماز تراویح قیام لیل میں شامل ہیں۔اس کے علاوہ اور جس قدر چاہیں نفل پڑھیں خصوصاً شب قدر میں شب بیداری کا بڑا ثواب ہے۔اس رات میں چار آدمیوں کی بخشش نہیں ہوتی: **1**۔ ہمیشہ شراب پینے والا، **2**۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، **3**۔رشتوں کو منقطع کرنے والا، **4**۔مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھنے والا۔ لیلۃ القدر کے بارے میں ستائیسویں رات پر زور دیا گیا ہے۔'' (غنیۃ الطالبین)

شب قدر کی علامتیں: نبی ﷺ نے شب قدر کی فضیلت کے ساتھ اس کی علامت بھی بیان فرمائی ہیں۔شب قدر کی نشانی یہ ہے کہ رات میں سکون ہوتا ہے نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے نہ زیادہ سردی آسمان روشن اور صاف ہوتا ہے صبح کو سورج کی کرنیں ہلکی ہوتی ہیں۔(مسلم:762)

شب قدر کی عبادات: رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں انفرادی طور پر جتنے چاہیں نفل ادا کریں۔اس رات صلوٰۃ التسبیح، صلوٰۃ الخیر (ماہ شعبان میں دی گئی ہے) بھی پڑھیں۔قرآن پاک کی تلاوت، توبہ واستغفار، اذکار و درود شریف کے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔شب قدر کی دعا صفحہ 242

پر دی گئی ہے، اُس کو بھی کثرت سے پڑھنا چاہیے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو شب قدر میں بعد نماز عشاء سورۃ القدر سات بار پڑھے اسے ہر مصیبت سے نجات ملے گی۔ (نزہۃ المجالس)

ماہ ذوالحجہ کی فضیلت ونوافل: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ذوالحجہ بڑی فضیلت والا مہینہ ہے۔ اس ماہ کا اول عشرہ افضل ترین ہے۔ 8، 9 اور 10 ذوالحجہ کے دن سب سے زیادہ مبارک ہیں۔ اس مہینے میں حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی راہ میں اپنے بیٹے کی قربانی پیش کی۔ مزید برآں حضرت اسمٰعیلؑ کے ساتھ مل کر بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی۔ (غنیۃ الطالبین)

ماہ ذوالحجہ کے نوافل: حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی اول رات ذوالحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے بیشمار ثواب عطا فرمائے گا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پہلی رات سے دسویں ذوالحجہ تک وتروں کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کوثر اور سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے مقامِ اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے گا۔ اور اس کے ہر بال کے بدلے میں ہزار نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کو ہزار دینار صدقہ دینے کا ثواب ملے گا۔

اس مہینہ کی کسی رات کی پچھلی تہائی میں چار رکعت نفل پڑھیں جن میں سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں آیت الکرسی تین بار اور سورہ اخلاص تین بار اور معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) ایک ایک دفعہ پڑھیں اور نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد گیارہ بار درود پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَۃِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللہُ اَکْبَرُ کَثِیْرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ۔

ترجمہ: عزت وعظمت والا (رب) پاک ہے قدرت و بادشاہی والی ذات پاک ہے، ہمیشہ زندہ ہے، کبھی مرتا نہیں نہ ہی کوئی اس کے سوا دوسرا معبود ہے وہی پیدا کرتا ہے، وہی مارتا ہے، اسے خود موت نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ جو بندوں اور ملکوں کا رب ہے، پاک ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے بے شمار پاکیزہ اور مبارک تعریفیں ہر وقت ہیں اللہ سب سے بڑا ہے، بڑا مرتبے

والا ہے اور ہر جگہ اس کی قدرت کا ظہور ہے۔"

پھر جو چاہیے دعا مانگے اس کی دعا قبول ہوگئی اور اس کے لیے حج اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ کی زیارت اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے برابر ثواب ہے اور اگر کوئی یکم ذی الحجہ سے دسویں ذی الحجہ تک تمام راتوں میں اس نماز کو اسی طرح پڑھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا۔ (غنیۃ الطالبین) عشرہ ذوالحجہ میں روزانہ سورۃ فجر اور سورۃ الضحیٰ پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

ہفتہ بھر کے نوافل اور ان کی فضیلت:

ہفتے کی رات سے مراد جمعہ اور ہفتہ کی درمیان شب ہے۔

اگر کسی کے ذمے فرض نماز کی قضا کی ادائیگی باقی ہے تو وہ مذکورہ دن رات کے نوافل میں فرائض ہی کی قضاء کی نیت کرے تا کہ فرائض اس سے ساقط ہو جائیں۔ (غنیۃ الطالبین)

ہفتہ کی رات کے نوافل: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ہفتہ کی رات کو مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت نفل پڑھے، تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو بخش دے۔

(غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم جلد اول)

ہفتہ کی دن کے نوافل: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ہفتہ کے دن چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الکافرون تین بار پڑھے۔ سلام کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم)

اتوار کی رات کے نوافل: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اتوار کی رات کو بیس رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورۃ اخلاص پچاس بار اور معوذتین (سورہ فلق اور سورۃ الناس) ایک ایک بار پھر سلام پھیر کر سو مرتبہ استغفار پڑھے اپنے لیے اور سو مرتبہ استغفار اپنے والدین کے لیے پڑھے اور سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھے اور کہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ آدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَ فِطْرَتُهٗ وَاِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعِيْسٰى رُوْحُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَ

مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ۔

ترجمہ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے یہ آدم جو برگزیدہ بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے اور اس کی فطرت کے اور ابراہیم اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں اور موسیٰ کلیم اللہ ہیں اور عیسیٰ روح اللہ ہیں وہ پاک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے حبیب ہیں۔''

اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ امن والوں میں اٹھائے گا۔(غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم)

اتوار کے دن کے نوافل: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان اتوار کے دن چار رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے **اٰمن الرسول** تمام رکوع (سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات) ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو حج اور عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب عطا فرمائے گا۔(احیاء العلوم، غنیۃ الطالبین، کتاب العمل بالسنۃ)

پیر کی رات کے نوافل: نماز حاجت: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پیر کی رات کو چار رکعت پڑھے، اول رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ دس بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف کے قل ھو اللہ بیس بار اور تیسری میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار پڑھے پھر بعد سلام کے سورۃ اخلاص اور استغفار اور درود شریف پچھتّر پچھتّر مرتبہ پڑھے پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے پس حق تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے۔ اس نماز کا نام نماز حاجت بھی ہے۔ دوسری روایت میں حضرت ابی امامہؓ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پیر کی رات کو دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص پندرہ مرتبہ اور بعد سلام کے پندرہ مرتبہ آیت الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور ہر ایک آیت قرآن کے بدلے جو کہ نماز میں پڑھی ہے اس کے لیے ثواب حج وعمرہ کا ملتا ہے اور اگر آئندہ پیر تک مر جائے تو شہید ہوتا ہے۔(غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم)

پیر کے دن کے نوافل: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پیر کے دن بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورۃ اخلاص بارہ مرتبہ اور استغفار بارہ مرتبہ پڑھے تو قیامت کے روز اس کو پکارا جائے گا کہ اے فلاں بن فلاں کہاں ہے اٹھے اور اپنا ثواب اللہ تعالیٰ سے لے۔ اس کا ثواب یہ ہوگا کہ ہزار

لباس بہشتی دیئے جائیں گے اور تاج سر پر رکھا جائے گا اور حکم ہوگا کہ جنت میں داخل ہو۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی پیر کے روز سورج بلند ہونے کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی، ایک بار سورۃ اخلاص، ایک بار سورۃ فلق اور ایک بار سورۃ الناس پڑھے اور بعد سلام کے استغفار اور درود شریف دس دس مرتبہ پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ (غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم)

منگل کی رات کے نوافل: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو کوئی منگل کی رات میں بارہ رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النصر پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا بڑا مکان بنا دے گا جس کی وسعت دنیا سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص منگل کی رات کو دو رکعت نفل پڑھے ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ القدر اور سورۃ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی گردن دوزخ سے آزاد کرے گا اور قیامت کے روز جنت کی طرف اس کا رہبر اور لے جانے والا ہو۔ (غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم، ترتیب شریف)

منگل کے دن کے نوافل: حضرت انس ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو کوئی منگل کے دن سورج بلند ہونے کے بعد دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کے او پر ستر دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر مرے ان ستر دنوں کے اندر تو شہید مرا اور ستر برس کے گناہ اس کے بخش دیئے گئے۔ (غنیۃ الطالبین)

بدھ کی رات کے نوافل: جو کوئی بدھ کی رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ فلق دس بار اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس دس بار اور سلام پھیرنے کے بعد دس بار استغفار اور دس بار درود شریف پڑھے تو ستر ہزار فرشتے قیامت تک اس کے واسطے ثواب لکھتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین ترتیب شریف)

بدھ کے دن کے نوافل: معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو بدھ کے دن بارہ رکعت نفل آفتاب بلند ہونے کے وقت یعنی نماز اشراق کے بعد پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ الناس تین تین بار پڑھے۔ اس

سے عذاب قبر اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو اور قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ دور کرے گا اور اس دن اس کا عمل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم)

جمعرات کی رات کے نوافل : اس رات میں اگر کوئی درمیان مغرب اور عشاء دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پانچ بار اور سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پانچ پانچ مرتبہ پڑھے پھر نماز سے فارغ ہو کر پندرہ بار استغفار پڑھے اور اس کا ثواب ماں باپ کو بخش دے تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو شہیدوں کا سا ثواب عطا کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

جمعرات کی دن کے نوافل : حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جمعرات کے دن ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص سو مرتبہ اور نماز سے فارغ ہو کر درود شریف سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو رجب، شعبان اور رمضان کے روزے رکھنے والوں اور حاجیوں کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

جمعہ کی رات کے نوافل : آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کی رات میں مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو گویا اس نے بارہ برس تک اللہ پاک کی عبادت کی ان دنوں میں روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر بعد سنتوں کے دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص ایک مرتبہ اور معوذتین (سورۃ الفلق، سورۃ الناس) ایک ایک بار پھر بعد سلام کے وتر پڑھے اور اپنی دائیں کروٹ سو جائے اور منہ قبلہ کی طرف رکھے تو اس کا اجر یہ ہے کہ اس نے تمام شب قدر عبادت میں گزاری اور اس رات میں درود شریف بھی کثرت سے پڑھیں۔ (غنیۃ الطالبین)

حضور ﷺ نے فرمایا جو کوئی جمعہ کی رات میں دو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ستر بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ستر بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھے اس کا ثواب اتنا زیادہ ہے کہ اگر اس کا ثواب میری تمام امت کو بخش دے تو اللہ

تعالیٰ سب کی مغفرت فرما دے۔

جمعہ کے دن کے نوافل: جمعہ کے دن عبادت کا بہت ثواب ہے۔اس دن چاشت و اشراق کی نماز کا ثواب اوردنوں سے زیادہ ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جمعہ کے روز سورج بلند ہونے کے بعد دو رکعت اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ فلق، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الناس پڑھے۔نماز سے فارغ ہو کر سات بار آیت الکرسی پڑھے۔ پھر آٹھ رکعتیں چار چار کر کے اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النصر ایک بار اور سورۃ اخلاص پچیس بار پڑھے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ معاف فرمائے گا۔ اس نماز کی اور بھی بہت سی فضیلتیں ہیں۔(غنیۃ الطالبین)

جو شخص ظہر اور عصر کے درمیان دو رکعت نفل پڑھے۔اول رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ آیت الکرسی ایک بار اور پچیس مرتبہ سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص ایک بار اور سورۃ الفلق بیس بار اور سلام کے بعد لَآ حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ترجمہ: کوئی طاقت وقوت اللہ بزرگ و برتر کے سوا نہیں) پچاس مرتبہ پڑھے تو اس شخص کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ وہ بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے گا۔(غنیۃ الطالبین)

جمعۃ المبارک کے دن کی خصوصی عبادات: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن ۱۰۰ بار مجھ پر درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ۸۰ سال کے گناہ بخش دیں گے اور اس پر میری شفاعت واجب ہوگی۔ جو شخص سورۃ کہف (پارہ ۱۵) کو جمعہ کے دن یا رات میں پڑھے گا، اس کو ایک نور اس کی جگہ سے مکہ تک حاصل ہوگا۔ ۷۰ ہزار فرشتے اس کی مغفرت کے لیے دعا کریں گے اور وہ بہت سی بیماریوں اور دجال کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔ جمعہ کے دن یا رات میں سورۃ دخان پڑھنے والے پر جنت واجب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز سے مغرب تک ایک جگہ بیٹھا رہے اور یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ پڑھتا رہے، جو حاجت چاہے گا پوری ہوگی۔ جو بعد جمعہ سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتا ہے تو دوسرے جمعہ تک برائی سے پناہ میں رہتا ہے۔

مغرب کے بعد کے نوافل کی فضیلت: جو شخص مغرب کے بعد دو رکعت اس طرح پڑھے کہ سورۃ

فاتحہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور پندرہ بار سورۃ اخلاص پڑھے ان کی بڑی فضیلت ہے۔

خاتمہ بالایمان: جو شخص مغرب کی سنت کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص چھ بار اور سورہ الفلق اور سورۃ الناس ایک ایک بار پڑھے تو مرتے دم تک اس کا ایمان محفوظ رہے گا۔ (نزہۃ المجالس)

عشاء کے بعد کے نوافل کی فضیلت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عشاء کے بعد چار رکعت نماز ادا کی اس کو مسجد الحرام میں لیلۃ القدر پا لینے کا ثواب حاصل ہوگا یعنی اس کا مطلب ہے کہ اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا لیلۃ القدر میں چار رکعت ادا کرنے کا ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عشاء کے بعد دو رکعت نماز پڑھے جس میں ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک دفعہ اور سورۃ اخلاص بیس دفعہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں دو محل بنا دیتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، احیاء العلوم)

مرض و عیادت

مرض مسلمانوں کے لیے گناہوں کا کفارہ ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے اپنی طرف سے مرض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ کسی مسلمان کو جو بھی دکھ، بیماری، فکر، غم یا کوئی تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ اسے کانٹا بھی چبھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے گناہ کم کر دیتا ہے۔

(بخاری:5641، مسلم:2067)

بیماری میں زمانہ تندرستی کے اعمال کا ثواب: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا وہ سفر میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں وہی نیکیاں لکھتا ہے جنہیں وہ تندرست اور مقیم ہونے کی حالت میں کرتا ہے۔ (بخاری:2996)

عیادت کی فضیلت و ثواب: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بندۂ مومن جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ گویا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔ (مسلم:6551) جب مسلمان صبح کے وقت اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت عیادت کے لیے جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار

فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں حریف (پکے ہوئے پھل) ہوتے ہیں۔ (ترمذی:696) جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ زبان سے نکالو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (صحیح الجامع:5717، مسلم)

مریض سے دعا کروانے کا ثواب: جب تم کسی مریض کی عیادت کو جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے اس کی دعا فرشتوں کی دعا کے مانند ہوتی ہے۔ (ابنِ ماجہ، طبرانی)

عیادت کے آداب: عیادت کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے۔ (مسلم:5650) مریض کی عیادت کرنا سنت ہے۔ اگر معلوم ہو کہ عیادت کے لیے جائیں تو مریض پر گراں گزرے یا ڈاکٹر نے منع کیا ہو تو عیادت کے لیے نہ جائیں۔ غیر مسلم کی بھی عیادت کرنی چاہیے۔ بیمار کی ضروریات کو پورا کر دینا چاہیے۔ اسے تسلی دینی چاہیے اور اس کیلئے مسنون دعائیں بھی کرنی چاہییں۔ عیادت کی دعائیں صفحہ 237 پر دی گئی ہیں۔

موت کی تمنا کرنے کی کراہت (ناپسندیدگی): نبی کریم ﷺ نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص کسی تکلیف کی وجہ سے جو اسے پہنچے موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر وہ تمنا کرنے پر مجبور ہو جائے تو یوں دعا کرنی چاہیے کہ اے اللہ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھے موت دے دے"۔ (بخاری:6351، ترمذی:971) "تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، اگر وہ گناہگار ہو گا تو اپنے گناہوں کی معافی مانگ لے گا اور اگر نیک ہو گا تو مزید نیک اعمال کر لے گا"۔ (بخاری:7235، مسلم)

خودکشی حرام ہے: قرآنِ پاک میں ارشاد ہے "اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بے شک اللہ تم پر نہایت مہربان ہے۔" (سورۃ النساء 29) "اسلام نے نہ صرف خودکشی بلکہ خودکشی کی طرف بڑھنے والا پہلا قدم مایوسی کو بھی حرام قرار دیا ہے۔" (سورۃ دہر 53) "اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اس کی رحمت سے صرف کافر مایوس ہوتے ہیں۔" (سورۃ یوسف 87)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے "جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر مار ڈالا اس کو دوزخ میں ہی گرایا جاتا رہے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور

جس شخص نے زہر کھا کر اپنی جان دی تو دوزخ کے اندر زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جس شخص نے اپنے آپ کو لوہے کے کسی ہتھیار سے مار ڈالا اس کا ہتھیار دوزخ کے اندر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس کو اپنے پیٹ کے اندر گھونپے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا''۔(بخاری:1365،مسلم:300)

وفات سے لے کر دفن تک کے مسائل

قریب المرگ کے احکام وآداب:

قریب المرگ شخص کو دائیں کروٹ قبلہ رخ لٹانا مسنون ہے۔اس کو چت لٹا کر اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیے جائیں اور سر کو اونچا کر دیا جائے تا کہ وہ قبلہ رخ ہو جائے۔اگر ایسا کرنے میں زحمت ہو تو پھر اسے جس حالت میں سکون ملے چھوڑ دیں۔اور اس کے پاس کسی قدر بلند آواز میں کلمہ طیبہ پڑھتے رہیں اور مرنے والے سے پڑھنے کے لیے نہ کہیں کہ وہ جان کنی کے نازک وقت میں انکار نہ کر دے یا بدحواسی میں کوئی نا مناسب بات نہ کہہ دے اور جب وہ ایک مرتبہ پڑھ لے تو پھر خاموش ہو جانا چاہیے ہاں اگر مرنے والا دنیا کی کوئی بات کر رہا ہو تو کر لینے دیں پھر تلقین کریں تا کہ اس کا آخری کلمہ،کلمہ طیبہ ہو۔کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!''ان لوگوں کو جو مرنے کے قریب ہوں لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرو''(مسلم:916،ترمذی:971)۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا(ابوداؤد)۔جان کنی کے وقت مرنے والے کے پاس سورۃ یٰسین پڑھنا بھی مستحب ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے"تم اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰسین کی تلاوت کیا کرو''(ابوداؤد،نسائی)۔آخری وقت میں مرنے والے کے پاس صالح اور خدا ترس لوگوں کا بیٹھنا بھی بہتر ہے کہ خدا ان کی برکت سے رحمت فرماتا ہے۔(ابوداؤد)اس کے پاس لوبان وغیرہ کوئی خوشبو وغیرہ سلگانا مستحب ہے۔جان نکلنے کے بعد مردے کی آنکھیں نہایت نرمی سے بند کریں اور اس کا منہ کپڑے کی ایک پٹی سے اس طرح باندھ دیں کہ پٹی ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر اس کے دونوں سرے سر پر لے جا کر گرہ لگا دیں تا کہ مُردے کا منہ پھیل نہ جائے۔پیر کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیں تا کہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائیں۔باقی سب اعضاء سیدھے کر دیں۔پھر کوئی چادر اوڑھا دیں اور غسل و

تدفین میں جہاں تک ہو سکے جلدی کریں۔

مرتے وقت پیشانی پر پسینہ آنا، آنکھوں سے پانی بہنا اور ناک کے نتھنوں کا کشادہ ہو جانا اچھی موت کی علامت ہے۔ فقط پیشانی پر پسینہ آنا بھی اچھی موت کی نشانی ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

پڑوسیوں، دوست احباب کو موت کی اطلاع دیں تاکہ زیادہ لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوں اور دعا کریں۔ (عالمگیری)

جب کسی کو اندازہ ہو کہ اس کا آخری وقت قریب ہے تو اسے چاہیے کہ ناخن مونچھیں کاٹ لے اور بغلوں اور زیر ناف کے بال صاف کرے تاکہ اللہ کے حضور مسنون طہارت کے ساتھ پیش ہو۔ جس گھر میں موت ہو جائے وہاں چولہا جلانا کھانا پکانا شرعاً منع نہیں ہے۔ میت کے ذمے قرض یا کسی کا مالی مطالبہ ہو تو جلد ادا کریں۔ (ردالمختار)

غسل میت کے احکام: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ تجہیز و تکفین میں جلدی کرو یہ مناسب نہیں کہ کسی مسلمان کی میت دیر تک گھر والوں کے درمیان رہے (ابوداؤد)۔ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر میت لاوارث ہو تو اس کے غسل کی ذمہ داری اجتماعی طور پر مسلمانوں پر ہے۔ میت کو وہی شخص غسل دے سکتا ہے جس کے لیے میت دیکھنا جائز ہو، لہٰذا مرد عورت کو اور عورت مرد کو غسل نہیں دے سکتے البتہ بیوی میاں کو غسل دے سکتی ہے۔ نابالغ لڑکی اور لڑکے کو عورت اور مرد دونوں غسل دے سکتے ہیں۔ اگر میت کا کوئی عزیز ہو تو بہتر یہی ہے کہ وہ خود غسل دے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر کوئی بھی صالح اور پرہیزگار شخص غسل دے سکتا ہے۔ میت کو ایک بار غسل دینا فرض ہے اور تین بار (پانی بہانا) دینا مسنون ہے۔ پانی نہ ہونے کے سبب میت کو تیمم کرایا جائے اور اگر اس دوران پانی مل جائے تو اسے غسل دے دیا جائے۔

غسلِ میت کا مسنون طریقہ: میت کو صاف تختے پر لٹا کر ایک کپڑا استر (یعنی ناف سے لے کر زانوں تک) پر ڈال دیا جائے تاکہ شرمگاہ پر نظر نہ پڑے۔ اس کے بدن کے کپڑے اتار دیئے جائیں، پھر ہاتھوں پر کپڑا وغیرہ لپیٹ کر میت کو استنجا کرایا جائے، پھر وضو، وہ اس طرح کہ پہلے چہرہ دھلایا جائے پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ، پھر مسح اور پھر دونوں پاؤں، منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے، بلکہ روئی تر (گیلی) کر کے دانتوں مسوڑھوں پر اور ناک میں پھیر دی جائے۔ ہاں اگر موت

حالتِ جنابت یا حالت حیض ونفاس میں ہوئی ہو تو پھر منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے، پھر ناک منہ اور کانوں میں روئی وغیرہ بھر دی جائے تا کہ پانی اندر نہ پہنچے، پھر سر دھویا جائے، بیسن، کُھلی، یا صابن وغیرہ جو چاہیں استعمال کریں، پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی طاق یعنی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ وغیرہ سر سے پاؤں تک اتنا ڈالا جائے کہ بائیں کروٹ تک پہنچ جائے، اگر بیری کے پتے نہ ملیں تو سادہ پانی ہی کافی ہے مگر نیم گرم پانی سے غسل دینا افضل ہے، پھر دائیں کروٹ لٹا کر اسی طرح تین مرتبہ پانی ڈالا جائے، پھر میت کو اپنے جسم کا سہارا دے کر ذرا بٹھا یا جائے اور آہستہ آہستہ اس کے شکم کو ملا جائے اگر کچھ غلاظت وغیرہ نکلے تو صاف کر دی جائے، مگر وضو اور غسل دوبارہ نہ کرایا جائے پھر بائیں کروٹ لٹا کر، کافور (اس سے میت کا جسم حشرات سے محفوظ رہتا ہے) ملا ہوا پانی تین بار سر سے پیر تک بہا دیا جائے اور بدن کسی کپڑے سے پونچھ دیا جائے۔ سر کے بالوں اور داڑھی کے بالوں میں کنگھی نہ کی جائے۔ ناخن، زیر ناف بال، بغل اور مونچھوں کے بال نہ کاٹے جائیں۔ غسل دینے والے کے لیے بعد میں غسل کرنا مستحب ہے۔ (ترمذی:993، ابن ماجہ:1463)

مُردے کا کفن: مردے کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ کفن سفید کپڑے کا دینا بہتر ہے۔ (ترمذی:994) خواہ کپڑا نیا ہو یا پرانا۔ زندگی میں مردہ جس معیار کا کپڑا پہنتا رہا ہے اسی معیار کا کپڑا ہونا چاہیے۔ مَردوں کے لیے خالص ریشمی اور رنگین کپڑے کا کفن مکروہ ہے جبکہ عورت کے لیے جائز ہے۔ کفن کے اخراجات کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جو زندگی میں میت کے کفیل رہے ہوں البتہ جس میت کا کوئی کفیل نہ رہا ہو، اور خود میت نے بھی کچھ مال نہ چھوڑا ہو، تو اس کا کفن تمام مسلمانوں پر بحیثیت مجموعی فرض ہے، چاہے کوئی ایک شخص مصارف کی ذمہ داری لے لے یا باہم چندہ کر کے کفن مہیا کریں۔

مرد کے کفن میں تین کپڑے مسنون ہیں۔ **کفنی، ازار** اور **چادر**۔ کفنی یا کرتہ گلے سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیئے۔ ازار سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیئے اور چادر اس سے ایک ہاتھ (ایک گز) لمبی ہو تا کہ سر اور پاؤں دونوں طرف باندھنے کی گنجائش رہے، واضح رہے کہ کفنی یا کرتے میں، آستین یا کلی نہیں ہونا چاہیے۔ **عورت کے کفن میں پانچ کپڑے** مسنون ہیں **کفنی یا کرتا، ازار، سر بند، سینہ بند** اور **چادر**۔ کفنی گلے سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے اور اس میں آستین نہ ہو۔ ازار سر سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے اور چادر اس سے ایک ہاتھ (ایک گز) لمبی ہونی چاہیے۔ سر بند تین ہاتھ

لمبی ہونا چاہیے۔ جو سر سے اوڑھا کر چہرے پر ڈال دیا جائے، باندھا یا لپیٹا نہ جائے۔ سینہ بند چھاتیوں سے لے کر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ باندھا جا سکے۔

کفن پہنانے کا طریقہ: کسی تختہ یا چارپائی پر پہلے کفن کی چادر بچھائیں، پھر ازار، اگر مردہ مرد ہو تو اس کو کرتا (کفنی) پہنا کر ازار پر لٹا دیا جائے اور ازار کو اس طرح لپیٹیں کہ اس کی بائیں جانب کا سرا دائیں جانب جسم کے اوپر اور پھر دائیں جانب کا سرا بائیں جانب لپیٹیں اور پھر اسی طرح چادر کو بھی لپیٹ دیں۔ سر اور ٹانگوں کی طرف فالتو چادر باندھ دیں اور درمیان میں بھی ایک جگہ سے باندھ دیں۔ اگر مردہ عورت ہو تو کرتا (کفنی) پہنانے کے بعد اس کے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں اور دائیں بائیں کفنی کے اوپر سے سینے پر ڈال دیئے جائیں۔ پھر سر بند سر سے اوڑھا کر منہ پر ڈال دیں (نہ باندھیں نہ لپیٹیں)۔ اس کے بعد میت کو ازار پر لٹا کر اوپر بتائے گئے مرد کے طریقہ کے مطابق ازار کو لپیٹیں۔ اس کے بعد سینہ بند کو لپیٹ دیں اور پھر چادر لپیٹ کر سر اور پاؤں کی طرف اور درمیان میں کپڑے کی دھجی سے باندھ دیں تاکہ ہوا سے راستے میں کھل نہ جائے۔

میت کا سوگ منانا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے البتہ بیوہ کے سوگ کی مدت چار مہینے دس دن ہے اس مدت میں وہ نہ کوئی رنگین کپڑا پہنے نہ خوشبو لگائے اور نہ بناؤ سنگھار کرے۔ (بخاری: 1280، ترمذی)

بوقت وفات اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھنا، دعا اور صبر کرنا: میت والوں کو اس غم کے موقع پر صبر سے کام لینا چاہیے کیونکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو۔ (بخاری 1302: 1870) یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے آخر میں تو سب کو صبر آ ہی جاتا ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ کہے: **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ** ط (البقرۃ: 156) **اَللّٰھُمَّ اٰجِرۡنِیۡ فِیۡ مُصِیۡبَتِیۡ وَاَخۡلِفۡ لِیۡ خَیۡرًا مِّنۡھَا** (ترجمہ: بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ اے اللہ مجھے میری اس مصیبت پر اجر عطا فرما اور اس کے عوض مجھے اس سے بہتر بدلہ عنایت فرما) تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا بہتر بدل عطا فرما دیتا ہے۔ (مسلم: 2126) چھوٹی سے چھوٹی تکلیف پر یا کسی بھی قسم کے نقصان یا کسی کے فوت ہو جانے پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ جس پر اللہ کے ہاں بہت اجر و ثواب لکھا جاتا ہے۔ حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک میرے اس بندے کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے کہ اہل دنیا میں سے جس کی میں نے پسندیدہ چیز (یعنی کوئی رشتہ دار) چھین لوں اور وہ اس پر صبر کرے۔ (بخاری: 1355)

تعزیت کرنا مستحب ہے: جس گھر میں فوتگی ہو اس کے ہاں تین دن میں کسی ایک دن تعزیت کے لیے جانا مستحب ہے۔ متعلقین کو صبر و تسلی کی تلقین کرنا سنت ہے۔ تعزیت کے لیے کوئی خاص الفاظ مقرر نہیں۔ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، اس کے گناہ معاف فرمائے، اس پر اپنی رحمت فرمائے اور اللہ آپ کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور اجر عظیم دے۔ اور جس سے تعزیت کی جا رہی ہو وہ جواب میں آمین کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے جو مومن مصیبت میں اپنے بھائی کو تسلی دلائے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت کا لباس پہنائے گا۔ (ابن ماجہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیٹی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں سلام کے ساتھ یہ پیغام بھجوایا "بے شک اللہ کا (مال) ہے جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا ہے وہ بھی اسی کا ہے اور ہر چیز کے لیے اس کے ہاں وقت مقرر ہے، پس اس لیے (میری بیٹی کو) چاہیے کہ صبر کرے اور اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید رکھے"۔ (بخاری: 1224، مسلم، ابن ماجہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک شخص کی تعزیت کرتے ہوئے فرمایا اللہ اس پر رحم فرمائے اور تمہیں اجر عطاء فرمائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

ہمسایہ اور قرابت داروں کو میت کے گھر والوں کو ایک دو وقت کا کھانا پہنچانا بھی سنت ہے۔

اسلام میں نوحہ (ماتم/ بین) کی ممانعت: کسی میت کو پکارتے ہوئے بلند آواز کرنا، اور اپنی آواز کے ساتھ میت کی خوبیاں بیان کر کے رونے کو نوحہ کہتے ہیں۔ نوحہ کرنا حرام ہے کیونکہ یہ غم کو بھڑکاتا ہے اور صبر سے روکتا ہے اور اس میں قضائے الٰہی اور حکم خداوندی کو تسلیم کرنے اور حکم الٰہی کے لیے مطیع ہونے کی مخالفت پائی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو رخساروں پر تھپڑ مارے، گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی پکار لگائے۔ (بخاری: 1294) نوحہ کرنے والی اور سننے والی دونوں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (ابوداؤد: 1351) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم سے بیعت لیتے وقت ہم سے یہ وعدہ لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں گی۔ (مسلم: 2165، نسائی: 1855) دو خصلتیں ایسی ہیں جو لوگوں کے کفر کا باعث ہیں: نسب میں طعن زنی اور میت پر نوحہ کرنا۔ (مسلم: 227) نوحہ کرنے والی عورت جب اپنی موت سے پہلے توبہ کیے بغیر مر جائے تو

قیامت کے دن اس حال میں کھڑی ہوگی کہ اس کے بدن پر ایک کرتا قطران کا ہوگا۔ (قطران ایک درخت کا پانی ہے جس کی حیثیت تیزاب جیسی ہوگی) اور ایک کرتا کھجلی کا ہوگا۔ (مسلم:2160) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن نوحہ کرنے والی عورت پر کھجلی مسلط کی جائے گی جس کی وجہ سے اسے بہت تکلیف ہوگی۔ نوحہ مرد وعورت دونوں کے لیے ممنوع ہے۔

میت کو بوسہ دینے اور آنسوؤں سے رونے کی ممانعت نہیں: جس کا کوئی عزیز انتقال کر جائے اس کو اسے بوسہ دینا جائز ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت محمد ﷺ کا بوسہ لیا جب وہ وفات پا چکے تھے۔ (بخاری:4452، ترمذی) اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر عذاب نہیں دیتا بلکہ زبان کے سبب سے عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم:2137) اس کا مطلب یہ ہے زبان سے خلاف شرع جو کلمات نکلیں ان پر گرفت ہے۔ اور اگر زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا یا کوئی اور خیر کا کلمہ نکلا، تو یہ باعث رحمت ہے۔ لہٰذا اگر خود رونا آجائے اور آنسو جاری ہو جائیں تو اس کی ممانعت نہیں۔ شریعت میں جو چیز بندے کے اختیار میں نہیں اس چیز پر گرفت (پکڑ) نہیں۔

نماز جنازہ کا بیان

نماز جنازہ **فرض کفایہ** ہے اگر چند لوگ پڑھ لیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے۔ یہ پوری نماز کھڑے پڑھی جاتی ہے۔ اگر کوئی بلا عذر بیٹھ کر نماز جنازہ پڑھے تو درست نہیں۔ (درمختار) اس کے لیے جماعت شرط نہیں۔ ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری) عورت اور مرد کی نماز جنازہ ایک ہی طرح پڑھی جاتی ہے۔ البتہ نابالغ لڑکے اور لڑکی کی نماز جنازہ میں دعا مختلف ہے۔ جو بچہ مرا ہوا پیدا ہوا سے نہلا کر ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ اس کی نہ نماز ہے نہ سنت طریقہ پر غسل وکفن۔ (درمختار) نماز جنازہ نماز کے ممنوع اوقات (یعنی سورج نکلتے وقت، زوال کے وقت، سورج غروب ہوتے وقت) کے علاوہ دن رات کے تمام اوقات میں ادا کی جا سکتی ہے۔ اگر نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کا وقت نہ ملے تو تیمم کر کے نماز جنازہ میں شریک ہو جائیں۔ ہر کلمہ گو مسلمان خواہ فاسق و بدکار ہو نماز جنازہ پڑھنا درست ہے۔

نماز جنازہ کا طریقہ: نماز جنازہ میں دو فرض ہیں 1۔ **قیام (کھڑے ہونا)** 2۔ **چار تکبیریں،**

تین سنت ہیں 1۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا 2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود، 3۔ میت کے لیے بخشش کی دعا۔ میت کی چارپائی کو قبلہ رخ رکھیں۔ اگر میت مرد ہے تو نمازِ جنازہ میں امام کا اس کے سر کے سامنے اور اگر عورت ہے تو اس کی کمر کے سامنے یعنی اس کے وسط میں کھڑا ہونا سنت ہے۔ اس کے بعد امام نیت کرے کہ میں اللہ کی عبادت کے لیے اس فرض کے ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ مقتدی اقتدار کی نیت کرے۔ پھر امام کانوں تک ہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہے اور مقتدی آہستہ کہیں اور ہاتھ باندھ لیں اور امام اور مقتدی آہستہ آواز سے ثنا پڑھیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

ترجمہ: اے اللہ تو پاک و برتر ہے اپنی حمد وثناء کے ساتھ اور تیرا نام خیر و برکت والا ہے اور تیری بزرگی اور بڑائی بہت بلند ہے اور تیری تعریف بڑی عظمت والی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) کہیں اور **درود ابراہیمی** (نماز والا درود) پڑھیں۔

اس کے بعد پھر تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) کہیں لیکن ہاتھ باندھے رہیں اور دعا پڑھیں۔

بالغ مرد و عورت کی میت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ ط وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط (ترمذی:949)

ترجمہ: الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو یمان پر موت دے۔

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) کہہ کر ہاتھ کھول کر پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف سلام پھیریں (تکبیر اور سلام صرف امام بلند آواز سے کہے اول سلام دوسرے سلام سے آہستہ ہو)۔

نابالغ لڑکے کی میت کی دعا: نابالغ لڑکے کی میت ہو تو یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط**۔

نابالغ لڑکی کی میت کی دعا: اگر نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا**

فَرَطًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ؕ۔

ترجمہ: الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کی جدائی کے صدمہ کو ہمارے لیے باعث اجر اور ذخیرہ بنادے وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لیے اسے سفارش کرنے والی بنادے جو قبول ہوجائے۔'' (بخاری)

جس شخص کو نماز جنازہ کی یہ دعائیں یاد نہ ہوں وہ صرف یہ کہہ لے ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ'' ترجمہ: اے اللہ تو تمام مومن مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرمادے۔

اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو صرف چار تکبیریں ہی کہہ لے تب بھی نماز ہوجائے گی۔

نماز جنازہ میں شرکت کی فضیلت: آپ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ کو فرمایا ''قبر کی زیارت کیا کر۔اس سے آخرت یاد آئے گی میت کو غسل دیا کر یہ ایک بہت بڑی عبرت ہے۔جنازے کی نماز پڑھا کر شاید اس سے تو غمگین ہو۔غمگین آدمی خدا کے سائے میں رہتا ہے۔غمگین ہر عمل کا خیر مقدم کرتا ہے۔'' (حاکم) ''جو شخص جنازے پر حاضر ہوا، جنازے کی نماز پڑھی تو اس کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے۔نماز کے بعد جو دفن میں شریک ہوا اس کو دو قیراط کے برابر ثواب دیا جاتا ہے''۔کسی نے دریافت کیا دو قیراط کتنے بڑے ہوں گے؟ فرمایا ''دو بڑے پہاڑوں کے برابر''۔(بخاری:1325، مسلم) ''جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اسکو بھی اس مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملتا ہے'' (ترمذی) ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہوجاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ رکھا جائے''۔(بخاری:1310)

جنازہ کے متفرق مسائل: نمازِ جنازہ میں مستحب ہے کہ حاضرین کی تین یا زیادہ صفیں کردی جائیں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میت پر تین صفوں نے نمازِ جنازہ پڑھی تو انھوں نے (اس کے لیے جنت کو) واجب کرلیا''۔(ترمذی:1028، ابوداؤد) ''جب تم میت پر نماز پڑھو تو خلوص کے ساتھ اس کے لیے دعا کرو''۔(ابوداؤد) بعض لوگ زندگی میں اپنے کفن کا انتظام کرلیتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں البتہ قبر کھدوا کر تیار رکھنا درست نہیں۔(درمختار) نمازِ جنازہ ان مساجد میں پڑھنا مکروہ ہے جو پنج وقت نمازوں کیلئے بنائی گئی ہیں۔جو مسجدیں خاص طور پر نمازِ جنازہ کیلئے بنائی گئی ہیں ان میں مکروہ نہیں۔نماز جنازہ ان چیزوں سے فاسد ہوجائے گی جن سے دوسری نمازیں فاسد ہوجاتی ہیں۔فرق صرف اس قدر ہے **1**۔نماز جنازہ میں قہقہے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔**2**۔اگر مرد کے برابر یا

سامنے کوئی خاتون کھڑی ہو جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد فوراً جنازہ قبرستان لے جانا چاہیے۔ میت اگر چھوٹے بچے کی ہو تو اس کو ہاتھوں پر اٹھا کر قبر تک لے جائیں تھوڑی دیر ایک شخص اٹھائے پھر دوسرا اس طرح باری باری بدلتے ہوئے لے جائیں۔ میت اگر بڑے شخص کی ہو تو اس کو چارپائی وغیرہ پر لے جائیں۔ چارپائی کے چاروں پایوں کو چار آدمی ہاتھوں پر اٹھا کر اپنے کندھوں پر رکھ کر لے چلیں۔ جنازہ کے ساتھ جانے والے جنازہ اتارنے سے پہلے نہ بیٹھیں۔ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھنا درست ہے۔ جنازہ میں خواتین کا جانا مکروہ تحریمی ہے۔ کفن میں یا قبر کے اندر کوئی دعا رکھنا درست نہیں۔

جنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ: میت کو اٹھانے کے لیے چار مردوں کا ہونا سنت ہے، چاروں پایوں کو ایک ایک آدمی اٹھائے اور ہر ایک کو کم از کم چالیس قدم اٹھانا چاہیے اس طرح کہ ہر پائے کے ساتھ کم از کم دس قدم چلیں۔ پہلے اس کا اگلا دایاں پایہ اپنے دائیں کندھے پر اٹھائے پھر پچھلا دایاں پایہ دائیں کندھے پر پھر اگلا بایاں پایہ بائیں کندھے پر اٹھائے، پھر پچھلا بایاں پایہ اپنے بائیں کندھے پر اٹھا کر ختم کرے۔

دفن کے احکام: میت کو دفن کرنا **فرض کفایہ** ہے۔ میت کی قبر کی گہرائی کم از کم اس کے قد کے نصف کے برابر کھودی جائے (تاکہ درندے اور پرندے میت تک رسائی نہ پا سکیں اور دفن کرتے وقت اچھی طرح قبر بند کی جائے تاکہ ہوا باہر نہ آ سکے اور دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث نہ بنے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت طیبہ یہ تھی کہ لحد بنواتے اور قبر گہری کرواتے اور میت کے سر اور پاؤں کی جگہ کو فراخ کرواتے (زاد المعاد)۔ میت کو پہلے قبر کے کنارے قبلہ کی طرف رکھ کر اتاریں۔ لحد میں رکھتے وقت کہیں: **بِسۡمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ ﷺ** ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملت پر (ہم اسے رکھ رہے ہیں)۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

پھر میت کو داہنی کروٹ قبلہ رخ لٹائیں اور کفن کی گرہیں کھول دیں۔ پھر قبر کو کچی اینٹوں وغیرہ سے بند کر دیں۔ پھر سرہانے کی طرف سے مٹی گرائیں۔ تدفین میں شریک ہونے والوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹھی بھر کر مٹی قبر میں سرہانے کی طرف سے ڈالیں۔ پہلی بار مٹی ڈالتے وقت کہیں **مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ** (ترجمہ: اسی مٹی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا) دوسری بار کہیں **وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ** (ترجمہ: اس میں تمہیں لوٹا دیا) تیسری بار کہیں **وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً**

اُخْرٰی (ترجمہ: اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے) پھر قبر کو اونٹ کے کوہان کے برابر اونچی بنائیں اور اس پر پانی چھڑکیں (مشکوٰۃ)۔ مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے (ابن ماجہ)۔ قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے (درمختار، شامی)۔ قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے رکھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو، ورنہ جائز نہیں (درمختار و شامی)۔ ایک قبر میں ایک میت دفن کرنا چاہیے لیکن ضرورت کے وقت ایک سے زیادہ بھی دفن کی جاسکتی ہیں۔ عورت کی میّت کو قبر میں پردہ کر کے رکھنا مستحب ہے۔

اگر کوئی شخص جہاز، کشتی میں پانی کا سفر کرتے ہوئے فوت ہو جائے اور وہاں سے خشکی کا فاصلہ اتنا زیادہ ہو کہ میت کو روکے رکھنے میں نعش کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پھر میت کو غسل، کفن دے کر اور نماز جنازہ پڑھ کر دریا یا سمندر کے حوالے کر دینا چاہیے۔ ہاں اگر خشکی قریب ہو تو پھر میت کو روکے رکھیں اور زمین ہی میں دفن کریں۔

میت کو دفنانے کے بعد دعا کرنا: قبر میں دفن ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ ہر انسان کو سننے کی صلاحیت لوٹا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے بخشش کی دعا مانگو اور اس کے لیے (منکر و نکیر کے سوال و جواب میں) ثابت قدمی کی دعا کرو اس لیے کہ اب اس سے باز پرس ہوگی''۔ (ابوداؤد: 3221) دفن کرنے کے بعد سورۃ بقرہ کی پہلی پانچ آیات (**الم** سے **المفلحون** تک) سرہانے کی جانب اور آخری دو آیات (**آمن الرسول** سے ختم سورۃ تک) پائنتی (پاؤں) کی جانب پڑھی جائیں۔ (بیہقی)

دفن کے بعد تھوڑی دیر قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لیے قبلہ رخ ہو کر دعائے مغفرت کرنا (تاکہ قبر یا صاحب قبر سے مانگنے کا شبہ نہ ہو) قرآن مجید پڑھ کر ثواب پہنچانا مستحب ہے (درمختار، شامی، عالمگیری)۔

ایصال ثواب: ایصال ثواب کے معنی ہیں **ثواب پہنچانا**۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اپنے نیک اعمال اور نفل عبادات کا اجر و ثواب کسی شخص (زندہ یا مردہ) کو پہنچانے کی نیت کرے۔

حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے اللہ کے رسول ﷺ ام سعدؓ (میری ماں) انتقال کر گئی ہیں تو کون سا صدقہ افضل ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا "پانی" چنانچہ انہوں نے ایک کنواں کھدوایا۔ (ابوداؤد: 1681) ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں ملے گا"۔ (بخاری: 1388، مسلم:

2326) ایصال ثواب کے لیے کوئی خاص دن، تاریخ یا مہینہ شرعاً مقرر نہیں نہ ہی ہیئت کی کوئی قید ہے کہ چنوں پر کلمہ طیبہ پڑھا جائے یا کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دی جائے۔ تمام نفلی عبادات، چاہے وہ مالی ہوں جیسے صدقہ، خیرات، قربانی وغیرہ یا بدنی ہوں جیسے نفل نماز، نفل روزہ، قرآن کریم کی تلاوت وغیرہ، ان کا ثواب پہنچانا جائز ہے۔ (فرائض اور واجبات کا ثواب پہنچانا منع ہے) میت کے ذمے حج یا نذر کے روزے ہوں تو حدیث میں ورثا کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ میت کی طرف سے ادا کریں۔ ایصال ثواب کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی عبادت سے فارغ ہو کر اللہ سے اس طرح دعا کرے کہ اے اللہ! میری اس عبادت کا ثواب فلاں میت کی روح کو پہنچا دے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے اور تیسرا نیک اولاد جو اس کے لیے مرنے کے بعد دعا کرتی ہے۔ (مسلم: 4223) صدقہ جاریہ سے مراد ایسا صدقہ ہے جس کا نفع باقی رہنے والا ہو مثلاً مسجد بنوا دینا یا کوئی مسافر خانہ یا کوئی مکان دینی کام کے لیے وقف کر دینا یا کوئی درخت لگا دینا یا کوئی کنواں، نلکا رفاہ عامہ کے لیے بنا دینا جس سے لوگ پانی پیتے رہیں یا وضو کرتے رہیں۔ علم کی اشاعت کا مطلب ہے کہ کسی مدرسے میں چندہ دیا ہو یا کوئی دینی کتاب تالیف کی ہو یا مسجدوں اور مدرسوں میں قرآن پاک یا دینی کتابیں وقف کی ہوں۔ اسی طرح اولاد صالح کی دعا۔ نیز اولاد جو بھی نیک کام کرے گی اس کے والدین کو اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ لہٰذا مسلمان کو اپنی زندگی میں صدقہ جاریہ کے کام کرنے چاہئیں۔

ایصال ثواب کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ آدمی عبادت کرتے وقت ہی دوسرے کو ثواب پہنچانے کی نیت لازماً کرے بلکہ بعد میں جب بھی آدمی چاہے اپنی عبادت کا ثواب دوسرے کو پہنچا سکتا ہے۔ جو شخص اپنی عبادات کا اجر و ثواب کسی میت کو پہنچاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس میت کو بھی ثواب پہنچاتا ہے اور عبادت کرنے والے کو بھی محروم نہیں کرتا بلکہ اپنے بے پایاں فضل سے اس کو بھی اپنی عبادت کا پورا اجر عطا فرماتا ہے۔ بہتر ہے کہ تمام مسلمانوں کی ارواح کو ثواب پہنچایا جائے تو ان سب کی گنتی کے برابر نیکیاں ملتی ہیں جن کو اس نے ایصالِ ثواب کیا ہوتا ہے۔

اولاد کی موت پر صبر کرنے کا ثواب: کسی مسلمان کے تین بچے مر جائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ اُس رحمت کے سبب جو ان بچوں سے وہ رکھتا ہے بچوں کے والدین کو بھی جنت میں

داخل کرے گا۔ (بخاری: 1248) ماں باپ کو بچے سے بہت زیادہ محبت ہوتی ہے اس لیے ماں باپ کے صبر کرنے کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا" جس نے ایسے تین بچے اپنے آگے بھیج دیئے جو بالغ نہیں ہوئے تھے، تو یہ بچے اس کے لیے دوزخ سے حفاظت کرنے کے لیے مضبوط قلعہ بن جائیں گے"۔ حضرت ابوذرؓ صحابی بھی وہیں موجود تھے، انہوں نے عرض کیا" میں نے تو دو ہی بچے آگے بھیجے ہیں"، آپ ﷺ نے فرمایا" دو بچے بھیجنے کا بھی یہی درجہ ہے"، حضرت ابی بن کعبؓ جن کا لقب سید القراء ہے نے کہا کہ میں نے تو ایک ہی بچہ آگے بھیجا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بچہ بھیجنے والے کا بھی یہی درجہ ہے۔ (مشکوٰۃ)۔ آگے بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ بچہ ماں باپ کی زندگی میں ہی مر گیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا" قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بیشک گرا ہوا حمل بھی ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو کھینچ کر جنت میں پہنچا دے گا۔ بشرطیکہ اس کی ماں نے اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھی ہو"۔ (مشکوٰۃ، مسند احمد: 22151)

قبر کو پختہ بنانے کی ممانعت: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو قبر پر بیٹھنے، اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے، اسے پختہ بنانے اور اس پر کوئی عمارت بنانے سے منع فرماتے سنا ہے۔ (مسلم: 970، ابوداؤد، نسائی، بیہقی، ترمذی)۔ ترمذی اور نسائی کی روایت میں اور اس پر لکھنے (کتبہ لگانے) کی بھی ممانعت شامل ہے۔

قبر پر کتبہ لگانے کی ممانعت: نبی ﷺ نے قبر پر کتبہ لگانے سے بھی منع فرمایا ہے جیسا کہ حضرت جابرؓ کی مذکورہ حدیث (بروایت ترمذی ونسائی) میں اس کا ذکر ہوا ہے۔ مالکیہ کے نزدیک یہ ممانعت بعض صورتوں میں حرمت کے معنی میں، اور بعض صورتوں میں کراہت کے معنی میں ہے۔ حرمت کے معنی میں اس وقت ہے جبکہ قبر پر قرآن کی کسی آیت یا کسی دوسری چیز (مثلاً اشعار) کا کتبہ لگایا جائے، اور کراہت کے معنی میں اس وقت جبکہ قبر پر میت کی نماز اور تاریخ وفات کا کتبہ لگایا جائے۔ حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ اور اہلحدیث علماء کے نزدیک یہ ممانعت مطلق کراہت کے معنی میں ہے، البتہ حنفیہ کے نزدیک اگر قبر کا نام ونشان مٹ جانے کا اندیشہ ہو تو (بطور علامت) نام کا کتبہ لگایا جا سکتا ہے۔ شافعیہ کے نزدیک عام لوگوں کی قبروں پر تو نہیں لیکن کسی عالم یا صالح آدمی کی قبر پر نام کا کتبہ لگایا

جاسکتا ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر بطور علامت پتھر رکھا تھے۔ حنابلہ اور اہل حدیث کے نزدیک کسی حالت میں بھی قبر پر کتبہ نہیں لگایا جاسکتا۔ (مختصراً از الفتح الربانی ج 8 ص 85) (کتاب الجنائز ص 83) (ردالمحتار ج 1 ص 601)

مُردوں کو بُرا کہنا منع ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "مُردوں کو بُرا نہ کہو۔ اس لیے کہ وہ جو کچھ نیک یا بد عمل کر چکے ہیں اس کو پہنچ چکے یعنی اس کی سزا یا جزا مل چکی"۔ (بخاری: 1393، نسائی: 1938)

"اپنے مردوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیوں سے زبان بند رکھا کرو"۔ (ابوداؤد) یعنی اب انہیں بُرا کہنا ان کے عزیزوں کو ایذاء دینا ہے۔

ہمسایوں کی گواہی کی اہمیت: "اگر کوئی مسلمان مر جائے اور اس کے قریب ترین پڑوسیوں میں تین گھرانے بھی اس کی کسی نیکی کی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں" میرے بندے اپنے علم کے مطابق جس خیر کی گواہی دے رہے ہیں میں اسے قبول کرتا ہوں اور اس کی جو برائی میں جانتا ہوں اسے میں معاف کرتا ہوں"۔ (مسلم: 2200، مسند احمد)

شہید کا بیان: "اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اللہ کی طرف سے انہیں رزق دیا جاتا ہے۔" (آل عمران: 169)

یہ اعلیٰ ترین عطا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شہید کو ملتی ہے۔ جو شخص میدان جنگ میں کفار سے لڑتا ہوا شہید ہو جائے تو اس کے جسم سے زائد کپڑے اور چیزیں پوستین، زرہ ہتھیار موزے وغیرہ اتار دیے جائیں اور اسے اپنے کپڑوں میں ہی دفن کیا جائے۔ غسل دیے بغیر اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے متعلق فرمایا میں ان پر گواہ ہوں ان کو ان کے خون آلود کپڑوں ہی میں دفن کرو نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ (بخاری: 1347، ابوداؤد)

شہید کے لیے ثواب: **1**۔ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخشا جائے گا **2**۔ اس کا ٹھکانا جنت میں دکھایا جائے گا۔ **3**۔ عذاب قبر سے محفوظ رکھا جائے گا، **4**۔ قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا، **5**۔ اس کے عزیزوں میں سے ستر آدمیوں کے لیے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

شہادت کی مختلف شکلیں: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم لوگ شہید کس کو کہتے ہو''؟۔صحابہؓ نے عرض کیا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔فرمایا ''اس صورت میں تو میری امت میں شہید بہت تھوڑے ہوں گے''۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کون کون شہید ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''طاعون سے مرنے والا، پیٹ کے مرض سے مرنے والا، ڈوب کے مرنے والا، دب کر مرنے والا، اور جو اللہ کے رستے میں مارا جائے، اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے''۔(بخاری:2348، مسلم:141)ایک اور حدیث کے مطابق جو اپنے مال کی وجہ سے مارا جائے، وہ شہید ہے اور جو اپنا خون یعنی اپنی جان کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے دین کی وجہ سے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔حمل کی حالت میں مرنے والی عورت شہید ہے۔(ابوداؤد:3111، ترمذی:4772)ایک اور روایت کے مطابق تپ دق اور سفر میں مرنے والا شہید ہے۔(مجمع الزوائد)

زیارت قبور: زیارت قبور کے بارے میں شروع میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا تھا لیکن بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔اب تم ان کی زیارت کیا کرو یا تم ان کی زیارت کر سکتے ہو۔ اس لیے کہ ان سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔(مسلم:977، 2259، ابوداؤد:3235، ترمذی:1054)

علماء کے نزدیک اس بارے میں اختلاف ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ اجازت صرف مردوں کے لیے ہے یا یہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ہے۔ مالکیہ اور اکثر حنفیہ کے نزدیک یہ اجازت مرد اور عورتوں دونوں کے لیے ہے۔ان کا استدلال جن احادیث سے ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں قبروں کی زیارت کے لیے جاؤں تو کون سی دعا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا سکھائی (مسلم:970، 974)۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ترمذی:1056) اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے باکثرت زیارت تو منع ہے مگر کبھی کبھار باپردہ ہو کر قبروں پر جانا جائز ہے۔

زیارت قبور کی دعائیں: زیارت قبر کے وقت مُردوں کو سلام کہنا اور ان کے لیے استغفار و دعا

کرنا مستحب ہے۔ حضرت بریدہ اسلمی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب ان میں سے کوئی شخص قبرستان جائے تو یوں کہے۔ **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَّ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ** ۔ (مسلم :970، نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ: اے بستی کے رہنے والے مومنوں اور مسلمانوں! تم پر سلام ہو۔ انشاء اللہ ہم بھی ضرور تم سے ملنے والے ہیں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لیے اور اپنے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔ یا یہ دعا پڑھ لے۔ **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ** (ترمذی :1053 ابوداؤد) ترجمہ: سلام ہو تم پر اے قبروں میں رہنے والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی مغفرت فرمائے آپ پہلے چلے گئے اور بے شک ان شاء اللہ ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

قبرستان میں سورۃ فاتحہ، سورۃ یٰسں، سورۃ ملک، سورۃ التکاثر، سورۃ اخلاص پڑھ کر مُردوں کو اس کا ثواب پہنچائیں۔ حدیث میں ہے کہ جو کوئی گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے ثواب ملے گا۔ (درمختار وردالمختار)

میت کی طرف سے قربانی جائز ہے: حضرت حنش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی ؓ کو دو دُنبے قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو کہا یہ کیا؟ (یعنی جب ایک دُنبے کی قربانی کافی ہے تو دو دُنبوں کی قربانی کیوں کرتے ہیں؟)۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ وصیت فرمائی تھی کہ (ان کے وصال کے بعد) ان کی طرف سے قربانی کروں لہٰذا میں ان کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

یہ حدیث اس بات کی دلالت کرتی ہے کہ میّت کی طرف سے قربانی جائز ہے۔

زکوٰۃ کا بیان

شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ سے مراد وہ مالی عبادت ہے جو ہر صاحب نصاب مسلمان اپنے مال میں سے شریعت کی مقرر کی ہوئی مقدار ان لوگوں کے لیے نکالے جو زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں۔

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ (بخاری :8، مسلم :50)

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ اس کا انکار کرنے والا کافر اور ادا نہ کرنے والا فاسق اور جہنمی

ہے اور ادا کرنے میں بلا عذر دیر کرنے والا گنہگار رہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

زکوٰۃ کی فرضیت: قرآن کریم میں جس مقام پر نماز کی تاکید کی گئی ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ ''نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور خدا کو نیک اور خلوص نیت سے قرض دیتے رہو''۔ (سورۃ مزمل:20) "اے پیغمبر میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز پڑھا کریں اور اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ اعمال کا سودا ہوگا اور نہ دوستی کام آئے گی۔ ہمارے دیے ہوئے مال میں سے در پردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہو۔" (سورۃ ابراہیم:31) "اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے پس میں رحمت ان لوگوں کے نام ضرور لکھوں گا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں"۔ (اعراف:156) "ان لوگوں کو دردناک سزا کی خبر پہنچا دو جو سونے اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ایک دن آئے گا کہ اسی سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا کہ یہی ہے وہ خزانہ جسے تم اپنے لیے جمع کیا کرتے تھے تو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو"۔ (توبہ:34،35)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا عذاب: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کو خدا نے مال و دولت سے نوازا پھر اس نے مال میں سے زکوٰۃ نہیں دی تو قیامت کے دن وہی مال زہریلا سانپ بن کر مالک کا پیچھا کرے گا اور یہ مالک اس سے بھاگے گا لیکن وہ سانپ اس کو پکڑ کر اس کا ہاتھ چبا جائیگا اور اس کے گلے کا طوق بن جائیگا اور اس کے دونوں جبڑوں میں اپنے زہریلے دانت گاڑ کر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں اور میں تیرا جمع کیا ہوا خزانہ ہوں (بخاری:1403، نسائی:2482)

زکوٰۃ کا مقصد و فضیلت: " زکوٰۃ سے مال میں برکت ہوتی ہے"۔ (البقرۃ:261، مسلم) "اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر و انعام عطا فرماتا ہے جس کا وہ شمار نہیں کر سکتا۔ زکوٰۃ سے تنگ دست فقرا اور ناداروں کی مدد ہو جاتی ہے"۔ (بخاری:1395) "انسان کا نفس بخل اور کنجوسی سے پاک ہو جاتا ہے۔ زکوٰۃ گناہوں کا کفارہ ہے"۔ (بخاری:1435) "زکوۃ سے مال میں کمی نہیں ہوتی"۔ (مسلم:6592)

زکوٰۃ فرض ہونے کی شرائط: **(1) مسلمان ہونا (2) مالک نصاب ہونا (3) نصاب کا ضرورت اصلیہ سے زائد ہونا (4) مقروض نہ ہونا (5) مال پر پورا سال گزرنا (6) عاقل اور بالغ ہونا۔**

ضرورت اصلیہ سے مراد وہ بنیادی ضروریات ہیں جن پر آدمی کی حیات وعزت و آبرو کا دارومدار ہے۔ جیسے کھانا، لباس، رہنے سہنے کا مکان، گھرداری، سواری (گاڑی، موٹرسائیکل وغیرہ) یہ ساری چیزیں ضرورت اصلیہ میں شمار ہوں گی اور ان پر زکوۃ فرض نہیں۔

جن چیزوں پر زکوۃ فرض ہے: 1۔ سونا، چاندی، نقدی۔ 2۔ مال تجارت۔ 3۔ زرعی پیداوار 4۔ چرنے والے چوپائے۔ 5۔ مدفون خزانہ ۔ان سب پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر کسی جگہ سے مدفون خزانہ مل جائے تو اس کا پانچواں حصہ زکوٰۃ نکالی جائے۔ (بخاری:1499)

نصاب وشرح زکوٰۃ: نصاب سے مراد مال کا وہ کم سے کم اندازہ ہے جو زکوٰۃ کے قابلِ وصول ہونے کے لیے شریعت نے مقرر کی ہے۔ یعنی جس کے پاس **ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اتنی چاندی کی مالیت کے برابر نقدی یا سامانِ تجارت ہو** (یا سونا، چاندی، روپیہ اور مال تجارت سب ملا کر ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے) اور ایک سال تک باقی رہے تو سال گذرنے پر اس کی زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ ایسے مالدار کو **صاحب نصاب** کہتے ہیں۔ ہر صاحب نصاب پر اپنے مال کا **چالیسواں حصہ یعنی اڑھائی فیصد** (25 روپے فی ہزار) زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ جس کے پاس اس نصاب سے کم مال ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ مال تو ہے مگر وہ قرض دار ہے اور قرض ادا کرنے کے بعد اس کا مال نصاب سے کم ہو جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

زرعی پیداوار پر زکوٰۃ (عشر): ''اللہ کا حق ادا کرو جس دن تم ان کی فصل کاٹو۔'' (سورۃ الانعام: 141) اگر زمین بارانی ہو تو کل پیداوار کا دسواں حصہ اور اگر زمین نہری پانی یا کنویں یا ٹیوب ویل سے سیراب ہوتی ہو تو پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ (عشر) دینا فرض ہے۔ (بخاری:1483، مسلم:2272)

عشر میں ایک سال گزرنے کی قید نہیں حتیٰ کہ زمین میں سال کے اندر دو مرتبہ کاشت کی جائے تو ہر مرتبہ عشر واجب ہوگا۔ عشر کے لیے عاقل کی بھی شرط نہیں مجنون کے مال میں سے عشر واجب ہوگا بالغ ہونا بھی شرط نہیں نابالغ کے مال پر بھی عشر واجب ہوگا۔

جس قدر پیداوار ہو اس سب پر عشر ادا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً کسی کھیت میں 20 من غلہ پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ 1 من عشر نکال دے اور اگر زمین بارانی ہو تو 2 من نکالے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ پہلے

کاشت کے سارے اخراجات نکال لے اور پھر جو باقی رہ جائے اس پر عشر ادا کرے۔لکڑی، درخت اور گھاس میں عشر نہیں کیونکہ یہ چیزیں عادتاً بوئی نہیں جاتی۔عشر ادا کرنے میں اختیار ہے کہ چاہے وہی پیداوار عشر میں ادا کرے یا اُس کی قیمت ادا کردے۔پانچ وسق سے کم (غلہ) پر زکوٰۃ نہیں۔(مسلم:2263)

مویشیوں پر زکوٰۃ: بھیڑ بکریوں کی تعداد اگر چالیس یا اس سے زیادہ ہو تو ان پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے، چالیس سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔(بخاری:1454) اگر بھیڑ بکریوں کی تعداد 40 سے 120 تک ہو تو ایک بکری اور اگر تعداد 121 سے 200 تک ہو تو دو بکریاں، 201 سے 399 پر تین، 400 پر چار بھیڑ بکریاں، اس کے بعد ہر سو (100) پورا ہونے پر مزید ایک بکری۔زکوٰۃ میں دی جانے والی بکری کی عمر کم از کم ایک سال ہونی چاہیے۔30 گائے بیل بھینسوں کے مالک پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے اس سے کم پر نہیں۔30 سے 39 گائے بھینسوں پر ایک گائے کا بچہ جس کی عمر کم از کم ایک سال ہو زکوٰۃ میں دیا جائے اور اگر تعداد 40 سے 49 ہو تو ان کا ایک بچہ جس کی عمر کم از کم دو سال ہو۔اگر تعداد 50 سے 60 ہو تو ایک ایک سال کے دو بچے۔اس کے بعد ہر 30 گائے بھینسوں پر مزید ایک سال کا بچہ زکوٰۃ ہوتی ہے یا ہر چالیس گائے بھینسوں پر ایک دو سالہ بچہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔

پانچ اونٹوں کے مالک پر زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے اس سے کم پر نہیں۔(بخاری:1447، مسلم:2263) اگر تعداد 5 سے 9 تک ہو تو زکوٰۃ ایک سال کی ایک بکری اور اگر تعداد 10 سے 14 ہو تو دو بکریاں، 15 سے 19 پر تین بکریاں 20 سے 24 پر چار بکریاں، 25 سے 35 پر اونٹ کا ایک سالہ ایک بچہ، 36 سے 45 پر ایک اونٹ کا دو سالہ بچہ، 46 سے 60 پر اونٹ کا تین سالہ بچہ، 61 سے 75 پر ایک اونٹ جس کی عمر چار سال سے زیادہ ہو، 76 سے 90 پر دو اونٹ جن کی عمر دو سال سے زیادہ ہو، 91 سے 120 پر دو اونٹ جن کی عمر تین سال سے زائد ہو، اگر تعداد 120 سے زیادہ ہو تو اسی طرح مندرجہ بالا شرح کے مطابق زکوٰۃ نکالی جائے۔

جن چیزوں پر زکوٰۃ فرض نہیں: ● گھوڑوں، خچروں اور گدھوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی نسائی) ● لیکن اگر گھوڑے اور گدھے تجارت کے لیے ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ ● ذاتی رہائش کے مکان، استعمال کی گاڑیاں، موتی اور قیمتی جواہرات، کاروباری مشینری اور آلات، کھیتی باڑی کے آلات اور جانور، یا وہ عوامل جن کے ذریعے آمدن ہوتی ہو تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ ان کی آمدن اور پیداوار پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ ● مچھلی فارم، ڈیری فارم، پولٹری فارم، سواری،

جانور جو صرف اپنی ذاتی ضروریات کے لیے ہوں یا شوقیہ پال رکھے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر اپنے کاروبار کے لیے ہوں تب بھی ان پر زکوٰۃ نہیں البتہ ان کی پیداوار (آمدن) پر اور جو فروخت کی نیت سے خریدے گئے ہوں ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ● کارخانہ، اس کی مشینری، فرنیچر، سامان اور عمارت پر زکوٰۃ نہیں صرف اس کی پیداوار یعنی آمدن پر زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ ● رہائشی و زرعی زمین مکانات جو اپنے استعمال یا رہنے کے لیے خریدے گئے ہوں تو ان پر زکوٰۃ نہیں اور اگر فروخت کرنے کی نیت سے خریدے گئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور اس کا حساب موجودہ قیمت سے لگایا جائے گا۔ ● اسی طرح کرائے پر چلائے جانے والی اشیاء مثلاً مکان، دکان، رکشہ، کار، بس، ٹرک، فرنیچر اور کراکری کا سامان وغیرہ وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں صرف ان کی آمدن (کرایہ کی رقم) اگر بقدر نصاب ہو یا دوسرے مال کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ پورا سال گزرنے سے پہلے بھی زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت ہے۔

زکوٰۃ سے متعلق چند مسائل: ● کسی صاحب نصاب کی فاضل رقم پر ابھی سال پورا نہیں گزرا کہ مزید رقم آ گئی تو سال پورا ہونے پر تمام رقم پر زکوٰۃ دینا ہوگی۔ اگرچہ اس رقم پر مزید سال نہ گزرا ہو اور یہ فاضل رقم کسی خاص مقصد کے لیے ہی کیوں نہ مختص کر رکھی ہو، جیسے بچوں کی شادی بیاہ کے لیے، حج کے لیے، مکان کی تعمیر کے لیے یا علاج معالجے کے لیے وغیرہ۔

● اگر کسی کے پاس سونا چاندی نہ ہو، نہ مال تجارت بلکہ صرف نقدی (کیش) ہو تو کم سے کم اتنی رقم ہو جس سے ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہو تو وہ صاحب نصاب ہے اس پر کل رقم کا چالیسواں حصہ یا ڈھائی فی صد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

● کسی صاحب نصاب کے مال کو سال گزر گیا مگر ابھی زکوٰۃ ادا نہیں کی تھی کہ کسی بھی طرح سے مال خرچ کر ڈالا یا اپنی مرضی سے کہیں استعمال کر لیا، ایسی صورت میں بھی پوری زکوٰۃ دینا ہوگی۔ اور اگر مال چوری ہو گیا یا ضائع ہو گیا جس پر اس کا کوئی اختیار نہ تھا ایسی صورت میں زکوٰۃ معاف ہوگی۔

● اگر کوئی مالدار آدمی کسی لاعلمی کی وجہ سے اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دے سکا ہو تو اس کا چاہیے کہ جتنے سال اس نے زکوٰۃ نہیں دی اس کا حساب کر کے قضا ادا کرے۔ اور اگر یکمشت ادا نہ کر سکتا ہو تو تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر دے۔

● اگر کسی نے کسی شخص کو فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دے دی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ امیر آدمی ہے یا ہاشمی ہے تو اس

پر اب دوبارہ زکوٰۃ دینا لازم نہیں یعنی اس کے ذمے سے زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ **(بخاری:1421)**

- ولی یا سرپرست کو چاہیے کہ شرائط زکوٰۃ پائے جانے کے بعد یتیم یا مجنون کے مال سے زکوٰۃ ادا کرے۔ فقیر کو اس قدر زکوٰۃ دینا جائز ہے جس سے اس کی کچھ مہینوں یا سال بھر کی ضروریات پوری ہوسکیں۔ یہ اس کی حالت کے اعتبار سے ہے۔
- قرض جب وصول ہوجائے تو اس پر پچھلے سالوں کی زکوۃ دینا بھی واجب ہے۔ اگر وصول ہونے سے پہلے زکوۃ دے دیں تو بھی درست ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج:6 ص:97)
- سونے چاندی کے زیورات خواہ استعمال میں ہوں یا نہ ہوں ان پر زکوٰۃ فرض ہے جبکہ نصاب کو پہنچ جائیں۔ اگر زیور 22 قیراط سونے کا ہے تو 22 قیراط سونے کی قیمت لگائی جائے گی۔ جب قمری سال پورا ہوگا اس وقت جو بھی مارکیٹ ریٹ ہوگا اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔
- کسی غریب رشتہ دار یا ان کے بچوں کو عیدی یا تحفے کے طور پر زکوٰۃ کی رقم دے سکتے ہیں۔ مستحق کو یہ بتانا شرط نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔
- اگر کسی مال میں دو یا دو سے زائد آدمی شریک ہوں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ اس وقت تک واجب نہیں جب تک ان میں سے ہر ایک کا حصہ بقدر نصاب نہ ہو۔
- کسی شخص پر آپ کی کچھ رقم قرض ہے اور اُس کے حالات تنگ ہیں اگر آپ اپنی زکوٰۃ میں سے وہ رقم اُسے معاف کردیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ البتہ قرض کے بقدر اُس کو زکوٰۃ دے دینے کے بعد وہی رقم آپ اپنے قرض میں اُس سے وصول کرلیں تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

مصارف زکوٰۃ: جن لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے انہیں **مصارف زکوٰۃ** کہتے ہیں۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر 60 کے مطابق یہ **آٹھ قسم** کے مندرجہ ذیل لوگ ہیں جنہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے:

1۔ **فقراء:** وہ مرد و عورت جو اپنی گزر اوقات کے لیے دوسروں کی مدد و تعاون کے محتاج ہوں۔

2۔ **مساکین:** وہ سفید پوش غریب لوگ جو خستہ حال ہوں اور اپنی حاجتوں کو پورا کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں لیکن شرم کے مارے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔

3۔ **عاملینِ زکوٰۃ:** زکوٰۃ جمع کرنے پر مامور ملازمین (کو تنخواہ دینے کے لیے)

4۔ **مؤلفۃ القلوب:** ایسے نومسلم جو مالی طور پر کمزور ہوں انکی مدد کرنا۔

5۔ **رقاب:** غلامی اور قید کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے لوگوں کو آزاد کرانے کے لیے رقم دینا۔

6۔ **غارمین:** ایسے لوگ جو مقروض ہوں اور قرض ادا نہ کر سکتے ہوں۔

7۔ **فی سبیل اللہ:** خدا کی راہ میں جہاد کے لیے۔ اشاعت و تبلیغ اسلام اور نیک کاموں پر خرچ کے لیے۔

8۔ **ابن السبیل:** وہ مسافر جو سفر کی حالت میں تنگ دست اور محتاج ہو گیا ہو اگرچہ وہ اپنے گھر میں خوشحال ہی کیوں نہ ہو۔ جہاں تک ہو سکے زکوٰۃ رشتہ داروں پڑوسیوں اور آس پاس کے لوگوں میں تقسیم کرنی چاہیے۔ اگر کوئی مستحق رشتہ دار کسی دوسرے شہر یا ملک میں آباد ہو تو وہاں بھیجنا جائز ہے۔ اگر دوسرے شہر میں زیادہ محتاج لوگ موجود ہوں تو تب بھی وہاں بھیجنا جائز ہے۔ مستحق رشتہ دار کو زکوۃ دینے کا دُگنا اجر ہے ایک زکوۃ دینے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے: بہو، داماد اور سوتیلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد جو دوسرے شوہر سے ہو یا شوہر کی اولاد جو دوسری بیوی سے ہو اور رشتہ داروں مثلاً بہن بھائی، ان کی اولاد چچاؤں، ماموؤں، خالاؤں، پھوپھیوں کو اور ان کی اولاد کو پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر آس پاس کے لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کرنی چاہیے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ردالمحتار)

جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں: 1۔ اپنی اولاد یا جن سے خود پیدا ہوئے ہوں مثلاً بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی، ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، وغیرہ۔ 2۔ شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ 3۔ غیر مسلموں کو زکوٰہ نہیں دی جا سکتی۔ **(بخاری:1395)** 4۔ صاحبِ نصاب لوگوں کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ میں مالدار اور طاقتور کمانے والے کا کوئی حصہ نہیں۔ **(ابوداؤد:1633)** 5۔ اہلِ بیت سادات اور ہاشمیوں کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ ان کی مدد کسی اور طریقہ سے کریں تاکہ ان کا احترام اور وقار قائم رہے۔ **(بخاری:1491)** 6۔ زکوٰۃ میں کسی کو مالک بنانا ضروری ہے اس لیے مسجد کی تعمیر، مردے کے کفن وغیرہ میں زکوٰۃ کا روپیہ لگانا جائز نہیں۔ اگر کوئی زکوٰۃ کے مال کا مالک ہو جانے کے بعد خود اپنی طرف سے مسجد، مدرسہ یا مردے کے کفن میں یہ رقم لگا دے تو جائز ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ: جتنی زکوٰۃ بنتی ہو اسے غریبوں، ناداروں اور مستحق لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے واسطے نیک نیتی اور اخلاص سے بانٹ دیں۔ کسی خدمت یا اجرت کے عوض میں نہ دیں۔ زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری ہے۔ جس کو زکوٰۃ دی جائے اس کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ مال زکوٰۃ ہے، دل میں نیت یا ارادہ کر لینا کافی ہے۔ سونا، چاندی، اور مویشی کی جو زکوٰۃ واجب ہو وہ سونا، چاندی اور جانور کی شکل میں بھی ادا کی جا سکتی ہے اور نقدی کی شکل میں بھی۔

صدقہ فطر (فطرانہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ فطر روزوں میں ہو جانے والی کوتاہیوں اور لغزشوں سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کی روزی یا خوراک کے لیے فرض کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو اسے عید کی نماز سے پہلے ادا کرے تو یہ مقبول صدقہ ہے جو اسے نماز کے بعد ادا کرے تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہوگا۔ (ابوداؤد: 1609، سنن ابن ماجہ) صدقہ فطر ایک صاع (ساڑھے تین کلو) کھجور یا جَو دینا فرض ہے۔ صحابہ کرامؓ نے گندم کا نصف صاع جَو کے ایک صاع کے برابر قرار دیا۔ (بخاری: 1507، 1511، مسلم: 2280)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقیٰ صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔ (بخاری: 1508، مسلم: 2284) صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کا آٹا نصف صاع (پونے دو کلو احتیاطاً دو کلو) جَو، کشمش، کھجور ایک صاع (ساڑھے تین کلو) ہے۔ بہتر ہے اپنی حیثیت کے مطابق ادا کیا جائے۔ صدقہ فطر میں اناج (گندم، جَو یا کھجور یا کشمش) دینا ہی افضل ہے۔ فقہاء کے نزدیک ان اجناس کی قیمت (نقد رقم) دینا بھی جائز ہے۔

ادائیگی فطرانہ: ● صدقہ فطر ہر مسلمان چھوٹے بڑے پر فرض ہے (بخاری: 1504) خواہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے۔ صدقہ فطر بالغ عورت پر اپنی طرف سے دینا واجب ہے جب وہ خود صاحب نصاب ہو، شوہر کے ذمہ اس کا صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ ● نابالغ اولاد کی طرف سے والد پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ ● جو لوگ زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں وہی صدقہ فطر لینے کے مستحق ہیں۔ (ابوداؤد: 1609) ● صدقہ فطر کے لیے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کے پاس ایک روز کی خوراک سے زائد غلہ اور کھانے کا سامان ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے تاکہ زیادہ لوگ عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ ● صدقہ فطر رمضان المبارک کے آخری دن کے آفتاب غروب ہو جانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور عید کی نماز سے پہلے تک واجب رہتا ہے۔ ● عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا مسنون ہے۔ (بخاری: 1511) اگر ایک دو روز پہلے بھی ادا کر دیا جائے تب بھی جائز ہے۔ نماز عید کے بعد ادا شدہ فطرانہ ایک عام صدقہ ہوگا۔ صدقہ فطر نہیں ہوگا اور آدمی فریضہ کا تارک (ترک کرنے والا) ہی رہے گا۔ ● اپنے غریب ملازموں کو بھی صدقہ فطر یا زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق صدقہ فطر (جَو، کھجور یا پنیر) ادا کیا جائے۔

فضائل صدقات

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: " اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے مالوں سے صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرو تاکہ اس کے ذریعے ان کو پاک صاف کرسکو"۔ (سورۃ التوبہ:103)

" تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جن کو تم عزیز رکھتے ہو اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے باخبر ہوگا"۔ (آل عمران:92)

" جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بالی میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔" (البقرۃ:261)

صدقہ زکوٰۃ کو بھی کہا جاتا ہے۔ یہ فرض صدقہ ہے۔ زکوٰۃ کے علاوہ نفلی خیرات کو بھی صدقہ کہا جاتا ہے۔

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " صدقہ مال کو کم نہیں کرتا"۔ (مسلم:6592) ● خیرات کو مت روکو ورنہ تیرا رزق بھی روک لیا جائے گا۔ (بخاری:1433)

● " بہترین خیرات وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے صدقہ پہلے انہیں دو جو تمہاری زیر پرورش ہیں"۔ (بخاری:1626) ● " اچھی بات کہنا صدقہ ہے" (بخاری:2589) ● " راستے سے پتھر، کانٹا اور ہڈی ہٹانا صدقہ ہے"۔ (مسلم:1007)

● " لوگو آپس میں سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور قرابت داروں کا حق ادا کرو اور جب لوگ سوتے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو (جب یہ کام کرو گے) تو انشاء اللہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔ (ترمذی:1855 ابن ماجہ) ● ''صدقہ خدا کے غصے کو بجھاتا ہے اور بری حالت کی موت سے بچاتا ہے''۔ (ترمذی: 664) ● ''بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلا دینا سب سے بہتر صدقہ ہے۔'' (بخاری: 5373) ● ''صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ بلا صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی (بلکہ صدقہ سے رک جاتی ہے)''۔ (زرین مشکوٰۃ) ● ''روزانہ ہر صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں ایک یہ دعا دیتا ہے کہ الٰہی تو سخی اور خرچ کرنے والے کے مال میں زیادتی اور برکت دے اور دوسرا کہتا ہے کہ بخیل کنجوس (نہ خرچ کرنے والے) کے مال میں کمی کر دے اور اس کو برباد کر دے۔'' (بخاری:1442، مسلم:1010) ● ''صدقہ کر کے جہنم سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ہی ٹکڑے سے ہو''۔ (بخاری:1417) ● ''جو کسی مسلمان کو کپڑا پہنا دے تو جب تک اس کے بدن پر ایک دھجی بھی رہے گی تب تک یہ پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی

حفاظت میں رہے گا‘‘۔(احمد، ترمذی:2484) ● ’’اپنی زندگی میں ایک درہم خرچ کرنا موت کے وقت سو درہم خرچ کرنے سے بہتر ہے‘‘۔(مسند احمد:1358) ● ’’اور فرمایا کہ جو شخص اپنی غربت اور مفلسی کے باوجود اپنے تھوڑے مال سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اس کو امیر آدمی کے بہت سے مال سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ یہاں تک کہ مفلسی ومحتاجی کا ایک درہم امیر کے ایک لاکھ درہم سے بڑھ کر ثواب رکھتا ہے‘‘۔(ترمذی:665)

● ’’کسی کی سفارش اور کوشش سے دوسرا شخص صدقہ کرے تو کوشش کرنے والے کو بھی صدقہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے‘‘۔(بخاری:1375)

رشتہ دار کو صدقہ دینے کا دہرا ثواب: آپ ﷺ نے فرمایا ’’غریب مسکین کو صدقہ دینے سے صرف صدقے کا ثواب ملتا ہے اور غریب رشتہ دار کو دینے سے دہرا ثواب ملتا ہے، ایک صدقے کا دوسرے رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے کا‘‘۔(بخاری:1466، مسلم:2318، ترمذی:658)

افضل صدقہ: حکیم بن حزامؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے صدقہ کے بارے میں پوچھا کہ کس طرح کا صدقہ اجر وثواب کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ صدقہ جو آدمی اپنے غریب رشتہ دار کو دے جب کہ وہ رشتہ دار اس سے دشمنی رکھتا ہے۔(مسند احمد:23530)

تنگدست کا صدقہ: حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کس شخص کا صدقہ ثواب کے لحاظ سے بڑھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کا صدقہ جو تنگ دست ہے جس کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہے اور بمشکل اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا ہے۔ (نیز آپ ﷺ نے فرمایا) اور اپنے صدقے کی ابتداء ان لوگوں سے کرو جن کی پرورش کے تم ذمہ دار ہو (بخاری:1426، ابوداؤد) حدیث کے آخری حصہ کا مطلب یہ ہے کہ صدقے کی ابتداء اپنے گھر سے کرو۔ اپنے بال بچوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے جس پر اجر ملے گا۔

درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ’’جو مسلمان کوئی پودا لگاتا یا کھیتی بوتا ہے اور اسے کوئی پرندہ یا انسان کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے‘‘۔(بخاری: 2320 و مسلم:3969) یعنی جو کوئی انسان یا حیوان اس درخت یا کھیتی سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس کا ثواب لگانے والے کو مسلسل ملتا رہے گا اور یہ اس کے لیے صدقۂ جاریہ بن جائے گا۔

لقطہ (گری پڑی چیز) کا بیان

لقطہ اس چیز کو کہتے ہیں کہ کوئی گری پڑی چیز اٹھالی جائے جس کا مالک معلوم نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی لقطہ کو اس غرض سے اٹھائے کہ وہ اس کا مالک بن جائے گا یعنی تشہیر (اعلان) وغیرہ نہ کرائے تو وہ گمراہ (گناہ گار) ہے جب تک کہ وہ اس کا اعلان نہ کرائے۔ (مسلم:1122)

کوئی قیمتی چیز یا مال یا جانور کسی جگہ ملا تو یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گا تو اٹھالینا مستحب ہے۔ اگر اندیشہ ہو کہ مالک کو تلاش نہیں کرسکوں گا تو چھوڑ دینا بہتر ہے۔ لقطہ اس شخص کے پاس امانت ہے جس نے اٹھایا ہے۔ لقطہ جہاں سے اٹھایا جائے اس جگہ اور ان مقامات پر جہاں زیادہ لوگ جمع ہوتے ہیں یا سوشل میڈیا کے ذریعے اعلان کروایا جائے۔ اور اس دوران اگر مالک آجائے اور وہ نشانی بتادے تو اسے وہ چیز دے دی جائے۔ اگر مالک وصول کرنے نہ آئے تو سال بھر وقفے وقفے سے اعلان کروایا جائے۔ اور جب اندازہ ہوجائے کہ اب مالک تلاش نہیں کرتا ہوگا تو وہ چیز خیرات کردی جائے۔ اگر وہ خود مفلس ومحتاج ہو تو وہ خود اسے لے سکتا ہے۔ (بخاری:2436) اگر بعد میں اصل مالک آجائے اور وہ صدقے پر راضی نہ ہو تو اٹھانے والے کو اپنے مال میں سے دینا لازم ہے۔ (ابوداؤد:1706) تاہم ایسی صورت میں اٹھانے والے کو صدقے کا ثواب مل جائے گا۔ اگر کوئی ایسی چیز ہے جس کے ضائع ہونے کا کوئی خطرہ ہو (مثلاً پھل سبزی وغیرہ) تو اٹھا کر خود بھی استعمال کرسکتا ہے یا کسی دوسرے کو بھی دے سکتا ہے یا بیچ کر اُس کی قیمت مالک کے لیے مخصوص کردے۔ اگر کوئی معمولی چیز ہو مثلاً رسی، لکڑی کا ٹکڑا یا پرانی چپل وغیرہ جو کسی نے بے کار سمجھ کر پھینک دی ہو تو ایسی چیز کو اٹھا کر اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔

مکۃ المکرمہ میں لقطہ کا حکم: "اس (مکہ) کی گری ہوئی چیز اٹھانا کسی کیلئے حلال نہیں۔ مگر اس کیلئے (اجازت ہے) جو اعلان کرے"۔ (بخاری:2433) باب الملک عبد العزیز کے ایک جانب پولیس اسٹیشن ہے وہاں گری ہوئی چیزوں کی حفاظت کیلئے جگہ مقرر ہے۔ عوام الناس گری ہوئی چیزیں وہاں پہنچا دیتے ہیں تاکہ اگر مالک مل جائے تو اسے دے دی جائے ورنہ فقراء میں تقسیم کردی جائے۔

روزوں کا بیان

مسلمان کا بانیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کو **روزہ** کہتے ہیں اور عربی زبان میں **صوم** کہتے ہیں اور غروب آفتاب کے بعد روزہ کھولنے کو **افطار** کہتے ہیں۔ روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ (بخاری:8، مسلم:50)

روزے کی فرضیت: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ترجمہ: "مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بنو"۔ (سورۃ بقرہ:183)

ترجمہ: "جوکوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو چاہیے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (رکھ کر) ان کا شمار پورا کرے اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا" (البقرۃ:185)

رمضان کے روزوں کی فضیلت وثواب: حدیث قدسی: اللہ تعالی فرماتا ہے: "ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے۔ روزہ میرے لیے ہے میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ روزے دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بڑھ کر ہے"۔ (بخاری:5927، مسلم:2704) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو ایمان کی حالت میں اور ثواب کیلئے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔" (بخاری:38) "روزہ جہنم سے بچنے کیلئے ڈھال ہے" (بخاری:1894، مسلم) "جو شخص اللہ عزوجل کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے"۔ (بخاری:2840، مسلم:2711)" نیز فرمایا افطار کے وقت کی روزے دار کی دعا رد نہیں کی جاتی۔" (ابن ماجہ:1753) "جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کو روزے دار کی طرح اجر وثواب ملے گا" (ترمذی:807)" جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک کا نام **ریان** ہے اس دروازے میں سے وہی داخل ہوں گے جو روزے رکھتے ہیں"۔ (بخاری:1896، ترمذی، نسائی) "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔" (بخاری:1899، مسلم:2496)

روزے کے فوائد: روزے کے روحانی، اجتماعی اور طبی فائدے ہیں۔ روحانی فوائد میں صبر کی

صفت کو مضبوط کرتا ہے، اجتماعی فائدے میں امت میں نظم ونسق اور اتحاد کی عادت پیدا ہوتی ہے اور غریبوں کی بھوک وافلاس کا احساس ہوتا ہے۔ روزے کے طبی فوائد میں سے یہ ہے کہ اس سے آنتیں درست ہوتی ہیں، معدہ کی اصلاح ہو جاتی ہے، جسم کو فضلات اور بیکار اجزاء سے پاک وصاف کرتا ہے اور اسی طرح موٹاپے اور پیٹ کی چربی کے بوجھ میں کمی کا موجب بنتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے: روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔ (مسند احمد: 8974، حسنہ السیوطی، ابن السنی)

روزوں کی اقسام: روزے کی دو قسمیں (1) فرض (2) سنت/نفل

فرض روزے: رمضان کے روزے ہر عاقل وبالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ (مجنون ونابالغ پر فرض نہیں) ان کو بغیر عذر کے چھوڑنا حرام ہے۔ **نذر** کے روزے بھی فرض ہیں۔ ان فرض روزوں کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ **فرض معیّن** جیسے ماہ رمضان کے روزے جن کا رمضان ہی میں رکھنا فرض ہے اور نذر معیّن جو نذر مانتے وقت کسی خاص دن اور مہینے تعیّن کر لے کہ اگر یہ کام ہو جائے تو فلاں مہینے کے فلاں دن روزہ رکھوں گا۔ اگر وہ کام پورا ہو جائے تو اسی مہینے کے اسی دن روزہ رکھنا فرض ہوگا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اپنی نذروں کو پورا کرو''۔ (سورۃ الحج: 29)

2۔ **فرض غیر معین** جیسے کسی عذر یا بغیر عذر کے رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو ان روزوں کی قضا فرض ہے سال بھر کے گیارہ مہینوں میں جب چاہیں ادا کریں۔ اسی طرح نذر کے نوافل و روزے وغیرہ۔ اپنے ذمے واجب الادا فرض عبادات جلدی ادا کرنی چاہیں۔

سنت روزے: جن روزوں کا رکھنا فرض نہیں ہے بلکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکھا اور ان کے رکھنے کی ترغیب دی ہے جیسے ایام بیض یعنی ہر اسلامی مہینے کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخوں کے روزے (بخاری، ابوداؤد: 2454) شش عیدی یعنی شوال کے چھ روزے اور عاشورہ محرم اور عرفہ (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) کے روزے پیر اور جمعرات کا روزہ وغیرہ یہ سب سنت روزے کہلاتے ہیں۔ ان روزوں کے رکھنے کا ثواب ہے اگر نہ رکھیں تو گناہ نہیں۔ نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے پورا کرنا واجب ہے اگر توڑا جائے تو قضا واجب ہوگی۔

روزے کے ارکان: • **نیت کرنا**۔ فرض روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے رات کو ہی کرنی چاہیے۔ • جو رات کو نیت نہ کرے یا بھول جائے تو نصف نہار (آدھا دن) مکمل ہونے سے پہلے پہلے

بھی نیت کرسکتا ہے۔ اگر پھر بھی نیت نہیں کی تو روزہ نہیں ہوگا۔ نفل روزے کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی کر سکتے ہیں اگر کچھ کھایا پیا نہیں۔ سحری کھانا بھی نیت کے قائم مقام ہے۔ ● **امساک:** کھانے پینے اور مجامعت سے رکے رہنا۔ ● **وقت:** صبح صادق سے غروب آفتاب تک (البقرہ:187)

روزے کی سنتیں: ● سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانا باعث برکت ہے۔ (بخاری:1923، مسلم:2549) ● سحری میں تاخیر کرنا: صبح صادق کے نمایاں ہوجانے تک۔ (بخاری:1916) ● افطار میں جلدی کرنا: سورج غروب ہونے کے فوراً بعد۔ (بخاری:1957، مسلم 2554) ● کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا۔ (ابوداؤد:2356) ● افطار کرتے وقت دعا مانگنا: رسول اللہ ﷺ جب افطار کرتے تو یہ دعا کرتے ۔ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ

ترجمہ: پیاس ختم ہوگئی رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب مل گیا۔ (ابوداؤد:2357)

روزے کے آداب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص جھوٹی بات کہے اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہ کرے تو اللہ کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔'' (بخاری:1903) روزے کا پورا حق تب ادا ہوتا ہے جب انسان گالی گلوچ لڑائی جھگڑے غیبت، بیہودہ گوئی اور غیر شرعی باتوں سے پرہیز کرے۔ (مسلم:2703)

رمضان کی عبادات: نبی ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی اس وقت ہوتے جب جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی ملاقات کے لیے آتے۔ وہ رمضان کی ہر رات آپ ﷺ کے پاس آتے اور آپ ﷺ کے ساتھ دورہ قرآن (باہمی تلاوت) کرتے۔ اس وقت نبی ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوا کرتے تھے۔ (بخاری:6) رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کے لیے کمر کس لیتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ (بخاری: 2024) رمضان میں کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔ (شعب الایمان بیہقی:3608) ایک مسلمان کو رمضان میں کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت، استغفار، ذکر و اذکار، صدقہ و خیرات کرنا چاہیے۔ یہ مقدس مہینہ ہمیں صبر، شکر، عبادت، خدمتِ انسانیت اور اپنے اعمال کو بہتر بنانے کا موقع دیتا ہے لہٰذا ہر ایک اس مہینے کی برکتوں سے فائدہ اٹھائے۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ سوشل میڈیا پر غیر ضروری سرگرمیوں سے اجتناب کر کے وقت کو عبادت میں گزارنا چاہیے۔

متفرق مسائل روزہ

جن کاموں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ ہیں: ● قصداً منہ بھر کر قے کرنے ● حیض و نفاس کا آ جانا (ان دونوں صورتوں میں روزے کی قضا یعنی دوبارہ روزہ رکھنا ہوگا) ● قصداً (ارادے سے) کھانے پینے اور ● عمل زوجیت یا مباشرت سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ **کفارہ** یہ ہے کہ اس کے بدلے دو مہینے لگاتار روزے رکھنا اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ضروری ہے۔ (بخاری:1937، مسلم:2595،2599) ہر روزہ کے بدلے میں قضا اور کفارہ دینا ہوگا۔ ● رمضان کے روزوں کے علاوہ اور کسی روزے کے توڑنے سے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ ● نفل روزہ قصداً شروع کرنے سے لازم ہو جاتا ہے اور اس کے توڑنے سے قضا واجب ہے۔ اگر قصداً نہیں توڑا بلکہ حیض آ گیا تب بھی قضا لازم ہے۔ حیض و نفاس کی حالت میں عورتوں کو روزہ رکھنا منع ہے۔ (بخاری:1951) ان دنوں کے روزے وہ بعد میں رکھیں۔ ● عورت کو دن میں (خواہ کسی وقت) حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور اس کے ذمے اس دن کے روزے کی قضا ہوگی۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت: بیمار، مسافر، دودھ پلانے والی اور حمل والی عورتوں کے لیے آسانی ہے کہ وہ اگر رمضان میں روزے نہ رکھ سکیں تو دوسرے دنوں یعنی سال بھر میں رکھ لیں۔ (ابوداؤد:2408) اگر یہ عورتیں دولت مند ہیں تو فدیہ بھی دے دیں یہ ان کیلئے زیادہ ثواب کا باعث ہوگا۔ اگر مسافر طاقت رکھتا ہے تو روزہ رکھے اور اگر مشکل ہو تو روزہ نہ رکھے اور بعد میں روزے کی قضا کرے۔ (مسلم:2608)

بیمار اور ضعیف کے روزے کا حکم: ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کر سکیں ان کے ذمہ فدیہ یہ ہے ہر روزے کہ بدلے ایک مسکین کو (اوسط معیار کا) کھانا کھلانا ہے اور جو کوئی خوشی سے زیادہ دے تو یہ اس کے حق میں اور بہتر ہے۔ اور تمہارا روزہ رکھ لینا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں سمجھ ہو"۔ (البقرۃ:184)

بیمار اگر شدید مشقت کے بغیر روزہ رکھ سکتا ہے تو روزہ رکھے ورنہ چھوڑ دے اور تندرست ہونے کے بعد ان روزوں کی قضا (ادا) کرے۔ اگر تندرست ہونے کی امید نہیں ہے مرض دائمی ہے تو ہر روزے کے بدلے فدیہ دے۔ لیکن بعد میں کبھی روزہ رکھنے کے قابل ہو گئے تو گزشتہ روزوں کی قضا کرنی ہوگی (بخاری) یعنی اور آئندہ روزے رکھنے ہوں گے اور جو فدیہ دیا ہے وہ صدقے میں شمار ہوگا۔ فدیہ

یہ ہے کہ ایک مسکین کو ہر روزے کے بدلے صبح وشام پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ہوگا یا صدقہ فطر کے برابر غلہ یا اس کی قیمت دینی ہوگی۔ فدیہ میں یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا اکٹھا فدیہ دے دے یا آخر میں دے یا جتنے فدیہ ہوں چاہے ایک ہی مسکین کو دے یا زیادہ کو۔ (ردالمحتار) انتہائی ضعیف العمر شخص (مرد یا عورت) کو جسے روزے میں ناقابل برداشت حد تک تکلیف ہوتی ہو وہ روزہ نہ رکھے بلکہ ہر روزے کے بدلے فدیہ دے۔ اگر بعد میں کبھی روزہ رکھنے کے قابل ہو جائیں تو گزشتہ روزوں کی قضا کریں۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا: ''جو کوئی روزے کی حالت میں بھول گیا اور کھا لیا یا پی لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کرلے کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔'' (بخاری:1993، مسلم)

● بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بھولنے والا روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو تو دیکھنے والا یاد دلادے اگر کمزور ہے تو یاد نہ دلائے۔ ● جنابت کی حالت میں اٹھا اور دن بھر جنبی رہا (اگرچہ دن بھر جنبی رہنا گناہ ہے جلد ہی غسل کرنا چاہیے) ● جان بوجھ کر قے کی مگر منہ بھر کر نہیں کی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ ● بلا اختیار قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ● آنکھ میں ڈالنے والے قطرات سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ● احتلام ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا غسل کرلینا چاہیے۔

روزے کی حالت میں جائز کام: ● حالت جنابت میں روزہ رکھنا اور بعد میں غسل کرنا۔ (بخاری:1926) ● مسواک کرنا (بخاری:1934) ● سرمہ لگانا۔ (ابن ماجہ:1678) ● تیل لگانا، کنگھی کرنا۔ (بخاری:1930) ● ٹیسٹ کے لیے خون دینا۔

روزے کے مکروہات: روزے میں ان تمام چیزوں سے بچنا چاہیے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی گلوچ وغیرہ بلا عذر کوئی چیز چبانا اور چکھنا۔ منہ میں تھوک جمع کرکے نگل لینا، پیاس کی حالت میں پانی کے غرارے کرنا (ایسی حالت میں روزہ ضائع ہونے کا امکان ہوتا ہے)۔

جن دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں: ● عید الفطر اور عید الاضحیٰ (بخاری:1991، مسلم:2673) ● ایام تشریق کے تین روز یعنی ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں اور تیرہویں (ابوداؤد:2418) ● صرف اکیلا ہفتہ کے دن کا روزہ (یہود کی مشابہت کی وجہ سے احتراز ضروری ہے) (ترمذی:744) ● صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا اگر اس سے پہلے یا بعد کے دن کا روزہ ساتھ نہ ملائے اس کے بغیر افضل نہیں۔ (بخاری:1985، مسلم:2683) ● عورت کا بغیر خاوند کی اجازت نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (بخاری:5195) ہمیشہ روزہ رکھنا۔ (ابن ماجہ:1705)

سنت/مستحب روزے

محرم الحرام کے روزوں کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''رمضان کے بعد سب روزوں میں سے افضل محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز (افضل) ہے''۔ (مسلم:2755) جو شخص محرم میں کسی دن روزہ رکھتا ہے اس کو ہر دن کے عوض تیس دن کا ثواب ملتا ہے۔ (طبرانی)

عاشورہ کے دن کے روزے کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ عاشورہ (دس محرم) کا روزہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ (مسلم:1162) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود دس محرم کا روزہ رکھا اور اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا، اور فرمایا کہ ان شاء اللہ ہم اگلے سال نو محرم کا (بھی) روزہ رکھیں گے۔ (مسلم:2663، ابوداؤد) دو دن روزہ رکھو تاکہ یہود کے ساتھ مشابہت نہ ہو (کیونکہ یہودی صرف عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں) ایک اور روایت میں ہے کہ عاشورہ کے روزے کے ساتھ نویں یا گیارھویں محرم کا بھی روزہ رکھو تاکہ یہود کی مخالفت ہو۔ (مشکوۃ:2095)

شوال کے چھ روزے: شوال کے چھ روزے بھی مستحب ہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ (سارا سال) روزے رکھے۔ (مسلم:2758) یہ روزے عید کے بعد لگاتار یا متفرق رکھے جائیں یا عید الفطر کے دوسرے روز ایک روزہ رکھ لیں پھر باقی شوال کے ماہ میں جب چاہیں رکھ لیں۔ ہر طرح درست ہے۔

شعبان کے روزے: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کے علاوہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور شعبان کے ایام سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ (بخاری:1969 ومسلم) نصف شعبان (پندرہ شعبان) کے بعد رمضان آنے تک روزہ نہ رکھا جائے۔ (ابوداؤد:2337، ترمذی:738) اس کی حکمت یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کے لیے چستی پیدا ہو جائے۔ ایک اور روایت کے مطابق رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ ہاں اگر کوئی آدمی پہلے سے روزہ رکھتا آرہا ہے تو وہ ان دنوں میں رکھے۔ (بخاری:1914، ابوداؤد:2335)

شعبان کی پندرہویں کا روزہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! ”جب شعبان کی پندرہویں آئے تو اس کی رات میں عبادت کرو اور دن کا روزہ رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں غروب آفتاب سے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کیا کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخشش دوں کیا کوئی روزی چاہنے والا ہے کہ میں اسے روزی دوں کیا کوئی تکلیف میں ہے کہ میں اس کی تکلیف دور کردوں کیا کوئی ایسا ہے یہاں تک کہ صبح ہو۔“ (ابن ماجہ)

ذوالحجہ کے روزے: رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کے شروع کے نو دن روزے رکھا کرتے تھے۔ (ابوداؤد: 2437) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! ”ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں سے بڑھ کر کوئی دن نہیں جس میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، اِلاَّ یہ کہ کوئی شخص اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد میں چلا جائے اور پھر ان (دونوں میں سے) کچھ واپس نہ لائے“۔ (یعنی شہید ہو جائے) (بخاری: 969۔ ابوداؤد: 2438)

حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس مہینے کے ایک روزے کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت کا شب قدر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی: 758، ابن ماجہ: 1728)

یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کا روزہ: نو ذوالحجہ کو روزہ رکھنا مستحب ہے، (سوائے اس کے جس نے احرام باندھا ہے، وہ روزہ نہ رکھے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں نو ذوالحجہ کا روزہ، گذشتہ اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ (مسلم: 1162، ابوداؤد: 2425)

ایام بیض کے روزے: ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ایام بیض یعنی (ہر اسلامی ماہ کی) تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھیں اور فرمایا کہ ان دنوں روزہ رکھنے کا ثواب سال بھر روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ (مسلم: 1162، نسائی، ابن ماجہ) نبی ﷺ ایام بیض میں بغیر روزے کے نہیں ہوتے تھے نہ سفر میں نہ حضر (گھر) میں۔ (نسائی: 2345)

پیر اور جمعرات کے دن کے روزے: رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ ہر سوموار اور جمعرات کے دن بارگاہ الٰہی میں اعمال پیش کئے جاتے ہیں، میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہوں۔ (ترمذی: 747، دارمی: 1789)

جس نے حرمت والے مہینے (رجب، ذیقعد، ذی الحجہ اور محرم) میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ تین دن روزے رکھے اس کے نامہ اعمال میں نوسو سال کی عبادت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔(غنیۃ الطالبین)

صوم داؤدی: سارا سال روزے رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(درمختار) سال بھر اس طرح روزے رکھنا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن بغیر روزے کے رہنا صوم داؤدی کہلاتا ہے۔ یہ حضرت داؤدؑ کا روزہ تھا۔ اس طرح رکھنا افضل ہے۔(بخاری:1974، مسلم:2739، ترمذی، نسائی:2344)

نفل روزے کی نیت: نفل روزے کی نیت زوال سے ایک گھنٹہ پہلے تک کرلینا درست ہے۔ اگر دس بجے تک روزہ رکھنے کا ارادہ نہ تھا لیکن ابھی تک کچھ کھایا پیا نہیں اور اب اگر وہ چاہیے کہ روزہ رکھ لے تو بھی درست ہے۔

قضا روزے کی نیت: جو رمضان کے روزے کسی وجہ سے جاتے رہے ہوں رمضان کے بعد اگلے رمضان سے پہلے جتنی جلدی ہو سکے رکھ لینے چاہئیں۔ انہیں لگاتار بھی رکھا جاسکتا ہے اور الگ الگ بھی۔ قضا اور نذر کے روزے میں رات کو یا عین صبح صادق کو نیت کرنا ضروری ہے اگر صبح ہوجانے کے بعد نیت کریں گے تو قضا صحیح نہیں ہوگی بلکہ یہ روزہ نفل ہوگا۔(اس کا بھی پورا کرنا ضروری ہوگا توڑ دیں گے تو قضا لازم ہوگی)۔ قضا روزے پھر سے رکھے۔ قضا روزہ میں دن تاریخ مقرر کرکے قضا کی نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ جتنے روزے قضا ہیں رکھ لینے چاہئیں۔

سحری کھانے اور افطار کا بیان: حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ سحری کھاؤ کہ اس میں برکت ہے(بخاری:1923، مسلم، ترمذی ابن ماجہ) اسے ہرگز نہ چھوڑو، اگر بھوک نہ ہو تو صرف تھوڑی سی چیز یا چند کھجوریں کھالے یا تھوڑا پانی ہی پی لے، سحری کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا خیر کرتے ہیں۔(مسند احمد، ابن حبان:3467)

سحری کا وقت نصف شب کے بعد شروع ہوجاتا ہے مگر افضل ترین سحری آخری حصہ شب ہے۔ صبح کاذب میں کھانا پینا جائز ہے صبح صادق ہونے پر روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہے کیونکہ روزہ صبح صادق سے شروع ہوکر غروب آفتاب تک رہتا ہے اور سورج غروب ہوتے ہی روزہ خودبخود ختم ہو جاتا ہے۔ غروب آفتاب کے بعد روزہ کھول لیں دیر کرنا درست نہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ لوگ اس وقت تک خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔(بخاری:

1957) کھانے پینے کی کسی چیز سے افطاری کر سکتے ہیں لیکن کھجور سے افطاری کرنا افضل ہے۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجوروں سے افطاری کرتے اگر نہ ہوتیں تو پانی سے افطاری کرتے۔(ابوداؤد، ترمذی)

مردے کے قضا روزے: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کے وارث کو چاہیے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے یا نصف صاع گندم یا اس کی قیمت دے دی جائے۔(ترمذی، بیہقی)

اعتکاف

”عورتوں سے مباشرت نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف کیے ہوئے ہو“۔(البقرۃ:187)

اعتکاف کے لفظی معنی ٹھہرنے اپنے آپ کو روکے رکھنے کے ہیں اس سے مراد ایسی عبادت ہے جس میں مقررہ مدت کے لیے دنیاوی معاملات سے الگ ہو کر ذکر الٰہی کے لیے مسجد میں قیام کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔(بخاری:2025، مسلم:2780)اعتکاف ہر روز کسی بھی نماز سے پہلے یا بعد میں کیا جا سکتا ہے۔لیکن عموماً رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں کیا جاتا ہے۔عورت کے لیے اعتکاف کی بہترین جگہ وہ ہے جہاں وہ عام دنوں میں گھر کے اندر نماز ادا کرتی ہے یا گھر میں کوئی بھی پُرسکون جگہ۔حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو اعتکاف کرتا ہے وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے اس کے حق میں نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں جو کوئی رمضان مبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتا ہے اسے دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملتا ہے"۔(بیہقی)

اعتکاف کی اقسام: • **واجب اعتکاف** • **سنت موکدہ اعتکاف** • **مستحب اعتکاف**

اعتکاف واجب: جو کسی نذر یا منت کے طور پر کیا جائے۔یعنی جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے عہد کرے اگر اس کی فلاں خواہش پوری ہو گی تو وہ شکرانے کے طور پر اتنے دن کا اعتکاف کرے گا۔(بخاری:1953، مسلم:2032)واجب اعتکاف کم از کم ایک دن اور ایک رات سے کم نہیں ہو سکتا اور اس میں روزہ رکھنا لازمی ہے۔(درمختار) یہ سورج غروب ہونے سے پہلے شروع ہو کر مقررہ دن پورا ہو جانے کے بعد یعنی سورج کے غروب ہونے پر ختم ہو گا۔اگر اعتکاف واجب کسی وجہ سے فاسد ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے۔

اعتکاف سنت موکدہ: رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت موکدہ ہے حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک برابر رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے رہے (بخاری:2026) اگر کسی گاؤں یا محلے کا کوئی ایک فرد یا چند لوگ اعتکاف کا اہتمام کرتے ہیں تو باقی لوگوں کی طرف سے بھی یہ سنت ادا ہو جائے گی۔اس اعتکاف کے لیے 20 رمضان کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں بہ نیت اعتکاف چلا جائے (روزہ مسجد میں افطار کرے)اور شوال کا چاند دیکھنے کے بعد مسجد سے نکلے۔

اعتکاف مستحب یا نفلی: مستحب یا نفلی اعتکاف کے لیے کوئی مدت یا خاص وقت مقرر نہیں نہ ہی روزہ رکھنا شرط ہے (بخاری) جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور اعتکاف کی نیت کر لے چنانچہ اس طرح جب تک وہ عبادت میں مصروف رہے گا تو اسے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب ملے گا۔ ہر نمازی کو یہ اپنا معمول بنا لینا چاہیے۔اس اعتکاف کی قضا نہیں ہوتی۔اگر کوئی شخص ایک گھنٹے کے لیے نفل اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہوتا ہے لیکن کسی وجہ سے اس سے کم وقت مسجد میں گزارنے کے بعد باہر آ جاتا ہے تو اس کا اعتکاف ہو جائے گا اور اس کی قضا ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

ارکان وشرائط اعتکاف: ● اعتکاف کی نیت کرنا، ● مسجد میں قیام کرنا، ● سنت موکدہ اور واجب اعتکاف میں روزے سے ہونا، ● مسلمان ہونا، ● عاقل ہونا، ● جنابت اور حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

حالت اعتکاف میں مستحب امور: اعتکاف کی جگہ میں رہتے ہوئے دینی علوم پڑھنا پڑھانا، دینی تصنیف اور تالیف کے کام میں مصروف رہنا وعظ وتبلیغ میں مصروف ہونا۔قرآن مجید کی تلاوت کرنا، نوافل میں مشغول رہنا وغیرہ

حالت اعتکاف میں ممنوع امور: معتکف نہ مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں حاضر ہو۔ نہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ مباشرت کرے اور نہ کسی حاجت کے لیے جائے مگر اس حاجت کے لیے جا سکتا ہے جو ضروری ہے اور اعتکاف بغیر روزے کے نہیں اور اعتکاف جماعت والی مسجد میں کرے۔

(ابوداؤد:2473)

خواتین کا اعتکاف: عورت کا اعتکاف کے لیے خاوند کی اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ مرد کے حقوق عورت پر مقدم ہیں۔اعتکاف کے دوران اگر عورت کو حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو اس کا اعتکاف خود بخود ختم ہو جائے گا لہٰذا جب پاک ہو جائے تو جتنے دن واجب اعتکاف کے رہ جائیں وہ

پورے کرے۔ اگر اعتکاف سنت تھا تو اس کی قضا پوری کرنا ضروری نہیں۔ البتہ نفل اعتکاف کی کوئی قضا نہیں۔

مکروہات اعتکاف: اعتکاف کے دوران بعض امور ایسے ہیں جنہیں اختیار کرنے سے اعتکاف مکروہ (ثواب کم) ہو جاتا ہے۔ چپ رہنا، بعض لوگ اعتکاف کے دوران نہ کسی سے بولتے ہیں اور نہ کسی کی بات سنتے ہیں بالکل خاموشی اختیار کرنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ ضرورت کے وقت بات چیت کرنا کسی کو دین کا مسئلہ سمجھانا یا کسی سے سیکھنا عبادت میں شامل ہے۔ فضول اور بے مقصد باتوں سے بچنا تقویٰ اور پرہیز گاری میں شامل ہے۔ اعتکاف کے دوران شیو کرنا مکروہ کام ہے داڑھی مونڈھنے سے اعتکاف تو نہیں ٹوٹتا مگر یہ کام کسی صورت میں بھی مستحسن قرار نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ مونچھوں کی تراش خراش کی جا سکتی ہے۔ اعتکاف کے دوران مسجد میں خرید و فروخت کرنا درست نہیں ایسے کاموں سے بچ کر دنیاوی معاملات سے بے نیاز ہو کر یکسوئی اور دل جمعی کے ساتھ بندگی رب کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں نیز دنیاوی اخبارات و کتب کا مطالعہ بھی جائز نہیں۔

مفسدات اعتکاف: ایسے کام جن سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ ہیں • مباشرت • مرتد ہو جانا • نشہ آور اشیا کا استعمال • گناہ کبیرہ کا ارتکاب • بے ہوشی اور جنون کی کیفیت • بغیر ضرورت کے قصداً مسجد سے نکلنا • حیض و نفاس کے شروع ہونے سے۔

اعتکاف کی قضا کا طریقہ: **مسنون اعتکاف** ٹوٹ جائے تو جس دن اعتکاف فاسد ہوا ہے صرف اس کی قضا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ ایک دن رات روزے کے ساتھ مسجد میں اعتکاف کرے خواہ رمضان میں کرے یا رمضان کے بعد یعنی غروب آفتاب سے پہلے مسجد چلا جائے اور اگلے دن روزہ رکھے اور پھر غروب آفتاب کے بعد واپس آ جائے۔ عورت گھر میں نماز کی جگہ پر اعتکاف کرے۔ **نفل اعتکاف** کی قضا واجب نہیں۔ **واجب اعتکاف**، نذر کا اعتکاف خواہ معین ہو یا غیر معین ٹوٹ جانے کی صورت میں نئے سرے سے تمام دنوں کے قضا روزے کے ساتھ لازم ہوگی۔ کیونکہ نذر کے اعتکاف میں تسلسل لازم ہے۔

مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت: اعتکاف کے دوران معتکف ان امور کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ • رفع حاجت کے لیے۔ • وضو کے لیے۔ • غسل کے لیے۔ • نماز جمعہ کے لیے۔

- گھر سے کھانا لانے کے لیے۔

درج بالا امور کے لیے مسجد سے باہر جا کر حاجات ضروریہ سے فارغ ہوتے ہی جتنی جلدی ممکن ہو مسجد میں واپس آیا جائے اور راستے میں کسی سے بلامقصد اور بلاضرورت بات چیت نہ کی جائے ورنہ اعتکاف کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔ اگر کھانا لانے کے لیے کوئی انتظام نہیں تو خود گھر سے کھانا لا کر مسجد میں کھا لینا چاہیے۔ اگر گھر میں کھانا کھائے گا تو اعتکاف ختم ہو جائے گا۔

فدیہ و قضا

''قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف عبادت کے لیے پیدا کیا'' (الذاریات:56) اس لیے ہر شخص کے ذمہ یہ لازم ہے کہ اس پر جتنی نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ، قربانی، فطرہ، سجدہ تلاوت اور انسانی قرض وغیرہ عبادات فرض ہیں ان سب کو اپنی زندگی میں پورا کرے تاکہ آخرت کے سوال جواب اور عذاب سے بچ سکے اور ان کی تاخیر کرنے کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے۔

کچھ عبادتیں ایسی ہیں کہ زندگی میں جب بھی ادا کرے تو وہ ادا ہی کہلائیں گی قضا نہیں۔ جیسے زکوٰۃ، سجدہ تلاوت، حج، انسانی قرض۔

اگر کوئی صاحب نصاب ہے اور اس پر پچھلے چند سالوں سے زکوٰۃ واجب ہے مگر اس نے ادا نہیں کی تو اس کو چاہیے کہ سابقہ سالوں کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کر دے۔ سجدہ تلاوت چونکہ واجب ہے انہیں بھی اگر ادا نہیں کیا تو جلد از جلد ادا کرنے چاہیے۔ دوسری قسم کی عبادتیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ایک وقت مقررہ کیا ہوا ہے اور اس وقت کے اندر ادا نہیں کیں اب وہ قضا شمار ہوں گی اور ان کو جلد از جلد ادا کرنا چاہیے۔ جیسے نماز، روزے، قربانی۔ اگر گزشتہ کئی سالوں سے قربانی نہیں کی تو قربانی کی قضا قربانی کی شکل میں نہیں ہوتی بلکہ ہر سال کی قربانی کے بدلے میں ایک اوسط درجے کے بکرے کی قیمت غریبوں کو صدقہ کر دے یہ صرف ایک سال کی قربانی کی قضا ہے اسی طرح جتنے سالوں کی قربانی نہیں کی ہے ہر سال کے حساب سے ایک متوسط بکرے کی قیمت صدقہ کر دے۔ نماز، روزہ، سجدہ تلاوت کی ادائیگی اپنی زندگی میں کر لینی چاہیے۔ ورنہ پھر وصیت کر دیں کہ میرے مرنے کے بعد میرے مال سے میری نمازیں روزوں اور سجدہ ہائے تلاوت کا فدیہ ادا کر دیا جائے اور پھر ترکہ تقسیم کیا جائے۔ مگر اپنی زندگی میں فدیہ نہیں دے سکتا بلکہ اس کی قضا ہی کرنی ہوگی۔ اگر وصیت نہیں کی تو دینا واجب تو

نہیں ہوگا مگر اگر ورثا میں سے کوئی چاہے تو اپنے حصہ میں سے فدیہ ادا کر سکتا ہے۔ اسی طرح عذر شرعی ہو تو دوسرے شخص سے حج بدل کرایا جا سکتا ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ اگر مرنے سے قبل اللہ نے صحت عطا فرما دی اور عذر نہ رہا تو خود ادا کرے گا۔ اور ادا کردہ حج بدل نفلی حج ہو جائے گا ورنہ وصیت کرنا واجب ہے کہ بعد وفات ترکہ میں سے حج بدل کروا دیا جائے۔

فدیوں کے طریقے اور مقداریں: سب سے بڑا فدیہ نماز کا ہے۔ کیونکہ نمازیں ایک دن کی چھ ہیں، پانچ فرض اور وتر واجب، اور ہر نماز کا فدیہ پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے۔ چھ نمازوں کا فدیہ ساڑھے دس کلو گندم یا اس کی قیمت ہوئی اور مہینہ کے احتیاطاً تیس دن کے ۳۱۵ کلو جو سات من پینتیس کلو گندم بنے گی پھر اس کو بارہ ماہ کے لیے بارہ سے ضرب دیں تو ۸۸ من ۲۰ کلو گندم بنتی ہے۔ یہ صرف ایک سال کی نمازوں کا فدیہ ہے۔ اس لیے اپنی زندگی میں ہی قضا نمازیں ادا کر لینی چاہئیں۔

کفارہ: کفاروں کی ادائیگی کے لیے چونکہ کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لیے فوری طور پر ان کو اپنی زندگی ہی میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ادا نہ ہو سکے تو وصیت کرنی چاہیے۔ وصیت کی صورت میں تہائی ترکہ میں سے قبل تقسیم یہ کفارے ادا کئے جائیں گے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو وارثوں کو اپنے عزیزوں کو عذاب سے بچانے کے لیے اپنے پاس سے ان کفاروں کی ادائیگی کرنی چاہیے۔

روزے کا فدیہ: اگر کوئی شخص بہت بوڑھا ہو اور روزہ رکھنے سے مستقل طور پر معذور ہو یا ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس میں بظاہر صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو تو اس صورت میں روزہ رکھنے کے بجائے فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے۔ ایک روزہ کا فدیہ صدقہ فطر کی مقدار کے برابر مال مستحق فرد کے سپرد کرنا یا کسی مسکین کو صبح شام پیٹ بھر کر کھانا (اپنی حیثیت کے مطابق) کھلانا ہے۔ بعد میں صحت یاب ہونے پر سابقہ روزوں کی قضا لازم ہوگی اور وہ فدیہ نفلی صدقہ شمار ہوگا، فدیہ چاہے رمضان شروع ہوتے ہی اکٹھا دے دیا جائے یا بعد میں ادا کیا جائے دونوں طرح درست ہے۔ ایک روزے کا فدیہ ایک سے زائد مساکین میں تقسیم کر دینا بھی جائز ہے۔

ممنوعہ ایام کا کفارہ: ارشاد باری ہے: " آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہو وہ گندگی ہے پس دور رہو حیض میں عورتوں سے"۔ (سورۃ البقرۃ:222) اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ سے حیض کے حالت میں جماع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اتنے بڑے گناہ سے توبہ استغفار بھی

ضروری ہے اور اس کا کفارہ بھی ادا کرے۔ ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا" جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے"۔ (ابوداؤد، نسائی)

قسم اور اس کا کفارہ: ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری لغو (بے ارادہ) قسموں پر نہیں پکڑے گا اور البتہ ان قسموں پر پکڑ ہو گی جو تم نے ارادتاً کھائی ہوں گی تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو درمیانی قسم کا کھانا کھلا دے جو اپنے اہل وعیال کو کھلاتا ہے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنا دے یا ایک غلام آزاد کر دے اور جو ان میں سے کسی کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب تم (قصداً) قسم کھاؤ اور پھر اس کو توڑ دو۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو (انہیں پورا کرو) اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے حکموں کو کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم شکر کرو۔'' (المائدہ:89)

اس آیت میں قسم کی اقسام بتائی گئی ہیں اور قسم کی حفاظت کرنا اور قسم ٹوٹ جانے پر کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کوئی قسم کھالو اور پھر اس کی بجائے دوسرے کام میں بھلائی دیکھو تو وہی کام کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔ (بخاری:6622، مسلم:4273)

قسم کی تین اقسام ہیں۔ 1۔ یمین لغو 2۔ یمین غموس 3۔ یمین منعقدہ

1۔ یمین لغو: اگر کوئی شخص غیر ارادی طور پر قسم کے الفاظ استعمال کر لے جیسے واللہ یا عادتاً کہے اللہ کی قسم جب کہ اس کا ارادہ قسم کھانے کا نہ ہو۔ تو ایسی قسم کو لغو قسم کہتے ہیں۔ اس کا کوئی کفارہ نہیں اگر کوئی شخص کسی گذشتہ واقعہ کو اپنے نزدیک سچا سمجھ کر قسم کھائے مثلاً کسی کو کسی کے ذریعے معلوم ہوا کہ فلاں شخص آ گیا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ نہیں آیا فقہا نے اس قسم کو بھی لغو میں شمار کیا ہے۔

2۔ یمین منعقدہ: اگر قسم کھائی اور ساتھ یہ کہہ دیا کہ انشاء اللہ میں یہ کام ضرور کروں گا مگر نہیں کر سکا تو ایسی صورت میں بھی کوئی کفارہ نہیں۔ دوسری صورت اس طرح ہے کہ اگر کوئی ارادتاً قسم کھائے اور اسے پوری نہ کرے تو ایسی صورت میں اللہ اس کا مواخذہ کرے گا۔ مثلاً اگر کوئی آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے مثلاً یوں کہے کہ اللہ کی قسم فلاں کام ضرور کروں گا یا فلاں چیز ضرور کھاؤں گا لہذا جب اس کی خلاف ورزی کی یعنی قسم ٹوٹ جائے تو کفارہ دینا فرض ہو گا۔ اگر کوئی کسی گناہ

کی قسم کھائے مثلاً کہے کہ میں ماں باپ یا بہن بھائیوں سے قطع تعلقی کرلوں گا یا نماز نہیں پڑھوں گا وغیرہ ایسی قسم کو توڑ دینا واجب ہے لہٰذا قسم توڑ لے اور کفارہ بھی دے۔

3۔ یمین غموس: جب بھی کسی گذشتہ واقعے پر جھوٹی قسم کھائی جائے اصطلاح فقہ میں اسے یمین غموس کہتے ہیں۔ غموس کے معنی ہیں ڈبو دینے والی کیونکہ یہ قسم گناہ کبیرہ ہے اور دنیا اور آخرت کیلئے موجب وبال ہے۔ ایسے شخص کو توبہ اور استغفار کرنا چاہیے۔ ایسی قسم کا کوئی کفارہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" اگر کوئی شخص کسی معاملے میں جھوٹی قسم اس لیے کھاتا ہے کہ وہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کی حق تلفی کرے اور اس کا مال حاصل کرے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیا ہے اور جنت کو حرام کر دیا ہے"۔ (ترمذی:3012، مسلم)

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" اپنے باپوں اور اپنی ماؤں کی قسم نہ کھاؤ اور اللہ کی قسم (بھی) جب ہی کھاؤ جبکہ تم سچے ہو"۔ (بخاری:6646، مسلم:4254)" غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے"۔ (ترمذی)

نذر و منت: سورہ حج میں ارشاد ہے ''اپنی نذروں کو پورا کرو''۔ (الحج:29) نذر یہ ہے کہ کوئی کہے کہ اللہ کیلئے روزہ رکھوں گا یا دو رکعت نفل پڑھوں گا یا نفلی صدقہ کروں گا یہ نذر مطلق ہے۔ یا کوئی یوں کہے کہ میرا بیٹا اچھا ہو جائے تو اتنے نفل پڑھوں گا، اتنے لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا وغیرہ۔ یہ نذر معلق ہے۔ اگر کام پورا ہو جائے تو اب نذر کو پورا کرنا واجب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قسم کی (معلق) نذر ماننے سے منع فرمایا اور فرمایا ''یہ تقدیر کے کسی فیصلے کو نہیں ٹال سکتی۔ بلکہ اس کے ذریعے بخیل کا کچھ مال نکلوایا جاتا ہے۔'' (بخاری، مسلم:4242)

مسئلہ: ● کسی بھی گناہ کی نذر ماننا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:" جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے وہ اللہ کی اطاعت کرے اور جو شخص معصیت (گناہ) کی نذر مانے تو وہ اللہ کی نافرمانی نہ کرے۔" (بخاری، مسلم) یعنی اگر کوئی ایسی نذر مانے تو اس کو چاہیے کہ نذر کے خلاف کرے اور کفارہ دے۔ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (مسلم:4253) ● کسی نے منت مانی کہ آج دو رکعت نفل پڑھوں گا اور آج نہ پڑھے تو اس کی قضاء نہیں کفارہ دینا ہوگا۔ ● منت صرف اللہ کے نام کی مانی جائے۔ غیر اللہ (یعنی کسی بزرگ یا ولی) کے نام کی منت ماننا حرام ہے۔

حج کا بیان

حج کے لغوی معنی زیارت کے ہیں۔شریعت کی اصطلاح میں حج سے مراد وہ جامع عبادت ہے جس میں مسلمان بیت اللہ پہنچ کر خصوصی اعمال اور عبادت کرتے ہیں۔حج زندگی میں ایک بار فرض ہے۔

حج کی فرضیت واہمیت: قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:''لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ جو کوئی بیت اللہ تک آنے کی قدرت رکھتا ہو وہ حج کے لیے آئے اور جس نے کفر کی روش اختیار کی وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔''(سورۃ آل عمران:97)۔اس آیت کریمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا کفر کے مترادف ہے۔

رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ:''اے لوگو! تم پر حج فرض ہے پس تم حج کرو۔''(مسلم)۔''جسے کسی بیماری نے یا کسی واقعی ضرورت نے یا کسی ظالم حکمران نے نہ روک رکھا ہو اور اس کے باوجود وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی مرے اور چاہے نصرانی۔''(ترمذی)۔''جس نے خلوص نیت سے حج کیا اور اس میں فسق اور برائیوں سے بچا رہا تو وہ ایسا پاک وصاف ہو کر لوٹے گا جیسے اسی دن اسے اس کی ماں نے جنا۔''(بخاری:1521،مسلم)

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ''کیا عورتوں پر بھی کسی قسم کا جہاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''عورتوں پر ایک ایسا جہاد ہے جس میں جنگ نہیں یعنی عمرہ و حج''۔ایک حدیث میں ہے'' فرض حج ادا کرو وہ بیس جہاد کرنے سے بڑھا ہوا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت بغیر محرم حج نہ کرے''۔(دارقطنی)''رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے''(بخاری)۔

شرائط حج: شرائط حج پانچ ہیں۔ **1**۔مسلمان ہونا۔**2**۔عاقل ہونا۔**3**۔بالغ ہونا۔**4**۔استطاعت رکھنا استطاعت سے مراد ہے کہ اہل وعیال کے لیے حج سے واپسی تک کا خرچ دینے کے بعد گھر سے مکہ مکرمہ تک آمدورفت اور دوران حج کے دیگر اخراجات رکھتا ہو۔صحت وتندرستی ہو، راستہ پرامن ہو، عورت کے لیے محرم یا خاوند ہو۔اگر کوئی عورت بغیر محرم کے حج کرے تو حج ہو جائے گا لیکن حدیث کے خلاف کرنے کی وجہ سے گنہگار ہو گی۔**5**۔حج فرض ہونے کے لیے وقت کا ہونا حج کے یہ تین مہینے ہیں شوال، ذیقعد اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن جن میں حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔اگر استطاعت

کے بعد ان مہینوں کے آنے سے پہلے کوئی مر گیا تو گنہگار نہیں ہوگا۔

حج سے متعلق احکام: حج فرض ہو جانے کے بعد کوئی بغیر حج کیے مر جائے تو وہ گنہگار ہے۔ جس پر حج فرض ہو چکا ہو اور ادا کرنے کا وقت بھی ملا ہو لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے حج نہیں کر سکا اور نہ ہی اپنی زندگی میں حج بدل کرا سکا ہو تو وصیت کر دے تاکہ اس کے مرنے کے بعد ورثا اس کی طرف سے حج بدل کرا دیں۔ حج بدل کا سارا خرچہ وارثین کے ذمہ ہوگا جو کہ مرحوم کے مال میں سے ادا کیا جائے گا۔ اگر بلا وصیت مر گیا تو گناہگار رہوگا۔

عورت کے لیے حج کے ضروری احکام: حج کرنے کے لیے شوہر یا کسی عاقل و بالغ اور دیندار محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اگر ایسا محرم نہ ملے تو حج پر جانا فرض نہیں بلکہ اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جس کے ساتھ سفر کر سکے تو حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا۔ لیکن مرتے وقت یہ وصیت کر جانا واجب ہے کہ میری طرف سے حج بدل کرا دیا جائے۔ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود فرض حج ادا کر چکا ہو۔ اگر محرم یا شوہر اپنے خرچ پر جانے کو تیار نہ ہو تو اس کا خرچ بھی عورت کے ذمہ ہے۔ اپنا اور اس کا خرچ ہو تو حج فرض ہے ورنہ نہیں۔ اگر عورت پر حج فرض ہو گیا اور محرم بھی جانے کو تیار ہو تو شوہر اس کو فرض حج سے نہیں روک سکتا۔ بوڑھی عورت بھی بغیر محرم کے حج کو نہیں جا سکتی ہے۔ اگر عورت عدت میں ہو تو عدت چھوڑ کر حج کو جانا جائز نہیں عدت چاہے فسخ نکاح کی ہو یا طلاق کی یا شوہر کی موت کی۔

عمرہ: عمرہ سنت موکدہ ہے۔ جو شرائط حج کے لیے ہیں وہی عمرہ کے لیے ہیں۔ حج کے لیے خاص وقت مقرر ہے جبکہ عمرہ سارا سال ہو سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ رمضان کا عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ حج کی طرح عمرہ کرنے سے بھی گناہ معاف ہوتے ہیں۔

محرم: وہ مرد جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہے جیسے باپ، بھائی، بیٹا، چچا، ماموں، تایا، خسر، شوہر کا بیٹا، رضاعی باپ، رضاعی بھائی وغیرہ۔

نامحرم: جس سے کبھی بھی نکاح درست ہو جیسے دیور، جیٹھ، پھوپھا، پھوپھی کا لڑکا، خالہ کا بیٹا، بہنوئی وغیرہ یہ لوگ نامحرم ہیں۔ ان کے ساتھ سفر حج جائز نہیں۔

نوٹ: راقمۃ الحروف کی کتاب ''مناسک حج وعمرہ'' میں حج کی تفصیل دی گئی ہے وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔

قربانی کا بیان

قرآنِ کریم میں ارشاد ہے ’’پس اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر‘‘ (سورۃ الکوثر:2)

قربانی حضرت ابراہیمؑ کی یادگار: قرآن پاک کی سورہ الصافات آیات 102 تا 111 میں قربانی کے اس عظیم الشان واقعہ بیان ہوا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں حکم ہوا کہ وہ اپنے بیٹے کی قربانی کریں۔ انہوں نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو زمین پر لٹا کر ذبح کرنے کی نیت سے اپنے ہاتھ سے ان کی گردن پر چھری چلا دی۔ حضرت ابراہیمؑ کی اس قدر فرمانبرداری دیکھ کر اللہ کی رحمت جوش میں آ گئی اور غیب سے آواز آئی کہ اے ابراہیمؑ! واقعی تو نے خواب کو سچ کر دکھایا اب آنکھیں کھول! ہم نے اس کے بدلے ایک اور قربانی قبول کر لی ہے اور ہم اپنے نیک بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے آنکھ کھولی تو حضرت اسماعیلؑ زندہ وسلامت تھے اور ان کی جگہ ایک مینڈھا ذبح کیا ہوا پڑا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابراہیمؑ خدا کا شکر بجالائے۔ اس عظیم واقعہ کی یاد میں ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الضحیٰ منائی جاتی ہے۔

عید الضحیٰ کے مسنون اعمال: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’جس نے قربانی کا ارادہ کیا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد جب تک قربانی نہ کر لے اس وقت تک نہ تو بال منڈوائے نہ ناخن کتروائے‘‘۔ (مسلم:5119) یہ عمل مستحب ہے واجب نہیں۔ اور جو شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ قربانی کے دن اپنے بال کٹوائے، ناخن تراشے، خط بنوائے اور جسم کے دیگر فالتو بال صاف کرے۔ خدا کے نزدیک اس کا یہی عمل قربانی کا قائم مقام بن جائے گا۔ (ابوداؤد:2789، نسائی) عید کے روز عید گاہ جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر پڑھیں اور نماز کے بعد قربانی کریں۔ مستحب یہ ہے کہ اس دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائیں اور سب سے پہلے قربانی کے گوشت میں سے کھائیں۔ (ترمذی)

قربانی کس پر واجب ہے؟: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص وسعت رکھتے ہوئے قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ یعنی عید کی نماز میں شامل نہ ہو۔‘‘ (مسند احمد:2/321) **1**۔ قربانی ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد وعورت پر واجب ہے جو مقیم

(مسافر نہ ہو) اور صاحب نصاب ہو (یعنی جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اس کی مالیت کے برابر رقم ہو)۔ **2**۔قربانی صرف اپنی جانب سے واجب ہے بیوی بچوں کی طرف سے نہیں۔ جو مسلمان قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ قربانی نہ کرے۔ **3**۔جس شخص پر قربانی شرعاً تو واجب نہیں تھی مگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور خرید لیا اب اس جانور کی قربانی اس پر واجب ہوگئی۔ **4**۔کسی نے منت اور نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو قربانی کروں گا اور پھر اگر خدا کے فضل و کرم سے وہ کام ہو گیا تو منت ماننے والے پر قربانی واجب ہوگئی چاہے وہ شخص غریب ہو یا خوشحال۔ نذر کی قربانی کا تمام گوشت غریبوں، حاجت مندوں میں تقسیم کر دیا جائے، قربانی کرنے والا شخص نہ خود گوشت کھائے نہ کسی خوشحال کو کھلائے کیوں کہ یہ صرف غریبوں و ناداروں کا حق ہے۔

قربانی کے واجب ہونے کیلئے سال کا گزرنا شرط نہیں بلکہ قربانی اس وقت واجب ہوتی ہے جب عید الاضحیٰ کے دن کوئی اپنی ضروریات اصلیہ کے علاوہ مقدار نصاب کا مالک ہو۔

قربانی کے ایام و اوقات: ● قربانی کا وقت دس ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور بارہ ذوالحجہ کے دن غروب آفتاب تک رہتا ہے۔لیکن شہر اور بڑے دیہات والے کو عید کی نماز سے پہلے ذبح کرنا جائز نہیں۔ (بخاری:955،مسلم 5067) ● قربانی کا سب سے افضل دن عید کا دن ہے پھر گیارہویں تاریخ اور پھر بارہویں تاریخ۔ ● قربانی رات کو کرنا مکروہ ہے۔ ● اگر عید کی نماز سے پہلے قربانی کر دی تو وہ قربانی درست نہیں اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ ● قربانی کرنے والا کہیں اور رہتا ہو قربانی کا جانور جس جگہ ذبح ہوگا وہاں کے ایام قربانی کا اعتبار ہوگا۔

قربانی کا مقصد: قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ’’اللہ تعالیٰ کو جانوروں کا گوشت اور خون ہرگز نہیں پہنچتا بلکہ اس کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے‘‘۔ (سورۃ الحج: 37) ’’اللہ تعالیٰ صرف متقی لوگوں کے عمل قبول فرماتے ہیں‘‘۔ (سورۃ المائدہ: 27) ’’آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیجیے بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب خالص اللہ ہی کیلئے ہے جو سارے جہاں کا مالک ہے‘‘ (سورۃ انعام:162)

قربانی کا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس قربانی کی کوئی اہمیت نہیں جس کے پیچھے تقویٰ کے جذبات نہ ہوں۔قربانی کرتے وقت انسان کے دل میں یہ جذبات موجزن ہونے چاہئیں کہ وہ جانور کے گلے پر جو چھری پھیر رہا ہے وہ اصل میں تمام

ناپسندیدہ اعمال اور بیہودہ خواہشات کے گلے پر چھری پھیر رہا ہے اور یہ کہ صرف یہ جانور ہی نہیں بلکہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور جب بھی ضرورت پڑی اپنی جان اور مال کو اسی طرح قربان کر دے گا۔

قربانی کی فضیلت: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "خدا کے نزدیک دسویں ذوالحجہ کو قربانی کے خون بہانے سے زیادہ کوئی پسندیدہ عمل نہیں۔اور بے شک قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور بے شک ذبیحہ کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام مقبول میں پہنچ جاتا ہے"۔(ابن ماجہ:1045) ایک اور روایت کے مطابق اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جانور کے ہر بال اور اون کی گنتی کے مطابق اسے نیکیاں دی جاتیں ہیں۔قربانی کے جانور قیامت کے دن پل صراط پر سے گزرنے کے لیے سواریاں ہوں گی۔

قربانی کے جانور: اونٹ، اونٹنی، گائے، بیل، بھینس، بھینسا، بھیڑ، بکری، دنبہ، مینڈھا اور بکرا قربانی کے جانور ہیں۔ان جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی جائز نہیں۔قربانی کے لیے بھیڑ بکری کی عمر کم از کم ایک سال، گائے بھینس کی عمر دو سال اور اونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال ہے۔ایسے جانور جن میں یہ درج ذیل عیب پائے جائیں ان کی قربانی جائز نہیں۔(ابن ماجہ)

1۔ جانور کا ایک تہائی یا اس سے زیادہ کان یا سینگ کٹا ہوا ہونا۔**2**۔ سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹے ہوئے ہونا۔**3**۔ کانا جانور (جس کا کانا ہونا نمایاں ہو یعنی ایک آنکھ دھنسی ہوئی ہو)۔**4**۔ بہت زیادہ دبلا و کمزور جانور۔**5**۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو اور نہ ہی بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔(ترمذی، نسائی:4385)**6**۔ اگر جانور کے پیدائشی طور پر کان چھوٹے ہوں، معمولی لنگڑا کر چلتا ہو، پیدائشی طور پر سینگ نہ ہوں یا تھوڑے سے ٹوٹ گئے ہوں ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔اگر سینگ بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں یا اتنا لنگڑا ہو کہ چل نہ سکے تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

قربانی کے آداب وطریقہ: رسول اللہ ﷺ نے دو سفید مینڈھوں کی قربانی دی۔آپ ﷺ نے انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی۔آپ ﷺ نے (قربانی کے وقت انہیں لٹا کر) ان کے رخسار پر اپنا قدم مبارک رکھا۔(مسلم:5087) جانور ذبح کرنے کے لیے اس طرح لٹایا جائے کہ اس کا رخ قبلہ کی جانب رہے۔اگر ضرورت ہو تو جانور کے ہاتھ پاؤں باندھ دیئے

جائیں تا کہ جانور گھبرا کر بھاگ نہ جائے۔ چھری کو خوب تیز کر لیں۔ جہاں تک ہو سکے اپنی قربانی کا جانور خود اپنے ہاتھ سے ہی ذبح کریں اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے پاس کھڑے رہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر چھری کو دائیں ہاتھ میں لیں اور تکبیر (بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہہ کر جانور کو جلدی سے ذبح کر دیں تا کہ اسے تکلیف کم ہو۔

ذبح کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ کر لینا اور یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

قربانی کی دعا: اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (سورۃ انعام: 79) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ○ (سورۃ انعام: 162،163) اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ○ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

ترجمہ: بے شک میں نے اس ذات کی طرف اپنا رُخ موڑا جس نے آسمانوں کو اور زمینوں کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں' بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو رب العالمین ہیں جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! قبول کر مجھ سے اللہ کا نام لے کر (ذبح کرتا ہوں) اللہ بہت بڑا ہے۔

قربانی کا ایک طریقہ نحر بھی ہے جو اونٹ کو ذبح کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اونٹ کو کھڑا کر کے اُس کی گردن اور سینے کے درمیان کی شہہ رگ پر نیزہ مارا جاتا ہے جس سے خون کا ایک فوارہ چھوٹتا ہے اور جب خون نکل جاتا ہے تو وہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ اگرچہ اونٹ کو ذبح کرنا بھی جائز ہے لیکن نحر افضل ہے۔

ذبیحہ سے متعلق مسائل: ● جانور کی چار رگوں کو کاٹنا چاہیے ان میں سے تین کا کٹ جانا بھی کافی ہو جاتا ہے لیکن مکروہ ہے۔ ● چھری کو حرام مغز تک لے جانا منع ہے۔ ● جانور ذبح کرنے کے بعد جب تک اس کی جان مکمل طور پر نہ نکل جائے اس وقت تک اس کی کھال کو اتارنا یا اس کے کسی حصے کو کاٹنا مکروہ ہے۔ اس سے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔ ● ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرنا مکروہ

ہے۔● عورت اپنے ہاتھ سے قربانی (ذبح) کرسکتی ہے۔

گوشت کی تقسیم: قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے۔ایک حصہ اپنے لیے، ایک رشتہ داروں اور دوستوں کے لیے اور ایک غرباء اور مساکین کے لیے قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دیا جاسکتا ہے۔اگر کوئی سارا گوشت فقراء اور مساکین میں تقسیم کرنا چاہے تو اسے اختیار ہے۔اور ایسے ہی اگر کوئی شخص عیال دار ہے اور سارا گوشت اپنے گھر میں استعمال کے لیے رکھنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کھاؤ، ذخیرہ بناؤ اور خیرات کرو'' (بخاری، مسلم)

قربانی کے متفرق مسائل: ● دنبہ، بکرا، بکری، بھیڑ، مینڈھے کی قربانی صرف ایک آدمی کی طرف سے ہوسکتی ہے۔● گائے، بیل، بھینس اور اونٹ کی قربانی اکیلے بھی کی جاسکتی ہے اور سات حصے دار مل کر مشترکہ طور پر بھی کر سکتے ہیں۔(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) بشرطیکہ کسی کا بھی حصہ ساتویں (1/7) حصے سے کم نہ ہو اگر سات سے زیادہ آدمی شامل ہوں گے تو کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی۔اور اگر سات یا اس سے کم آدمیوں نے مل کر قربانی کی اور کسی ایک نے بھی اپنا حصہ 1/7 سے کم ادا کیا تو بھی کسی کی قربانی نہ ہوگی۔● خصی جانور کی قربانی درست ہے۔خصی ہونا کوئی عیب نہیں ہے بلکہ جانور کی صحت اور فربہی کے لیے ہے۔رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی خود خصی دنبوں کی قربانی کی ہے۔● اگر قربانی کا جانور کہیں گم ہوگیا، اس لیے دوسرا خریدا پھر وہ پہلا بھی مل گیا تو اگر امیر آدمی کو ایسا اتفاق ہوا تو ایک ہی جانور کی قربانی اس پر واجب ہے۔وہ اگر پہلے جانور کی قربانی کرے تو بہتر ہے اور اگر دوسرے جانور کی قربانی کرے تو دیکھنا یہ ہوگا کہ وہ قیمت میں پہلے جانور سے کم تو نہیں۔اگر کم ہو تو جتنی رقم کم ہو اتنی ہی رقم غریبوں کو خیرات کر دے۔اور اگر ایسا اتفاق غریب آدمی کو پیش آئے تو دونوں جانوروں کی قربانی اس کے لیے واجب ہے۔● اگر قربانی کا جانور خرید ا بعد میں اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہوگیا جس کی وجہ سے قربانی درست نہیں تو اس کے بدلے دوسرا جانور خرید کر قربانی کرے۔اگر آدمی غریب ہو جس پر قربانی واجب نہیں تھی تو وہ اسی جانور کی قربانی کر دے۔● کسی شخص پر قربانی واجب تھی مگر قربانی کے تینوں دن گزر گئے اور وہ کسی وجہ سے قربانی نہیں کر سکا، اگر اس نے کوئی جانور خریدا تھا تو اس کو زندہ ہی خیرات کر دے اور اگر نہیں خریدا تو ایک بھیڑ یا بکری کی قیمت کے برابر رقم

خیرات کر دے۔ ● قربانی کا گوشت، کھال یا اس کی قیمت کسی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قربانی کے جانوروں کی ہر چیز گوشت، چمڑے اور جھول خیرات کر دیں اور قصائی کی اجرت اس میں سے نہ دیں۔ (بخاری: 1717) ● مشترکہ جانور کی قربانی کا گوشت وزن کر کے تمام شرکاء میں مساوی تقسیم کرنا چاہیے۔ البتہ گھر کا مشترکہ جانور جس میں بیوی بچوں کا حصہ رکھا گیا ہو اور سب کا کھانا اکٹھا پکتا ہو تو سب کے حصوں کو الگ الگ تقسیم کرنا ضروری نہیں۔ ● بعض لوگ قصاب سے ذبح کرواتے وقت ابتداء میں خود بھی چھری پر ہاتھ رکھ لیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ قصاب اور قربانی کرنے والا دونوں تکبیر پڑھیں۔

مُردوں کی طرف سے قربانی: اگر اپنی خوشی سے کسی مُردے (مرحوم والدین، عزیز و رشتہ دار وغیرہ) کے ایصالِ ثواب کے لیے قربانی کرے تو اس قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی بانٹ سکتا ہے، جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔ لیکن اگر کوئی مرنے سے پہلے وصیت کر گیا ہو کہ اس کے ترکہ میں سے اس کی جانب سے قربانی کی جائے تو اس کی وصیت کے مطابق اسی کے مال سے قربانی کی جائے۔ ایسی قربانی کا تمام گوشت خیرات کر دینا واجب ہے۔

امّت کی طرف سے قربانی: حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دو دنبوں کی قربانی کی۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری اپنی امت کی طرف سے۔ ان کا مطلب اپنی امت کو بھی ثواب میں شامل کرنا تھا۔ لہٰذا امت کو بھی چاہیے کہ وہ اپنے محسن اعظم ﷺ اور ازواج مطہرات یعنی اپنی روحانی ماؤں کی طرف سے بھی قربانی کیا کریں۔

قربانی کے ساتھ عقیقہ: اگر کوئی ایک ہی جانور میں قربانی بھی کرے اور عقیقہ بھی تو یہ صرف بڑے جانوروں میں درست ہوگا۔ مثلاً گائے، بیل، بھینس، بھینسا اور اونٹ میں پانچ حصے قربانی کے ہوں اور دو حصے عقیقہ کے تو یہ جائز ہے۔ عقیقہ میں بھیڑ بکری دنبہ خواہ نر ہو یا مادہ سب جائز ہیں مگر عقیقہ کے لیے علیحدہ۔ قربانی کے لیے علیحدہ۔

عقیقہ کے گوشت کی تقسیم: گوشت کی تقسیم کا مستحب طریقہ وہی ہے جو قربانی کے گوشت کی تقسیم کا ہے۔ عقیقہ کا گوشت ہر مسکین خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم کو دینا جائز ہے۔ عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے، چاہے پکا کر بانٹے، چاہے دعوت کر کے کھلائے سب درست ہے۔

قرآن کو سمجھنے اور عمل کرنے کی اہمیت

''ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کیلئے آسان کر دیا ہے کوئی ہے جو اس کو سوچے سمجھے؟'' (القمر، آیت: 17، 22، 32، 40)۔سورۃ قمر میں یہ آیت چار مرتبہ آئی ہے۔قرآن پاک میں کئی مقامات پر قرآن کے معنی سمجھنا اور ان پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قرأت کا مطلب ہے پڑھنا جبکہ تلاوت کے لغوی معنی عمل کرنے کی نیت سے پڑھنا۔قرآن کو پڑھنا اجر وثواب کا باعث ہے چاہے پڑھنے والا اس کے معانی و مطالب کو سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو۔قرآن کے نزول کا اصل مقصد ہدایت ہے اور روشنی ہے جو کہ بغیر سمجھے حاصل نہیں ہوسکتی۔اس لیے قرآن مجید کو سمجھنا اور اس میں فہم حاصل کرنا ہر انسان خصوصاً ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے تا کہ معلوم ہو کہ ہمارا پروردگار ہم سے کیا چاہتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (الاعراف:204)''کیا یہ لوگ قرآن پر غور وفکر نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔'' (محمد:24)''ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے۔'' (یوسف:3)''یہ ایک عظیم کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے۔یہ نہایت ہی بابرکت ہے۔پس تم اس کی پیروی کرو اور تقوی اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (سورۃ انعام:155)

''یہ قرآن جو ہم نے نازل کیا ہے یہ مسلمانوں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔'' (بنی اسرائیل:82)۔

''اور جن لوگوں کو ہم نے قرآن عطا کیا ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ اس کا حق ہے صرف یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان لائے ہیں اور جو منکر ہیں وہ بہت نقصان میں ہیں۔'' (البقرہ:121)

اس آیت کی روشنی میں قرآن حکیم کے چند حقوق ہیں کہ اس پر ایمان لانا، اس کی تلاوت کرنا، اس کو سمجھنا اور عمل کرنا اور اس کی تعلیمات دوسروں تک پہنچانا۔ایمان لانے کا مطلب ہے کہ یہ اللہ تعالی کی آخری اسلامی کتاب ہے جو آخری پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ کی گنجائش نہیں لہذا ہر مسلمان کو ان حقوق کو ادا کرنا چاہیے تا کہ دنیا اور آخرت میں کامیابی اور سرخروئی حاصل ہو۔

شرک اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے۔ارشاد باری تعالی ہے۔

"سمجھ لو اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اس کے علاوہ جتنے گناہ ہیں وہ جسے چاہے گا بخش دے گا"۔(النساء:48)۔

قرآن کو سمجھ کر نہ پڑھنے کی وجہ سے آج کل بہت سے لوگ شرک اور دوسری روحانی امراض تکبر، بغض، حسد، کینہ اور بخل وغیرہ میں مبتلا ہیں۔ جبکہ قرآن میں اخلاق حسنہ کی تعلیم اور اخلاق رذیلہ سے بچنے کی نصیحتیں ہیں اور اعمال صالحہ کی ترغیبات اور ان سے متعلق بشارتیں ہیں اور اعمالِ قبیحہ سے بچنے کی ہدایات اور ان سے متعلق وعیدیں ہیں۔ قرآن کی یہ باتیں صاف صاف اور عام فہم ہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے" بلاشبہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صاف صاف آیتیں اتاری ہیں ان کا انکار وہی کرتے ہیں جو نافرمان ہیں۔" (البقرۃ:99) یعنی ان کو سمجھنا کچھ بھی مشکل نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اللہ اس کو ہدایت دیتا ہے جو ہدایت کیلئے اللہ کی طرف رجوع کرے''۔(الرعد:27)
اس آیت کی روشنی میں جس طرح رزق ذرائع و اسباب کے بغیر حاصل کرنا ممکن نہیں بالکل اسی طرح ہدایت کیلئے بھی ذرائع ہدایت (قران، سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اختیار کرتے ہوئے ہدایت عطا کیے جانے اس پر عمل کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنے کیلئے دعا کرتے رہنا چاہیے۔ علماء کو چاہیے کہ وہ تعلیمی اداروں اور مساجد میں اسلامی تعلیمات پر مبنی **قلیل مدتی کورسز** (Short Term Courses) کا وقتاً فوقتاً انعقاد کریں تاکہ لوگوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح ہو اور اسلام سے ان کا لگاؤ بڑھے۔

قرآن کو سمجھنے کیلئے عربی زبان کا علم حاصل کیا جائے یا پھر اپنی مادری زبان میں قرآن کا ترجمہ یا تشریح پڑھی جاسکتی ہے۔ ہر مسلمان کو قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد دوسروں کو بھی سکھانا چاہیے۔

عام طور پر مدارس اور مساجد میں بچوں کو قرآن صرف ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور چند سورتیں زبانی یاد کروائی جاتی ہیں بچوں کو زبانی یاد کروانے والی سورتوں کے معنی اور مفہوم سمجھائے جائیں اور قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی ترغیب دی جائے۔ والدین کو بھی اپنے بچوں کی دینی تعلیم پر خاص توجہ دینی چاہیے۔

تلاوتِ قرآن پاک کی فضیلت

''جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے

ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس میں کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں ان کو ان کے اعمال کا اجر و ثواب پورا پورا دیا جائے گا۔'' (فاطر: 29-30)۔ ''جو شخص ہمارے ذکر (قرآن) سے منہ موڑے گا اس کیلئے تکلیف دہ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے''۔ (طٰہٰ 124)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے سب سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے''۔ (بخاری: 5027) ''میری امت کی بہترین عبادت قرآنِ پاک کی تلاوت ہے'' (بیہقی) '' قرآن پڑھا کرو اس لیے کہ یہ قرآن قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کی شفاعت کرنے کے لیے آئے گا''۔ (مسلم: 1874) ''جو شخص کتاب اللہ یعنی قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے گا اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے لہٰذا ان کا ثواب تیس نیکیوں کے برابر ہے''۔ (ترمذی: 2910) ''جس نے قرآن اچھا کر کے پڑھا (تجوید کے ساتھ) اسے ہر حرف کے عوض چالیس نیکیاں ملیں گی۔'' (شعب الایمان) ''قرآن پاک کی ایک آیت کا سمجھ کر پڑھنا سو رکعت نفل پڑھنے سے افضل ہے''۔ (ابن ماجہ: 219) ''وہ شخص جو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کو پڑھنا مشکل ہوتا ہے اس کو دُگنا ثواب ملتا ہے (یعنی ایک تلاوت کا، دوسرا زحمت و مشقت کا)''۔ (بخاری: 4937، مسلم: 798) ''جو آدمی نماز میں حالت قیام میں (کھڑا ہو کر) قرآن پڑھتا ہے اس کے لیے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو فی حرف پچاس نیکیاں اور اگر باوضو ہو کر نماز کے بعد تلاوت کرے تو پچیس نیکیاں اور بغیر وضو کے تلاوت میں دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے''۔ (شعب الایمان: 2085)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قاعدہ تھا کہ تلاوت قرآن پاک کے وقت آیتِ عذاب پر پہنچتے تو خدا سے پناہ مانگتے اور آیتِ رحمت پر پہنچتے تو طالب رحمت ہوتے۔ (ابن ماجہ: 1351) قرآن پاک کو ذوق وشوق کے ساتھ سننے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہؓ سے قرآن سنا کرتے تھے۔

آدمی کا یادداشت کے زور پر زبانی تلاوت قرآن ہزار درجہ فضیلت رکھتا ہے اور قرآن کو دیکھ کر تلاوت کرنا دو ہزار درجہ تک فضیلت پا لیتا ہے۔ (طبرانی) قرآن کو دیکھ کر پڑھا جائے تاکہ قرآن کو دیکھنے کا ثواب بھی حاصل رہے۔ ''قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک اس میں دل لگے اور جب جی اچاٹ ہونے لگے تو پڑھنا بند کر دو''۔ (بخاری: 5060) قرآن کو تجوید و ترتیل سے پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

تلاوت قرآن کے آداب:

قرآن پاک کو باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر عجز و انکساری و تجوید کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔بغیر وضو بھی قرآن پڑھنا جائز ہے۔حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں قرآن سننا جائز ہے لیکن پڑھنا اور چھونا ممنوع ہے۔تلاوت کے شروع میں اعوذ باللہ پڑھنا واجب ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے''جب تو قرآن پڑھنے لگے تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے۔''(النحل:98) اور بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ دوران تلاوت بھی اگر کوئی دنیاوی بات کریں تو دوبارہ اعوذ باللہ اور بسمہ اللہ پڑھیں۔اور اگر کوئی دینی کام کیا مثلاً سلام یا اذان کا جواب دیا یا کوئی ذکر یعنی کلمہ طیبہ وغیرہ پڑھا تو پھر اعوذ باللہ پڑھنا اس کے ذمہ نہیں۔ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمیٹے ہوں۔مگر افضل بیٹھ کر پڑھنا ہے اسی طرح چلتے پھرتے بھی تلاوت جائز ہے جبکہ دل نہ بھٹکے۔مجمع میں اگر سب لوگ بلند آواز سے قرآن پڑھیں کہ آوازیں ٹکرائیں یہ جائز نہیں ہے۔ایسے موقعہ پر آہستہ پڑھیں اور قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہیے (المزمل:4)۔ ہمیشہ تلاوت کو معمول بنانا چاہیے تاکہ بھول جانے کا عارضہ پیش نہ آئے۔قرآن کی قراءت سنتے وقت خاموش رہنا واجب ہے۔(الاعراف:204)

اگر قرآن بوسیدہ ہو جائے اور پڑھنے کے قابل نہ رہے تو اسے پاک کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا جائے اس کو جلایا نہ جائے۔قرآن کریم کو بوسہ دینا صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔قرآن کو دوسری کتب سے اوپر رکھنا چاہیے۔قرآن مجید کو جزدان و غلاف میں رکھنا ادب ہے۔

قرآن پاک کی منتخب سورتوں اور آیتوں کی فضیلت

سورۃ فاتحہ کی فضیلت : ''یہ قرآن کی سب سے عظیم سورۃ ہے''۔اس سورہ کو ام القرآن، ام الکتاب اور السبع المثانی (یعنی سات آیات جو بار بار دہرائی جاتی ہوں) کہتے ہیں۔(بخاری:4474، ابوداؤد:1458) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''جس نے اسے دو بار پڑھا اسے پورے قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا''۔''سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے''۔(بخاری:5749،بیہقی، دارمی:2334) ہر حاجت کے لیے مشکل کشا ہے۔ہر وہ مرض جو لا علاج بھی ہے اس سے دور ہوتا ہے۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان یا فجر کی نماز کے بعد باوضو مع بسم اللہ اکتالیس (41)

بار پڑھیں اور پانی دم کر کے مریض کو پلائیں۔ زیادہ بہتر ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا آخری میم الحمد شریف کے لام سے ملا کر مِلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں۔ اول اور آخر درود شریف پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جس بھی مرض یا حاجت کے لیے پڑھیں گے مقصد حاصل ہو گا۔ جو شخص بعد نماز جمعہ سات بار سورۃ فاتحہ اور سات سات بار سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے آئندہ جمعہ تک حفظ و امن اور شیطان کے شر سے پناہ میں رکھے گا۔

آیت الکرسی کی فضیلت: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''آیت الکرسی ثواب کے لحاظ سے قرآن پاک کی بہت ہی عظمت والی آیت ہے''۔ (مسلم:810) ''ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنے والے کو اللہ جنت عطا فرمائے گا''۔ (بخاری) ''جب تم رات کو اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو پھر صبح تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ تمہاری حفاظت کے لیے مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے پاس بھی نہ آ سکے گا''۔ (بخاری:5010) حاجت روائی کے لیے جمعہ کے روز عصر کی نماز کے بعد باوضو ستر (70) بار۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ آیت الکرسی کو چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ جو کوئی گھر سے نکلتے وقت آیت الکرسی پڑھے گا تو خدا ستر ہزار فرشتے بھیجے گا جو اس کے لیے استغفار اور دعا کریں گے اور جو اپنے گھر میں داخل ہو گا اور آیت الکرسی پڑھے گا، خدا اس کی آنکھوں کے سامنے سے فقر کو دور کر دے گا۔

سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''دو چمکتی ہوئی روشن سورتیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھا کرو کہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا وہ دو (سایہ فگن) بادل ہیں یا سائبان ہیں یا صف باندھے پرندوں کے پر ہیں۔ یہ سورتیں اپنے پڑھنے والوں کو بخشوانے کے لیے اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کرتی رہیں گی۔ سورہ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے حاصل کرنا باعث برکت، چھوڑنا باعث حسرت ہے۔ ماہر جادوگر بھی اس کا توڑ نہیں کر سکتے۔ جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم:780،804)

سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی فضیلت: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے ''اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر ختم کیا ہے جو مجھے خزانہ خاص سے عطا کی ہیں جو عرشِ بریں کے نیچے ہے لہٰذا خود بھی انہیں سیکھو اور یاد کر لو اور اپنے گھر والوں کو بھی سکھاؤ اور یاد کراؤ اس لیے کہ یہ سامانِ رحمت

ہیں حاصل قرآن ہیں اور دعاءِ عظیم ہیں''۔ (بخاری:5010) ''جس نے رات کو سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کو ہر آفت سے محفوظ رکھے گا''۔ (بخاری:5009) ''چار چیزیں عرش کے نیچے خزانے سے اتری ہیں۔ سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اور سورہ کوثر''۔ (طبرانی) رات کو ان دو آیتوں کو پڑھ کر سونے سے تہجد کی نماز کے برابر ثواب ملتا ہے۔

سورۃ کہف کی فضیلت: ''جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھ لیتا ہے اس کے لیے اس جمعہ سے آنے والے جمعہ کے درمیان (پورا ہفتہ) ''ایک نور'' روشنی بخشتا رہتا ہے''۔ (الجامع الصغیر:634) نور سے مراد رہنمائی ہے اللہ اس کے تمام معاملات میں رہنمائی فرمائیں گے۔ ''جو شخص سوتے وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے تو وہ جس وقت چاہے گا اللہ اسے بیدار کردے گا۔ جس نے سورۃ کہف کی اول دس آیتیں حفظ کر لیں اور پابندی سے پڑھتا رہا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا''۔ (مسلم:809، ابوداؤد:4323) دوسری روایت میں ہے ''آخری دس آیتیں یاد کرلیں اور ہمیشہ پڑھتا رہا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا''۔ (مسلم) ایک اور روایت میں ہے ''جو اول تین آیتیں پڑھتا رہے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا''۔ (ترمذی:2886) لہٰذا بہتر یہی ہے کہ پہلی دس اور آخری دس آیتیں روزانہ پڑھ لی جائیں۔

سورۃ یٰسین کی فضیلت: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں: سورۃ یٰسین قرآن کریم کا دل ہے۔ ''جس نے ایک بار سورۃ یٰسین پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لیے لکھ دے گا''۔ (ترمذی:2887) ''جو شخص اللہ کی رضا کے لیے سورۃ یٰسین پڑھے گا اس کے گناہوں کی مغفرت کردی جائے گی۔ لہٰذا اس کو اپنے مُردوں کے پاس پڑھو'' (بیہقی:2231) ''جو شخص دن کے اول حصے میں سورۃ یٰسین پڑھ لیتا ہے اس کے پورے دن کی ضروریات پوری کردی جاتی ہیں۔'' (دارمی:3418) ''جو رات کو پڑھ لیتا ہے اس کے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' (مسند ابی یعلی:6224) بعض بزرگوں اور مشائخ نے فرمایا ہے کہ جس حاجت کے لیے اکتالیس بار پڑھیں وہ حاجت ان شاء اللہ پوری ہوگی۔ (حصن حصین)

سورۃ الفتح کی فضیلت: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''سورۃ الفتح مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ

محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے یعنی تمام دنیا سے‘‘۔(بخاری:5012،نسائی،ترمذی:3262)
جو رمضان شریف کی پہلی رات چاند دیکھنے کے وقت یہ سورۃ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے سال بھر کی روزی کشادہ کر دیتا ہے۔

سورۃ الرحمٰن کی فضیلت: اس سورۃ کو قرآن پاک کی زینت کہا گیا ہے۔(بیہقی:2494)اس کی روزانہ تلاوت کرنا چاہیے۔گیارہ بار کسی مقصد کے لیے پڑھیں تو ان شاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

سورۃ واقعہ کی فضیلت: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’جو شخص ہر رات سورہ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا‘‘۔(مشکوٰۃ:189،بیہقی:2498) ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑھنے سے حاجت پوری ہوگی بالخصوص جو رزق سے متعلق ہو۔

سورۃ دخان کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے ’’جو شخص رات کو سورۃ دخان پڑھ کر سوئے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے رات بھر دعائے مغفرت کرتے ہیں‘‘۔(ترمذی2888)’’جمعہ کی رات یا دن میں سورۃ دخان پڑھے اس کی مغفرت کر دی جائے گی‘‘۔(ترمذی2889)

سورۃ مزمل کی فضیلت: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۃ مزمل کو مصیبت کی حالت میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس سے اس کی مصیبت دور کر دے گا۔جو شخص اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھے گا تو اسے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔جس مشکل کے لیے بھی پڑھے گا مشکل آسان ہوگی۔اس کے روزانہ پڑھنے سے رزق میں اضافہ ہوگا۔

سورۃ ملک کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’میرا جی چاہتا ہے کہ سورۃ ملک ہر مومن کے دل میں ہو (یعنی ہر مسلمان اسے ضرور یاد کر لے اور پابندی سے پڑھا کرے)‘‘۔(مستدرک حاکم،شعب الایمان:2277)’’جس شخص نے اسے رات میں پڑھ لیا اس نے بہت کچھ اور بہت اچھا عمل کر لیا۔یہ عذاب قبر کو روکنے والی ہے‘‘۔(ترمذی:2890،طبرانی:6216)ایک روایت میں ہے ’’یہ اپنے پڑھنے والے کی مغفرت کا اس وقت تک سوال کرتی رہتی ہے جب تک کہ اس کو بخش نہیں دیا جاتا‘‘۔(ابوداؤد:1400)

سورۃ سجدہ کی فضیلت: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ’’رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب تک رات کو سورۃ الم سجدہ اور سورۃ ملک نہ پڑھ لیتے اس وقت تک نہ سوتے تھے‘‘۔(ترمذی:2892،دارمی،احمد)

سورۃ مدثر کی فضیلت: اس سورۃ کو پڑھ کر قرآن حفظ ہونے کی دعا کریں، ان شاء اللہ حفظ آسان ہوگا۔محتاج،غریب روزانہ پڑھے تو ان شاء اللہ غنی اور مالدار ہوگا۔

سورۃ القدر کی فضیلت: صبح و شام تین تین بار پڑھنے سے فراخی رزق اور لوگوں میں عزت ہوتی ہے اس کا چار مرتبہ پڑھنا ایک قرآنِ پاک پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ الزلزال کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نصف قرآن ہے''۔(ترمذی: 2894، ابوداؤد: 1299) لہٰذا اس سورۃ کا دو یا بعض روایات کے مطابق چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب پورے قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہے۔

سورۃ العادیات کی فضیلت: اسکے دو مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہے۔اگر کسی شخص یا جانور کو نظر لگ جائے تو اس پر سات مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر دم کرنا نظر بد کے اثر کو زائل کرتا ہے۔

سورۃ التکاثر کی فضیلت: حدیثِ مبارکہ ہے کہ اس سورۃ کو ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ہزار آیتوں کے پڑھنے کے برابر ہے (بیہقی:2518) جو شخص اسے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام کو آسان کردے گا۔مقابر پر جا کر اس سورۃ کے پڑھنے سے اہل قبور کی بخشش ہوگی۔

سورۃ العصر کی فضیلت: ابو مدینہ دارمی سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو صحابہ کی ملاقات ہوتی تو اس وقت تک جدا نہ ہوتے تھے جب تک سورہ العصر نہ پڑھ لیتے تھے اس کے بعد ایک دوسرے کو سلام کہتے تھے۔(طبرانی) یہ سورہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔(ترمذی:2895)

سورۃ الکافرون کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۃ الکافرون چوتھائی قرآن ہے (ترمذی:2894) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت سورہ الکافرون پڑھا کرو اس میں شرک سے براۃ (نجات) ہے۔(ابوداؤد:5055)

سورۃ النصر کی فضیلت: یہ سورۃ قرآن کا چوتھائی حصہ ہے۔(ترمذی: 2895) اس کے چار بار پڑھنے سے ایک قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔علماء کے مطابق کسی حاجت کے لیے اس سورۃ کو ایک سو تیس مرتبہ سترہ دن تک پڑھنا بہت مفید ہے۔پنجگانہ نمازوں کے بعد سات مرتبہ پڑھنا آڑی مشکلوں کے کھولنے کے لیے مفید ہے۔

سورۃ اخلاص کی فضیلت: یہ سورت قرآن کی ایک تہائی کے برابر ہے۔(بخاری:5015،ترمذی: 2895)اس کی تین مرتبہ پڑھنے سے پورے قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔(مسلم:1886)دس بار پڑھنے سے ایک محل جنت میں تیار ہوتا ہے۔(مسند دارمی:3429)جو شخص فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے تو شیطان کی کوشش کے باوجود اس دن اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہوگا۔(تفسیر روح البیان)جو شخص روزانہ پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے قیامت کے دن اُسے ندا دی جائے گی کہ ''اے اللہ کی تعریف کرنے والے اپنی قبر سے اٹھو''۔(طبرانی)حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:''جو شخص روزانہ دوسو(200) مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ قرض کے سوا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔(ترمذی:2898)جو سونے سے قبل اپنی داہنی کروٹ لیٹ کر 100 بار سورۃ اخلاص پڑھے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔''اے میرے بندے اپنے دائیں ہاتھ جنت میں چلا جا''۔(ترمذی2898)رسول اللہ ﷺ ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر سورہ اخلاص، سورہ الفلق، سورہ الناس پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔پہلے سر پر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر یہ عمل آپ ﷺ تین مرتبہ کرتے تھے۔(بخاری:5017)جس نے گھر میں داخل ہوتے وقت سورہ اخلاص پڑھ لی اللہ اس کے گھر اور اس کے ہمسایوں کے گھر سے فقر و افلاس دور کردے گا۔(طبرانی)حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ جب امام جمعہ کی نماز سے سلام پھیر دے اور اسی حالت میں بیٹھے ہوئے کوئی شخص سات مرتبہ سورۃ اخلاص، سات مرتبہ سورۃ فلق اور سات مرتبہ سورۃ الناس پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو آئندہ جمعہ تک ہر تکلیف سے محفوظ رکھتا ہے۔(مسند احمد،ابن السنی:1377)

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت: سیّدنا عقبہ بن عامر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو ان آیات کا معلوم نہیں جو رات نازل ہوئی ہیں اور(مرتبہ وشان میں)ان جیسی اور آیات کبھی نہیں دیکھی گئیں؟ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾(مسلم:1891)ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ پر جادو کردیا تھا جس کے اثر سے آپ ﷺ بیمار ہوگئے تو اس وقت یہ دونوں سورتیں سورۃ فلق اور سورۃ الناس نازل ہوئیں۔آپ ﷺ نے ان کی تلاوت فرمائی اور تندرست ہوگئے۔(بخاری:5763)جو شخص ان دونوں سورتوں کو ہر رات کم از کم تین

مرتبہ پڑھ لیا کرے، تو وہ جنوں، انسانوں اور ہر قسم کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''تم سورۃ الفلق پڑھا کرو اس لیے کہ تم اس سے زیادہ اللہ کو محبوب اور اس سے زیادہ جلد اللہ تک پہنچنے یعنی مقبول ہونے والی کوئی اور سورۃ نہیں پڑھ سکتے۔ جہاں تک ہو سکے اسے نماز میں پڑھنا مت چھوڑیں۔ (ابن حبان: 150/5) ایک اور روایت میں ہے کہ تم سورۃ الفلق اور سورۃ الناس (معوذتین) کو پڑھا کرو جب بھی تم سوؤ اور جب بھی تم سو کر اٹھو۔ (ابوداؤد: 1462) ہر قسم کے درد بیماری و جادو و نظر بد وغیرہ کے لیے پڑھنا اور دم کرنا مفید ہے۔ کسی حاکم کے پاس جانے سے قبل اگر اِن دونوں سورتوں کو پڑھ لیا جائے تو حاکم مہربان ہو جائے گا۔

قرآنی سورتوں اور دعاؤں سے علاج: مشائخ نے اپنے تجربات کی بناء پر لکھا ہے: 1۔ جو شخص یہ چاہے کہ مرتے دم تک اس کی آنکھ کی بینائی نہ جائے تو ہر روز قرآن پاک کی کوئی سی پچاس آیتوں کی تلاوت کرے۔

2۔ جس کو پرانا درد سر ہو (آدھے یا پورے سر کا) تو اس کے سر پر سورۃ القلم لکھ کر باندھیں، سر درد نہ ہو گا۔ سورۃ التکاثر کا عصر کی نماز کے بعد پڑھ کر دم کرنا درد سر اور شقیقہ کے لیے مفید ہے۔ سورۃ اخلاص ایک بار (اول اور آخر درود شریف پڑھ کر) دم کریں یا تین یا سات یا گیارہ بار پڑھ کر دم کریں۔

3۔ شدید درد سر کو فوری رفع کرنے کے لیے ہاتھ سر پر پھیرتے ہوئے سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھیں ان شاء اللہ درد جاتا رہے گا۔ 4۔ مرگی والے مریض پر سورۃ فاتحہ، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پانی پر پڑھ کر چھڑک دیں ان شاء اللہ مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

5۔ سورۃ الشّمس مرگی والے اور بیہوشی والے کے کان میں پڑھنا مفید ہے اور اس کا پانی بخار والے کو فائدہ دیتا ہے۔ بیہوش و مرگی والے کے کان میں سورۃ الیل پڑھیں ہوش میں آ جائے گا۔

6۔ سترہ دن تک صبح و شام سورۃ الم نشرح ایک ایک بار پڑھنا سانس کی تکلیف کے لیے مفید ہے۔ سینہ پر دم کرنے سے سانس کی تنگی اور دردِ قلب کو سکون ملتا ہے۔ اس کا پینا پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے اور دردِ مثانہ کو نفع دیتا ہے۔ 7۔ سورۃ دخان کو لکھ کر پینے سے پیچش دور ہو جاتی ہے۔

8۔ سورۃ نوح ہر قسم کی حاجت روائی اور وہم کے دور کرنے کے لیے فائدہ مند ہے۔

9۔ نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان 121 بار یا اللہ یا رحمٰن پڑھنے سے بیمار ان شاء اللہ شفایاب

ہو جائے گا۔10۔اگر مریض بیہوش ہو تو اس کے سرہانے بیٹھ کر تین سو بار یارحمٰن یا سلام پڑھیں۔

11۔ 21 مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے چوری نا گہانی موت بیماری اور ہر قسم کی آفت و بلا سے حفاظت نصیب ہو گی۔

سانپ، بچھو، یا زہریلے جانور کے کاٹے کا علاج: **1**۔جس کو سانپ بچھو یا زہریلے جانور نے کاٹ لیا ہو اس پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ شفا ہو گی۔(ترمذی)

2۔پانی میں نمک گھول کر ڈسنے کی جگہ پر پھیرتے رہے اور سورۃ الکافرون، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس تین تین بار پڑھیں اور دم کر دیں۔(معجم الصغیر طبرانی:830/2،مجمع الزوائد:111/5)

نشہ کی عادت چھڑانے کا عمل: نشہ کرنے والا شخص جب رات کو گہری نیند سو جائے اس کے قریب سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 90 ایک مرتبہ اتنی آواز سے پڑھ کر سنائیں کہ سونے والے کی نیند خراب نہ ہو چالیس روز کے اس عمل سے انشاء اللہ نشہ کی عادت ختم ہو جائے گی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ:90) ترجمہ: ''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ تم نجات پاؤ۔''

جادو، آسیب اور بہت سے امراض سے حفاظت کے لیے آیات

جادو، آسیب، شیطان، چوروں، درندوں اور بہت سی امراض سے حفاظت کے لیے ان تینتیس (33) آیات کا پڑھنا مجرب عمل ہے۔ یہ آیات منزل کے نام سے بھی معروف ہیں۔ ان آیات کا مخصوص مقاصد کے لیے پڑھنا مشائخ کے تجربات سے ثابت ہے۔ جو شخص بھی ان آیات کو دن یا رات میں ایک دفعہ پڑھ لیا کرے وہ ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ ان آیات کو پڑھ کر مریض پر دم کرنا یا پانی دم کر کے پلانا مفید ہے۔ آیات یہ ہیں: سورۃ بقرہ کی پہلی پانچ آیتیں، آیت الکرسی اور اس کے بعد کی دو آیتیں، سورۃ بقرہ کا آخری رکوع، سورۃ اعراف کی تین آیتیں (54 سے 56)، بنی اسرائیل کی آخری دو آیات، سورۃ الصّٰفّٰت کی پہلی گیارہ آیتیں، سورۃ رحمن کی تین آیتیں (33 سے 35)، سورۃ حشر کی آخری چار آیات اور سورۃ جن کی پہلی چار آیتیں۔(القول الجمیل، حضرت شاہ ولی اللہ محدث، اعمال قرآنی) سہولت کے لیے آیات درج کی جاتی ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈرنے والوں کو

الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ

وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے

یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ

ہماری راہ میں اُٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے

قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭

پہلے اُترا اور آخرت پر یقین رکھیں وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں

وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾ اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ

اور وہی مراد کو پہنچنے والے اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے

لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ

اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ

وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے ف۱۳ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے

وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے

وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ

اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین ف۱۶ اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور

ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ ۟ۙ قَدۡ تَّبَیَّنَ الرُّشۡدُ

وہی ہے بلند بڑائی کچھ زبردستی نہیں دین میں بے شک خوب جدا ہو گئی ہے نیک راہ

مِنَ الۡغَیِّ ۚ فَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ وَ یُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ فَقَدِ

گمراہی سے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ

بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا

عَلِیْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

جانتا ہے اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیریوں سے نور کی طرف نکالتا ہے

النُّوْرِ ؕ۵ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ

اور کافروں کے حمایتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیریوں کی

النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ع

طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں ف ۷ انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ف ۶ اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا

سورہ بقرہ کا آخری رکوع

تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا ف ۷ تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا

وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر

رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۫ لَا

اُترا اور ایمان والے ف ۹ سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو

نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ

کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے ف ۱۰ اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی

رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا

ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو

كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ

اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی ف ۱۲ اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا

اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ

چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا

مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وقفة

اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (برداشت) نہ ہو ف١ اور ہمیں معاف فرما دے

وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وقفة وَارْحَمْنَا ۟ وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾ ع

اور بخش دے اور ہم پر رحم کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے

سورہ اعراف کی تین آیات

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ

پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانکتا ہے کو جلد

حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا

اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اُس کے حکم کے دبے ہوئے سن لو اسی کے

لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٥٤﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

ہاتھ ہے پیدا کرنا اور حکم دینا ف ١٦ بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا ف ١٧ اپنے رب سے دعا

تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۚ ﴿٥٥﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي

کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اُسے پسند نہیں اور زمین میں فساد نہ

الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

پھیلاؤ ف ٢١ اس کے سنورنے کے بعد اور اس سے دعا کرو ڈرتے اور طمع کرتے بے شک اللہ کی رحمت

سورۂ بنی اسرائیل کی آخری دو آیات

مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ

نیکوں سے قریب ہے تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں

الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١١٠﴾

اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ بلکہ ان دونوں کے درمیان ایک طریقہ اختیار کرو

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي

اور یوں کہو سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک

الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿١١١﴾ ع

نہیں اور کمزوری سے کوئی اس کا حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو

→ سورۃ الصّٰفّٰت کی پہلی گیارہ آیات

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ

قسم اُن کی کہ باقاعدہ صف باندھیں پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بے شک

اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ رَبُّ

تمہارا معبود ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور مالک

الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ِۨ الْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفْظًا

مشرقوں کا اور بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو

مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ

ہر شیطان سرکش سے عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور

یُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ۖ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾

اُن پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے اُنھیں بھگانے کو اور اُن کے لئے ہمیشہ کا عذاب

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

مگر جو ایک آدھ بار اُچک لے چلا تو روشن انگارا اس کے پیچھے گا تو ان سے پوچھو

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾

کیاان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا

→ سورۃ الرحمٰن کی تین آیات

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ

اے جن و انسان کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ

کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اُسی کی سلطنت ہے تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۵ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾

کون سی نعمت جھٹلاؤ گے تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے پٹ کا کالا دھواں تو پھر بدلا نہ لے سکو گے

→ سورۃ حشر کی آخری چھ آیات

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارتے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے

وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ

اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں وہی اللہ ہے جس

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ

کے سوا کوئی معبود نہیں ہر نہاں و عیاں کا جاننے والا وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا وہی ہے

اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت

الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ

فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا اللہ کو پاکی ہے ان کے شرک سے وہی ہے اللہ بنانے والا

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا اُسی کے ہیں سب اچھے نام اُس کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں

وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٤﴾ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ

اور زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا

(سورہ جن کی پہلی چار آیات)

الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

کان لگا کر سنا تو بولے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے ہم تو اس پر ایمان لائے

وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً

اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے نہ اس نے عورت اختیار کی

وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾

اور نہ بچہ اور یہ کہ ہم میں کا بے وقوف اللہ پر بڑھ کر بات کہتا تھا

دماغی امراض کے لیے مجرب عمل:۔ ایک اعرابی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا یارسول اللہ ﷺ میرا بھائی ذہنی مرض میں مبتلا ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ علاج بتائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے میرے قریب لاؤ۔ جب وہ حاضر خدمت کیا گیا تو آنحضرت ﷺ نے درج ذیل آیات کی تلاوت کر کے دم کیا وہ مکمل شفایاب ہو گیا۔ (1) سورۃ الفاتحہ (2) سورۃ البقرہ کی شروع کی چار آیات، آیت نمبر ۱۶۳ اور ۲۵۷ اور آخری تین آیات (3) سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸ (4) سورۃ اعراف کی آیت نمبر ۵۴ (5) سورۃ مومنوں کی آیات ۱۱۶ تا ۱۱۸ (6) سورۃ جن کی آیت نمبر ۳ تا ۴ (7) سورۃ صآفات کی پہلی دس آیتیں (8) سورۃ حشر کی آخری تین آیات (9) سورۃ اخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ النّاس۔ (ابن ماجہ:3549)

قلیل وقت میں 9 قرآن پاک اور ایک ہزار آیات پڑھنے کا ثواب

ایک پورا قرآن پاک پڑھنے کی جو فضیلت ہے اس کی برابری نہیں ہوسکتی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اس نے اُمت محمدیہ ﷺ پر کیا ہے کہ اس نے چھوٹی چھوٹی سورتوں کے پڑھنے پر کتنی زیادہ فضیلت دے رکھی ہے۔ وہ ذات پورے قرآن پاک کی تلاوت پر کتنا اجر عظیم عطاء فرمائے گی۔

سورۃ الفاتحہ: تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب دو قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

(رواہ عبداللہ بن عباس بحوالہ تفسیر مظہری صفحہ 15، جلد 2)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ۝۱ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ۝۲ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ۝۳ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ۝۴ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۝۷

آیۃ الکرسی: چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

(رواہ مسند احمد بحوالہ تفسیر مواہب الرحمن، صفحہ ۱۱، جلد ۱)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَىۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرۡسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ وَلَا يَـُٔوۡدُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ۝۲۵۵ (البقرۃ:255)

سورۃ القدر: چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔ (مسند احمد)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿ۖ۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ
خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿ؔ۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ
کُلِّ اَمۡرٍ ۛ﴿ۙ۴﴾ سَلٰمٌ ۛ ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

سورۃ الزلزال: دومرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔(ترمذی:2893،نسائی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَہَا ۙ﴿۱﴾ وَ اَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَہَا ۙ﴿۲﴾ وَ قَالَ
الۡاِنۡسَانُ مَا لَہَا ۚ﴿۳﴾ یَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَہَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوۡحٰی لَہَا ؕ﴿۵﴾
یَوۡمَئِذٍ یَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۬ۙ لِّیُرَوۡا اَعۡمَالَہُمۡ ؕ﴿۶﴾ فَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ
ذَرَّۃٍ خَیۡرًا یَّرَہٗ ؕ﴿۷﴾ وَ مَنۡ یَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ﴿۸﴾

سورۃ العادیات: دومرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔

(رواہ ابوعبیدہ بحوالہ تفسیر مواجب الرحمن، صفحہ ۱۳، جلد۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ الۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۙ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۙ﴿۲﴾ فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرۡنَ بِہٖ
نَقۡعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ
لَشَہِیۡدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی
الۡقُبُوۡرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّہُمۡ بِہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ ﴿۱۱﴾

سورۃ التکاثر: ایک مرتبہ پڑھنے کا ثواب ہزار آیتوں کے پڑھنے کے برابر ہے۔(مستدرک حاکم:2081)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ کَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّہَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ ﴿۸﴾

سورۃ الکافرون: چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔(ترمذی:2894)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴿۶﴾

سورۃ النصر: چار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔(ترمذی:2895)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَ الۡفَتۡحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ ؕؔ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

سورۃ الاخلاص: سورۃ قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے تین مرتبہ پڑھنے کا ثواب ایک قرآن پڑھنے کے برابر ہے۔(بخاری:5015، ابوداود:1461، ترمذی:2895)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۙ۬ وَ لَمۡ یُوۡلَدۡ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

معوذتین: ہر قسم کے درد، بیماری، جادو، سحر، بدنظر کو دفع کرنے کے لیے ان آیات کی تلاوت کرنا اور بدن پر

دم کرنا مفید ہے۔رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ معوذتین کی مثل کوئی سورت نہیں دیکھی گئی۔(مسلم:1891)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ الفلق: قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ الناس: قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾ (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو معوذتین کہتے ہیں۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے فضائل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان،نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قرآن کریم میں ایک سو چودہ سورۃ مبارکہ ہیں ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ پڑھی جاتی ہے سوائے سورۃ توبہ کے۔سورۃ نمل میں یہ آیت نمبر 30 کے طور پر آئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لوح اور قلم کو پیدا کیا ہے اور اس کے بعد حکم ہوا کہ اے قلم لکھ۔اس لیے لوح محفوظ پر قلم جاری ہوئی اور جو چیز قیامت تک ہونے والی تھی اس کو لکھا یعنی پہلے قلم نے بسم اللہ الرحمن الرّحیم لکھا (ابوداؤد) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کام بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔(ابن ماجہ:1894)

ذکرِ الٰہی کے فضائل

ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔قرآن مجید میں اکثر مقامات پر اس کی تلقین کی گئی ہے۔

”جان لو! اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔“(سورۃ الرعد:28)

''ہم نے جن وانسان کو اپنی عبادت ہی کے لیے پیدا کیا ہے''۔(سورۃ الذاریات:56)
''میرے بندو! تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا''۔(سورۃ البقرہ: آیت152)اللہ کی یاد سے مراد اللہ کی رحمت اور انعامات ہیں۔''میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو''۔(سورۃ طٰہٰ:14)
''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کو بہت کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرو۔'' (سورۃ الاحزاب:41،42)۔''اپنے دل میں اپنے پروردگار کو گڑگڑا کر اور چپکے سے اور بغیر آواز بلند کیے صبح وشام یاد کر اور غافلوں میں نہ ہو۔''(سورہ الاعراف:55)

ذکرِ الٰہی تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے۔نماز،روزہ،زکوٰۃ،حج،تکبیر،تحمید،تہلیل،استغفار،تلاوت قرآنِ مجید وغیرہ سب ذکرِ الٰہی کی شاخیں ہیں۔ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اسلام کے احکام واعمال تو بہت سے ہیں، مجھے عمل کے لیے کوئی مختصر سی چیز بتائیے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔(ترمذی:3375)جو شخص ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ اور جو ذکرِ الٰہی نہیں کرتا وہ مُردہ کی مانند ہے۔(بخاری:6407 مسلم)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت، ہر حال میں اللہ کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔(مسلم:169)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کے باغوں میں گزرا کرو تو اس کے میوے کھایا کرو۔لوگوں نے عرض کیا کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کے حلقے اور مجمع۔(ترمذی:3510)

دعا کی فضیلت:

''اور اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو کہہ دو کہ میں تو تمہارے پاس ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں'' (سورۃ البقرۃ:186)''تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا''(سورۃ المومن:60)حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا''جو شخص قرآن میں اتنا مشغول ہو کہ اپنی حاجت مانگنے کی بھی اسے فرصت نہ ملے تو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔اللہ کے کلام کی فضیلت دوسرے کلام پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی ساری مخلوقات پر ہے''۔(ترمذی:2926)''اللہ سے جو بھی چیزیں مانگی جائیں ان میں اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اُس سے عافیت (دنیا اور آخرت کی مصیبتوں سے نجات) مانگی جائے۔''(ترمذی:3515)''تم میں سے ہر کوئی اپنی حاجت کا اللہ سے سوال کرے یہاں تک کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اسی سے مانگے اور نمک کی حاجت ہو تو بھی اسی سے طلب کرے۔''(ترمذی:3604)

دعا کے آداب:

1۔ باوضو ہونا (ابوداؤد: 1481، ترمذی: 3471) 2۔ قبلہ رخ ہونا (صحاح ستہ) 3۔ دعا کے اول و آخر میں اللہ کی حمد وثنا کرنا (صحاح ستہ) 4۔ دعا کے اول و آخر میں درود پڑھنا (ابوداؤد، ترمذی) 5۔ دوزانو ہو کر بیٹھنا 6۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا (دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہوں) (ترمذی: 4523) 7۔ خشوع و خضوع کے ساتھ باادب ہوکر دعا کرنا۔ (مسلم) آواز کو پست رکھنا۔ (صحاح ستہ) 8۔ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا (مسلم) 9۔ گناہوں کا اقرار کرنا (صحاح ستہ) 10۔ کسی خواہش کا بار بار سوال کرنا جو کم از کم تین بار ہو (بخاری، مسلم) 11۔ دعا ختم کرنے سے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کریں اور رسول پاک ﷺ پر درود بھیجیں اور آخر میں آمین کہیں اور منہ پر ہاتھ پھیر لیں ۔ (ترمذی: 3683) دعا مانگتے ہوئے قبولیت کا یقین ہونا چاہیے۔ (ترمذی: 3479) حمد وثنا اور درود کے بعد پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے پھر حاجات کو پیش کریں۔ (ابوداؤد: 1481، ترمذی: 3477) دعا ہمیشہ اپنی ذات سے شروع کریں پھر دوسروں کے لیے کریں۔ (ترمذی: 3385) قرآن و حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے ذریعہ دعائیں کریں ان کے الفاظ جامع بھی ہیں اور مبارک بھی۔ (ابوداؤد: 1482) امام ہو تو صرف اپنے ہی لیے دعا نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی دعا میں شریک کرے (واحد کے لفظ کے بجائے جمع کے الفاظ سے دعا کرے)۔ (ابوداؤد: 90) دعا عبادت کا مغز ہے۔ (ترمذی: 3371)

جن کی دعا جلد قبول ہوتی ہے: 1۔ مظلوم کی دعا جب تک بدلہ نہ لے (مسلم: 2229) 2۔ حج کے سفر پر جانے والے کی دعا جب تک گھر واپس نہ آجائے 3۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی دعا 4۔ مریض کی دعا 5۔ ایک مسلمان بھائی کی دعا دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے (پھر فرمایا کہ) ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک مسلمان بھائی دوسرے مسلمان بھائی کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے کرے۔ (مسلم: 6927) بے چین اور مصیبت زدہ کی دعا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

قبولیت دعا کی شرائط: رزق حلال: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لقمہ حلال کھاؤ، دعا خود بخود قبول ہوگی۔'' (بخاری) **کوشش:** ''اور یہ کہ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔'' (سورہ النجم: 39)

فرائض کی ادائیگی اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب ضروری ہے۔

قبولیت دعا کا مطلب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطع رحمی کا سوال نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا فرما دیتے ہیں۔(1) یا تو اس کی وہ دعا قبول فرما لیتے ہیں (2) یا دعا کرنے والے کو اس کی مطلوبہ شے کے برابر آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں۔(3) یا اس کا اجر آخرت کے لیے ذخیرہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔

(مسند احمد 1150)

اپنے خادموں، جان و مال اور اولاد کے لیے کسی وقت بھی بددعا نہ کرو: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی جانوں اور اپنی اولاد اور اپنے مالوں کے لیے بددعا نہ کرو ایسا نہ ہو کہ تم کسی مقبولیت کی گھڑی میں سوال کر بیٹھو اور تمہاری وہ بددعا قبول ہو جائے۔(مسلم:3099)

اپنے مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرنا: حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا کرتا ہے تو فرشتے آمین کہتے ہیں اور جو دعا اپنے بھائی کے لیے کرتا ہے اللہ تعالیٰ وہی چیز اس کو بھی مرحمت فرماتا ہے۔(مسلم:6927)

نمازوں کے بعد کے مسنون اذکار و دعائیں

1۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز ختم کرتے تو بلند آواز سے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتے۔(بخاری:842)

2۔ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ،اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں) کہتے اس کے بعد یہ دعا پڑھتے۔ **اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ** ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تیرے وجود ہی سے سلامتی ہے تو باعث برکت ہے اے جلال اور عزت والے۔(مسلم:1334، ابوداؤد)

3۔ جو شخص ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ** 33 مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** 33 مرتبہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** اور ایک مرتبہ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** O پڑھے گا اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنی

سمندر کی جھاگ (مسلم:1352) ●ایک اور حدیث میں ہے کہ 33 مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ** 33 مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** 34 مرتبہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھنے والا محروم و نامراد نہیں رہے گا۔ (مسلم: 1350، ترمذی: 3412)● ان تینوں کلمات کو دس دس مرتبہ پڑھیں پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کریں تو حاجت پوری ہوگی۔ (بخاری)● یا یوں کہیں **سُبْحَانَ اللّٰہِ** 33 مرتبہ، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** 33 مرتبہ اور **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** 34 مرتبہ۔ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** 10 مرتبہ۔ (ترمذی) ●ان چاروں کلمات کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھنا بھی آیا ہے۔ (ترمذی: 3413، نسائی: 1351)

4۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذؓ میں تمھیں محبوب رکھتا ہوں۔ حضرت معاذؓ نے کہا حضور میں بھی آپ ﷺ کو بہت محبوب رکھتا ہوں، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا لازماً پڑھا کرو۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ۔

ترجمہ:۔ الٰہی! مجھے مدد دے کہ میں تیری یاد تیرا شکر اور تیری خوب عبادت کروں۔ (ابوداؤد: 1522)

5۔ رسول پاک ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔

ترجمہ: الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر اور محتاجگی اور قبر کے عذاب سے۔ (ابوداؤد: 5090، ترمذی، نسائی: 1348)

6۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد **آیت الکرسی** (سورۃ البقرۃ، آیت 255) پڑھنے والے کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکے گی۔ (سنن الکبریٰ للنسائی: 9848)

7۔ ہر فرض نماز کے بعد چاروں قل **(سورۃ الکافرون، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ الناس)** بھی پڑھنے چاہئیں۔ (مشکوٰۃ: 306/1) آیۃ الکرسی اور چاروں قل صفحہ 193، 195 پر ملاحظہ فرمائیں۔

8۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کو رسول پاک ﷺ نے ہر نماز کے بعد معوذات **(سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ الناس)** پڑھنے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد: 1523، ترمذی: 2903)

9۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا، بھرپور ثواب پائے گا ایک اور حدیث کے مطابق حضور ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار یہ آیات پڑھتے تھے۔

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۚ﴿۱۸۰﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۚ﴿۱۸۱﴾ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۸۲﴾ ع (سورہ الصفت:180 تا182)

ترجمہ:''تیرا رب عزت والا اس عیب سے پاک ہے جو وہ بتاتے ہیں اور سب رسولوں پر سلام ہو اور ہر تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔'' (ترمذی:299،طبرانی)

10۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

ترجمہ:اے رب مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو (قبروں سے) اٹھائے گا اور جمع کرے گا۔(مسلم:709)

11۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ط اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعۡطَيۡتَ وَ لَا مُعۡطِيَ لِمَا مَنَعۡتَ وَلَا يَنۡفَعُ ذَا الۡجَدِّ مِنۡكَ الۡجَدُّ o (بخاری:844،مسلم:1342)

ترجمہ:۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ملک اسی کے لیے ہے تعریف اسی کی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس کے لیے تو منع کرے اسے کوئی دینے والا نہیں اور تیرے عذاب سے بچنے کے لیے دولت مند کی دولت نفع نہیں دے سکتی۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

12۔لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ط لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، لَهُ النِّعۡمَةُ وَلَهُ الۡفَضۡلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الۡحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ وَلَوۡ كَرِهَ الۡكَافِرُوۡنَ۔(مسلم:1343)

ترجمہ:(ترجمہ کا ابتدائی حصہ دعا نمبر 11 میں موجود ہے) اللہ کی مدد کے بغیر کسی چیز سے بچنے کی طاقت اور کچھ کرسکنے کی

قوت نہیں ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کے ہاں سے نعمت ہے، اسی کے لیے فضل ہے اور اسی کے لیے بہترین تعریف ہے۔ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ ہم اپنی بندگی اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں، اگرچہ کافروں کو یہ بات ناپسند ہی ہو۔“

13۔ رسول اللہ ﷺ یہ دعا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سکھاتے اور خود بھی پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (بخاری: 6370، 6390، ترمذی: 3567)

ترجمہ: اے اللہ! میں کنجوسی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں کہ بے کار عمر (شدید بڑھاپے) کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“

14۔ جب کوئی شخص نیا مسلمان ہوتا تو نبی ﷺ اسے نماز سکھاتے پھر حکم فرماتے کہ یہ دعا کیا کرو۔ ایک اور روایت کے مطابق یہ کلمات تمہارے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو جمع کردیں گے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ. (مسلم: 6850)

ترجمہ: اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت پر رکھ اور مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔

15۔ رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے (بخاری: 6389، مسلم: 2690)

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور عذابِ دوزخ سے ہمیں بچا۔

16۔ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے۔ آپ ﷺ یہ کلمات سو بار کہتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ۔

ترجمہ: اے میرے رب میری مغفرت فرما میری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے اور بہت بخشش والا ہے۔ (ترمذی: 3434، نسائی: 103، الادب المفرد: 2603)

نماز فجر اور مغرب کے بعد کے اذکار: (1) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نماز فجر

اور نماز مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ کلمات پڑھا کرو اگر اس دن یا اس رات میں مر جاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی کر دی جائے گی۔(ابوداؤد:5079)

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ ط (اے اللہ مجھے دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمادے)

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز فجر اور نماز مغرب ادا کرنے کے بعد ٹانگیں موڑے بغیر (یعنی تشہد کی حالت میں بیٹھے ہوئے) جو شخص دس مرتبہ درج ذیل کلمہ توحید پڑھ لیا کرے تو اس کے لیے ہر ادائیگی پر دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ نامہ اعمال سے مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے اور ہر بری چیز سے اور شیطان مردود سے محفوظ رہے گا۔

کلمہ توحید: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔(ترمذی:3474، ابوداؤد:5077)

ایک اور روایت کے مطابق عصر کی نماز کے بعد پڑھنے پر بھی یہی ثواب ملتا ہے۔(ترمذی، نسائی)

یہ کلمات (کلمہ توحید) نماز فجر کے بعد 100 مرتبہ پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔(طبرانی:8075)

فجر کی نماز کے بعد کی دعائیں: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:(مشکوٰۃ:2498، ابن ماجہ:925)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

(ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے فائدہ مند علم اور پاک روزی اور مقبول ہونے والا عمل طلب کرتا ہوں۔)

جنون، کوڑھ، اندھاپن، نسیان اور فالج سے حفاظت کی دعا:

- حدیث ہے کہ جو شخص ہمیشہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل کلمات تین بار پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ ان بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(طبرانی، ابن السنی:132)

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(ترجمہ:۔ میں اللہ بزرگ و برتر کی پاکی اور تعریف بیان کرتا ہوں اور نیکی کی توفیق دینا اور گناہوں سے بچانا صرف اللہ ہی کا کام ہے۔)

● جس نے نماز سے اٹھتے وقت تین بار یہ کلمات کہے تو وہ مغفرت کی حالت میں اٹھے گا۔ (ابن السنی)

● رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے پہلے سو بار سورہ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھی اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ (طبرانی)

فجر کی نماز پڑھ کر بلا عذر سوجانا منع ہے: فجر کی نماز کے بعد ذکر الٰہی کرنے سے فرشتے اس کے حق میں استغفار کرتے ہیں۔ (مسلم:649)

وتر کے بعد کی دعا: وتر کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا سنت ہے **سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ** (پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی (یعنی اللہ کی) جو بہت زیادہ پاک ہے) اس کے بعد یہ کلمات کہیں **رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوْحِ** (پروردگار فرشتوں کا اور روح (جبریل علیہ السلام) کا (ابوداود:1430، ابن ماجہ:1171)

رات کے اذکار: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو جب تک یہ دونوں سورتیں (سورۃ الملک، سورۃ السجدہ) نہ پڑھ لیتے اس وقت تک نہ سوتے تھے۔ (ترمذی: 2892)

نبی ﷺ سورہ الزمر اور سورہ بنی اسرائیل پڑھے بغیر نہیں سوتے تھے۔ (ترمذی:3405)

نمازوں کے بعد پڑھنے والی عظیم الشان آیات: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی اور سورۃ آل عمران کی یہ آیات پڑھے گا تو میں: 1۔ اس کا ٹھکانا جنت میں بنا دوں گا۔ 2۔ اس کو اپنے حظیرۃ القدس میں جگہ دوں گا۔ 3۔ ہر روز اس کی طرف ستر مرتبہ نظر رحمت کروں گا۔ 4۔ اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا۔ 5۔ اسے ہر حاسد اور دشمن سے پناہ دوں گا۔ 6۔ ان پر اس کو غالب رکھوں گا۔ (ابن السنی، معارف القرآن جلد 2)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ (سورہ آل عمران:18، 26۔27)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اے اللہ اے بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے بادشاہی بخشے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ اور بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے تو ہی ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

ادائیگی قرض اور رزق میں کشادگی کے لیے: سورۃ آل عمران کی درج بالا آیات نمبر 26، 27 کو کثرت سے فرض اور نفل نمازوں کے بعد اور سوتے وقت پڑھیں۔

چاشت کی نماز کے بعد کی دعائیں: (1) **اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ** ۔ ترجمہ: اے اللہ مجھے بخش دے میرے توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا ہے اور بے حد بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (نسائی، ادب المفرد: 296)

(2) **اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ**۔

ترجمہ: اے اللہ! میں تری ہی مدد سے (ہر اچھے کام کا) قصد کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (میدان جہاد میں دشمنوں سے) جنگ کرتا ہوں۔ (نسائی، مسند احمد: 148)

نماز تہجد کے وقت کی دعائیں: 1۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر بیٹھتے تو آسمان کی طرف نظر کر کے سورۃ آل عمران کے آخری رکوع (آخری دس آیات) کی تلاوت فرماتے تھے۔ (بخاری: 4570) ایک اور حدیث کے مطابق جو شخص سورۃ آل عمران کی آخری آیات (اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تک) رات کو پڑھ لے تو اسے رات بھر نماز پڑھنے یعنی نماز تہجد کا ثواب ملے گا۔ (دارمی، مجمع الزوائد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر سورہ آل عمران کی ان پانچ آیات 190۔194 کی تلاوت فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

سورۃ آل عمران کی پانچ فضیلت والی آیات:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۞ ۱۹۰ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ

فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾

ترجمہ: بے شک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے ہیں) اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لیے پکار رہا تھا (یعنی اپنے) پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو۔ کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔ (آل عمران)

2۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز تہجد سے پہلے یہ پڑھتے تھے 10 مرتبہ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** 10 مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** 10 مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ** 10 مرتبہ **سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ** 10 مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ** 10 مرتبہ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** 10 مرتبہ **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ** (اے اللہ میں تجھ سے دنیا کی تنگی (سختیوں) اور آخرت کی تنگی سے پناہ مانگتا ہوں)، پھر نماز تہجد شروع کرتے۔ (ابوداؤد: 5085، مشکوۃ المصابیح: 1190)

3۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز تہجد شروع کرتے تو (تکبیر تحریمہ کے بعد) پہلے یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَعَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ط اِهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۔

ترجمہ: اے اللہ جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب آسمانوں اور زمین کے بنانے والے اے ظاہر اور باطن کو جاننے والے تو بندوں کے اختلاف کا فیصلہ کرنے والا ہے جن باتوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں، اس بارے میں مجھے ہدایت اور توفیق دے۔ جسے تو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دے دیتا ہے۔(مسلم:770، ترمذی:3420)

صبح وشام کی مسنون اذکار ودعائیں

قرآن پاک میں ارشاد ہے ''اپنے رب کی حمد کے ساتھ صبح وشام اس کی تسبیح کر۔'' (المومن:55)
تسبیح کے معنی پاکی وصفائی بیان کرنے کے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کو سُبْحَانَ اللہ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص سو (100) بار صبح اور سو بار شام کے وقت سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے تو اس کے سب گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔(بخاری: 6405، مسلم:6842) قیامت کے دن کوئی شخص اس سے اچھا عمل نہیں لے کر آئے گا سوائے اس کے جس نے یہ دعا زیادہ پڑھی ہو۔(ترمذی:3469)
'دو کلمے زبان پر ہلکے پھلکے ہیں میزان میں بہت وزنی اور اللہ کو بے حد مقبول ہیں۔ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ o

ترجمہ:۔ اللہ پاک ہے اور ساتھ اپنی حمد کے پاک ہے اللہ عظمت والا ہے۔(بخاری:6682، ترمذی:3467)

تسبیح، تہلیل اور تقدیس کا انگلیوں پر شمار کرنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تسبیح (**سُبْحَانَ اللهِ**)، تہلیل (**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ**) اور تقدیس (**سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس** یا **سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ**) کے پڑھنے کا اہتمام کرو اور انہیں انگلیوں کے پوروں پر شمار کرو کیونکہ (روز قیامت) ان (انگلیوں) سے پوچھا جائے گا اور وہ کلام کریں گی غافل نہ رہنا ہرگز غفلت نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ اجر اور ثواب سے محروم رہ جاؤ۔(ترمذی:3583)

بہت فضیلت والے اذکار: حضرت ام المومنین جویریہ بنت حارث ؓ فرماتی ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ میرے پاس سے سویرے سویرے تشریف لے گئے جب کہ آپ ﷺ نے نماز فجر ادا کی اس وقت میں اپنی جائے نماز پر تھی۔ پھر جب آپ ﷺ چاشت کے وقت تشریف لائے تو میں اسی طرح بیٹھی ہوئی تھی آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تم کیا اسی حالت میں رہی ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں۔ اگر اُن کلمات سے موازنہ کیا جائے جو تم صبح سے پڑھ رہی ہو تو یہ اُن پر غالب آ جائیں وہ کلمات یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ترجمہ: میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ۔ اس کی مخلوق کے شمار کے برابر اور اس کی رضا مندی اور خوشی کے برابر اور اسکے عرش کے تول کے برابر اور اسکے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے شمار) (مسلم:2726، ابن ماجہ:3808)

ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لیے: آپ ﷺ نے فرمایا ہے:" جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ **سورۃ اخلاص، سورۃ فلق** اور **سورۃ الناس** پڑھے وہ ہر قسم کی آفت و پریشانیوں سے محفوظ رہے گا"۔ (ابوداؤد:5082، ترمذی:3575)

جنت میں لے جانے والی دعا (سید الاستغفار): حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ سید الاستغفار پڑھے اور پھر اسی دن شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا اور رات کو یہ استغفار پڑھے اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ (بخاری 6306، 6323، ابوداؤد:5070)

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی صلاحیت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ میں اپنی کوتاہیوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں تیری دی

ہوئی نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں میری مغفرت فرما تیرے سوا اور کوئی گناہوں کی مغفرت فرمانے والا نہیں۔

دن رات کا شکر ادا کرنے کی دعا: حضرت عبداللہ بن غنام ؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ دعا پڑھے اس نے دن کا شکر ادا کیا اور جو شام کو یہ کلمات کہے تو گویا اس نے رات کا شکر ادا کیا۔ مگر شام کے وقت مَا اَصْبَحَ کی بجائے مَا اَمْسٰی پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ ط (ابوداؤد:5073)

ترجمہ: اے اللہ جو نعمت مجھے یا تیری مخلوق کو صبح ملتی ہے وہ سب تیری طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں حمد صرف تیرے لیے ہے اور تیری ذات لائق شکر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر صبح یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ ط (ابوداؤد:5068، ترمذی:3391، ابن ماجہ:3868)

ترجمہ:۔ اے اللہ تیری عنایت سے ہم صبح میں داخل ہوئے اور تیری وجہ سے ہم نے شام کی اور تیری مدد سے زندہ رہتے اور مرتے ہیں اور تیرے حضور قبروں سے نکل کر حاضر ہونا ہے۔

اور جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ط (ابوداؤد:5068، ترمذی:3391، ابن ماجہ:3868)

ترجمہ:۔ اے اللہ تیری برکت سے ہم نے شام کی اور تیری مدد سے ہم صبح تک محفوظ رہیں گے اور تیرے ہی حکم سے زندہ رہتے اور مرتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

دین و دنیا کے غم دور کرنے کی دعا: حضرت ابو الدرداء ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح و شام سات بار سورۃ توبہ کی یہ آخری آیت پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے تمام فکر و غم دور کر دیتا ہے"۔ (سنن ابوداؤد:5081)

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ط

ترجمہ: میرے لیے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔

ہر بلا سے حفاظت کی دعا: "جس نے صبح کو یہ دعا پڑھ لی وہ دن بھر ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور جس نے شام کو یہ دعا پڑھ لی وہ صبح تک بلاؤں سے محفوظ رہے گا"۔ (ابوداؤد:5075،نسائی)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ط

ترجمہ: اللہ ہر برائی سے پاک ہے اور اسی کے لیے حمد و ثناء ہے اور طاقت و قوت بھی بس اسی کی ہے (اس لیے) جو اللہ نے چاہا وہ ہوگا۔ اور جو نہیں چاہا وہ نہیں ہوگا، میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ بڑی قدرت والا ہے بے شک اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

آفات و بلیّات سے حفاظت کی دعا (سورۃ مومن کی پہلی تین آیات): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۃ مومن کی ابتدائی تین آیات اور آیۃ الکرسی پڑھ لے تو شام تک ہر قسم کی آفات و بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور جو شخص شام کے وقت پڑھے تو صبح تک محفوظ رہے گا۔ (ترمذی:2879)

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۙ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾

ترجمہ: حٰم: کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، ہر چیز کا جاننے والا ہے، گناہوں کا بخشنے والا ہے توبہ قبول کرنے والا ہے، سخت سزا دینے والا ہے، صاحب قدرت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُسی کی طرف جانا ہے۔

عافیت و حفاظت کی دعا: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح و شام یہ دعا بہت پابندی سے پڑھا کرتے تھے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگا کرو۔ (ترمذی: 3515) اس دعا کے شروع میں اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت کی درخواست ہے جس میں تمام جسمانی و روحانی امراض سے دوری، سلامتی، سکون اور آخرت کی سختیوں سے نجات شامل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ اَھْلِیْ وَ مَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ۔

ترجمہ:۔اے اللہ میں تجھ سے دین دنیا میں عافیت طلب کرتا ہوں ۔ الٰہی میں دینی و دنیاوی امور میں اپنے اہل و مال میں عفو (معافی) اور عافیت کا طلب گار ہوں الٰہی میرے عیبوں کی پردہ پوشی فرما خوف سے امن دے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے ہر طرف سے حفاظت فرما۔ الٰہی میں تیری عظمت کا اعتراف کرتا ہوں اور نیچے سے ہلاکت میں پڑنے سے (زمین میں دھنسنے سے) پناہ مانگتا ہوں ۔ (ابوداوٗد: 5074، مشکوٰۃ: 2397)

جسم، آنکھ اور کان کی عافیت کی دعا: حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کو روزانہ صبح و شام یہ کلمات تین بار پڑھتے دیکھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے سنا ہے اس لیے میں بھی یہ محبوب رکھتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کروں ۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

ترجمہ:۔اے اللہ میرے جسم کو عافیت (تندرستی) دے اے اللہ میری سماعت کو عافیت دے۔اے اللہ میری نظر کو قائم رکھ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ (ابوداوٗد: 5090، نسائی)

نفس کی بُرائیوں سے پناہ کی دعا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کچھ ایسے کلمات بتا دیجیے جو میں صبح و شام پڑھ لیا کروں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم صبح و شام اور جب سونے کیلئے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھا کرو۔ (ابوداوٗد 5067، ترمذی 3529)

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ

رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّ مَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ۔

ترجمہ:۔اے اللہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے، ظاہر اور باطن کو جاننے والے، ہر چیز کو درجہ کمال تک پہنچانے والے، ہر چیز کے مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے اپنے نفس کی برائیوں سے پناہ طلب کرتا ہوں خداوندا میں شیطان کے شر اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں۔

ستر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت (سورۃ حشر کی آخری تین آیات کی فضیلت):

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت تعوذ اور سورۃ حشر کے آخری تین آیتوں کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لیے دن میں ہونے والے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اگر اسے اسی دن موت آجائے تو شہادت کا مرتبہ ملتا ہے اور جو شخص ان آیات کو شام کے وقت پڑھتا ہے تو اس کو بھی اسی طرح اجر ملتا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط (تین بار پڑھ کر پھر یہ آیات ایک بار پڑھیں) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

ترجمہ:۔میں سننے والے جاننے والے اللہ کی شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں۔اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپی اور ظاہر چیزوں کو جاننے والا ہے وہ مہربان رحم والا ہے۔اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔پاک بادشاہت والا سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا ہے اللہ پاک ہے جس سے وہ شرک کرتے ہیں۔وہی اللہ خالق ہے پیدا کرنے والا صورت بنانے والا اسی کے اچھے نام ہیں۔زمین و آسمان کی ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے۔وہ غالب حکمت والا ہے۔(ترمذی:2922)

اللہ عزوجل کا بندے کو راضی کرنا: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ مومن صبح وشام کے وقت تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ خود اپنے لیے لازم کر لیتا ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے اور جنت میں داخل کرے۔

(ابوداؤد:1529، ترمذی:3389)

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ط ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوا۔

گناہوں کی مغفرت کی دعا: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس دن اس سے سرزد ہونے والے (صغیرہ) گناہ معاف فرما دیتا ہے اور شام کے وقت یہ دعا پڑھتا ہو تو اس رات میں ہونے والے گناہوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَ نُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَ مَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ۔

ترجمہ:۔ الٰہی ہم نے صبح کی اس حال میں کہ ہم تجھے اور تیرے عرش کو اٹھانے والوں، تیرے فرشتوں، اور تیری ساری مخلوق کو گواہ کرتے ہیں کہ تو ہی معبود حقیقی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تحقیق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ (ابوداؤد:5069، ترمذی 3501)

نقصانات سے بچاؤ کی دعا: حضرت ابان بن عثمان نے اپنے والد سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ روزانہ صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو اسے کوئی تکلیف یا نقصان نہ ہوگا اور جو شخص شام کو پڑھے تو صبح تک اس پر کوئی مصیبت نہ آئے گی اور جو صبح کو پڑھے وہ شام تک محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

(ترجمہ:۔اللہ کے نام سے شروع اس کے نام کے سبب زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔)(ترمذی:3388،ابوداؤد:5088)

حادثات سے بچنے کی دعا: حضرت طلق فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابو درداء صحابی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ کا مکان جل گیا، فرمایا نہیں جلا، پھر دوسرے شخص نے یہی اطلاع دی، تو فرمایا نہیں جلا، پھر تیسرے آدمی نے یہی خبر دی، آپ نے فرمایا نہیں جلا، پھر ایک اور آدمی نے آکر کہا کہ اے ابودرداء رضی اللہ عنہ آپ کے گھر کے پاس آگ پہونچی تو بجھ گئی، فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا، (کہ میرا مکان جل جائے) کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے، شام تک اسے کوئی مصیبت نہیں پہونچے گی۔ میں نے صبح یہ کلمات پڑھے تھے اس لیے مجھے یقین تھا کہ میرا مکان نہیں جل سکتا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَآءْ لَمْ یَکُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآ بَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ط (طبرانی:343،ابن السنی:57)

ترجمہ: اے اللہ! آپ میرے رب ہیں۔ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور آپ رب ہیں عرش عظیم کے۔ جو اللہ پاک نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا۔ گناہوں سے پھرنے اور عبادات کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو بلند اور عظیم ہے، میں جانتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعے، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور ہر جاندار کے شر سے، تو ہی اس کی پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ بیشک میرے رب کا ہی سیدھا راستہ ہے۔

چھوٹ جانے والے معمولات کی تلافی کی دعا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ آیتیں پڑھے تو یہ دن کے وقت رہ جانے والے نیک کاموں کی تلافی کریں گی اور جس نے شام کو یہ آیتیں پڑھیں تو یہ رات میں رہ جانے والے نیک کاموں کی تلافی کر دیتی ہیں۔

فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیۡنَ تُظۡہِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ یُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ وَ کَذٰلِکَ تُخۡرَجُوۡنَ ﴿۱۹﴾ (سورۃ الروم: 17، 18، 19)

ترجمہ:۔ پس اللہ پاک ہے جس وقت تم شام کرتے ہو اور جس وقت تم صبح کرتے ہو اور زمین و آسمان میں اسی کی حمد ہوتی ہے اور بعد زوال اور ظہر کے وقت بھی۔ ظاہر کرتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور زمین کو خشک ہونے کے بعد تازگی دیتا ہے اور اسی طرح تم قبروں سے نکالے جاؤ گے۔ (ابوداؤد: 5076)

ادائیگی قرض کی دعا: جب حضرت علیؓ سے ایک شخص نے اپنی مالی مجبوریوں کا ذکر کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ کلمات نہ بتا دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائے تھے، اگر (جبل صیر) بڑے پہاڑ کے برابر بھی تم پر قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ ادائیگی کا ذریعہ بنا دیگا۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اکۡفِنِیۡ بِحَلَالِكَ عَنۡ حَرَامِكَ وَ اَغۡنِنِیۡ بِفَضۡلِكَ عَمَّنۡ سِوَاكَ۔

ترجمہ: اے اللہ، مجھے حلال کا رزق دے اور حرام سے بچا اور اپنے فضل کے ذریعے تو مجھے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔ (ترمذی: 3563، بیہقی)

ادائیگی قرض اور تفکرات دور کرنے کی دعا: حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بڑے بڑے تفکرات نے اور بڑے بڑے قرضوں نے پکڑ لیا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو میں ایسے الفاظ نہ بتا دوں جن کے کہنے سے اللہ تعالیٰ تمہارے تفکرات کو دور کر دے اور تمہیں قرض سے نجات دلوائے گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور ارشاد فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔ (بخاری:6369، ابوداؤد)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر وغم سے اور پناہ چاہتا ہوں، ناتوانی اور سستی سے پناہ چاہتا ہوں اور بزدلی اور بخل سے پناہ چاہتا ہوں میں قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔

استعاذہ (بُری چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب کرنا) کی دعائیں

بُرے اخلاق اور نفاق سے پناہ کی دعا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح دعا مانگا کرتے تھے۔ (بخاری، ابوداؤد:1546، نسائی:5473، مشکوٰۃ:2468)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے تنازع واختلاف اور نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں۔

بدبختی ومصائب سے پناہ کی دعا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مصائب سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے اس طرح پناہ مانگو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشِّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ۔ (بخاری:6616، مسلم:6877)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بلا کی مشقت سے، اور بدبختی آنے سے، اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنوں کی مسرت سے۔

ہر قسم کی برائی سے پناہ کی دعا: حضرت شبرمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کا میں ورد کرتا رہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس طرح دعا کیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ شَرِّ سَمۡعِیۡ وَمِنۡ شَرِّ بَصَرِیۡ وَمِنۡ شَرِّ لِسَانِیۡ وَمِنۡ شَرِّ قَلۡبِیۡ وَمِنۡ شَرِّ مَنِیِّیۡ ط

ترجمہ: اے اللہ میں پناہ طلب کرتا ہوں اپنی سماعت کے شر سے اور اپنی بصارت کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور دل کے شر سے اور مادہ منی کے شر سے۔ (ابوداؤد: 1551، ترمذی: 3492، نسائی، مشکوٰۃ: 2472)

عذاب وغضب وزوال نعمت سے پناہ کی دعا: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ بھی دعا کیا کرتے تھے۔ (مسلم: 6944، ابوداؤد: 1545، مشکوٰۃ: 2461)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ زَوَالِ نِعۡمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَۃِ نِقۡمَتِكَ وَجَمِیۡعِ سَخَطِكَ۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں نعمت کے زائل ہونے سے اور سکون کے ختم ہونے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر طرح کے غضب سے۔

اونچائی سے گرنے، دبنے، جلنے، ڈوبنے اور شیطانی حملوں سے پناہ کی دعا:

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡھَدۡمِ، وَاَعُوۡذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّیۡ، وَاَعُوۡذُبِكَ مِنَ الۡغَرَقِ، وَالۡحَرَقِ، وَالۡھَرَمِ، وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیۡطَانُ عِنۡدَ الۡمَوۡتِ وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَمُوۡتَ فِیۡ سَبِیۡلِكَ مُدۡبِرًا، وَاَعُوۡذُبِكَ اَنۡ اَمُوۡتَ لَدِیۡغًا۔

ترجمہ: اے اللہ! یقیناً میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ کوئی مکان یا دیوار مجھ پر آ گرے یا کسی بلند مقام سے میں گر پڑوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں غرق ہونے، اور جلنے سے یا ازحد بوڑھا ہونے سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ موت کے وقت شیطان مجھے بدحواس کر دے (اور میں تجھے بھلا بیٹھوں) اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے بھی کہ جہاد سے بھاگتا ہوا مروں اور میں پناہ مانگتا ہوں کہ کسی زہریلے جانور کے ڈسنے سے مروں۔" (ابوداؤد: 1552، نسائی: 5533)

ترقی علم کی دعائیں: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زیادتی علم کے لیے اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی: 3599، ابن ماجہ: 251)

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَ عَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَ زِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ جو علم تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے تو مجھے فائدہ دے اور فائدہ دینے والا علم مجھے سکھا دے اور میرے علم کو بڑھا دے۔ اللہ کے لیے حمد و ستائش ہر حال میں اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں دوزخیوں کے حال سے۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی تعلیم رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی ہے۔ لہٰذا ہر نماز کے بعد جس قدر ہو سکے پڑھیں۔

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے اور زیادہ علم نصیب کر (سورۃ طٰہٰ :114)

ترقیِ علم، کشادگیِ ذہن و دفع لکنت کیلئے دعا: ہر روز فجر کی نماز کے بعد 21 بار سورہ طٰہٰ کی یہ آیات پڑھیں۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾ وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾

ترجمہ: اے میرے رب میرا سینہ کھول دیجیے اور میرا یہ کام (تبلیغ) آسان فرما دیجئے اور میری زبان کی لکنت ہٹا دیجئے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ (سورۃ طٰہٰ :25۔28)

تقویت حافظہ کے لیے: 1۔ ہر نماز کے بعد 7 مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے سر اور چہرے پر دم کریں، اسی طرح سوتے وقت بھی دم کریں تو ان شاء اللہ حافظہ تیز ہو گا نیز پڑھنے والا آفات و بلیات سے حفظ و امان میں رہے گا۔

2۔ فرض نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر 11 بار **یَا قَوِیُّ** پڑھیں ان شاء اللہ حافظہ تیز ہو گا۔

قرآنی دعائیں:

والدین کے لیے رحمت کی دعاء:

- **رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِیْرًا ﴿۲۴﴾** (بنی اسرائیل:24)

ترجمہ: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا ہے۔

• رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (ابراہیم:40،41)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! آپ مجھ کو اور میری نسل کو نماز قائم کرنے والا بنادیجیے۔ اے رب میری دعاء کو قبول کرلیجیے۔ اے پروردگار مجھ کو اور میرے والدین کو اور سب ایمان والوں کو قیامت کے دن بخش دے۔

بخشش ورحمت کی دعا:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ (المؤمنون:118)

ترجمہ: اے میرے رب (مجھے) بخش دے اور رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ (آل عمران:16)

ترجمہ: اے ہمارے رب بے شک ہم ایمان لائے سو بخش دے تو ہمارے گناہ اور بچا ہمیں دوزخ کے عذاب سے۔

نیک کام کی قبولیت کیلئے دعا:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾ (البقرہ:127،128)

ترجمہ: اے ہمارے رب قبول فرما ہم سے یہ (خدمت) بے شک تو ہی ہے سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا۔ اور قبول فرما ہماری توبہ بے شک تو ہی ہے توبہ قبول فرمانے اور رحم فرمانے والا۔

مقدمہ میں کامیابی کی دعا:

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے رب فیصلہ کر ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف کے ساتھ اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔(اعراف:89)

مسافر کو الوداع کہنے کی دعا:

فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

ترجمہ: سو اللہ ہی ہے سب سے بہتر محافظ اور وہی ہے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا۔ (یوسف:64)

شادی سے متعلق دعائیں:

نکاح ہوجانے کے بعد دولہا اور دلہن کو مبارکباد دینے کی دعا:

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ (ابوداؤد:2130)

ترجمہ: اللہ تمہارے لیے (بیوی کو) بابرکت کرے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں کو خیر پر جمع کردے۔

دلہن سے پہلی ملاقات پر یہ دعا پڑھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شادی کے بعد پہلی بار بیوی سے ملو تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھو **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ** (ابن ماجہ)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس عورت کی خیر کا اور اس کی اس فطرت کی خیر کا جس پر تو نے اسے پیدا فرمایا اور تیری پناہ طلب کرتا ہوں اس عورت کے شر سے اور اس فطرت کے شر سے جس پر تو نے اسے پیدا کیا۔

بیوی سے ہمبستری سے قبل کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ: اللہ کے نام سے جماع کرتا ہوں اے اللہ تو ہم کو شیطان سے بچا اور اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہم کو عنایت فرمائے۔ (بخاری:5165)

حصول اولاد کیلئے قرآنی دعائیں: حصول اولاد کیلئے ان دعاؤں کو زیادہ سے زیادہ پڑھیں۔

- **رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ** (الانبیاء:89)

ترجمہ:۔ میرے پروردگار! مجھ کو بغیر اولاد کے نہ رکھ اور تو ہی سب سے اچھا وارث ہے۔

- **رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ** (الصافات:100) ترجمہ: اے رب مجھے نیک اولاد عطاء فرما۔
- **رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾**

ترجمہ:۔ اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد۔ بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔ (آل عمران:38)

اولاد صالح وفرمانبردار بنانے کے لیے: جس کی اولاد نافرمان ہو وہ اس آیت کو ہر نماز کے بعد پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اولاد صالح ہو جائے گی۔ پڑھتے وقت ذریۃ کے لفظ پر اپنی اولاد کا خیال رکھے۔ **وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾**

ترجمہ: اور میری اولاد میں اصلاح (تقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں ہوں۔(سورۃ احقاف: 15)

2۔ جو اس آیت کو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس کی اولاد اور بیوی دیندار ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا امام (پیشوا) بنا دے۔(الفرقان: 74)

3۔ **يَا شَهِيْدُ:** (حاضر وناظر) جس شخص کی بیوی یا اولاد نافرمان ہو وہ صبح کے وقت اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر 21 بار یا شھید پڑھ کر دم کرے، انشاء اللہ فرمانبردار ہو جائے گی۔

اہل وعیال کی عافیت کی دعا: حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دین، نفس، اولاد، اہل وعیال اور مال کی حفاظت کے لیے اس دعا کو صبح وشام ایک مرتبہ پڑھ لیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِيْ وَ نَفْسِيْ وَ وَلَدِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ (ابن عساکر)

ترجمہ: اللہ کے مبارک نام کا فیضان ہو میرے دین پر، میری جان پر، میری اولاد پر، میرے اہل وعیال پر میرے مال پر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دعا پڑھے گا وہ اپنے اہل و عیال اور مال میں کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔(بیہقی، ابن السنی)

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (الکھف:39)

کھانے پینے سے متعلق دعائیں

- کھانا شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں: **بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ** ط (اللہ کا نام لے کر کھانا کھاتا ہوں اور اسی کی برکت کا امیدوار ہوں)(طبرانی)
- کھانا شروع کرنے سے پہلے **بِسْمِ اللّٰهِ** پڑھیں اور اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھائیں، حدیث میں ہے کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو شیطان اس پر قبضہ کر لیتا ہے۔

اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو جب یاد آئے تو یہ دعا پڑھیں۔ **بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ**

وَاٰخِرَہٗ (اللہ کے نام سے شروع اول اور آخر میں بھی) (ترمذی:1858)

کھانا کھانے کے بعد کی دعا: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔ (ابوداؤد:3850، ابن ماجہ، ترمذی:3453)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ:۔سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

نبی کریم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ، غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ (بخاری:5458، ترمذی:3456)

ترجمہ:''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، بہت زیادہ تعریف پاکیزہ روزی ہے، بابرکت روزی ہے۔اے ہمارے رب! یہ ہماری آخری غذا نہ ہواور اے ہمارے رب! ہم اس سے کبھی بے نیاز نہ ہوں۔''

دودھ پینے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ط

ترجمہ:اے اللہ اس میں ہمارے لیے برکت دے اور زیادہ دے۔ (ترمذی:3455)

نیا پھل کھانے کی دعا: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا۔ (مسلم:3400)

ترجمہ:اے اللہ! تو اس پھل میں ہمارے لیے برکت عطا فرما۔''

مہمان کی میزبان کیلئے دعا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کے گھر جایا جائے اس کا کھانا کھایا جائے، پانی پیا جائے تو اس کے لیے دعا کی جائے یہی اس کا عوض اور بدل ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔

ترجمہ:اے اللہ! تو نے ان اہل خانہ کو جو کچھ دیا ہے، اس میں برکت عطا فرما ان کی غلطیوں، کوتاہیوں کو معاف فرما اور ان پر رحم فرما۔'' (مسلم:5328، ترمذی:3576)

خاص مواقع کی دعائیں:

شکریہ ادا کرنے کی دعا: **جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا** ترجمہ: اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے (ترمذی:2035)

تعجب اور خوشی کے موقع کی دعا: **سُبْحَانَ اللهِ** (اللہ پاک ہے) **اَللهُ اَكْبَرُ** (اللہ سب سے بڑا ہے)۔(بخاری:6218) **ہدیہ دینے والے کو دعا:** **بَارَكَ اللهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ** (اللہ تمہارے اہل اور مال میں برکت دے) (بخاری :3780) **بَارَكَ اللهُ فِيْكُمْ** (اللہ تمہارے مال میں برکت عطاء فرمائے)(ابن السنی : 277،نسائی:303)

ہدیہ یا تحفہ دینے والا جواب میں کہے: **وَفِيْكُمْ بَارَكَ اللهُ**:(اللہ تعالیٰ تجھ میں بھی برکت عطا فرمائے) **برائی نظر آئے تو:** **مَعَاذَ اللهِ** (اللہ کی پناہ) **رخصت کرتے وقت:** **فِيْ اَمَانِ اللهِ** (اللہ کی پناہ میں) **کام کا ارادہ کرتے وقت** **اِنْ شَاءَ اللهُ** (اگر اللہ نے چاہا) **کام کا ارادہ کرلیں تو** **تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ** (میں نے اللہ پر بھروسہ کیا) **تکلیف محسوس ہو تو** **حَسْبِيَ اللهُ** (میرے لیے اللہ کافی ہے)

حال پوچھنے کی دعا: جب کوئی حال اور مزاج پوچھے تو اس کے جواب میں **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** (اللہ کا شکر ہے) کہنا چاہیے۔(طبرانی:4377) **کسی نعمت کے ملنے پر:** **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہنا۔(ابن ماجہ:3805)

مرغ کی اذان کے وقت کی دعا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ**۔ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے فضل کا طالب ہوں۔(بخاری:3303،مسلم:6920)

گدھے کے ہنہنانے، کتے کے بھونکنے کے وقت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"گدھے کے ہنہنانے، کتے کے بھونکنے کے وقت تعوذ پڑھیں کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے" **اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ** ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔(مسلم :6920)

غصہ کے وقت اور برے وسوسوں کے وقت: تعوذ (**اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ**) پڑھیں۔(بخاری:6115)

نقصان اور مصیبت کے وقت کی دعا: **اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ**

فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ۔ ترجمہ: ہم سب اللہ کیلئے ہیں اور اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر عطا فرما اور مجھے اس کا بہتر بدلہ عطا فرما۔ (مسلم:2126)

گمشدہ چیز کی تلاش کے لیے اس دعا کا پڑھنا مفید ہے۔

آتشزدگی کے وقت کی دعا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں تو آگ بجھ جاتی ہے۔ (بخاری، طبرانی:1002)

گھبراہٹ کے وقت کی دعا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے (بخاری:3346، مسلم:2880)

موذی جانور اور دشمن سے حفاظت کی دعا: اگر راستہ میں کسی موذی جانور یا دشمن سے خوف محسوس کریں تو 7 دفعہ اس آیت کو پڑھ کر پھونکیں۔ **صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ** ترجمہ: بہرے ہیں۔ گونگے ہیں، اندھے ہیں اب یہ نہیں پلٹیں گے۔ (البقرہ:18)

چوٹ لگنے پر بسم اللہ پڑھنے کا اثر: حضرت سیدنا طلحہؓ کہتے ہیں کہ احد کے دن مجھے تیر لگا تو میں ''حس'' کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم ''**بِسْمِ اللّٰہِ**'' کہتے تو فرشتے تمہیں اٹھا لیتے اور لوگ دیکھ رہے ہوتے۔ (سنن نسائی:3151) چوٹ لگنے یا سواری کے پھسلنے پر بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔

بارش طلب کرنے کی دعائیں: • اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْٓئًا مُّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ ۔ ترجمہ: ''اے اللہ ہمارے اوپر بارش برسا جو فریاد کو پہنچنے والی ہو، بہت ارزانی (پیدا کرنا) کرنے والی، بہت نفع دینے والی نقصان نہ پہنچانے والی ہو۔ جلدی برسنے والی ہو اور دیر نہ کرنے والی ہو۔'' (بخاری:1014، مسلم:897، ابوداؤد:1169)

• **اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا** : ترجمہ: اے اللہ ہم پر بارش برسا (تین بار کہے) (بخاری:1034، مسلم:897)

بادل و بارش کے آنے پر یہ دعا پڑھیں: 1رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش برسنے کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ **اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا** ۔ ترجمہ: اے اللہ اس بارش کو نفع دینے والی بنادے۔ (بخاری:1032، ابوداؤد:5099) اور بادل کو دیکھ کر سب کاروبار چھوڑ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

• **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَآ اُرْسِلَتْ** ۔ ترجمہ: ''یا اللہ میں اس بادل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس برائی کے ساتھ اس کو بھیجا گیا ہے۔'' (ابوداؤد:5099)

آندھی (تیز ہوا) کے آنے پر یہ دعا پڑھیں: حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ۔**

''اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس چیز کی بھلائی کو جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے اور اس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی ہے۔'' (بخاری، مسلم: 2085، ترمذی: 2449، مسند احمد) اگر آندھی کے ساتھ اندھیرا بھی ہو تو **سورۃ فلق** اور **سورۃ الناس** دونوں سورتیں پڑھیں۔ (ابوداؤد: 1463، مشکوۃ)

شدید بارش کے رکوانے کی دعا: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ ﷺ (کثرت بارش سے) ہمارے جانور تباہ ہو گئے ہیں اور راستے بند ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ بارش بند ہو جائے تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی:

• اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَۃِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ۔ ترجمہ: الٰہی! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہمارے اوپر نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں اور پہاڑیوں پر، وادیوں کے اندر اور درخت اُگنے کی جگہوں پر بارش برسا۔ (بخاری: 1014، مسلم: 897)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

غم، مشکل اور مصائب کے وقت کی دعائیں

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مشکل اور پریشانی کے وقت جو شخص **آیت الکرسی** اور **سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں** پڑھ لیا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی فرما کر اس کی پریشانی دور فرما دے گا۔ (ابن السنی: 345)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ غم اور مشکل کے وقت یہ دعا پڑھا کریں۔ (ترمذی، ابن ماجہ: 3882، ابوداؤد 1525)

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا ۔

ترجمہ: اللہ اللہ میرا رب ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔

ہر مشکل کو دور کرنے کے لیے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں بھاری اور مشکل معاملہ پیش آجائے تو یہ کہو:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (سورۃ آل عمران:173)

ترجمہ: کافی ہے ہم کو اللہ اور وہ بہتر کارساز ہے۔ (بخاری:4563، ترمذی:2618)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس دعا کو اس وقت پڑھا جب ان کی قوم نے انہیں آگ میں پھینک دیا۔ یہ دعا پڑھنے سے وہ آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی۔ (الانبیاء: 69) اور یہی کلمات نبی کریم ﷺ نے اُس وقت کہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''جب منافقوں نے کہا کہ کفار نے آپ کے مقابلے کے لیے بہت بڑا لشکر تیار کر رکھا ہے ان سے ڈرو۔ اس بات نے مسلمانوں کے ایمان کو اور بڑھا دیا۔ انہوں نے بھی یہی کلمہ **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ** کہا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹے۔'' (آل عمران: 173)

سختی اور مصیبت کے وقت کی دعا:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری:6346، مسلم:2730)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عظمت و حکمت والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

مصیبت زدہ کی دعا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مصیبت زدہ کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے۔ (ابوداؤد:5090، ترمذی:3435)

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں مجھے اپنے نفس پر ایک لمحہ بھی قبضہ نہ دے اور میرے سب کام بالکل درست کر دے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

جو شخص فجر کی نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۃ الفجر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے تفکرات اور پریشانیوں سے نجات دے گا۔ ہر نماز کے بعد سورۃ النصر ۷ مرتبہ پڑھنا اپنا معمول بنانے سے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل آسان ہو گی۔

مصائب و پریشانی کے وقت کی دعائیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی فکر یا پریشانی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعائیں پڑھتے تھے۔

• **يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ** ط (ترمذی:3524، ابوداؤد)

ترجمہ:۔ اے زندہ اے قائم رہنے والے میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

• **رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ** ط

''اے ہمارے پروردگار دنیا اور آخرت میں ہم کو بھلائی عطا فرما اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچا۔''(البقرہ:201)

• آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی جب تو کسی مشکل میں پڑ جائے تو یہ کلمات کہا کر:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

یقیناً اللہ پاک ان کلمات کی طفیل جن مصیبتوں کو بھی چاہے گا دور کر دے گا۔ (الدیلمی)

دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کی دعا:

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں جب اپنے رب سے دعا مانگتا ہوں کیا مانگوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یہ دعا مانگو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار انگلیاں جمع کر کے فرمایا (یہ چار کلمات) تمہاری دنیا اور آخرت کی سب بھلائیوں کو سمیٹ لیں گے۔ (مسلم:6851، ابن ماجہ:3845)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَعَافِنِىْ وَارْزُقْنِىْ۔

''اے اللہ! میری مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے رزق عطا فرما۔''

دعائیں برائے حاجات: • حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا پڑھی تھی لہٰذا جو مسلمان اس کو پڑھ کر دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ (ترمذی:3505)

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ج (سورۃ انبیاء:87)

ترجمہ:۔اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔

مشائخ کرام نے اس کے پڑھنے کے مختلف طریقے بتائے ہیں۔

(۱) بعد نماز عشاء اس آیت کریمہ کو 111 مرتبہ اول آخر 11 بار درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کی دعا کرے گا تو انشاء اللہ پوری ہوں گی۔ (۲) تہجد کے وقت یا عشاء کی نماز کے بعد جو کوئی باوضو دوسو (200) بار چند دن یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا۔ (۳) ہر روز بعد نماز عشاء ایک ہزار بار پڑھیں اول و آخر تین تین بار درود ابراھیمی بارہ روز تک پڑھیں یا چالیس روز تک پڑھیں (۴) اس دعا کو چالیس روز میں سوا لاکھ بار پڑھیں اس طرح کہ روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس (3125) بار پڑھیں اول و آخر چند بار درود شریف پڑھیں ان شاء اللہ مشکلات دور ہوں گی۔

● **سورہ نمل آیت نمبر 62 کا وظیفہ:** مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ گیارہ بار درودِ ابراھیمی (نماز والا درود) پڑھیں پھر تعوذ (اعوذ باللہ) تسمیہ (بسم اللہ) پڑھ کر سورہ نمل کی آیت نمبر 62 کو سو مرتبہ چالیس روز تک پڑھیں۔ آخر میں گیارہ بار درودِ ابراھیمی پڑھیں اللہ سے اپنی حاجت کے لیے دعا کریں اگر دعا چالیس دن سے پہلے ہی پوری ہو جائے تب بھی وظیفے کو چالیس یوم تک جاری رکھیں۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (نمل:62)

ترجمہ:اے وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے اور جب وہ اسے پکارتا ہے اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔

● حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ روزانہ 500 مرتبہ یہ دعا پڑھیں اور اول و آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے مقصد کے لیے دعا کریں تو اللہ اس کی مصیبت کو دور کر دے گا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط (معارف القرآن جلد 8، صفحہ 488)

اولاد کے رشتے کے لیے دعائیں: 1۔ اگر کسی کی لڑکی کے لیے رشتہ نہ آتا ہو یا آتا ہو مگر طے نہ ہو پاتا ہو تو درج ذیل آیت 113 مرتبہ اور سورہ الضحیٰ تین مرتبہ روزانہ ہر ماہ گیارہ دن تک

پڑھیں اور یہ عمل تین ماہ تک جاری رکھیں۔شادی کے خواہش مند لڑکے بھی یہ دعا پڑھیں۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ (القصص:24)

ترجمہ:اے میرے پروردگار اس وقت جو نعمت آپ مجھ کو بھیج دیں میں اس کا سخت حاجت مند ہوں۔

2۔ بچیوں کے رشتے کے لیے درج ذیل آیت صبح فجر کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۰﴾ (یٰس:82)

ترجمہ:اس کا تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس کو فرمادے ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

3۔جس کی اولاد کا رشتہ نہ آتا ہو وہ اٹھتے بیٹھتے ہر وقت درج ذیل آیت کا ورد جاری رکھے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ (نمل:62)

ترجمہ:اے وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے اور جب وہ اسے پکارتا ہے اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔

سوتے وقت کی دعائیں

باوضو سونے کی فضیلت: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان اللہ کو یاد کرتے ہوئے باوضو سوتا ہے پھر رات میں کسی بھی وقت چونک کر اُٹھتا ہے اور اللہ سے دنیا و آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرما دیتا ہے۔(ابوداؤد:5042)

- حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب سونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی

ترجمہ:اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا اور زندہ رہتا ہوں (بخاری:6324،6312،مسلم:6887،ترمذی)

- ام المومنین حضرت حفصہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرمانے لگتے تو اپنا دائیاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے دے لیتے اور تین مرتبہ یہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ترجمہ: خداوندا مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا اور قبروں سے اٹھائے گا۔(ترمذی:3398)

- آپ ﷺ سونے کیلئے بستر پر تشریف لے جاتے تو دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ لیتے اور پھر سورۃ اخلاص سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھ کر ان کو پھونکتے اور اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا انہیں پھیر لیتے اور ابتداء

سر چہرے اور جسم کے اگلے حصے سے فرماتے۔ یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین بار کرتے۔ (بخاری:6319، مسلم)

سورۃ البقرۃ کی دس آیات کی فضیلت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن کے شروع میں یہ دس آیات پڑھ لیں شیطان شام تک اُس کے قریب نہیں آسکتا اور اگر شام کو پڑھ لیں تو صبح تک شیطان اُس کے قریب نہیں آسکتا۔ اس کے پڑھنے والے اپنے مال، اپنے گھر میں کوئی ناپسندیدہ اور ناگوار بات نہیں دیکھے گا۔ اور یہ آیات کسی مجنون پر پڑھ لی جائیں تو اُسے افاقہ ہوگا۔ سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیتیں، آیت الکرسی، آیت الکرسی کے بعد کی دو آیتیں، سورۃ بقرہ کی آخری تین آیتیں۔ (شعب ایمان:2188) یہ آیات صفحہ 188 پر دی گئی ہیں۔

تھکاوٹ دور کرنے کی دعا: حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ نے گھریلو کام میں مدد کے لیے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک خادم مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتاتا ہوں جب سونے لگو تو ۳۳ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ** ۳۳ مرتبہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** ۳۴ مرتبہ **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھا کرو یہ وظیفہ تمہارے لیے غلام سے بہتر ہے۔ (بخاری:5362، مسلم، ترمذی:3408)

نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں: جب سو کر اٹھیں تو یہ دعائیں پڑھیں۔

- **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ط** (بخاری:6324 و مسلم)

ترجمہ: سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخش دی اور ہم کو اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو جاگ جائے وہ اس دعا کو پڑھ کر جو دعا مانگے تو وہ دعا قبول ہوگی اور جو وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور پھر **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ** (الٰہی میری مغفرت فرما) کہے یا کوئی اور دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا پھر وضو کر کے نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔ (بخاری 1154، ترمذی:3414، ابوداؤد:5060)

- جب کوئی مسلمان لیٹتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت تلاوت کرتا ہے تو اللہ اس پر ایک فرشتہ مامور

فرما دیتا ہے تو پھر اس کے بیدار ہونے تک کوئی موذی چیز اس کے قریب نہیں آتی۔ (ترمذی: 3418)

- سونے اور بیدار ہونے پر معوذتین (سورۃ فلق اور سورۃ الناس) کی تلاوت کریں (نسائی 10725)
- نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو جب (تہجد کیلئے) بیدار ہوتے تو آسمان کی طرف نگاہ کر کے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرماتے (بخاری: 4570) (مزید دعائیں صفحہ 206 پر ہیں۔)
- سورہ کہف کی آخری چار آیتیں رات میں یا صبح جس وقت جاگنے کی نیت سے پڑھیں انشاء اللہ اس وقت آنکھ کھل جائے گی۔ (دارمی: 3406)

رزق میں اضافہ و برکت کے لیے دعائیں

- حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں ہر نماز کے بعد 3 یا 7 بار یہ دعا پڑھو اللہ رزق فراخ کر دے گا۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ (سورۃ توبہ)

- **تنگدستی کا علاج اور چار عظیم فائدے:** حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا تو یہ کلمات اس کے لیے فقر و فاقہ سے حفاظت کا ذریعہ اور قبر کی وحشت و تنہائی میں انسیت کا باعث ہوں گے اور ان کلمات کی برکت سے پڑھنے والا غنا ظاہری و باطنی حاصل کرے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔ (الدیلمی، ابن النجار)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ (ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ بادشاہ سچا ظاہر)

- رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ کلمہ ''لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' اسے کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (بخاری: 6610، مسلم 6862، ترمذی)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ

ترجمہ:۔ اللہ کے سوا نقصان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی طاقت کسی اور کو نہیں ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور جائے پناہ

اور جائے نجات نہیں ہے۔

جو شخص یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ اس کی ستر قسم کی تکلیفیں دور کر دیتا ہے اور ان میں سب سے کم فقر ہے۔ (مشکوٰۃ:2319)

- ایک شخص نے آ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فقر و فاقہ کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ (نزہۃ المجالس دوم صفحہ 143)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ط

(پاکی بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف، پاکی بیان کرتا ہوں بزرگ و برتر اللہ کی اسی کی تعریف ہے اللہ سے بخشش چاہتا ہوں)

پھر وہ شخص چلا گیا اور کچھ عرصہ کے بعد آیا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ نے مجھے اتنا عطا کیا (دولت دی) ہے کہ میرے گھر میں رکھنے کی جگہ نہیں رہی۔

- جو شخص یہ تسبیح نمازِ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان پڑھے اور اس کے ساتھ ایک تسبیح لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط (ترجمہ: اللہ کے سوا نقصان سے بچنے اور فائدہ حاصل کرنے کی طاقت کسی اور کو نہیں ہے۔) کی بھی پڑھے تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ تمام گناہوں کی مغفرت کا موجب ہے اور یہ وسعت رزق کا سبب بھی ہے۔

- ہر نماز کے بعد سو (100) مرتبہ اسم باری تعالیٰ "یَا لَطِیْفُ" پڑھ کر ایک مرتبہ سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۱۹ پڑھنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ترجمہ: اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو جس قدر چاہتا ہے روزی دیتا ہے وہ قوت والا اور زبردست ہے۔

- جو شخص صبح ستر مرتبہ پابندی سے سورۃ شوریٰ کی یہ آیت نمبر 19 پڑھے گا تو وہ ان شاء اللہ رزق کی تنگی سے محفوظ رہے گا۔ (معارف القرآن)

- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرے تو یہ سورۃ اس کے گھر والوں اور اس کے پڑوسیوں کے فقر و فاقہ کو دور کر دے گی۔

- سورہ آل عمران آیت کی آیت نمبر 26 تا 27 رزق کی فراخی کے لیے پڑھیں (صفحہ 204 پر دی گئی ہیں)

- جو یہ چاہے کہ اس کے مال کو زوال نہ ہو اور برکت ہو تو یہ درود شریف پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

ترجمہ:۔اے اللہ! رحمت نازل فرما اپنے بندے اور اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور مومن مردوں اور مومن عورتوں پر اور مسلم مردوں اور مسلم عورتوں پر۔(طبرانی)

بیماری سے شفاء کی دعائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کیلئے دوا ہے پس جب دوا بیماری کو پالے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاء ہوجاتی ہے۔(مسلم:5741) لہٰذا قرآنی آیات ، دعائیں اور مسنون کلمات کے ذریعے دم کرنا جائز ہے۔(مسلم:5723) ان دعاؤں وآیات کی قبولیت پر اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرما دیتا ہے۔

1۔حالت بخار و درد کی دعا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بخار اور درد کی حالت میں یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْكَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (ترجمہ: بزرگ و برتر اللہ کے نام سے، میں پناہ لیتا ہوں خدائے بزرگ و برتر کی، ہر جوش مارنے والی رگ کے شر سے اور جہنم کی آگ کی سوزش کے شر سے۔)(مسلم،ترمذی،مشکوٰۃ:1554)

2۔درد کا علاج: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنے جسم میں ایک مقام پر درد کے بارے میں بتایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھ جہاں تجھے درد ہے پھر تین بار بسم اللہ پڑھ کر سات بار یہ دعا پڑھ اس سے تیری تکلیف دور ہوجائے گی۔

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَآ اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔

ترجمہ:۔میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کے ساتھ ہر اس چیز کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو میں پاتا ہوں اور اس سے بچنا چاہتا ہوں۔(مسلم:5737،ابوداؤد:3891،ابن ماجہ:3522)

3۔دفع سر درد کی دعا: جس کو دردِ سر ہو اس پر درج ذیل آیت تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں تو انشاء اللہ درد جاتا رہے گا۔ لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْہَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ط

ترجمہ: اس سے نہ ان کے سر میں درد ہو اور نہ عقل زائل ہو۔(سورہ واقعہ آیت نمبر 19)

4۔تکلیف، زخم اور پھوڑے کے علاج کی دعا: اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہوتا یا کسی کو کوئی زخم یا پھوڑا لاحق ہوتا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشت مبارک پر لعاب دہن لگا کر زمین پر رکھتے اور پھر اٹھا کر تکلیف کی جگہ پر پھیرتے اور یہ دعا فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، ہماری زمین کی خاک اور ہم میں سے کسی کے لعاب دہن کی برکت سے اور ہمارے رب کے اِذن سے ہمارا مریض شفا پا جائے۔ (بخاری:5745، مسلم:5719، ابن ماجہ:3521)

5۔کوڑھ برص اور دوسری موذی بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعاء: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بیماریوں سے پناہ مانگتے اور یہ دعاء پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد:1554، نسائی، مشکوٰۃ:2470)

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّیءِ الْاَسْقَامِ ؕ ''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں' برص' جذام اور جنون اور دوسری تمام بیماریوں سے۔''

6۔سخت امراض سے شفا کے لیے آیات: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ان کا گزر ایک ایسے بیمار پر ہوا جو سخت امراض میں مبتلا تھا آپ نے اس کے کان میں سورۃ المومنون کی آیات 115 تا 118 پڑھ دیں وہ اسی وقت اچھا ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استفسار پر کہ کیا پڑھا انہوں نے عرض کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا ہو ان آیات کو پہاڑ پر پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے۔

(قرطبی مظہری بحوالہ معارف القرآن:6/338)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ (سورۃ المومنون:115 تا 118)

ترجمہ: کیا تم گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے اللہ

تعالیٰ سچا بادشاہ ہے وہ بڑی بلندی والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہی عرش بزرگ کا مالک ہے جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں پس اس کا حساب تو اس کے رب کے پاس ہے۔ بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں اور کہو اے میرے رب تو بخش اور رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

7۔ ہر مرض سے شفا کے لیے آیات شفا: سورۃ فاتحہ تین بار پڑھ کر یہ آیات شفا پڑھ کر بیمار پر دم کرنے یا پانی پر دم کر کے پلانے سے انشاء اللہ بیمار تندرست ہو جائے گا۔ (مدارج النبوۃ)

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (التوبۃ:14) ''اور اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے مومنین کے سینوں کو۔''

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (سورۃ یونس:57) ''سینوں میں جو تکلیف ہے ان سے شفاء ہے۔''

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل :69) ''اُن کے پیٹ سے نکلتی ہے پینے کی چیز جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، لوگوں کے لیے ان میں شفاء ہے۔''

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرآءیل:82) ''اور قرآن میں ہم ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔''

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (سورۃ الشعراء:80) ''اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے''۔

قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ (سورۃ حٰم السجدۃ:44) ''فرما دیجئے آپ کہ مومنین کے لیے یہ ہدایت اور شفاء ہے۔''

شوگر کے مرض سے شفا کے لیے: اڑھائی ماہ تک صبح وشام بلا ناغہ یہ آیت تین بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پئیں۔ دعا کے شروع اور آخر میں تین بار درود شریف ضرور پڑھیں۔ اِنشاء اللہ شفاء ہو گی۔

رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝۸۰ (بنی اسرائیل:80)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

حضرت ایوبؑ کی دعا دفع امراض کیلئے: بیماری کی حالت میں اس دعا کو زیادہ پڑھیں۔

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ (سورہ الانبیاء:83)

ترجمہ: بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

تقویت نظر کے لیے: اس آیت کو ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ کر انگوٹھوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیریں انشاء اللہ تعالیٰ بصارت میں کمی نہ ہوگی بلکہ جس قدر نقصان ہو گیا ہوگا وہ بھی جاتا رہے گا:

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ط (سورۃ ق:22)

ترجمہ:۔ ہم نے تمہارے اوپر سے غفلت کا پردہ ہٹا لیا ہے اس لیے آج تمہاری آنکھوں کی روشنی بہت تیز ہے۔

بیمار اپنی بیماری کی حالت میں یہ دعائیں پڑھے: مریض اپنی بیماری کی حالت میں سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دم کر کے تمام بدن پر پھیر لیا کرے۔ نبی ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (بخاری:5735)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حالت مرض میں یہ دعا چالیس مرتبہ پڑھے اگر اس بیماری میں وفات پا گیا تو شہیدوں کا اجر پائے گا اور اگر تندرست ہو گیا تو تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ج (الانبیاء:87)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (مسند احمد، حاکم)

گناہوں سے مغفرت کی دعا: حضور پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص دن یا رات میں (ہفتے میں یا مہینے میں ایک مرتبہ درج ذیل دعا پڑھ لے گا وہ اگر اس دن یا رات یا ہفتہ یا مہینہ میں مر گیا اس کے گناہ ضرور بخشے جائیں گے۔ (بخاری، ترمذی، نسائی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنی بیماری کے زمانہ میں یہ کلمات پڑھتا رہا اور وفات پا گیا تو اس کو دوزخ کی آگ نہ کھا سکے گی۔ (ترمذی:3430، ابن ماجہ:3794)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط (ترمذی:3430)

ترجمہ: (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا تمام ملک ہے اسی کے لیے سب تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی بھی طاقت وقوت اللہ کے بغیر میسر نہیں)

دفع نظر بد کے لیے: حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ سورۃ قلم کی یہ آخری دو آیات نظر بد کے لیے مفید ہیں۔ تین بار پڑھ کر دم کریں۔

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾ (سورۃ القلم)

ترجمہ: اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا کر گرا دیں گے۔ (یہ ایک محاورہ ہے) اور کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے اور یہ قرآن تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے۔

- نظر بد لگ جانے پر معوذتین (سورہ فلق اور سورہ الناس) پڑھ کر دم کریں۔ (بخاری:5738)

عیادت اور مریض پر دم کرنے کی دعائیں: جو کوئی کسی مریض کی عیادت کرے تو اسے یوں کہے۔ **1۔** لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ: کوئی حرج کی بات نہیں ان شاء اللہ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ (بخاری 3616)

2۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تیمارداری کے لیے جاتا ہے اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے شفا دے گا، بشرطیکہ اس کی موت کا وقت ہی نہ آچکا ہو (ابوداؤد: 3106، ترمذی: 2083)

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ۔

ترجمہ: میں! بزرگ و برتر اللہ، عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے شفا سے نوازے۔

3۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض (کے جسم) پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآؤُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

ترجمہ: اے اللہ! اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے کہ بیماری ذرا بھی باقی نہ رہے۔ (بخاری:5675، مسلم، ابن ماجہ:3520)

4۔ حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے تو اپنے آپ پر معوذات سے (**سورۃ الفلق وسورۃ الناس**) دم کرتے اور اپنے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرتے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی معوذات پڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیماری کی حالت میں دم کرتی تھیں۔ (بخاری:5735، مسلم:4182)

5۔ بیماری کے لیے جبرائیل امین علیہ السلام کا دم: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں تو جبرائیلؑ نے (یہ) پڑھا (اور آپ پر دم کیا):

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر میں آپ پر دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے، ہر نفس اور ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے۔ میں اللہ کا نام لے کر آپ پر دم کرتا ہوں۔ (مسلم 5700، ابن ماجہ 3523)

گھر سے نکلتے وقت کی دعا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھے تو اس کو (غائبانہ) ندا دی جاتی ہے کہ تیری ضرورتیں پوری ہوں گی اور تو ضرر اور نقصان سے محفوظ رہے گا اور ان کلمات کو سن کر شیطان مردود وہاں سے ہٹ جاتا ہے یعنی اس کے بہکاوے اور ایذا رسانی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر نکلا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ (ترمذی 3426)

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دعا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہتے اور یہ دعا پڑھتے: **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا** (ترجمہ: اے اللہ گھر میں داخل ہونے اور باہر جانے میں خیر طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔) (ابوداؤد:

5096) لہٰذا گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

سفر کی دعائیں: جب سواری پر سوار ہونے لگیں اور پائیدان پر قدم رکھیں تو بِسۡمِ اللّٰہِ کہیں اور جب جانور کی پشت یا سیٹ پر بیٹھیں تو پھر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہیں پھر یہ آیت پڑھیں: **سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ۝۱۳ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ۝۱۴**

ترجمہ:۔ اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور ہم اس کی قدرت کے بغیر اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔ (سورۃ الزخرف: 13،14) اس کے بعد تین بار اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ اور تین بار اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہیں، اور پھر یہ دعا پڑھیں: (ترمذی:3446، ابوداؤد:2602)

سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ قَدۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ فَاِنَّهٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّاۤ اَنۡتَ

(اے خدا تو پاک ہے بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو مجھے بخش دے، کیونکہ تو ہی گناہ بخشتا ہے)۔

اترتے چڑھتے تکبیر و تسبیح: جب سیڑھیوں پر چڑھیں یا اونچی جگہ یا سخت زمین آئے تو **اَللّٰہُ اَکۡبَرُ** اور جب سیڑھیوں سے اتریں یا نشیب ہو تو **سُبۡحَانَ اللّٰہِ** کہنا چاہیے۔ (بخاری:2994)

کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کی دعا: **بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ۖ وَالۡاَرۡضُ جَمِيۡعًا قَبۡضَتُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِيّٰتٌۢ بِيَمِيۡنِهٖ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝۶۷** ترجمہ: اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے اور کافروں نے اللہ کو نہ پہچانا جیسے کہ اُسے پہچاننا چاہیے حالانکہ قیامت کے دن ساری زمین اُس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ پاک ہے اور اُس عقیدے سے برتر ہے جو مشرک شرکیہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ (سورۃ ہود آیت 41 اور سورۃ الزمر آیت 67) (طبرانی، ابن السنی) سفر کے دوران اللہ کے ذکر میں مشغول رہنا چاہیے۔

سفر میں خوشحالی کی دعا: آپ ﷺ نے جبیر بن مطعمؓ سے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ سفر میں جاؤ تو اپنے سب رفقا سے زیادہ خوشحال ہو اور بامراد ہو عرض کیا جی ہاں تو فرمایا کہ سفر میں ان پانچ سورتوں کو پڑھو۔ سورۃ **کافرون**، سورۃ **نصر**، سورۃ **اخلاص**، سورۃ **فلق** اور سورۃ **الناس**۔ ہر سورۃ کو بسم اللہ سے شروع کرو اور سورۃ الناس کے ختم پر بھی بسم اللہ پڑھی جائے اس طرح بسم اللہ چھ مرتبہ پڑھی جائے گی۔ حضرت جبیرؓ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ایسا کیا تو میں بہت مال دار ہو گیا۔ (مسند ابی یعلی:7419)

منزل پر اترنے کے بعد پڑھنے والی دعا: رسول پاک ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ کسی منزل

پر اتریں تو یہ دعا پڑھ لیں وہاں سے کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہیں پہنچائے گی۔(مسلم:6879،ترمذی :3604)ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے رات کو بچھو نے کاٹ لیا آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم شام کو یہ پڑھ لیتے تو تمہیں یہ تکلیف نہ پہنچاتا (مسلم 6880)

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؕ

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے اس کے شر سے اللہ کے پورے پورے کلموں کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں)

بازار میں داخل ہونے کی دعا: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بازار میں داخل ہوتو وہ یہ دعا پڑھے پس اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لیے جنت میں گھر تیار کرتا ہے۔(ترمذی 3429)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں، نیکی اس کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

مجلس سے اٹھنے کی دعا: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں کثرت سے بیکار باتیں ہو رہی ہوں تو اس کو چاہیے کہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے تو یہ تمام لغزشوں کا کفارہ ہو جائے گی جو اس مجلس میں سرزد ہوئی ہوں گی اور اگر اس مجلس میں خیر و صلاح کی باتیں ہوتی رہی ہوں تو یہ دعا پڑھنے سے نیکیوں پر مہر ثبت ہو جائے گی۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ؕ

ترجمہ:۔اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور تیری حمد کے ساتھ گواہی دیتے ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تجھ سے توبہ کرتے ہیں۔(ابوداؤد 4859،ترمذی:3433 بیہقی)

بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا: بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ ؕ ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ۔اے اللہ! میں ناپاک خبث اور خبائث سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔(بخاری:142)

بیت الخلاء سے باہر آ کر یہ دعا پڑھیں غُفْرَانَكَ ترجمہ: (الٰہی میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں) (ترمذی :7) یا یہ دعا پڑھیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے گندگی اور تکلیف دور فرمائی اور مجھے آرام بخشا (نسائی، ابن ماجہ) بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں اور نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر رکھیں۔ (ترمذی:7)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا: مسجد میں قدم رکھیں اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے)۔ (مسلم:165)

ایک اور روایت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے فرماتے: بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (ابوداؤد:465)

مسجد سے نکلتے وقت کی دعا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مسجد سے باہر نکلنے لگو تو یہ دعا پڑھو رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ (اے رب! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے) (ترمذی:314) یا صرف یہ پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں)

(مسلم:1652، ابوداؤد:465، ابن ماجہ:772)

روزے سے متعلق دعائیں

پہلی کا چاند دیکھنے کی دعا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ ط ترجمہ: اے اللہ مبارک کر ہمیں یہ چاند امن و ایمان سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما اور اے چاند میرا اور تیرا رب ایک ہی ہے۔ (ترمذی 3451، مسند احمد، مشکوٰۃ:2448)

روزہ رکھنے کی نیت: ماہ رمضان کا روزہ رکھتے وقت یہ نیت کریں۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ۔

ترجمہ: اور میں نے رمضان المبارک کے روزہ کی نیت کی۔ (ابوداؤد 2358)

افطار کے وقت کی دعائیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افطار کے وقت یہ دعائیں پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ط ترجمہ:۔اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔(ابوداؤد:2358)

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

(ترجمہ): پیاس بجھ گئی رگیں تر ہوگئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہوگا (ابوداؤد:2357)

شب قدر کی دعا: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کیا دعا کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دعا کرو **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ** (ترجمہ:۔اے اللہ بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہٰذا تو مجھے معاف فرمادے۔)(ترمذی:3513، ابن ماجہ:3850)

لہٰذا عام دنوں میں اور خصوصاً رمضان کے آخری عشرے میں یہ دعا بھی زبان پر رہنی چاہیے۔

توبہ واستغفار کی فضیلت واہمیت

قرآن وحدیث میں توبہ واستغفار کرنے والوں کے لیے خوشخبری اور بشارت دی گئی ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:''اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہی نہیں ہے کہ لوگ استغفار کرنے والے ہوں اور وہ ان کو عذاب دیدے۔'' (الانفال:33)''پس میں نے کہا کہ اللہ سے بخشش مانگو کیونکہ وہ بہت زیادہ بخشنے والا ہے وہ تم پر بکثرت بارش برسائے گا اور تمہیں مال اور اولاد دے گا اور تمہارے لیے باغ بنائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کرے گا۔'' (نوح:10۔12)''اللہ تعالیٰ سچی توبہ کرنے والوں کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیتا ہے۔'' (الفرقان:70)

اللہ کی نافرمانی گناہ ہے گناہوں کی دو قسمیں ہیں۔(1) **گناہ صغیرہ** (چھوٹے گناہ) ہر وہ گناہ جس پر نہ دنیا میں کوئی حد قائم ہوتی ہو اور نہ آخرت میں اس پر جہنم، لعنت یا غضب کی وعید سنائی گئی ہو۔(2) **گناہ کبیرہ** (بڑے گناہ) ہر وہ گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے جہنم، لعنت، غضب اور عذاب کی وعید سنائی ہو۔مثلاً ناحق قتل، جھوٹ، زنا، غیبت، شرک وغیرہ۔گناہ کبیرہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک آدمی سچی توبہ نہ کرلے۔اگر کسی کی حق تلفی کی ہے تو اس کا حق بھی ادا کرے یا معاف کروائے۔گناہ صغیرہ نیکیوں اور عبادتوں کی برکت سے معاف ہوجاتے ہیں۔گناہ سے معافی مانگنے کو

استغفار کہتے ہیں۔ معافی مانگنا یہ ہے کہ زبان سے کلمہ معافی یعنی استغفار کہنا، دل سے اس گناہ پر نادم یعنی شرمندہ ہونا اور عملاً اس گناہ کو چھوڑ دینا۔ ان تینوں درجوں کے ملنے سے کامل استغفار بنتا ہے۔ جبکہ توبہ یہ ہے کہ جیسے گناہ کیا تھا اب شرمندہ ہو کر چھوڑ دے اور ویسے ہی اللہ کی بندگی کی طرف پلٹ جائے اس رجوع کو توبہ کہتے ہیں۔ گناہ کرنے سے زیادہ بڑا ظلم توبہ نہ کرنا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''جس نے توبہ نہ کی سو وہی لوگ ظالم ہیں''۔ (الحجرات:11) ''جس نے توبہ کر لی اور نیک عمل کیا تو اس نے اللہ کی طرف وہ رجوع کیا جو رجوع کا حق تھا''۔ (الفرقان:71) لہذا گناہ گار کو مایوس نہیں ہونا چاہیے بلکہ سچے دل سے پچھلے گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کرنی چاہیے اور اُمید رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔ اور اگر کوئی شرعی فریضہ چھوڑا ہوا ہو تو اسے ادا یا قضا کرے مثلاً نمازیں نہیں پڑھتا رہا تو نماز کو پابندی سے ادا کرے اور سابقہ نمازوں کی قضا کرے۔ اگر زکوۃ نہیں دیتا رہا تو سابقہ سالوں کی زکوۃ کا حساب لگا کر ادا کرے۔ اگر حقوق العباد میں کوتاہی ہوئی ہے مثلاً کسی کا مال چرایا ہے یا قرض ادا نہیں کیا تو ان کی ادائیگی کر دے۔ یا غیبت یا تہمت لگائی ہے تو ان سے معافی مانگ لے ورنہ ان کیلئے مغفرت کی دعا کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ توبہ و استغفار سے بہت خوش ہوتا ہے اور تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے''۔ (ترمذی) ''جو ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے اللہ اس کے رنج و غم و تنگی سے نجات دے کر ایسی جگہ سے روزی پہنچاتا ہے کہ جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا''۔ (ابن ماجہ:3819) ''گناہوں سے سچی توبہ و استغفار کرنے کی وجہ سے آدمی ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں''۔ (ابن ماجہ 4250) ''جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے وہ گناہ پر اصرار کرنے والا (شمار) نہیں ہوتا اگرچہ دن میں ستر بار گناہ کرے''۔ (ابو داؤد:1518) ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود معصوم (گناہوں سے پاک) ہونے کے دن میں ستر (70) مرتبہ سے زیادہ استغفار کرتے تھے''۔ (بخاری:6307) ''اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک حالت نزع (موت کے آثار) اس پر طاری نہ ہوں''۔ (ترمذی:3537)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اے ابن آدم! تو جب تک مجھے پکارتا اور میری رحمت کا امیدوار رہتا ہے تیرے اعمال کیسے ہی ہوں میں تجھے بخش دوں گا۔ مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں اور تو مجھ سے استغفار کر کے معافی طلب کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا۔ مجھے کوئی پروا نہیں اے ابن آدم اگر تو روئے زمین کے برابر گناہ

کر کے آئے لیکن شرک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت سے تجھے نواز دوں گا"۔ (ترمذی:3540)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جس سے کوئی گناہ ہو جائے وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل (توبہ کی نیت سے) ادا کرے پھر استغفار (بخشش کی دعا) کرے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتا ہے"۔ (ابوداؤد:1521، ترمذی:406)

کلمات استغفار درج ذیل ہیں۔ روزانہ صبح وشام کم ازکم سو بار (ایک تسبیح) کسی بھی استغفار کی پڑھی جائے۔

● **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ** ؕ ترجمہ: میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں (مسلم:1334)

● **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔**

(ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی مغفرت چاہتا / چاہتی ہوں اور توبہ کرتا / کرتی ہوں)

● رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ان الفاظ کے ساتھ توبہ واستغفار کرے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو۔ (ترمذی: 3577، ابوداؤد) ایک اور روایت کے مطابق اگر کوئی فجر اور عصر کی نماز کے بعد تین یا پانچ مرتبہ صدق دل سے ان کلمات کو پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (ابن السنی)

● سوتے وقت کوئی تین بار یہ کلمات استغفار پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ (مسند احمد)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ؕ

ترجمہ: میں بخشش چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی جو ہمیشہ زندہ رہے گا اور قائم رہے گا اور میں اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی:3397)

● حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس میں سو مرتبہ یہ استغفار پڑھتے تھے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ترجمہ: اے میرے رب میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما کیونکہ بلاشبہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ (ابوداؤد 1516، ترمذی:3434، ابن ماجہ:3814)

● ایک صحابیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشا پس تو اپنی جانب سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔ (بخاری:834)

استغفار جہاں گناہوں کی معافی، نیکیوں کی خامی اور کوتاہی کا ذریعہ ہے۔ وہاں اور دوسرے بہت سے فوائد کا بھی سبب ہے۔ ہر پریشانی کے حل کے لیے، سیلاب، زلزلے اور آفات سے بچنے کے لیے اور مال و اولاد میں ہر طرح کی خیر و برکت کیلئے نیز دکھ و بیماری کے وقت کثرت سے استغفار کرنا چاہیے۔

مُردوں کے لیے دعائے مغفرت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: زندوں کا مردوں کے لیے تحفہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ (بیہقی)

● جو شخص دن میں پچیس یا ستائیس مرتبہ تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق: جو شخص مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے استغفار کرے تو اللہ تعالی اسے ہر مومن اور ہر مومنہ کے عوض ایک نیکی لکھ دے گا۔ (طبرانی، صحیح الجامع:6026) دعا درج ذیل ہے:

1۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط ترجمہ: الٰہی تو میرے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ بخش دے۔ (طبرانی)

مومنین اور مومنات کے لیے دعائے مغفرت کے بہترین الفاظ حضرت ابراہیمؑ کی یہ دعا ہے:

2۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ط (ابراہیم:41) ترجمہ: اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور تمام ایمان والوں کی مغفرت فرما دے قیامت کے دن۔

نوٹ: سیّد الاستغفار (سب سے بڑا استغفار) بمعہ فضیلت صفحہ 208 پر دیا گیا ہے۔ اسے پڑھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف:180)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے نہایت ہی اچھے نام ہیں تم اسے انہی ناموں سے پکارا کرو۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری:7392، مسلم:6810) وہ اسماء حسنیٰ یہ ہیں (اللہ ذاتی نام ہے باقی صفاتی نام ہیں) اللہ تعالی کے نام کو پکارنے کا طریقہ یہ ہے کہ شروع میں یا اور آخر میں پیش (ُ) پڑھیں۔ جیسے درج ذیل ہے:

یَا اَللّٰهُ اے اللہ	یَا رَحْمٰنُ اے رحمٰن	یَا رَحِيْمُ اے رحیم	یَا مَلِكُ اے مَلِک (حقیقی بادشاہ)
یَا قُدُّوْسُ اے پاکیزہ	یَا سَلَامُ اے سلامتی والے	یَا مُؤْمِنُ اے امن دینے والے	یَا مُهَيْمِنُ اے نگہبان
یَا عَزِيْزُ اے غالب	یَا جَبَّارُ اے زبردست	یَا مُتَكَبِّرُ اے بزرگی والے	یَا خَالِقُ اے پیدا کرنے والے
یَا بَارِئُ اے جان ڈالنے والے	یَا مُصَوِّرُ اے صورت بنانے والے	یَا غَفَّارُ اے معاف کرنے والے	یَا قَهَّارُ اے قہر والے
یَا وَهَّابُ اے عطا کرنے والے	یَا رَزَّاقُ اے رزق دینے والے	یَا فَتَّاحُ اے کھولنے والے	یَا عَلِيْمُ اے علم والے
یَا قَابِضُ اے بند کرنے والے	یَا بَاسِطُ اے کشادہ کرنے والے	یَا خَافِضُ اے پست کرنے والے	یَا رَافِعُ اے بلند کرنے والے

یَامُعِزُّ	یَامُذِلُّ	یَاسَمِیْعُ	یَابَصِیْرُ
اے عزت دینے والے	اے ذلت دینے والے	اے سننے والے	اے دیکھنے والے
یَاحَکَمُ	یَاعَدَلُ	یَالَطِیْفُ	یَاخَبِیْرُ
اے فیصلہ والے	اے عدل والے	اے لطف والے	اے جاننے والے
یَاحَلِیْمُ	یَاعَظِیْمُ	یَاغَفُوْرُ	یَاشَکُوْرُ
اے علم والے	اے عظمت والے	اے معاف کرنے والے	اے قدردان
یَاعَلِیُّ	یَاکَبِیْرُ	یَاحَفِیْظُ	یَامُقِیْتُ
اے بلند	اے بہت بڑے	اے حفاظت والے	اے روزی دینے والے
یَاحَسِیْبُ	یَاجَلِیْلُ	یَاکَرِیْمُ	یَارَقِیْبُ
اے کفایت والے	اے بزرگی والے	اے کرم والے	اے نگہبان
یَامُجِیْبُ	یَاوَاسِعُ	یَاحَکِیْمُ	یَاوَدُوْدُ
اے قبول کرنے والے	اے دوست والے	اے حکمت والے	اے محبت والے
یَامَجِیْدُ	یَابَاعِثُ	یَاشَهِیْدُ	یَاحَقُّ
اے شان والے	اے اٹھانے والے	اے حاضر و ناظر	اے حق والے
یَاوَکِیْلُ	یَاقَوِیُّ	یَامَتِیْنُ	یَاوَلِیُّ
اے کارساز	اے طاقت والے	اے قوت والے	اے مددگار
یَاحَمِیْدُ	یَامُحْصِیُ	یَامُبْدِئُ	یَامُعِیْدُ
اے خوبیوں والے	علم اور شمار میں رکھنے والے	اے پہلی بار پیدا کرنے والے	اے دوبارہ پیدا کرنے والے
یَامُحْیِیُ	یَامُمِیْتُ	یَاحَیُّ	یَاقَیُّوْمُ
اے زندہ کرنے والے	اے مارنے والے	اے زندہ	اے قائم

یَاوَاجِدُ	یَامَاجِدُ	یَاوَاحِدُ	یَاصَمَدُ
اے پانے والے	اے عزت والے	اے اکیلے	اے بے نیاز
یَاقَادِرُ	یَامُقْتَدِرُ	یَامُقَدِّمُ	یَامُؤَخِّرُ
اے قدرت والے	بڑی قدرت والے	اے آگے کرنے والے	اے پیچھے کرنے والے
یَااَوَّلُ	یَااٰخِرُ	یَاظَاهِرُ	یَابَاطِنُ
اے سب سے اوّل	اے سب سے آخر	اے ظاہر	اے باطن
یَاوَالِیُ	یَامُتَعَالِیُ	یَابَرُّ	یَاتَوَّابُ
اے مالک	اے بلند و برتر	اے نیکی والے	اے توبہ قبول کرنے والے
یَامُنْتَقِمُ	یَاعَفُوُّ	یَارَءُوْفُ	یَامَالِكَ الْمُلْكِ
اے بدلہ لینے والے	اے درگزر کرنے والے	اے نرمی والے	اے ملکوں کے مالک
یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ		یَامُقْسِطُ	یَاجَامِعُ
اے جلال اور اکرام والے		اے انصاف والے	اے اکٹھا کرنیوالے
یَاغَنِیُّ	یَامُغْنِیُ	یَامَانِعُ	یَاضَارُّ
اے غنی	اے غنی کرنے والے	اے روکنے والے	اے نقصان دینے والے
یَانُوْرُ	یَاهَادِیُ	یَابَدِیْعُ	یَابَاقِیُ
اے نور والے	اے ہدایت دینے والے	اے تخلیق کرنے والے	اے باقی
یَانَافِعُ	یَاوَارِثُ	یَارَشِیْدُ	یَاصَبُوْرُ
اے نفع دینے والے	اے وارث	اے نیکی کو پسند کرنے والے	اے صبر والے

خواص وفوائد: اسمائے حسنیٰ کی خصوصیات جو مشائخ کرام نے اپنی کتب میں لکھی ہیں چند یہ ہیں۔

یَااَللّٰہُ: اللہ اسم ذات ہے اور یہی اسم اعظم ہے۔ جو شخص جمعہ کے روز نماز جمعہ سے قبل پاک صاف ہو کر خلوت میں دو سو مرتبہ لفظ **یَااَللّٰہُ** پڑھے اس کا مطلب آسان ہو اور جو لا علاج مریض بکثرت **یَااَللّٰہُ**

کا ورد کرے اس کے بعد شفا کی دعا مانگے انشاء اللہ شفا کامل نصیب ہو گی۔

یَا رَحْمٰنُ : (بے حد رحم کرنے والے) جو شخص **یَا رَحْمٰن** کو فجر کی نماز کے بعد دو سو اٹھانوے (298) مرتبہ پڑھے گا خداوند کریم کی خاص رحمت میں داخل ہو گا اور دنیا میں کوئی آڑی مشکل نہ پڑے گی۔

یَا سَلَامُ : (اے سلامتی والے) اگر مریض کے سرہانے بیٹھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر 136 بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ مریض بھی سن لے ان شاء اللہ شفا ہو گی۔

یَا وَهَّابُ: (اے عطا کرنے والے) چاشت کی نماز کے بعد سجدے میں اس اسم کو چودہ بار یا ایک سو چار بار پڑھا جائے تو مقاصد حاصل ہوں گے اور فراخی رزق کے لیے یہ عمل مجرب ہے۔

یَا رَزَّاقُ : (اے روزی دینے والے) جو کوئی صبح صادق کے بعد صبح کی نماز سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر دس دس دفعہ اس اسم کو پڑھے گا اور ہمیشہ یہ عمل کرتا رہے گا۔ کبھی اس گھر مفلسی نہیں آئے گی۔ یہ عمل مکان کے دائیں کونے سے شروع کریں اور منہ قبلہ کی طرف رکھیں۔

یَا بَاسِطُ: (اے کشادگی دینے والے) جو کوئی اس اسم کو چاشت کی نماز کے بعد 10 بار پڑھے گا انشاء اللہ رزق اور ہر معاملے میں کشادگی نصیب ہو گی۔

یَا لَطِیْفُ: (بڑا لطف و کرم کرنے والا) پانچوں نمازوں کے بعد اس اسم کا 129 مرتبہ روزانہ پڑھنا اور ہمیشہ اس عمل کا کرنا دنیا کی حاجتوں کو پورا کرنے کا کامل ذریعہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کے رشتے کے لیے یا کوئی مصیبت زدہ اپنی حاجت روائی کے لیے اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یا لطیف پڑھے انشاء اللہ ایک ماہ میں مراد پوری ہو گی۔ اس اسم کی بہت برکات ہیں اور یہ اسم اعظم ہے۔

یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ترجمہ: اے سب پر رحم کرنے والے زیادہ رحم کرنے والے۔

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو شخص (دعا میں) تین مرتبہ **یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ** کہتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ **اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن** تمہاری طرف متوجہ ہے مانگو (حاکم)

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ترجمہ: اے جلال اور اکرام والے

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو **یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ** کہتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مانگو تمہاری پکار قبول کرلی گئی ہے۔(ترمذی:3525)

دعائے اسم اعظم: احادیث میں اسم اعظم کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو اسم اعظم کے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاء قبول فرمائے گا (ابوداؤد 1493، ترمذی، ابن ماجہ) درج ذیل دعاؤں میں اسم اعظم ہے:

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو ان الفاظ کے ساتھ دعا کرتے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اختیار کر کے دعا کی ہے یہ اسم اعظم ایسا ہے کہ اس کے ذریعے جو دعا مانگی جائے اللہ قبول فرماتا ہے۔(ابوداؤد:1493، ترمذی 3857، ابن ماجہ)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

ترجمہ: الٰہی میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں اس وجہ سے کہ تو ہی معبود ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو جو اکیلا اور بے نیاز ہے۔ نہ جنا ہے نہ جنا گیا۔ اور نہ اس کے کوئی برابر ہے۔(ابوداؤد 1495، ترمذی 3544، ابن ماجہ 3858، نسائی)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

ترجمہ: اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس وجہ سے کہ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو بڑا مہربان۔ احسان کرنے والا، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ عزت اور بزرگی والے، اے زندہ رہنے والے اور خبر گیری کرنے والے، میں تجھ ہی سے سوال کرتا ہوں۔

● ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دُعا کر کے جو سوال بھی کرے گا اللہ اسے پورا کرے گا۔(طبرانی)

(1) **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ** (2) **لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ** (3) **وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** (4) **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** (5) **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا تمام ملک ہے اور اسی

کی تمام تعریف اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی بھی طاقت اور کوئی بھی قوت اس کے بغیر میسر نہیں ہے۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (البقرہ:163)

ترجمہ: اور وہی تمہارا معبود ایک ہے۔ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق مگر وہی جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(ابوداؤد:1496، ترمذی:3478، ابن ماجہ:3855)

الٓمّٓ ○ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ○ (آل عمران:1،2)

ترجمہ: الم۔ نہیں ہے بندگی کے لائق، مگر وہی اللہ جو ہمیشہ زندہ رہنے والا، خبر گیری کرنے والا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ: تیرے سوا کوئی حاکم نہیں، تو بے عیب ہے، میں گناہ گار ہوں۔ (سورۂ انبیاء: آیت 87) (ترمذی:3505)

چار کروڑ نیکیوں کا ثواب: حضرت تمیم داری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے اس کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (ترمذی:3427)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ واحد کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں وہ تنہا اور اکیلا ہے۔ معبود ہے، بے نیاز ہے اس نے اپنا کوئی شریک حیات بنایا اور نہ ہی اس کا بیٹا ہے اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے۔

پہلا کلمہ طیب کی فضیلت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط (ترجمہ:۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جو سچے دل سے اس بات کی گواہی دے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو اللہ تعالیٰ اس پر (دوزخ) آگ حرام کر دیتا ہے (بخاری:118) قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جو سچے دل سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے (بخاری:99) جب کوئی بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اس کلمہ کے لیے یقینی طور پر آسمان کے دروازے

کھول دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے یعنی فوراً قبول ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ کلمہ کہنے والا کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو (ترمذی:3590)

جس شخص نے ستر ہزار مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت فرما دے گا اور جس مُردے کے لیے پڑھا گیا اُس کی بھی مغفرت فرما دے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح:1142)

دوسرا کلمہ شہادت کی فضیلت

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (ترجمہ: میں (دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (صدق دل) سے اس کلمہ شہادت کو پڑھے گا اور اس پر قائم رہے گا اور عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیں گے۔ (مسند احمد:1383)

تیسرا کلمہ تمجید کی فضیلت

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ترجمہ:۔ پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالی شان وعظمت والا ہے۔)

تیسرے کلمہ کی بہت فضیلت ہے۔ جو شخص اسے صبح و شام 100 مرتبہ پڑھے گا اللہ اسے جنت عطا فرمائے گا۔ دنیا میں اسے فراخی اور سرداری نصیب ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات جہنم کی آگ سے بچانیوالی ڈھال ہیں۔ (طبرانی)

اگر میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط کہوں تو مجھ کو یہ تمام دنیا کی دولت سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ چاروں کلمات اللہ کے محبوب ترین ہیں۔ تم ان میں سے جس کلمے کو پہلے کہو کوئی حرج نہیں۔ (مسلم:5601) یہ کلمات بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ (ترمذی)

چوتھا کلمہ توحید کی فضیلت

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تمام تعریف ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس کلمے کو دس مرتبہ پڑھے گا وہ چار غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب پائے گا اور جو سو مرتبہ پڑھے گا وہ دس غلام آزاد کرنے کا ثواب پائے گا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ معاف ہوں گے اور اس دن شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔کوئی بھی اس سے افضل عمل پیش کرنے والا نہ ہوگا بجز اس کے جس شخص نے اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔(بخاری:3293،مسلم:6842)

درود شریف کی فضیلت

درود کے معنی رحمت کے ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو۔''(سورۃ احزاب 56) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔(مسلم 912، ابو داؤد: 1530) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود(ذلیل) ہو جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔(ترمذی:3585) لہٰذا شریعت نے بندے کی آسانی کا خیال رکھتے ہوئے حکم دیا ہے کہ اگر ایک ہی مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی بار بار لیا جائے تو صرف ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گناہ گار ہوگا مستحب ہے ہر بار درود پڑھا جائے اگرچہ مختصر ہی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔) پڑھ لے قیامت کے دن وہ لوگ مجھ سے زیادہ قریب ہوں گے جو مجھ پر سب

سے زیادہ درود بھیجیں گے۔(ترمذی:484) جمعہ کا دن سب دنوں سے زیادہ افضل ہے تو جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ تمہارا بھیجا ہوا درود مجھ کو پیش کیا جائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کس طرح پیش ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک تو بوسیدہ ہو چکا ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسم حرام کر دیے ہیں کہ وہ ان جسموں کو کھائے۔(ابوداؤد: 1047) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دعا مانگتے سنا کہ نہ اس نے اللہ کی تعریف کی نہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے جلدی کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو پہلے اللہ کی حمد کرو پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر جو چاہے دعا کرو۔(ابوداؤد)

1۔صحابہ کرامؓ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر اور اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح کہو:(بخاری:6357)

1۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہی درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے اور یہ درود سب سے زیادہ افضل ہے۔

2۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ(بخاری:6360، ابوداؤد:979)

ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر رحمت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی ازواج اور ان کی اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔ بلاشبہ تو تعریف کیا گیا شان و عظمت والا ہے۔‘‘

3۔اس درود شریف کے پڑھنے کا بہت ثواب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

ترجمہ:۔ یااللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس تعداد کے مطابق جو تیرے (اللہ تعالیٰ کے) علم میں ہے۔ ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دوامی ہے۔

4۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔ (نسائی:1293)

5۔ اگر کوئی شخص یہ درود شریف صرف ایک دفعہ پڑھے تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ۔ (ترغیب)

6۔ یہ درود پاک پڑھنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ بِمَا ھُوَ اَھْلَہٗ ۔ ترجمہ: اے اللہ محمد کو جزائے خیر دے جس کو وہ اہل ہیں۔ (مجمع الزوائد:17305، طبرانی)

7۔ **درودِ زیارت:** جو کوئی جمعہ کی شب دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے اور بعد سلام کے سو بار یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

تو انشاء اللہ تعالیٰ تین جمعوں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت پاک سے مشرف ہوگا۔ (ترغیب)

8۔ **درود برائے حاجت:** کسی بھی حاجت کے لیے بروز جمعہ بعد نماز فجر اور سورج نکلنے سے پہلے (اعوذ باللہ اور بسم اللہ پوری پڑھ کر) دس بار سورۃ الکافرون ہر مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یہ درود پڑھے: (ضیاء الاذکار)

9۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص پر کوئی مشکل آئے یا کوئی حاجت ہو، اس کو چاہیے کہ کثرت سے مجھ پر درود پڑھے۔ کیونکہ زیادہ درود رنج وغم کو دور کرتا ہے اور رزق کو زیادہ کرتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ ط

10۔درود ہزارہ: ایک بار پڑھنے سے ہزار مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ م بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ ط ترجمہ: اے اللہ درود بھیج اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اوپر اولاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت اور سلامتی دے۔

11۔ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص بروز جمعہ بعد نماز عصر اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے یہ درود اسی (80) بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اسی (80) سال کی عبادت کا ثواب دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے یہ عمل نہ کر سکا اور اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔ اسے چاہیے کہ عصر اور مغرب کے درمیان کسی وقت بھی پڑھ لے۔ (دار قطنی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

12۔صدقہ اور درود: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لیے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

درود لکھنے کا ثواب: ''جو شخص مجھ پر درود کسی بھی کتاب میں بھیجے (لکھ دے) تو ہمیشہ فرشتے اس آدمی پر درود بھیجتے رہیں گے اس وقت تک جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود رہے گا۔''

تحریر میں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لکھا تو جو بھی اس تحریر کو پڑھے گا اس کا ثواب لکھنے والے کو بھی ملے گا۔ لہٰذا تحریر میں صرف ؐ یا صلعم لکھنا بخل اور کنجوسی ہے اس لیے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

اہم بات سے پہلے درود شریف: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی کوئی اہم بات کرنا شروع کرے، یا اہم بات لکھے، تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور پھر حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، اسکے بعد اپنی بات کہے یا لکھے، اگر مختصر وقت ہو تو آدمی صرف اتنا ہی کہہ دے:

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ ط اَمَّا بَعْدُ

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

یا یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ كَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں یہ معمول تھا کہ جب بھی کسی مسئلہ پر بات کرنی ہو یا خرید و فروخت کی بات ہوتی تو بات شروع کرنے سے پہلے حمد و ثنا اور درود شریف پڑھتے تھے آج کل یہ سنت ختم ہوتی جا رہی ہے اس سنت کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔

آداب وحقوق

کھانے پینے کے آداب: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اچھا کام دائیں طرف سے شروع کرنے کا حکم دیا ہے۔ مثلاً دائیں ہاتھ سے کھاؤ پیو۔ اگر مجمع میں کوئی چیز تقسیم کرنی ہو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔ ہاتھ دھوتے وقت بھی پہلے دایاں ہاتھ دھوئیں پھر بایاں۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھے نہ جائیں۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر تولیہ یا رومال سے پونچھ لیں تاکہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔ کھانا بِسْمِ اللّٰهِ پڑھ کر شروع کیا جائے اور ختم کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہیں اور کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا مسنون ہے۔ تین انگلیوں یعنی انگوٹھے، شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے کھانا کھانا چاہیے کھانا ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہیے (بخاری:5398)۔ جب کوئی شخص تم میں سے کھانا کھائے تو بِسْمِ اللّٰهِ کہہ لیا کرے اگر اتفاقاً ابتدا میں کسی کو بِسْمِ اللّٰهِ یاد نہ رہے تو بیچ میں جب یاد آئے یہ الفاظ کہہ لے بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ (ترمذی:1858) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور اپنے ہاتھ کو (تین انگلیاں) پونچھنے یا دھونے سے پہلے چاٹ لیا کرتے تھے۔ (مسلم) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول فرماتے تھے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے تھے اور فرماتے تھے کہ کسی کا کوئی لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھائے اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور ہم کو برتن صاف کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کوئی نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ (مسلم:5306) جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہیے کہ رکابی اور پیالے کے درمیان

سے نہ کھائے بلکہ کنارے سے کھائے کیونکہ اوپر کے حصہ میں برکت نازل ہوتی ہے۔ (ابوداؤد:3773) کھانے کے دوران ہڈیاں اور گٹھلیاں علیحدہ برتن میں رکھنی چاہییں۔(مسلم:2042)تم میں سے کوئی اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے اور نہ پانی پیئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔(مسلم)اکٹھے کھانا کھاؤ اس میں تمہارے لیے برکت ہوگی۔ (ترمذی)اگر کھانے میں مکھی گر جائے (بشرطیکہ گرم چائے اور شوربے والی چیز نہ ہو) تو اسے غوطہ دے کر نکال لو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے پَر میں شفا ہے اور وہ بیماری والا پَر کھانے میں ڈالتی ہے اور اس کھانے کو کھالینا چاہیے۔ (بخاری: 3320) کھانے میں نقص نہیں نکالنے چاہییں اگر پسند نہ ہو تو نہ کھائیں (بخاری:5409،مسلم) کھانا بیٹھ کر منہ بند کر کے کھانا چاہیے اور لقمہ چھوٹا لینا چاہیے۔کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کلی کرنی چاہیے۔

کھانا کم کھاؤ: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہیں بھرا۔آدمی کے لیے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں اور اگر پیٹ بھرنا ہی ضروری ہو تو چاہیے کہ پیٹ کے تین حصے کرے۔ایک حصہ میں کھانا دوسرے میں پانی اور تیسرا سانس کے لیے۔(ترمذی:2380،ابن ماجہ:248)

مشروبات پینے کے آداب: دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے (ابوداؤد: 3776)بیٹھ کر پینا چاہیے (مسلم:5279) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پینے میں تین بار (برتن سے منہ ہٹا کر) سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے۔ (مسلم :5287) بسم اللہ پڑھ کر پیئیں اور جب پی چکیں تو برتن منہ سے ہٹا کر اللہ کی حمد اور شکر (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) کہیں (ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اس میں کوئی چیز نظر آئے تو کیا کروں۔فرمایا اس کو انڈیل دو۔عرض کیا میں ایک سانس میں پانی نہیں پی سکتا۔فرمایا جب سانس لو برتن کو منہ سے ہٹا دو۔ (ترمذی:1887) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پینے سے منع فرمایا۔(ابوداؤد) پلانے والے کو آخر میں پینا چاہیے۔(ابوداؤد:3725)

پانی پینے کی سنتیں: پانی دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے، بیٹھ کر تین سانس میں پینا چاہیے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں اور پینے کے بعد الحمد للہ کہیں۔آب زم زم اور وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی سکتے

ہیں (بخاری: 5617) (اس کی حکمت یہ ہے کہ کھڑے ہوکر جب پانی پیا جاتا ہے تو وہ تمام اعضاء کی طرف سرایت کر جاتا ہے اور یہ مضر ہے مگر یہ دونوں پانی برکت والے ہیں لہٰذا ان کا عام اعضاء میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے)

قیلولہ: اگر فرصت میسر ہو تو اتباع سنت کی نیت سے دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر لیٹ جائیں اس کو قیلولہ کہتے ہیں۔ اس مسنون عمل کے لیے سونا ضروری نہیں صرف لیٹ جانا ہی کافی ہے۔ (زادالمعاد)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ سلف صحابہ پہلے جمعہ ادا کرتے تھے پھر قیلولہ کرتے تھے۔ (بخاری)

حضرت خوات بن جبیرؓ کہتے ہیں کہ دن نکلتے وقت سونا بے عقلی اور دوپہر کو سونا عادت اور دن چھپتے وقت سونا حماقت ہے (بخاری)۔ مطلب یہ ہے کہ رات کے علاوہ اگر کسی وقت نیند کا غلبہ ہو تو دوپہر کا قیلولہ ٹھیک ہے۔

حلال اور حرام جانور

قرآن پاک میں ارشاد ہے ’’لوگ آپ ﷺ سے معلوم کرتے ہیں کہ کیا کیا ان کے لیے حلال کیا گیا ہے۔ ان سے فرما دیجئے تمہارے لیے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئیں ہیں۔ تم پر حرام کیا گیا ہے مردار، خون، سؤر کا گوشت، وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور وہ جو گلا گھٹ کر مر جائے اور وہ جو چوٹ یا ٹکر کھا کر مر جائے اور وہ جو بلندی سے گر کر مر جائے اور وہ بھی حرام ہے جسے درندے نے پھاڑ کھایا ہو۔ سوائے اس کے جس کو تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا اور وہ حرام ہے جو کسی (غیر اللہ کی) پرستش گاہ پر ذبح کیا گیا ہو۔‘‘ (سورۃ المائدہ: 3۔4)

رسول اللہ ﷺ نے کچلی (نوک دار دانت) والے درندے اور پنجوں (ناخن) سے شکار کرنے والے پرندے کو حرام قرار دیا ہے۔ (مسلم: 4996) مچھلی اور ٹڈی اور خون کی دو قسمیں کلیجی اور تلی (یہ دونوں منجمد خون ہیں) حلال ہیں (ابن ماجہ)

حلال اور حرام جانور کی پہچان/تعارف: دانت سے شکار کرنے والے درندے جانور جیسے شیر، چیتا، ہاتھی، بھیڑیا، بندر، سور، ریچھ اور کتا، بلی وغیرہ اور جو ان کے مانند ہو، کا کھانا حرام ہے۔ اور اس پرندے کو کھانا حرام ہے جو پنجہ سے شکار کرتا ہو جیسے باز، بحری وغیرہ اور جو جانور خود مر جائے یا ذبح کے بغیر مار دیا جائے خواہ کسی بھی صورت سے ہو حرام ہے۔ سؤر کا گوشت اور بہنے والا خون اور گدھا، سانپ، بچھو اور چیل، کوا، چوہا، چھپکلی، ہدہد اور مینڈک حرام ہیں۔ چمگادڑ، شہد کی مکھی، چیونٹی، مکھی،

مچھر اور کھٹمل وغیرہ کھانا حرام ہیں اور انسان کا گوشت کھانا حرام ہے اور جس جانور پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے۔ مچھلی بغیر ذبح کیے حلال ہے۔ ایسے ہی خرگوش کھانا حلال ہے۔ وہ پرندہ جو پنجہ سے شکار نہ کرتا ہو کھانا حلال ہے جیسے مرغابی وغیرہ۔ اسی طرح ہر وہ جانور جو دانت سے شکار نہ کرتے ہوں حلال ہیں جیسے ہرن۔

شکار کے احکام و مسائل: شکار سے مراد ایسے جنگلی جانور یا پرندے کو ارادتاً پکڑنا یا شکار کرنا جو انسان کی دسترس میں نہ ہو اور جس کا کھانا حلال (جائز) ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمام پاک چیزیں حلال ہیں اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے یعنی جنہیں تم تھوڑا بہت سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے جس شکار کو وہ تمہارے لیے پکڑ کر روک رکھیں تو تم اس سے کھالو اور اس پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرلیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔'' (المائدہ:4)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''سدھارے ہوئے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا جائے اور وہ شکار پکڑ لے اور مالک تک پہنچنے سے پہلے شکار مر جائے تو اس کا کھانا جائز ہے۔ (بخاری) ''شکاری کتے کے ساتھ دوسرے کتے جن کو آپ نے شکار کیلئے نہیں چھوڑا پائیں تو تب نہ کھائیں کیونکہ آپ نے اپنے شکاری کتے کو چھوڑتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر پڑھا ہے جبکہ دوسرے کتوں کے لیے نہیں پڑھا گیا''۔ (بخاری:2054) قرآن پاک کی اس آیت اور حدیث کی روشنی میں (1) شکار کے لیے کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے۔ (2) شکار کے لیے تیز آلہ ہونا چاہیے جیسے تیر، نیزہ یا گولی وغیرہ (3) اگر شکار چوٹ لگنے سے مر گیا تو اس کا کھانا جائز نہیں۔ (4) کتے کے ذریعے شکار کرتے وقت یہ خیال رکھنا چاہیے اس کے ساتھ غیر سدھائے ہوئے کتے شریک نہ ہوئے ہوں۔ (5) اگر شکار کو پکڑ کر لائے تو ذبح کرلو اور اگر قتل بھی کیا گیا ہو تو بھی کھالو۔

مہمان نوازی کے آداب: نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور خاطر و مدارت کا زمانہ ایک دن اور ایک رات ہے اور مہمان نوازی کی مدت تین دن اور تین راتیں ہیں اور اس کے بعد کی مہمان نوازی صدقہ اور خیرات ہے اور مہمان کو چاہیے کہ وہ اپنے میزبان کے یہاں اتنا زیادہ عرصہ نہ ٹھہرے کہ وہ تنگ آجائے (بخاری:6135، مسلم)۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ مرد

میزبان مہمان کو رخصت کرتے وقت گھر کے دروازے تک نکلے۔(ابن ماجہ:3358) جسے دعوت میں مدعو کیا جائے اسے چاہیے کہ دعوت قبول کر لے پھر چاہے کھائے اور چاہے نہ کھائے۔(مسلم)

لباس کے آداب: قرآن پاک میں ارشاد ہے''اے اولاد آدم تم مسجد کی حاضری کے وقت (عبادت) اپنی زینت (لباس) اپناؤ اور کھاؤ پیئو اور اسراف نہ کرو کہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔(سورۃ الاعراف۔31)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''کھاؤ پیئو اور خیرات کرو کپڑے پہنو (تمہیں اجازت ہے) لیکن اسراف اور تکبر کے بغیر''۔(بخاری، ابن ماجہ: 3605) لباس پہنتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا سنت ہے مثلاً اچکن، شیروانی، پائجامہ وغیرہ ایسے ہی جوتا پہلے دائیں پاؤں میں پھر بائیں پاؤں میں پہننا چاہیے۔اور جب اتارے تو پہلے بائیں طرف کا اتارے پھر دائیں طرف سے اتارے۔(بخاری: 5855) ایک جوتا پہن کر نہ چلو، دونوں جوتے اتار دو یا دونوں پہن لو(مسلم:5495)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے تہبند جو ٹخنوں سے نیچے ہو جائے جہنم میں (لے جاتا) ہے۔ (بخاری ومسلم) حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میرا تہبند اگر میں اس کا خیال نہ رکھوں تو نیچے لٹک جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو غرور وفخر کے جذبے سے ایسا کرتے ہیں (بخاری) اس حدیث میں یہ وعید اس صورت میں ہے جب فخر اور تکبر سے اپنا کپڑا زیادہ نیچے کیا جائے مسلمان عورت پر لازم ہے کہ اتنا لمبا لباس استعمال کرے جو قدموں کو ڈھانپ لے اور اوڑھنی ایسی ہو کہ سر گردن اور سینے کو چھپا دے۔اللہ تعالیٰ کا حکم ہے''اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں کو کہیں کہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکائیں''۔(سورۃ الاحزاب:59) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پگڑی باندھتے تھے تو عمامہ کا شملہ مونڈھوں کے درمیان ڈال دیتے تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ میری امت کی عورتوں کے لیے سونا اور ریشم (پہننا) حلال ہے اور مردوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔(ترمذی) اور فرمایا کہ جس نے (دنیا میں) شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔(مسند احمد) مرد عورت کا اور عورت مرد کا لباس نہ پہنے، کیونکہ اس سے خدا کی لعنت ہوتی ہے۔(ابوداؤد:4098)

زینت کے آداب: اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے (بخاری:5935) لڑکیوں کیلئے کان، ناک چھدوانا جائز ہے۔لڑکوں کیلئے کان چھدوانا اور زیور پہننا جائز

نہیں۔عورتوں کا ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔جبکہ مردوں کیلئے ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا درست نہیں سوائے مجبوری کے۔خواتین اپنے شوہر کیلئے زینت کریں۔عورتوں کوایسی خوشبونہیں لگانی چاہیے جس کی خوشبواڑ کر غیر مردوں تک پہنچے۔اگر عورت کی داڑھی،موچھیں نکل آئیں توانہیں دور کرنا چاہیے۔

سونے اور جاگنے کے آداب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:اس طرح چت نہ لیٹو کہ ایک ٹانگ دوسرے پاؤں پر رکھی ہوئی ہو۔(مسلم:5501،ترمذی)اگر بے پردگی کا خطرہ نہ ہوتو جائز ہے۔اوندھا ہوکر لیٹنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔(ترمذی،ابن ماجہ:3723)کسی ایسی چھت پر نہ سوؤ جس پر(دیوار یا جنگلہ وغیرہ)کوئی رکاوٹ نہ ہو۔(ابوداؤد:5041)جب بستر پر جانے لگوتو اس کو جھاڑ لو۔اور باوضو داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ۔(بخاری)آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کے وقت بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنا داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے تھے اور دعا پڑھتے تھے(دعاؤں کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)۔جب تم سونے لگوتو آگ اور چراغ بجھادو۔دروازے بند کرلو۔مشکیزوں کا منہ باندھ دیا کرو،کھانے پینے کی چیزوں کوڈھک دیا کرو۔(بخاری:5623،ابوداؤد)جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہوتو ہرگز اپنا ہاتھ(پانی وغیرہ کے)برتن میں داخل نہ کرے،یہاں تک کہ اس کو تین مرتبہ دھولے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ رات بھر اس کا ہاتھ کہاں لگتا رہا۔(پاک ہے یا ناپاک)(بخاری،ترمذی:24) جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہوکر وضو کرنے لگے تو تین بار اپنی ناک جھاڑ دے،کیونکہ شیطان اس(کی ناک)کے بانسہ میں رات گذارتا ہے۔(جس سے آدمی پر سستی غالب آجاتی ہے پس ناک جھاڑنے سے سستی دور ہوجائے گی)(بخاری:3295)بیدار ہوکر نیند کے آثار دور کرنے کیلئے آنکھوں کودونوں ہاتھوں سے ملنا چاہیے(بخاری:4570)

خواب کے آداب: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں لہذا جب براخواب دیکھو تو تین بار بائیں طرف تھتکار دو۔اور کسی سے بیان نہ کرو۔اور کروٹ بدل دو۔اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو، اور اس خواب کے شر سے پناہ مانگو۔(یعنی یہ پڑھو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا) ایسا کرنے سے یہ خواب ضرر نہ دے گا۔(بخاری:6995،مسلم:2262)

مجلس کے آداب: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعض مجلسیں امانت داری کے ساتھ ہیں

یعنی ایک جگہ کی باتیں دوسری جگہ بیان نہیں کرنی چاہییں سوائے تین مجلسوں کے کہ وہ امانت نہیں ہیں بلکہ دوسروں تک ان کو پہنچا دینا ضروری ہے 1۔جس میں ناحق خون بہانے کی سازش ہو۔2۔جس میں بدکاری کی جائے۔3۔جس میں ناحق کسی کا مال لوٹا جائے۔(ابوداؤد:4869)۔کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھو اور بیٹھنے والوں کو چاہیے کہ آنے والوں کے لیے مجلس کشادہ کر لیں (بخاری:6269)۔کسی شخص کے لیے درست نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے بیٹھے (ترمذی)۔مجلس میں سب لوگ متفرق نہ بیٹھیں بلکہ مل مل کر بیٹھیں (ابوداؤد)۔ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے پھر واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے (مسلم:5686) مجلس میں آنے والا سلام کرے پھر اگر وہ بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور جب اٹھ کر جانے لگے تو بھی سلام کرے (ابوداؤد: 5208)۔ ہر چیز کا سردار ہوتا ہے اور مجلسوں کی سردار وہ مجلس ہے جس میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھا جائے (طبرانی)۔(مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا صفحہ 240 پر دی گئی ہے)

ٹیلی فون اور موبائل سے متعلقہ آداب: آرام یا زیادہ مصروفیت کے اوقات میں رابطہ نہیں کرنا چاہیے۔سلام سے بات کا آغاز کرنا چاہیے۔ بات ختم کرتے وقت سلام کرنا چاہیے۔کسی کی اجازت کے بغیر اس کی بات نہیں سننی چاہیے۔ پیغام نہیں پڑھنا چاہیے۔ (بخاری:7042) کسی کے موبائل سے بغیر اجازت ڈیٹا ٹرانسفر نہیں کرنا چاہیے۔

متفرق آداب: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت ایسی خوشبو استعمال کرے جس کا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نہ آئے (یعنی بہت ہی معمولی خوشبو ہو) (ابوداؤد)۔عورتیں باریک کپڑا نہ پہنیں، بجنے والا زیور نہ پہنیں (ابوداؤد)۔کوئی مرد دو عورتوں کے درمیان میں نہ چلے (ابوداؤد)۔اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا (جاندار) کی تصویریں ہوں (بخاری)۔ جب کسی کا دروازہ کھٹکھٹاؤ اور اندر سے پوچھے کون ہے تو یہ نہ کہو میں ہوں (بلکہ اپنا نام بتا دو) (بخاری)۔چھپ کر کسی کی بات نہ سنو (بخاری)۔ جب کسی کے گھر جاؤ تو پہلے اجازت لے لو پھر اندر جاؤ (بخاری)۔اجازت سے پہلے اندر نظر بھی نہ ڈالو۔ اور اجازت لیتے وقت دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوں بلکہ دائیں یا بائیں کھڑے رہو (ابوداؤد)۔ جب چھوٹا بچہ بولنے لگے تو اسے پہلے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہلواؤ (حصن

حصین)۔اور بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز سکھاؤ اور نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب اولاد دس سال کی ہو جائے تو ان کو نماز نہ پڑھنے پر مارو (تنبیہ کرو) اور ان کے بستر الگ الگ کر دو (ترمذی)۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی ایک جگہ ہوں تو دو آدمی ایک دوسرے سے چپکے چپکے بات نہ کریں۔(بخاری، مسلم) (ممانعت اس لیے ہے کہ تیسرے کو رنج ہوگا۔وہ سمجھے گا کہ اسے مشورے کے قابل نہیں سمجھا یا میری برائی ہو رہی ہے۔) ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ابوصالح نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا اگر چار شخص ہوں حضرت ابن عمرؓ نے کہا تب کوئی حرج نہیں۔

پردے کے شرعی احکام

اسلام میں ہر عورت پر پردہ فرض قرار دیا گیا ہے۔پردہ عورت کو لوگوں کی غلط نگاہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔حیا مکمل طور پر بھلائی پیدا کرتی ہے (بخاری: 6117)۔حیا ایمان کا حصہ ہے۔(بخاری: 24، مسلم: 36)۔حیا نہ ہونے کی وجہ سے معاشرے میں بے حیائی پھیلتی ہے۔قرآن مجید میں پردے کے احکام اس طرح بیان ہوئے ہیں:

1۔ترجمہ: ”اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا طریقہ ہے۔یقیناً اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس زینت کے جو خود ظاہر ہو جائے اور وہ اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔وہ اپنی زینت (بناؤ سنگھار و آرائش) کو ظاہر نہ کریں۔مگر ان لوگوں کے سامنے (جیسے) شوہر، باپ، خسر، بیٹے، سوتیلے بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے، اپنی ہی قسم کی عورتیں، اپنے غلام، وہ مرد خدمت گار جو عورتوں سے کچھ مطلب نہیں رکھتے، وہ لڑکے جو ابھی عورتوں کی پردے کی باتوں سے آگاہ نہیں۔(نیز ان کو حکم دو کہ) وہ چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر اس طرح نہ مارتی چلیں کہ جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہے اس کا اظہار ہو۔“ (سورۃ النور 31،30) اس آیت میں سینے کے پردے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ مردوں کیلئے باعث کشش ہے زیورات اور سنگھار کا مرکز ہوتا ہے۔

2۔ترجمہ: ”اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ جب وہ باہر

نکلیں تو اپنے چہروں پر چادروں کے آنچل ڈال لیا کریں۔‘‘ (سورۃ الاحزاب،59) اس آیت کی روشنی میں خواتین پر لازم ہے کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو کسی چادر یا عبایا وغیرہ سے اپنا پورا جسم ڈھانپ لیا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمان مرد کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ عورت کے پردہ کا خود بھی خیال رکھے۔ اسلام نے واضح طور پر حکم دیا ہے کہ مرد و عورت اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، نگاہیں نیچی رکھنے سے مراد یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی اور محرم خواتین کے علاوہ کسی اجنبی عورت پر نگاہ نہ گاڑے، کسی کے ستر پر نظر نہ ڈالے اور ایسے تمام فحش مناظر سے نظر بچائے جو بے حیائی کے جذبات کو ابھارتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نظر پھیر لو۔ (ترمذی:2776)

عورتوں اور مردوں کے لیے ستر کی حدود: شرعی اصطلاح میں جسم کے اس حصہ کو ستر کہتے ہیں جس کا ڈھانکنا فرض ہے۔ عورت کا ستر ہاتھ اور منہ کے سوا تمام جسم ہے۔ جسے شوہر کے سوا باپ بھائی کے سامنے بھی نہیں کھولنا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، جائز نہیں کہ وہ اپنے ہاتھ اس سے زیادہ کھولے۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کلائی کے نصف حصہ پر ہاتھ رکھا۔ (ابن جریر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب عورت بالغ ہو جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر نہ آنا چاہیے سوائے چہرہ اور کلائی کے جوڑ تک ہاتھ کے۔ (ابوداؤد:4104)

مردوں کے لیے ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ستر قرار دیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ستر کو چھپائیں اور دوسروں کے ستر پر نظر نہ ڈالیں۔" اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے (ستر کا حصہ) دیکھنے والے پر دکھانے والے پر"۔ (بیہقی) ناف سے گھٹنے تک کا حصہ عورت بھی کسی عورت کے سامنے نہیں کھول سکتی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی مردہ کے ستر کو دیکھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ جرائم کی تفتیش، عدالت میں گواہی اور علاج کیلئے یہ مستثنیٰ ہیں۔" کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے"۔ (مسلم:768)

بندہ اکیلا بھی ہو تب بھی جسم ڈھانپ کر رکھنے کا حکم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔ (احمد)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

امر بالمعروف نیک کام کا حکم دینے کو اور نہی عن المنکر بُرائی سے روکنے کو کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں''۔ (آل عمران 104) ''مسلمان مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں، ایک دوسرے کو نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں''۔ (التوبہ: 71) لہٰذا اسے امت مسلمہ پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ اگرچہ فرض کفایہ ہے یعنی ایک گروہ بھی ایسا موجود ہو تو کافی ہے لیکن اگر کوئی بھی ایسا نہ ہو (یا اگر ہو اور دعوت نہ دیتا ہو) تو پھر سب کے سب لوگ گناہگار ہوں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے والے لوگ امت کا بہترین گروہ ہیں'' (آل عمران :110) ''نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے''۔ (التوبہ: 71)۔ ''اے ایمان والو! بچاؤ آگ سے اپنی جانوں کو اپنے اہل کو'' (التحریم: 6) اس آیت میں معاشرے کی اصلاح کا جو اصول دیا ہے وہ یہی ہے کہ اصلاح کا آغاز اپنی ذات سے کیا جائے خود دین کے احکام پر عمل کریں اپنے اہل وعیال کی اصلاح کریں اپنی صلاحیت اور استطاعت کے مطابق دوسروں کو بھی نیک کاموں کی ترغیب دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔

احادیث کی روشنی میں: ● امر بالمعروف کیا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بدترین لوگوں کو تمھارے اوپر مسلط کر دے گا (یعنی بدترین حاکموں کے محکوم بنا دیے جاؤ گے) تب تم میں سے بہترین لوگ بھی اگر دعا کریں گے تو قبول نہ ہوگی۔ (طبرانی:1401) ● لوگو! تم سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے نیکی کا حکم کرو، بدی سے لوگوں کو بچاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ سے دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ ہو۔ (ابن ماجہ:4004)۔
● جو کوئی منکر (برائی) دیکھے اور اپنے ہاتھ سے روک سکتا ہو تو چاہیے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اگر وہ ہاتھ سے نہ روک سکے تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اپنی زبان سے بھی نہ روک سکے تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ (مسلم: 177، ابوداؤد:4340) بدی کو نہ روکنا امر بالمعروف سے زیادہ بڑا جرم ہے کیونکہ بدی سے معاشرے میں گندگی اور فساد پھیلتا ہے اور ماحول اتنا

خراب ہوجاتا ہے کہ امر بالمعروف بے اثر ہوجاتا ہے لہٰذا انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ برائی کو حسب استطاعت روکے۔

دعوت وتبلیغ کی فضیلت: شرعی اصطلاع میں اللہ تعالیٰ کے پیغام کو بنی نوع انسان تک پہنچانا تبلیغ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام نبیوں اور رسولوں کے ذریعے پہنچائے ہیں۔ ''اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ سارا لوگوں کو پہنچا دیجیے'' (المائدہ: 67) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت مسلمہ کو تبلیغ دین کا حکم دیا ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''تمہیں دین کی ایک بات بھی ملے تو اسے دوسروں تک پہنچا دو''۔ ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے اور کامیاب کرے جس نے میری کوئی بات سنی، پھر جس طرح اس کو سنا دوسروں تک پہنچا دیا۔'' (ترمذی: 2657) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں کچھ مسلمانوں کی تعریف فرمائی۔ ''پھر فرمایا کہ ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں میں (ان مسلمانوں کو جو دین سے واقف نہیں ہیں) دین کی سمجھ بوجھ پیدا نہیں کرتے اور انہیں دین نہیں سکھاتے اور انہیں دین سے ناواقف رہنے کے عبرتناک نتائج نہیں بتاتے، انہیں بُرے کاموں سے نہیں روکتے۔ ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں (جو دین کی سمجھ بوجھ اور اس کا علم رکھتے ہیں) سے دین سیکھنے اور اس کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے، خدا کی قسم لوگ لازماً اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں، دین کی سمجھ پیدا کریں اور ان کی نصیحتوں کو قبول کریں ورنہ میں ان کو (ان دونوں فریقوں کو) اس دنیا میں سزا دلواؤں گا''۔ (طبرانی، الترغیب 1/122)۔ جس نے (دوسروں کو) کو ہدایت کی طرف بلایا اس کیلئے اس راستے پر چلنے والوں کی مثل ثواب ہے جبکہ ان لوگوں کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ جس نے گناہ کی دعوت دی اس کیلئے بھی اتنا گناہ ہے جتنا اس گناہ کا ارتکاب کرنے والے پر ہے جبکہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی (مسلم:6804)

تبلیغ کا طریقہ کار: اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا طریقہ کار نہایت جامع انداز میں سورۃ النحل کی آیت 125 میں بیان فرمایا ہے۔ ''اپنے پروردگار کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ دعوت دو اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور ان سے بحث کرو اس طریقے سے جو پسندیدہ ہو بے شک تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے'' (النحل:125) مبلّغ کا انداز تبلیغ عقل وحکمت سے لبریز ہونا چاہیے تاکہ وہ دین کے متعلق دلنشیں دلائل سے دوسروں کو قائل کرسکے۔ وعظ ونصیحت جگہ وموقع محل کے مطابق ہو۔ مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر کفن

دفن کے مسائل بیان کرنا بالکل بے جا ہے۔تقریر کو اتنا طویل نہیں ہونا چاہیے کہ لوگ اکتا جائیں۔ لوگوں کی جذبات، احساسات اورعزتِ نفس کا ہر لمحہ خیال رکھنا چاہیے۔دورِ حاضر میں اخبارات کے دینی صفحات، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے دینی پروگرام اور نیٹ کے ذریعے تبلیغ کا کام سرانجام دیا جارہا ہے اسے زیادہ سے زیادہ مؤثر بنایا جائے۔مبلّغ کو عمدہ اخلاق سے آراستہ ہوکر اللہ کے دین کی دعوت وتبلیغ میں مصروف ہونا چاہیے۔غیر ضروری بحث میں الجھنا نہیں چاہیے۔مہذب اعلی اور شائستہ زبان استعمال کی جائے انداز بیان محبت وشفقت،نرمی اور ہمدردی کا آئینہ دار ہو۔

امورفطرت: مسلمانوں کو قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنی چاہیے۔جیسا کہ قرآنِ پاک میں ارشاد ہے’’ اور مومن مرد اور مومنہ عورت کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنی بات میں (اپنی مرضی کرنے کا) کوئی اختیار نہیں‘‘۔(سورۃ الاحزاب:33۔36)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔دس چیزیں ہیں جو امور فطرت میں سے ہیں (ان کا ہر آدمی کو اختیار کرنا ضروری ہے)۔**1**۔کلی کرنا۔**2**۔ناک میں پانی ڈال کر صفائی کرنا۔**3**۔مسواک کرنا۔**4**۔مونچھوں کو کتروانا**5**۔داڑھی کا رکھنا**6**۔ناخن کاٹنا**7**۔بغل کے بال صاف کرنا**8**۔زیر ناف بال صاف کرنا/مونڈنا**9**۔پانی سے استنجا کرنا۔**10**۔ختنہ کرنا۔(مسلم:258)

ناخن کاٹنے کا مسنون طریقہ: حضور ﷺ کا معمول بعض روایات کے مطابق جمعہ کے دن اور بعض روایات میں جمعرات کے دن ناخن ہائے مبارک تراشنے کا تھا۔ہاتھ کے ناخن کٹوانے میں آپ ﷺ اس ترتیب کو ملحوظ فرماتے: دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے چھنگلی تک تراشتے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے انگوٹھے کی طرف جاتے اور سب سے آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو تراشتے۔پاؤں کے ناخن تراشتے وقت حسب ذیل ترتیب کو ملحوظ فرماتے تھے۔دایاں پاؤں چھنگلی سے شروع کرتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے۔بایاں پاؤں انگوٹھے سے شروع کرتے اور بالترتیب چھنگلی تک ختم کرتے۔(درمختار) ناخنوں کو دانتوں سے کاٹنا مکروہ ہے۔ناخن کاٹنے کے بعد انگلیوں کے پورے دھولینے چاہییں۔

داڑھی اور مونچھیں: رسول پاک ﷺ نے فرمایا مونچھیں کاٹو اور داڑھی بڑھاؤ اور مجوس کی مخالفت کرو(بخاری:5899،مسلم:259) داڑھی کو ٹھوڑی کے نیچے سے ایک مٹھ سے کم نہیں ہونا چاہیے اور ایک مٹھ سے زیادہ ہوجائے تو اسے کٹوا سکتے ہیں۔(درمختار)

حقوق النفس

اسلام اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو اسی کی امانت بتاتا ہے۔اس لیے انسان کا جسم اور نفس بھی اس کی امانتیں ہیں۔انسان کو ان کا حق بھی ادا کرنا چاہیے یعنی۔1۔رزق حلال کے ذریعے اپنے جسم کی غذائی ضروریات کو پورا کرے۔2۔خدا تعالیٰ نے انسان کے لیے جو نعمتیں پیدا کیں ہیں ان سے اپنے آپ کو محروم نہ رکھے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ''کھاؤ پیو مگر فضول خرچی نہ کرو۔''(سورہ الاعراف:31)
3۔جسمانی قوتوں پر ان کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔یہاں تک کہ حد سے زیادہ روزے اور نماز سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کہہ کر منع فرمایا ہے تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اسے بھی آرام دو۔4۔اعضائے جسمانی کو ایسا کام کرنے پر مجبور نہ کیا جائے جنہیں خدا تعالیٰ نے گناہ قرار دیا ہے۔اپنے دل و دماغ کو غلط منصوبے بنانے میں استعمال نہ کریں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیے۔5۔جسم کو دوسروں کی نظروں، موسمی اثرات اور گرد و غبار وغیرہ سے بچانے کے لیے صاف ستھرا لباس زیب تن کریں۔جسم اور لباس کی صفائی اور پاکیزگی کا اہتمام کریں۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جسم کی صفائی کے سلسلے میں فرمایا ہے کہ بغل کے بال، زیر ناف بال اور مونچھوں کے بال (لبیں) صاف کریں (کاٹیں) انہیں چالیس دن سے زیادہ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔یعنی چالیس دن کے اندر یہ کام ضرور کرلیں۔(مسلم:258، ابوداؤد:4200، ترمذی:2758) بال پوڈر سے صاف کرنے یا استرے سے منڈوانا بھی جائز ہے زیر ناف بال خود صاف کرنے چاہئیں۔

والدین کے حقوق

قرآن مجید میں والدین کے ساتھ حسن سلوک، نیکی اور بھلائی کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے مثلاً

1۔ترجمہ: ''اور تمھارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔اگر ان میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ہی انہیں جھڑکو اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرو اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے)

پرورش کیا، تو بھی ان کے حال پر رحم فرما۔'' (بنی اسرائیل:23، 24) **2۔ترجمہ:** ''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا ہے''۔ (الاحقاف:15) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر ماں (باپ) کی نافرمانی کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ (بخاری:2408) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا ''کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی ذلیل و رسوا ہو) جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ایک کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا'' (مسلم: 6511) '' دائمی شرابی، والدین کا نافرمان اور احسان جتلانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔ (نسائی:5672)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا ''کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیارا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: '''اپنے وقت پر نماز پڑھنا''، میں نے عرض کیا پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا'' میں نے کہا، پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (بخاری:5970، مسلم)

تمہارے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار تمہاری ماں ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمائی اور چوتھی بار کہا تمہارا باپ۔ (بخاری:5971)

کسی شخص کے والدین فوت ہو جائیں اور ان کی زندگی میں وہ نافرمان رہا ہو اسے چاہیے کہ وہ ان کے لیے دعا اور استغفار کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے والدین کا فرماں بردار قرار دے کر نافرمانی کے وبال سے بچائے گا۔ (بیہقی) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کا کیا بگڑتا ہے جو صدقہ ماں باپ کے نام پر دے کہ ان کو بھی ثواب حاصل ہو جائے اور اس کے اپنے ثواب میں تو ظاہر ہے کہ اس سے کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ (طبرانی) بزرگوں کی وجہ سے برکت ہوتی ہے۔ (ابن حبان، حاکم)

والدین کی وفات کے بعد ان کے حقوق: ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ کیا اب بھی ان کا مجھ پر کوئی حق ہے؟ اگر کوئی حق ہو تو میں اسے ادا کردوں۔ فرمایا: کیوں نہیں، ان کے لیے نماز پڑھو، ان کی مغفرت اور بخشش کی دعا کرو، ان کے عہد و وصیت پر عمل کرو، ان کے دوستوں کا احترام کرو اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (ابوداؤد:5142، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کے عملی پہلو: والدین کے ساتھ نرمی اور ادب سے بات کی

جائے۔ محبت کا اظہار کیا جائے۔ بدگمان نہ ہوں ان پر احسان نہ جتائیں ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ ان کیلئے دعا کی جائے۔ اگر والدین کمانے کے قابل نہ ہوں تو ان کے اخراجات کا انتظام اولاد کی ذمہ داری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''آپ سے پوچھتے ہیں کہ ہم کہاں خرچ کریں کہہ دو کہ جو مال بھی خرچ کرو اس کے اولین حقدار والدین ہیں''۔ (البقرۃ:215)

والدین کی اطاعت میں شریعت کے خلاف نہیں جایا جاسکتا: ''اگر والدین شرک اور اللہ تعالی کی نافرمانی کا حکم دیں تو ان کی بات کو نہ مانا جائے۔'' (لقمان:15) ''اگر والدین تم پر یہ زور ڈالیں کہ تم میرے ساتھ کسی کو (خدائی) شریک کرو جس کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں تو ان کی بات مت مانو۔'' (العنکبوت: 8)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' اللہ کی نافرمانی میں کسی (مخلوق کی) کی اطاعت نہیں اطاعت صرف اچھے کاموں میں ہے'' (بخاری:7257،مسلم:4765) لہذا والدین ہوں یا امیر یا استاد یا کوئی اور ہو شریعت کے خلاف حکم دے تو اس کی بات نہ مانی جائے۔ اگر والدین کسی جائز بات کا حکم دیں تو اس کی ضرور تعمیل کی جائے بشرطیکہ آدمی اس کی طاقت رکھتا ہو اور اس سے دوسروں کے حقوق تلف نہ ہوں۔ والدین کو بھی اولاد کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے۔ بے جا فرمائش اور روک ٹوک نہیں کرنی چاہیے۔

والدین مال طلب کریں تو کس حد تک اطاعت: ''باپ اپنے بیٹے کے مال سے جو چاہے نہیں لے سکتا بلکہ وہ چیز لے سکتا ہے جس کا وہ محتاج ہے'' (ابوداؤد:3035)۔ ''والد ضرورت مند ہے اور اولاد کے پاس ضرورت سے زائد ہے اور اولاد کا اس چیز کے بغیر گزارہ ہوسکتا ہے تو والد وہ چیز لے کر اپنی ضرورت پوری کرسکتا ہے''۔ (السلسلۃ الصحیحہ :2594)

میاں بیوی کے حقوق وفرائض

شوہر اور بیوی کا تعلق انسانی معاشرے کی بنیاد ہے۔ لہٰذا اسلام نے میاں بیوی دونوں کے حقوق بتائے ہیں۔ قرآن مجید میں عورتوں سے حسنِ سلوک کے متعلق ارشاد ہے:۔

'' نیک عورتیں اپنے خاوندوں کی اطاعت گذار ہوتی ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں مال و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں''۔ (النساء: 34) ''عورتیں تمہاری پوشاک (لباس) ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو'' (البقرۃ: 187) جس طرح لباس جسم کو ڈھانپ دیتا ہے اسی طرح شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے

رازدان اورامین ہیں۔ انہیں ایک دوسرے کے راز افشا نہیں کرنے چاہییں۔ ''بے شک اللہ تمہیں عدل وانصاف کا حکم دیتا ہے'' (النحل:90) بیویاں ایک سے زیادہ ہوں تو ان کے درمیان باری تقسیم اور نان نفقہ دینے میں عدل وانصاف سے کام لیا جائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اچھا ہو (ترمذی:3895)'' اور میں تم سب کے مقابلے میں اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ اچھا ہوں''۔ (طبرانی) ایک اور جگہ فرمایا ''سب سے کامل ایمان والا مومن وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہو اور اپنے اہل وعیال سے اچھا سلوک کرے''۔ (ترمذی:1162) ''کوئی مومن مرد اپنی مومنہ بیوی سے بغض نہ رکھے اگر اس کی کوئی عادت ناپسند ہوگی تو ضرور کوئی دوسری پسند ہوگی''۔ (مسلم:1449)

ایک شخص نے آکر دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بیوی کا حق شوہر پر کیا ہے۔ فرمایا ''جب کھائے تو اس کو کھلائے، جب پہنے تو اس کو بھی پہنائے، نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے، نہ اس کو برا بھلا کہے اور نہ سزا کے طور پر اس کو گھر سے نکالے۔ (ابوداؤد:2142)

اسلام میں شوہر پر اس کی بیوی کا حق ہے کہ وہ زرمہر ادا کرے، حسب حیثیت کھانے پینے کا انتظام کرے۔ اس سے اور اس کے عزیزوں سے بھلائی سے پیش آئے اور ان کے دکھ درد کو اپنا دکھ سمجھے خاص طور پر ساس اور سسر کا احترام کرے کیونکہ انہیں بھی اسلام نے ماں باپ کا درجہ دیا ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ''عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران اور جواب دہ ہے عورت جب پانچ وقت نماز ادا کرے، ماہ رمضان کے روزے رکھے، اپنی آبرو کی حفاظت کرے، خاوند کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے''۔ (ابن حبان)

''اسلام عورت کو حکم دیتا ہے کہ وہ بغیر شوہر کی اجازت کے نہ خود گھر سے باہر نکلے، نہ دوسروں کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے جسے وہ ناپسند کرتا ہو اور خاوند کی مرضی کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے''۔ (مسلم) شوہر کی کمائی کو دیانت داری اور سلیقے سے استعمال کرے اس کی اور اس کی اولاد کی خدمت کرے اور اولاد کو نیکی کی راہ پر لگائے۔ شوہر کو فرمائشوں اور طعنوں کی کثرت سے پریشان نہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جب شوہر بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اور شوہر غصہ میں رات گزار دے تو فرشتے اس بیوی پر صبح ہونے تک لعنت بھیجتے ہیں'' (ابوداؤد:2141)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے''۔ (ترمذی:1159) ''جو عورت اس حالت میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں جائے گی''۔ (ترمذی:1161) ''عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے''۔ (مستدرک حاکم)

اولاد کے حقوق یا والدین کے فرائض

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ: اے ایمان والو! ''خود کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ'' (سورۃ التحریم:6)۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی آخرت کی کامیابی کی بھی فکر کریں انہیں دین سکھائیں اور نماز روزے کا بھی پابند بنائیں۔

''غربت اور بھوک کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو'' (بنی اسرائیل:31) لہٰذا بغیر کسی عذر کے اسقاط حمل کرانا جائز نہیں۔ ''مال اور اولاد دنیاوی زندگی کیلئے زینت ہیں'' (کہف:46) ''جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے'' (بیہقی:8619) ''کسی ماں کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بچے کو اپنے دودھ سے محروم رکھے اسلام نے دودھ پلانے کی مدت دو سال مقرر کی ہے اگر والدین باہمی رضامندی سے (دو سال سے پہلے) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں'' (البقرہ:233)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ساتویں دن بچے کا عقیقہ کیا جائے، اس کا سر منڈوایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے''۔ (بخاری:5471) بچے کا ختنہ بھی کرایا جائے۔ ''اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو''۔ (بخاری، مسلم) ● والدین پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ اپنی جائداد (میراث) میں سے بچوں کو ان کا جائز حق دے دیں۔ ● جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے اُسے لا الہ الا اللہ سکھائیں۔ (شعب الایمان: 8649) حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ: مسلمانو! خدا چاہتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے ساتھ برتاؤ کرنے میں انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (طبرانی:11997) والدین اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتے ہیں اس میں سب سے بہتر اولاد کی اچھی تعلیم وتربیت ہے۔ (ترمذی:1952) اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو سزا دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کا بستر علیحدہ کر دو (ابوداؤد:495) (لہٰذا

لڑکوں کو ماں، بہن اور لڑکیوں کو بھائی اور باپ کے ساتھ لٹانا درست نہیں البتہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ اور لڑکی اپنی ماں کے ساتھ لیٹے تو درست ہے) اگر ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ پر خرچ کیا جائے اور ایک دینار کسی غلام کو آزاد کرانے میں اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں اجر وثواب کے لحاظ سے افضل وہ دینار ہے جو اہل وعیال کے نان ونفقہ پر خرچ کیا جائے (مسلم:2311) 5۔ اپنی اولاد کے اچھے نام رکھو اور جب وہ بالغ ہو جائیں تو ان کی شادی کر دو۔ (ترمذی:1101)

والدین کو چاہیے کہ اولاد کی بہتر تربیت کیلئے اللہ سے مدد چاہیں اور ان کی خیر و عافیت اور اصلاح کیلئے اللہ سے دعا کرتے رہیں۔ بچوں کو بُرے اخلاق مثلاً جھوٹ بولنا، خیانت کرنا، حسد کرنا، غیبت کرنا، چغلی کرنا، خود غرضی برتنا وغیرہ ان بُری عادات کی ناپسندیدگی کو ان کے ذہن میں بٹھائیں۔ اور اچھی عادات سے آراستہ کریں۔ والدین بچوں کے ساتھ اچھی گفتگو کریں۔ بچے غلطی بھی کریں تو انہیں تنبیہ اچھے اور محبت بھرے الفاظ سے کریں۔ اور والدین اپنی گفتگو میں گھٹیا جملے گالی، بددعائیں اور بری باتیں زبان سے نہ نکالیں۔

عقیقہ کے احکام

والدین پر ایک حق اسلام کی طرف سے یہ بھی عائد ہوتا ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن وہ اپنے بچے کا عقیقہ کریں تا کہ وہ بہت سی آفتوں اور مصائب سے اپنی آئندہ زندگی میں محفوظ رہے اور اگر موت مقدر ہو تو آخرت میں بھی اپنے والدین کی شفاعت کا ذریعہ بن سکے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”بچہ اپنے عقیقہ میں رہن رکھا گیا ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے“۔ (بخاری:5471، ابوداؤد، سنن نسائی، صحیح)

لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک ہے۔ اگر طاقت نہ ہو تو لڑکے کی طرف سے ایک بکری کافی ہو سکتی ہے (بکرا یا بکری جو میسر ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسنؓ کا ایک مینڈھے سے عقیقہ کیا ور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ الزہراؓ سے فرمایا ”بچہ کا سر مونڈ دو اور سر کے بالوں کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ دو“۔

بچے کے سر کے منڈے ہوئے بالوں کے برابر چاندی وزن کر کے صدقہ کرنا مسنون ہے۔

چاندی کی جو قیمت بنے اتنی رقم کسی غریب کو دے دیں۔

علمائے احناف عقیقہ کو مستحب سمجھتے ہیں یعنی جو قدرت رکھتا ہے اس کو ضرور کرنا چاہیے اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن بھی کافی ہے اور اگر اس دن بھی رہ جائے تو پھر اکیسویں دن ہو سکتا ہے، ورنہ جب بھی زندگی میں ممکن ہو کر دینا چاہیے۔ اگر نہ ہو سکے تو پھر لازم نہیں کہ خواہ مخواہ قرض اٹھا کر ہی ادا کرے۔ عقیقہ کے بارے میں مزید وضاحت صفحہ 176 پر دی گئی ہے۔

نومولود بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہنا علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

والدین کے حق میں اولاد کی دعا کی برکتیں: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بلاشبہ ایک آدمی کا جنت میں درجہ بلند کیا جاتا ہے وہ کہتا ہے یہ مجھے کیسے مل گیا؟ (جواباً) کہا جاتا ہے تیرے بچے کا تیرے حق میں استغفار کرنے کی وجہ سے۔ (ابن ماجہ: 3660، احمد)

اس حدیث کی روشنی میں والدین کو اپنی اولاد کی دینی تعلیم و تربیت پر بھی توجہ دینی چاہیے۔ تاکہ وہ والدین کے لیے درجات میں بلندی اور نجات کا باعث بن جائیں۔

بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت: ۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی لڑکیوں کی پیدائش کے ذریعے آزمایا جائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے آزمائش میں کامیاب ہو تو یہ لڑکیاں اس کے لیے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔ (بخاری: 1418، مسلم: 6693)

۲۔ اگر کسی لڑکی کی شادی کے بعد طلاق ہوگئی ہو یا بیوہ ہوگئی ہو اور تمہارے سوا اس کا کوئی کمانے والا نہیں تو اس پر جو کچھ تم خرچ کرو گے وہ اللہ کی نگاہ میں بہترین صدقہ ہوگا۔ (احمد، ابن ماجہ: 3667)

رشتہ داروں کے حقوق

قرآن اور احادیث مبارکہ میں رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ **1۔ ترجمہ:** ماں باپ اور رشتہ داروں کے ساتھ احسان یعنی نیک سلوک کرو۔ (النساء: 36)

2۔ ترجمہ: جو مال بھی تم خرچ کرو اس کے مستحق (درجہ بدرجہ) ماں باپ اور رشتہ دار ہیں اور پھر یتیم مسکین اور مسافر ہیں (البقرہ: 215)۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں رحمان ہوں اور خویشی یعنی

قرابتداری رحم ہے۔ گویا یہ نام میں نے اپنے ہی ایک نام سے نکالا ہے، چنانچہ جو شخص اپنے خویش و اقارب سے پیوستہ رہتا ہے، میں اس شخص کے ساتھ پیوستہ رہتا ہوں۔ اور جو کوئی اپنوں سے ناطہ توڑ لیتا ہے، میں بھی اس سے تعلق توڑ لیتا ہوں۔ (بخاری5989) قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بخاری:5984، مسلم:6520) جنت میں داخل نہ ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا انسان ابتدائی طور پر جنت میں داخل نہیں ہوگا بلکہ اپنے گناہ کی سزا پانے کے بعد داخل ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی روزی میں وسعت اور عمر میں برکت ہو تو اس کو چاہیے وہ صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرے۔ (بخاری:5985) بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ایسا ہی حق ہے جیسا باپ کا حق اولاد پر ہے۔ (بیہقی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قرابت کو تازہ کرتے رہو چاہے سلام کے ذریعہ ہی ہو۔ (کنز العمال) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص عام غریبوں کو صدقہ دے گا اسے ایک درجہ ثواب ملے گا لیکن جو اپنے رشتہ داروں کی مالی امداد کرے گا اسے دگنا ثواب ملے گا۔ (ترمذی وابن ماجہ)۔

صلہ رحمی کرنے کی صورتیں یہ ہیں کہ آدمی اپنی کمائی سے ضرورت مند رشتہ داروں کی مالی مدد کرے۔ اگر ان پر کوئی مصیبت یا پریشانی آئی ہے تو اس کو دور کرنے میں ان کی مدد کرے۔ رشتہ دار سے اگر کوئی لغزش ہو جائے تو درگزر کرے۔

ہمسائیوں کے حقوق

"اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پہلو کے ساتھی (یعنی پاس بیٹھنے والا) اور مسافر اپنے باندی غلام سب کے ساتھ احسان (نیکی) کرو"۔ (النساء:36)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے"۔ (بخاری:6018)" کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر کڑیاں رکھنے سے ہرگز منع نہ کرے"۔ (بخاری، مسلم) ایک ہمسایہ وہ ہے جس کا مسلمان پر ایک حق ہوتا ہے، وہ ہے کافر ہمسایہ اور ایک ہمسایہ وہ ہے جس کا دوہرا حق ہے، وہ ہے مسلمان ہمسایہ اور ایک ہمسایہ وہ ہے جس کے حقوق تین گنا ہوتے ہیں، یہ وہ ہمسایہ ہے جو رشتہ دار بھی ہو اور مسلمان بھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسائے کے

حقوق بتاتے ہوئے فرمایا کہ اگر اسے مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کرو۔ اگر وہ کچھ قرض یا ادھار مانگے تو اسے دیدو۔ اگر وہ غریب ہے تو اس کی حاجت روائی کرو۔ بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرو اور اگر مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرو۔ اگر اسے کوئی خوشی نصیب ہو تو اس کی مسرت و شادمانی میں شریک ہو کر اسے مبارک باد دو اور اگر اس پر کوئی مصیبت پڑ جائے تو اس کے رنج و غم میں شریک رہو۔ اپنے گھر کی دیوار اتنی اونچی نہ لے جاؤ کہ اس کے گھر میں ہوا کی آمد و رفت رک جائے۔ (طبرانی) وہ شخص مومن کہلانے کا مستحق نہیں جو پڑوسی کی بھوک سے بے نیاز ہو کر خود شکم سیر (اپنا پیٹ بھرے) ہو جائے۔ (الادب المفرد:112) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کی ایذا رسانی سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم:172)

اے ابوذرؓ جب تم سالن پکاؤ اس میں پانی کی مقدار بڑھا دو تا کہ پڑوسی کو بھی اس میں سے ہدیہ کر سکو۔ (بخاری، مسلم:6688) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں فرمایا جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہے۔ (بخاری:6020)

یتیم کے حقوق

یتیم کا مال کھانے کی حرمت: قرآن پاک میں ارشاد ہے ''جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں یا اپنے استعمال میں لاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ وہ عنقریب دوزخ میں جائیں گے''۔ (النساء:10) ''اور یتیموں کا مال جو تمہاری تحویل میں ہو ان کے حوالے کر دو اور ان کے اچھے مال کو اپنے ناقص مال سے نہ بدلو اور ان کا مال اپنے مال میں نہ ملا کر کھاؤ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے''۔ (سورۃ النساء:2) ''یتیموں کے مال کے پاس بھی نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہتر اور مستحسن ہو''۔ (بنی اسرائیل:34، انعام:152) ''تم سے یتیموں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دو کہ ان کے لیے خیر خواہی بہتر ہے۔ اور تم ان سے مل جل کر رہو وہ تو تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ مفسد کو بھی جانتا ہے اور مصلح کو بھی''۔ (سورۃ بقرۃ:220)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے لیے پھیرے تو جتنے بالوں پر سے اس کا ہاتھ گذرا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی''۔ (مسند احمد) ''یتیم کی

کفالت کرنے والا اور میں جنت میں ان دونوں انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی کو باہم ملایا''۔ (بخاری:6005)

یتیم کی کفالت سے مراد یہ ہے کہ اس کے معاملات کی نگرانی کی جائے۔ اس کی مصلحتوں مثلاً کھانے پینے، پہننے کا خیال رکھا جائے۔ اگر اس کا مال ہو تو اس کو بڑھایا جائے، اور اگر مال نہیں تو رضائے الٰہی کے لیے اس پر خرچ کیا جائے اور اسے کپڑے پہنائے جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلوغت کے بعد یتیمی نہیں لڑکی بھی یتیم نہیں رہتی جب اس کو حیض آ جائے''۔ (طبرانی)

بزرگوں کے حقوق: آپ ﷺ نے فرمایا ''وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بزرگوں کی عزت نہ کرے''۔ (طبرانی، المعجم الکبیر: 27895) ''تمہارے بزرگوں کے ساتھ ہی تم میں خیر و برکت ہے'' (ابن حبان: 559) ''جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اس میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی پڑھے''۔ (بخاری: 703)

جانوروں کے حقوق: اسلام نے انسانوں کی طرح جانوروں کے بھی حقوق رکھے ہیں، جو جانور موذی نہیں ہیں، ان کو بلا وجہ تکلیف پہنچانا منع ہے۔ یہاں تک کہ جن جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے ان کو بھی ایسے طریقے سے ذبح کرنے کی تاکید کی گئی ہے جس سے ان کو کم سے کم تکلیف پہنچے۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ذبح سے پہلے چھری کو تیز کر لیا جائے اور ذبح ہونے والے جانور کو جتنی زیادہ سے زیادہ راحت پہنچائی جا سکے، پہنچائی جائے۔ (ترمذی)

جانوروں کو جلانا منع ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آگ کی سزا دینا صرف اللہ کا حق ہے (ابوداؤد) جانوروں کو آپس میں لڑانے سے منع فرمایا" (ترمذی) "جانوروں کے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا" (مسلم 555) "آپ ﷺ نے چار جانوروں چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹور کو مارنے سے منع فرمایا ہے" (ابن ماجہ) جن دنوں میں پرندے اپنے بچے نکال رہے ہوں ان دنوں ان کا شکار مکروہ ہے۔ اسی طرح کسی جانور کو اس کی ماں کے سامنے قتل کرنا بھی مکروہ ہے۔

موذی جانوروں کو ہلاک کرنا: موذی جانور کو مارنا گناہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی گرگٹ یا چھپکلی کو پہلی ضرب میں ہلاک کرے، اس کو سو نیکیاں ملیں گی، دوسری ضرب میں ہلاک کرے تو اسے کم نیکیاں ملیں گی، تیسری ضرب میں ہلاک کرے، اسے اس سے کم نیکیاں ملیں گی

اوراس مرتبہ دوسری سے بھی کم نیکیاں بیان فرمائیں۔ (مسلم:5846) اسی طرح سانپ، بچھو اور دوسرے موذی جانوروں کو مارنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔

بلی اور غیر موذی جانوروں کو ایذا دینے کی حرمت: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے بلی کو باندھے رکھا حتیٰ کہ وہ مرگئی وہ اس وجہ سے جہنم میں داخل ہوگی کیونکہ جب اس نے بلی کو باندھا نہ اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی چھوڑا کہ وہ (خود ہی) زمین سے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔ (بخاری:3318، مسلم:6675)

مخلوق پر رحم کرنے کی فضیلت: ''رحم کرنے والوں پر رحمان تبارک وتعالیٰ رحم فرماتا ہے۔ تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابوداؤد: 4941، ترمذی) اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی مخلوق کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرے۔ اہل زمین میں انسانوں کے ساتھ جانور (چوپائے، چرند، پرند) سب شامل ہیں سب کے ساتھ نرمی اور رحم وشفقت کا معاملہ کرنا ضروری ہے۔

حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے محروم ہیں جن کے دلوں میں دوسرے آدمیوں کے لیے رحم نہیں اور جو دوسروں پر ترس نہیں کھاتے۔ (بخاری، مسلم) ایک شخص کنویں میں اترا کہ (وہاں رسّی، ڈول نہیں تھا) اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں موزہ تھام کر کنویں سے باہر آیا اور ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا جو پیاس کی شدت سے کیچڑ چاٹ رہا تھا۔ اس بندہ کی خاص حالت اور ادا پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کا فیصلہ فرمالیا۔ (بخاری:2363، مسلم)

اخلاقیات

مومن اور مسلمان کا مفہوم: حضرت عبد اللہ عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور اصل مہاجر وہ ہے جو اس کام کو چھوڑ دے جس سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری:10 مسلم:69) اس حدیث کے پہلے جز کی روشنی میں مومن اور مسلمان محض اس کا نام نہیں کہ کوئی شخص کلمہ پڑھ لے اور کچھ معین اعمال وارکان ادا کرلے بلکہ وہ پوری انسانیت کیلئے مشعل راہ ہو۔ زبان سے تکلیف پہنچانے

سے مراد کسی کا مذاق اڑانا، تہمت لگانا، برا بھلا کہنا اور ہاتھ سے تکلیف پہنچانے سے مراد کسی کو ناحق مارنا، کسی کا مال ظلماً لینا وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ کی رضا اور خوشنودگی کیلئے نفسانی خواہشات کو ترک کرنا، پاکیزہ نفسی اختیار کرنا ایسا شخص حقیقی مہاجر اور کامل مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔

حسن اخلاق کی فضیلت واہمیت:

حسن اچھائی اور خوبصورتی کو کہتے ہیں۔ ''اخلاق'' جمع ہے خلق کی۔ ''خلق'' کے معنی عادت رویہ، برتاؤ، اچھی عادات اور خصلتیں دوسروں کے ساتھ اچھے رویے جو شریعت کے مطابق ہوں حسن اخلاق کہلاتا ہے۔ حسن اخلاق کی چند بنیادی صفات یہ ہیں۔ تقویٰ، عاجزی، دیانت داری، سچائی، ایفائے عہد، احترام قانون، درگزر کرنا، کسب حلال، حیاء، صبر، رحمدلی، احسان، عدل، حقوق العباد، عبادت گزار ہونا وغیرہ جن کو اختیار کرنے سے انسان دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوسکتا ہے جبکہ برے اخلاق جن سے قرآن وحدیث میں بچنے کا حکم دیا گیا ہے مثلاً جھوٹ، غیبت، منافقت، تکبر، حسد، وعدہ خلافی، بددیانتی وبے حیائی وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات میں اخلاقیات کا سب سے اعلیٰ نمونہ ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے ''بے شک تم عظیم اخلاق کے مالک ہو''۔ (القلم:4) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی قرآن کا عملی نمونہ تھی۔

''یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے''۔ (الاحزاب:21)

قرآن پاک میں حسن اخلاق کی جو علامتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

''بے شک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ پہنچادو امانتیں امانت والوں کو''۔ (النساء:58) ''اور پورا کرو عہد بے شک عہد کی پوچھ ہوگی''۔ (اسراء:34) ''کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو'' (المائدہ:8)

''جو شخص اللہ سے ڈرتا اور صبر کرتا ہے تو اللہ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا''۔ (یوسف:90)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم سے متاثر ہوکر شدید دشمن بھی حلقہ اسلام میں داخل ہوگئے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

''سو اللہ کی رحمت کے سبب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے نرم ہوگئے اور اگر آپ سخت مزاج ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے''۔ (آل عمران:159)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''نیکی حسن اخلاق کا نام ہے''۔ (مسلم) قیامت کے دن ترازو میں سب سے بھاری عمل حسن اخلاق ہوگا۔ (ابن ماجہ) مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔ (ترمذی:1162) بلاشبہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے

اچھا ہے۔ (بخاری:3559) آدمی اپنے حسن اخلاق سے اس شخص کے درجات حاصل کر لیتا ہے جو رات کو قیام کرتا اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ (سنن ابوداؤد) قیامت کے دن ترازو میں حسن خلق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور حسن خلق والا شخص، حسن اخلاق کی وجہ سے، (نفلی) روزے اور (نفلی) نمازیں ادا کرنے والے کے درجے کو پہنچ جائے گا۔ (ترمذی:2002) تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں ہم نشینی میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اخلاق میں سب سے زیادہ اچھے ہوں گے۔ اور تم میں مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے زیادہ برے ہوں گے۔ (ترمذی:2018)

اچھے اخلاق پیدا کرنے اور برے اخلاق سے بچنے کا طریقہ:

''جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی''۔ (النساء:80) ''اللہ اور رسول کی پیروی کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے''۔ (آل عمران:132)

قرآن میں جا بجا اتباع رسول ﷺ کا حکم دیا گیا ہے اور آپ ﷺ کو قیامت تک تمام انسانوں کے لئے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں کے لئے لازم ہے کہ آپ ﷺ کی پیروی کریں۔ آپ ﷺ کی سیرت وارشادات اور تعلیمات پر عمل کریں۔ ''جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چلے گا تو وہ اللہ کے عذاب کا حقدار ہوگا جیسا کہ سورۃ الانفال میں سخت آگاہی دی جارہی ہے''اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مخالفت کرتا ہو تو بلاشبہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے''۔ (انفال:13) ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خود ہی (جنت میں جانے سے انکار) کر دیا''۔ (بخاری:6851)

دین اسلام میں نہ صرف محاسن اخلاق (اچھے اخلاق) کو اختیار کرنے اور اخلاق رذیلہ (بُرے اخلاق) سے بچنے کی تاکید و تلقین کی گئی ہے بلکہ اہم ترین اسلامی عبادات یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج جن پر دین اسلام کی بنیاد ہے ان میں بھی اخلاقی تعلیم و تربیت کا پہلو موجود ہے۔ ''نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے''۔ (العنکبوت:45) زکوٰۃ کی ادائیگی سے دولت سے محبت، حرص، طمع، خودغرضی جیسی بری عادات سے نفس پاک وصاف ہوتا ہے۔ روزہ انسان کے نفس کو جھوٹ و دیگر منکرات سے مکمل اجتناب کا عادی بناتا ہے۔ حج صبر و تحمل، ایثار و قربانی کی عادات اپنانے اور لڑائی جھگڑے، بدعملی اور گناہوں سے دامن بچائے رکھنے کی تاکید و تلقین ہے۔

محاسن اخلاق (اچھے اخلاق)

تقویٰ:

تقویٰ کے معنی ہیں اللہ کا خوف۔ شرعی اصطلاح میں دل کی اس کیفیت کا نام تقویٰ ہے جس کے حاصل ہو جانے کے بعد انسان میں خدا کے حکم کے مطابق نیک عمل کی رغبت اور برے عمل سے شدید نفرت اور حقارت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو متقی کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''مؤمنو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا''۔ (آل عمران:102) ''اور اپنے لیے نیک عمل آگے بھیجو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ ایک دن تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے۔'' (البقرہ:223)

حضرت ابو ہریرہؓ سے کسی شخص نے سوال کیا تقویٰ کیا ہے؟ فرمایا کیا کبھی تمہارا گزر کانٹے دار جھاڑیوں سے ہوا ہے؟'' کہنے لگا ہاں'' تو فرمایا پھر تم نے کیا کیا'' کہنے لگا'' میں جب کانٹے کو دیکھتا تو اس سے دور ہٹ جاتا یا اس سے بچ کر گزر جاتا یا اس کو توڑ دیتا فرمایا یہ تقویٰ ہے۔ (الدر المنثور للسیوطی:1/61) تقویٰ دین اسلام کی روح اور نیک کام کا مقصود اصلی ہے۔ تقویٰ اللہ کی محبت، حصولِ قرب کا ذریعہ ہے۔ اس سے عبادت میں خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہے۔ اللہ اسے رزق کی تنگی سے بچاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے'' جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کیلئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اس کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا''۔ (الطلاق:3-2)

عدل وانصاف:

عدل کے معنی انصاف کے ہیں جس کا مطلب ہے برابر، برابر بانٹنا اور صحیح تقسیم کرنا۔ جس کا جو حق ہے اسے ادا کرنا اگر کہیں حق تلفی ہوگئی تو یہ ظلم ہے۔ عدل اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے۔ سارا نظامِ عالم اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف پر اور فضل و کرم پر ہی قائم ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اپنے ہوں یا پرائے، دوست ہوں یا دشمن، سب کے ساتھ عدل وانصاف کرو۔

ترجمہ:'' اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لیے سچی گواہی دو۔ خواہ یہ تمہارے اپنے خلاف یا تمہارے ماں باپ یا رشتہ داروں کے خلاف ہی ہو اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو اللہ ان

دونوں کا زیادہ خیر خواہ ہے پس تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔'' (النساء:135)

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ سے دشمنی کے باعث ایسا نہ ہو کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے''۔ (المائدہ:8) ''بلاشبہ اللہ انصاف اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے''۔ (النحل:90) ''اور تم عدل کرو، بے شک اللہ عدل و انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے''۔ (الحجرات:9) ''اور جب بات کہو تو خدا لگتی (عدل کی) کہو، اگرچہ وہ کسی رشتہ دار کے خلاف ہی کیوں نہ ہو''۔ (الانعام:152) ''اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کو لوٹا دو اور جب تم لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ اللہ تمہیں بہت اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سنتا اور دیکھتا ہے''۔ (سورۃ النساء:58)

احادیث کی روشنی میں: 1۔ ''سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ میدان قیامت میں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا اور اس میدان میں اس سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے پہلا عادل حاکم ہے۔'' (بخاری:143، مسلم:108) **2۔** ''جو لوگ اپنے اہل و عیال اور ماتحتوں سے عدل و انصاف کرتے ہیں۔ وہ خدا کے ہاں نور کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔'' (نسائی:5381) **3۔** ''تین شخص جنتی ہیں پہلا وہ شخص جو عدل کرے۔ دوسرا وہ شخص جو ہر شخص اور رشتہ دار کے لیے نرم دل اور رحیم ہو۔ تیسرا وہ پاکباز شخص جو عیال دار ہونے کے باوجود حرام خوری اور سوال سے بچا رہے۔'' (مسلم) ''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کے ساتھ عدل کیا جائے یعنی اس کی عبادت، ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی سے بچا جائے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بے شک شرک سب سے بھاری ظلم ہے۔'' (لقمان:13)

ہر مسلمان کو تمام معاملات میں عدل وانصاف قائم رکھنا چاہیے:

درج بالا آیات اور احادیث سے واضح ہے کہ عدل و انصاف پر مبنی فیصلوں کی کتنی اہمیت ہے۔ آج کل معاشرے میں اس کا فقدان ہے۔ سرمایہ دار، جاگیر دار، طاقت ور لوگ، ادارے اور اربابِ اختیار فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ گواہوں کو ہراساں کرتے ہیں اور اس طرح مجرم سزا سے بچ جاتے ہیں۔ لہٰذا ناانصافی اور حق تلفی کا باعث بنتے ہیں جو کہ گناہ ہیں۔ حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون کی بالادستی اس پر بلاتاخیر اور یکساں عملداری کو یقینی بنائے۔ حق و سچ کے علمبردار ججوں، گواہوں اور وکلاء کے جان و مال کو تحفظ فراہم کرے تاکہ یہ لوگ بلاخوف اپنے فرائض انجام دے

سکیں۔ ہر شخص کو عدل و انصاف قائم رکھنے کے لیے اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔گھریلو معاملات یعنی اگر ایک سے زیادہ بیویاں ہیں ان میں عدل کیا جائے اولاد میں عدل کیا جائے وراثت میں ناانصافی نہ کی جائے۔خرچ میں عدل اس طرح ہے کہ نہ فضول خرچی ہو اور نہ کنجوسی۔جس معاشرے میں انصاف غائب ہو جائے وہ معاشرہ افراتفری، خود غرضی اور ظلم و تشدد کی مثال بن جاتا ہے۔حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ کفر کی حکومت تو قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔

صدق (سچائی):

”(نیک لوگ) یہ وہ لوگ ہیں جو (مشکلات میں) صبر کرتے اور سچ بولتے ہیں اور عبادت میں لگے رہتے اور خرچ کرتے اور اوقات سحر میں گناہوں کی معافی مانگتے ہیں“۔(آل عمران:17)”تاکہ اللہ سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا صلہ دے“۔(الاحزاب:24)”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہمیشہ سچوں کے ساتھ رہو“۔(التوبہ:119)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ”تم سچائی کو لازم پکڑو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور بے شک نیکی جنت کے راستے پر چلاتی ہے“۔(مسلم:2607)

امانت و دیانت:

”بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے اہل کو لوٹا دو“۔(النساء:58)

”ایماندار لوگ وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہد کی پاسداری کرتے ہیں“۔(المومنون:8)

اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم ہے کہ امانتیں ان کے اہل اور حقداروں تک ضرور پہنچاؤ۔امانت کا دائرہ بڑا وسیع ہے اس میں ایک تو وہ امانتیں ہیں جو مال و دولت یا کوئی چیز کسی کے پاس رکھوائی جائے تو اس میں خیانت نہ کی جائے بلکہ جوں کی توں واپس کر دی جائے۔دوسری وہ جس میں عبادات اور معاملات زندگی کے تمام شعبے داخل ہیں۔لہٰذا ہر وہ چیز جو دوسرے کی کسی کے ذمے ہو خواہ وہ مال ہو یا کوئی حق امانت ہے۔ امانت کی ادائیگی نہ کرنا، کوتاہی کرنا یا ٹال مٹول کرنا وغیرہ خیانت ہے۔”معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کرنا امانت میں خیانت ہے“۔(بخاری:59) خیانت امانت و دیانت کا متضاد ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا! ”جس نے تجھے امین بنایا اس کو امانت ادا کر اور جو تیرے ساتھ خیانت کرے تو اس کے ساتھ خیانت نہ کر“۔(ترمذی:1264) خیانت کرنا منافق کی صفت ہے۔(بخاری:34)

''جب کوئی آدمی تجھ سے بات کرے پھر (اسے راز میں رکھنے کیلئے) دائیں بائیں مڑ کر دیکھے تو وہ بات تمہارے پاس امانت ہے''۔ (ترمذی:1959) ''دیانت دار تاجر قیامت کے روز شہدا اور صدیقین کے ہمراہ ہوگا''۔ (ترمذی) ''تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا''۔ (بخاری:59) لہٰذا ماتحتوں کے حقوق ادا کرنے چاہییں۔

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہر نعمت مثلاً دنیاوی دولت، جسمانی قوت، ذہنی صلاحیت امانتیں ہیں جن کا مصرف اور ادائیگی احکام خداوندی کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ آخرت میں سرخرو ہوسکیں۔

عبادات، نماز روزہ، زکوٰۃ حج یہ دینی فرائض اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے ذمے امانتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے روز حساب و کتاب ہوگا۔ لہذا انہیں قرآن اور سنت کے مطابق ادا کرے، کسی ملازمت یا عہدے یا کسی تعلیمی ادارے میں داخلہ وغیرہ پر جائز حقداروں کو چھوڑ کر قرابت داری، ذاتی تعلقات، سفارش یا رشوت کی بناء پر نااہل افراد کو آگے بڑھانا اور ترجیح دینا انتہائی بدترین خیانت ہے۔ ووٹ بھی ایک امانت ہے لہذا صحیح حقدار امیدوار کو دینا چاہیے۔

وعدے کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کے جو رہنما اصول دیئے ہیں ان میں سے ایک ایفائے عہد (وعدہ کو پورا کرنا) ہے جبکہ اسکے برعکس عہد شکنی یا وعدہ خلافی کو نفاق کی علامت اور فاسقوں کا شیوہ بتایا ہے۔

"اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو" (المائدہ:1)" اور پورے کرو وعدوں کو کیونکہ یقیناً وعدوں کے بارے میں باز پرس کی جائے گی"۔ (بنی اسرائیل:34)" اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا ہے اسکو پورا کرو اس بات کا اللہ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے تاکہ تم یاد رکھو"۔ (الانعام:152)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جس میں عہد کا پاس نہیں اس کا کوئی دین نہیں" (مسند احمد:12410)

عام طور پر لوگ عہد کے معنی صرف قول و قرار کو سمجھتے ہیں جبکہ اسلام میں اسکی حقیقت بہت وسیع ہے۔ وہ اخلاق، معاشرت اور معاملات کی تمام صورتوں پر مشتمل ہے جن کی پابندی انسان پر عقلاً، شرعاً، قانوناً اور اخلاقاً فرض ہے۔ ملازمت لیتے وقت ڈیوٹی پر حاضر رہنے اور دیانت داری سے کام کرنے کا وعدہ کیا جاتا ہے جبکہ ان اوقات میں ڈیوٹی پر حاضر نہ رہنا یا بد دیانتی کرنا وعدہ خلافی ہے۔ سرکاری ہسپتال معالج کا مریضوں سے ایسی بے اعتنائی برتنا کہ وہ نجی کلینک پر رجوع کے لیے مجبور ہوجائیں یہ وعدہ خلافی اور زیادتی ہے۔

قانون کا احترام:

"مؤمنو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر (حکمران) ہیں" (النساء:59)

"سنو اور اطاعت کرو اگر تم پر کسی ایسے حبشی غلام ہی کو حاکم بنایا جائے جس کا سر منقیٰ کی طرح چھوٹا ہو یعنی ادنیٰ حاکم کی بھی اطاعت ضروری ہے بشرطیکہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کا حکم نہ دے" (بخاری:7142)

معاشرے کا نظام چلانے کے لیے برائیوں کو روکنے اور لوگوں کے مال و جان کی حفاظت کے لیے قانون ضروری ہے لاقانونیت دنیا کا امن اور سکون غارت کر دیتی ہے۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اسلام کے اصول و احکام اور اسکی روشنی میں بنائے ہوئے تمام قوانین وضوابط کی پوری پابندی اور احترام کرے۔ اگر کوئی اپنے اثر و رسوخ سے یا دھوکے یا فریب سے دنیا کے قانون کی گرفت سے بچ بھی جائے تو آخرت میں اسے اللہ کی پکڑ سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔

قانون کے احترام کا سچا جذبہ پیدا کرنے کے لیے خود حکمران طبقہ قانون پر عمل کرے۔ اور اس کے تمام احکامات انصاف اور میرٹ پر مبنی ہوں۔

اسلامی تاریخ کا مشہور واقعہ ہے ایک دفعہ حضرت علیؓ کی زرہ (لوہے کا لباس) گم گئی اور ایک یہودی کے پاس سے ملی خود خلیفہ وقت ہونے کے باوجود آپؓ اسے قاضی کی عدالت میں لے گئے چنانچہ قاضی نے آپؓ سے گواہوں کا مطالبہ کیا تو حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے اور غلام کو پیش کیا۔ قاضی نے دونوں کی گواہی ان کے قریبی تعلق کی بنا پر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ آپؓ اپنے دعوے سے دستبردار ہو گئے احترام قانون کی اس بے مثال واقعے نے یہودی کو اتنا متاثر کیا کہ یہودی نے نہ صرف زرہ واپس کر دی بلکہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

اخلاقِ رذیلہ (بُرے اخلاق)

جھوٹ اور جھوٹی گواہی سے بچو:

قرآن مجید میں جھوٹ کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جیسا کہ ان آیات کریمہ سے ظاہر ہے: **1**۔ ''بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو قول کا جھوٹا اور اعتقاداً کافر ہو۔'' (الزمر:3) **2**۔ ''بیشک اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گزر جانیوالا جھوٹا

ہو۔'' (المومن:28) **3**۔ '' کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔'' (النور:7) **4**۔ '' اور جھوٹی بات سے بچتے رہو۔'' (الحج:30) '' اہل ایمان جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔'' (الفرقان:72)

احادیث کی روشنی میں: 1۔ '' جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں لے جاتا ہے اور جھوٹ بولتے بولتے آدمی اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔'' (بخاری:6094) **2**۔ '' منافق کی پہچان تین باتوں سے ہے: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے اس کے خلاف کرے، اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔'' (بخاری:6095) **3**۔ '' یہ ایک بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایک جھوٹی بات کہو، حالانکہ وہ تم کو سچا سمجھتا ہو۔'' (ابوداؤد) **4**۔ '' آدمی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو دوسروں سے کہتا پھرے۔'' (مسلم) اس حدیث کا مطلب ہے کہ سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے بیان نہیں کرنا چاہیے۔ لہٰذا افواہیں پھیلانے سے بچنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: '' ہلاکت ہے اس کے لیے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے، ہلاکت ہے۔'' (ابوداؤد:4992، ترمذی:2315، دارمی) '' جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ ایک میل کی مسافت تک اس کی بدبو کی وجہ سے بھاگ جاتا ہے۔'' (ترمذی:1972)

اچھے بھلے لوگ بچوں کو بہلانے کے لیے جھوٹے وعدے کر لیتے ہیں یہ بھی گناہ ہے۔

جھوٹ کی خرابیاں اور نقصانات: دین اسلام میں جھوٹ بدترین گناہ ہے اس سے معاشرے میں بے شمار خرابیاں جنم لیتی ہیں۔ جھوٹ کئی طرح سے بولا جاتا ہے۔ مثلاً کسی غلط کام کو چھپانے کیلئے، دوسروں کی نظر میں اپنی شان وشوکت بڑھانے کیلئے، جھوٹے خواب سنا کر، اپنے نام کے ساتھ جھوٹے القابات لگا کر، وعدہ کر کے پورا نہ کرنا، کم تولنا، قول وفعل میں تضاد، کاروباری معاملات میں جھوٹی قسم کھانا، کسی واقعے کی غلط خبر دینا وغیرہ۔ جھوٹا آدمی ذلیل وخوار ہوتا ہے لوگ اس پر اعتبار نہیں کرتے۔ جھوٹ انسان کی کاروباری ساکھ کو ختم کر دیتا ہے اور اس کی معاشی زندگی تنگی کا شکار ہوتی ہے۔ مال میں بے برکتی ہوتی ہے۔ جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے اس لیے جھوٹ سے بچنا چاہیے۔

جہاں جھوٹ بولنا جائز ہے: کوئی مسلمان کسی ظالم سے چھپ جائے جو اس کو جان سے مارنا یا مال چھیننا چاہتا ہو یا کوئی امانت ہو اگر اس کے متعلق دریافت کیا جائے تو اس معاملے کو چھپانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے۔ لڑائی اور لوگوں میں صلح کے لیے جھوٹ بولنا درست ہے۔ (بخاری:2692)

چغل خوری حرام ہے: کسی کی بات سن کر کسی دوسرے سے اس طرح کہہ دینا کہ دونوں میں اختلاف اور جھگڑا ہو جائے یہی چغلی ہے جس کا وبال دنیا میں ذلیل وخوار اور آخرت میں جہنم کے حقدار ٹھہرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان سچ بولتا ہے یہاں تک کہ (اللہ تعالیٰ کے ہاں) وہ صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے حتیٰ کہ اس کو کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسلم: 6636) چغل خور کو آخرت سے پہلے قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ (بخاری: 216) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک سب سے برے وہ لوگ ہیں جو آپس میں محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں اور وہ لوگ جو بری الذمہ لوگوں پر عیب لگاتے ہیں۔ (المعجم الاوسط، طبرانی: 35/7، السلسلۃ الصحیحہ: 378/2)

غیبت:

قرآن پاک میں غیبت کے بارے میں ارشاد ہے ''اے ایمان والو! کثرت سے گمان کرنے سے بچو اس لیے کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور نہ ہی ٹوہ لگایا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اسے پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس یہ بات تو تمہیں انتہائی ناپسند ہے اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو یقینا اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے''۔ (سورہ حجرات: 12)

''تم اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمہیں علم نہیں بے شک کان اور آنکھیں اور دل ان تمام سے باز پرس ہو گی''۔ (الاسراء: 36) ''اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔'' (الحجرات: 6)

احادیث کی روشنی میں: ''کسی شخص کے بارے میں کوئی بات اس کی غیر حاضری میں کہی جائے کہ اگر وہ موجود ہوتا تو اسے بُری لگتی خواہ وہ بات سچی ہی کیوں نہ ہو۔ غیبت ہے، اگر وہ بات جھوٹی ہو تو اسے تہمت اور بہتان کہیں گے''۔ (مسلم: 6593) نیز جو بات کسی کے نقص یا عیب کو ظاہر کرے وہ بھی غیبت ہے خواہ اس کا تعلق اس کے حسب ونسب' لباس و پوشاک' مال مویشی' گھر بار یا کردار و گفتار سے ہو مثلاً کسی کے بدن کے بارے میں کہ وہ کالا کلوٹا' وہ لمبا تڑنگا ہے۔ نسب کے بارے میں کہیں کہ وہ جولاہے کی اولاد ہے وہ موچی کا بیٹا ہے۔ اخلاق کے بارے میں کہیں کہ وہ بدخو ہے وہ مغرور یا زبان دراز ہے وغیرہ۔ کسی کی نقل اتارنا یا کسی کو طعنہ مارنا ایس ایم ایس، ای میل، انٹرنیٹ اور

اخبارات وغیرہ کے ذریعے کسی کی برائی لکھ دینا یہ سب غیبت میں شمار ہے۔اگر کسی شخص کی شناخت کے لیےاس کا عیب مثلاً اندھا یا بھینگا وغیرہ لوگوں میں مشہور ہو تو یہ جائز ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: " جب میرے رب نے مجھے معراج کرائی تو میرا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ (ان سے) اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون لوگ ہیں۔انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی بے عزتی کرتے تھے"۔(ابوداؤد:4878)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:" غیبت کرنے والے کی طرح غیبت سننے والا بھی اس گناہ میں برابر کا شریک ہے۔" حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ غیبت زنا سے زیادہ سنگین ہے کیونکہ آدمی اگر بدنیتی سے زنا کر لیتا ہے تو صرف توبہ کرنے سے اس کی معافی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے مگر غیبت کرنے والے کو جب تک وہ شخص جس کی غیبت کی گئی ہے معاف نہ کرے اس کی معافی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوگی۔'' (بیہقی،المعجم الاوسط:6590)

'' اگر کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ کراہت ونفرت کا اظہار نہ کرے اور درگزر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی ایسے وقت میں درگزر کر دے گا جبکہ وہ درگزر کا محتاج ہوگا''۔

غیبت کرنا کب مباح ہے: غیبت کرنا حرام ہے مگر بعض حالتوں میں مباح (جائز) ہو جاتی ہے مثلاً کسی حاکم یا عدالت کے روبرو فریاد کے لیے، کسی کے شر سے بچانے کے لیے مثلاً کوئی شخص بدعتی ہے یا چور ہے۔ظالم حکمران کی شکایت کرنا، کھلم کھلا فسق (گناہ) کرنے والے کی شکایت کرنا۔مثلاً اعلانیہ شراب پینے والا، ظلماً لوگوں کا مال لینے والا ،غلط کاموں کی سرپرستی کرنے والا وغیرہ۔مسلمانوں کی خیرخواہی کیلئے کسی شریر کے شر کو بتانا جائز ہے۔

اگر کوئی ملازم رکھنا ہو یا کسی کے پاس ملازمت کرنی ہو، تجارت میں شرکت دار بننا ہو، مال ادھار دینا ہو، کسی سے کرائے پر مکان لینا ہو، شادی کرنی ہو، کسی کے ساتھ سفر کرنا ہو وغیرہ ان مواقع پر معلومات حاصل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ تحقیق کر لینی چاہیے تا کہ دھوکہ سے بچا جائے۔اور جس سے مشورہ لیا جائے اگر وہ اس شخص کی برائی وعیب بیان کرے تو یہ غیبت نہیں ،حدیث میں ہے کہ جس سے مشورہ لیا جائے وہ

امین ہے لہٰذا اس کیلئے برائی ظاہر نہ کرنا خیانت ہے مثلاً اگر کوئی اپنی اولاد کے نکاح کے سلسلے میں اس شخص کے بارے میں معلومات لے تو یہ غیبت نہیں۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ: جس کے سامنے کسی کی غیبت کی جائے اس پر واجب ہے کہ زبان سے اسے روک دے کہ میرے سامنے اسکی برائی نہ کرو اگر زبان سے روکنے میں خوف واندیشہ ہو تو دل سے برا جانے ممکن ہو تو وہاں سے اٹھ جائے یا اسکی بات کو کاٹ کر کوئی دوسری بات شروع کر دے اگر ایسا نہیں کرتا تو سننے والا بھی گنہگار ہوتا ہے اگر کوئی شخص نہ غیبت کرنے والے کو روک سکتا ہے اور نہ محفل کو چھوڑ سکتا ہے تو پھر وہ غیبت کو توجہ سے نہ سنے۔

برائیوں کا اظہار نا قابل معافی گناہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا" میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ) کا کام کرے اور اسکے باوجود کہ اللہ نے اس گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں! میں نے کل رات فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اسکے رب نے اس کا گناہ چھپائے رکھا لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔" (بخاری:6069)

منافق: " اور اللہ تو ضرور دیکھتا ہے کہ ایمان لانے والے کون ہیں اور منافق کون ہیں۔ (العنکبوت:11) شریعت کی رو سے ایسے شخص کو **منافق** کہا جاتا ہے جس کا ظاہر کچھ ہو اور باطن کچھ ہو اور اس عمل کو منافقت کہتے ہیں۔ قول وفعل کے تضاد کو بھی **منافقت** کہتے ہیں۔ منافقت ایک بدترین معاشرتی برائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی وہ منافق ہے اور جس شخص میں ان چار باتوں میں سے ایک بات ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اس کو چھوڑ دے۔ **1**۔ جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ **2**۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ **3**۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ **4**۔ جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے! (بخاری:2459، مسلم، مشکوۃ:56)

منافق کی دو قسمیں ہیں۔ **منافق اعتقادی** اور **منافق عملی**۔

منافق اعتقادی وہ ہے کہ زبان سے تو اسلام کا اظہار کرتا ہو مگر اپنے دل میں کفر چھپائے ہوئے ہو۔ جیسے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں عبداللہ بن ابی وغیرہ منافقوں کی ایک جماعت تھی یہ لوگ

بظاہر کلمہ پڑھتے تھے روزہ ونماز اور حج وزکوٰۃ کے بھی پابند تھے مگر دل سے اسلام کے منکر تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے ایمان وعقیدہ میں ہی نفاق تھا۔ منافق اعتقادی کافر ہے بلکہ کافر سے بھی بدتر ہے۔ قرآن کریم کا فرمان ہے کہ منافق اعتقادی کو جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ڈال دیا جائے گا۔ (النساء:145)

منافق عملی وہ ہے کہ جس کے ایمان وعقائد میں کوئی خرابی ونفاق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ظاہر وباطن میں مسلمان ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بعض اعمال اور خصلتیں منافق سے ملتی جلتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی حدیث میں ذکر آیا ہے۔ یہ منافقانہ خصلتیں گناہِ کبیرہ ہیں۔

اگر کوئی مسلمان دانستہ یا نادانستہ طور پر ان میں سے کسی بری عادت کا شکار ہے تو اُس کو فوراً اپنا احتساب کرنا چاہیے۔ اور اس بری عادت سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے ورنہ آخرت میں سخت عذاب بھگتنا پڑے گا۔

رشوت : رشوت کے یہ معنی ہیں کہ کسی کو کچھ اس غرض سے دیا جائے کہ وہ ناجائز اور ناحق بات پر اس کی مدد کرے اس غرض سے مال دینے والے کو راشی اور لینے والے کو مرتشی اور دونوں کے لین دین کی بات چیت کروانے والے کو رائش کہتے ہیں ان تینوں پر لعنت آئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: فیصلے میں رشوت لینے اور دینے والے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔ (ترمذی: 1336)

اس کو قرآن مجید نے باطل سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: "اور آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ اور اس مال کو اپنے حق میں فیصلہ کرانے کے لیے حاکموں کو نہ دو"۔ (البقرہ:188)

باطل طریقوں میں چوری، خیانت، غصب، رشوت اور سود وغیرہ سب شامل ہیں۔ رشوت کی کمائی حرام ہے۔ اگر رشوت دفع ظلم کیلئے دی جائے تو امید ہے کہ دینے والے پر اللہ تعالی مواخذہ نہیں فرمائیں گے۔

ریاکاری:

ریا کا لغوی معنی دکھاوا۔ ریاکاری اخلاص کے منافی اور اس کی ضد ہے۔ اخلاص کا مطلب ہے کوئی کام خالص اللہ کے لئے کرنا جبکہ ریاکاری کا مطلب ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو دکھانے کے لئے کوئی کام کرنا تاکہ وہ تعریف کریں یا کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہو۔ قرآن اور حدیث میں ریاکاری کی مذمت

آئی ہے اور اسے باعث عذاب اور نیکی ضائع کرنے والا عمل قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے اے ایمان والو! ''اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر ضائع نہ کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا''۔ (البقرۃ:264) ''ہلاکت و بربادی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل ہیں وہ جو ریا کاری کرتے ہیں''۔ (الماعون:6-4) یعنی نمازوں کا اہتمام نہیں کرتے، نمود و نمائش اور لوگوں کو دکھانے کے لئے جب کبھی ان کے درمیان ہوتے ہیں تو پڑھ لیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ریا کاری کو شرک اصغر (چھوٹا) اور شرک خفی (پوشیدہ) کہا ہے۔ (مسند احمد)

شرک خفی یہ ہے کہ آدمی کھڑا نماز پڑھ رہا ہو پھر اس بناء پر اپنی نماز کو مزین کر دے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ:4204) نماز کو مزین کرنا یعنی لمبی کرنا اور خشوع و خضوع کا دکھاوا کرنا وغیرہ۔

نیکی کا کام کر کے اس کی تشہیر کرنا ریا کاری ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کے لئے واجب (ضروری) ہے کہ وہ اللہ کی خوشنودی کے لئے نیک اعمال کریں۔ ریا کاری انسان کے اعمال کو دنیا میں ہی تباہ کر دیتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق "ریا کاری جہنم کا سبب بنتی ہے"۔ (ترمذی)

"کوئی شخص شہرت کیلئے کوئی عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو ظاہر کر دے گا۔ اور جو کوئی دکھاوے کیلئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا"۔ (بخاری:6499)

تکبر و غرور:

حق کو قبول نہ کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''پس دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اس میں رہو گے اب تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے۔'' (النحل:29)

- ''زمین پر اترا کر نہ چل کسی تکبر کرنے والے شیخی خورے کو اللہ پسند نہیں فرماتا''۔ (لقمان:18)
- ''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ بھر تکبر و غرور ہو''۔ (مسلم:91)
- ''ہر جاہل اکھڑ مزاج تکبر کرنے والا دوزخی ہے''۔ (بخاری:6071، مسلم:7187)

تکبر و غرور کے برعکس اللہ تعالیٰ کی رضا مندی و خوشنودی کی خاطر عجز و انکساری کو اپنا شیوہ بنانے والوں کے لئے قرآن اور حدیث میں دنیا اور آخرت میں کامیابی کی نوید سنائی گئی ہے۔

حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے کہ عاجزی کا مطلب یہ ہے کہ تو جس کسی کو دیکھے اُسے اپنے سے افضل سمجھے۔ تکبر سے بچنے کے لیے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانا چاہیے۔

اسراف اور غرور سے بچو:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو اور کھاؤ پیو اور حد سے نہ گزرو یقینا اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا‘‘۔(اعراف:31)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! ’’کھاؤ پیو اور صدقہ و خیرات کرو وہ لباس پہنو جس میں اسراف (فضول خرچی) اور تکبر کی ملاوٹ نہ ہو‘‘۔(ابن ماجہ:3605)

حسد:

ترجمہ: ’’پھر کیا یہ دوسروں سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نوازا‘‘۔(النساء:54)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے یا خشک گھاس کو۔‘‘(ابوداؤد:4903)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرتا ہو ایک شخص جن کو اللہ نے حکمت سے نوازا ہو وہ اس کے ذریعے سے فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو حکمت کی تعلیم دیتا ہو‘‘۔(بخاری)

اسلام میں رشک جائز ہے، حسد جائز نہیں۔(اس اوپر والی حدیث میں بھی حسد سے مراد غبطہ یعنی رشک مراد ہے) رشک یہ ہے کہ آدمی اللہ سے دعا کرے کہ اے اللہ جس طرح فلاں شخص پر تیرا کرم و فضل ہے مجھے توفیق عطا فرما کہ میں بھی دین کی خدمت کرسکوں۔ حسد یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے کی قابلیت، مال و دولت دیکھ کر اس کا زوال چاہے اور جلے کُڑھے یعنی مجھے ملے یا نہ ملے لیکن اس سے یہ چیز چِھن جائے۔ حسد سے بہت سے گناہ جنم لیتے ہیں مثلاً غیبت، چغلی، بدگمانی وغیرہ اور آدمی کا سکون چِھن جاتا ہے۔

لہٰذا بندے کو چاہیے کہ ہر مسلمان کیلئے خاص طور اپنے رشتے داروں کیلئے اپنے دل کو ہر طرح کے حسد، بغض اور کینہ سے پاک رکھے۔ دل کی طہارت اور پاکیزگی ہی دراصل ایمان کی طہارت اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی** ترجمہ: جس نے اپنے دل کو (تمام آلائشوں سے) پاک کیا وہ کامیاب ہوگیا۔(الاعلیٰ:14)

غصب کرنا: ’’اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ‘‘(نساء:29، البقرہ:188) دوسرے شخص کے حق کو زبردستی ظلماً چھین کر اپنا کر لینے کو غصب کرنا کہتے ہیں۔ جیسے

دوسرے کی زمین، مکان و جائداد پر ظلماً قبضہ کر کے اپنا سمجھنا، یا دوسرے کے کپڑے، کتاب وغیرہ کو ناجائز تصرف کرنا یہ غصب ہے جو سخت ظلم ہے اور حرام کھانا ہے اور اس غصب وظلم کی آمدنی بھی حرام ہے اور ایسے لوگوں کی عبادت اور دعا بغیر ادائے حقوق کے قبول نہیں ہوتی۔ زمین وغیرہ کے غصب کرنے والے کے لیے بڑی بڑی سزائیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1۔ ”جس نے کسی کی ایک بالشت زمین ناحق دبائی ہے تو قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق گلے کا ہار ڈالے اٹھے گا۔“ (بخاری:2452، مسلم:4132) **2**۔ ”جس نے ظلماً کسی کی زمین چھین لی ہے تو اسے اس بات کی تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی کھود کر میدان محشر میں لائے۔“ (احمد)

موجودہ دور میں دوسروں کی ملکیت پر قبضہ کرنا ایک معمول بن گیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی نفی کی جاتی ہے کہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان پر جان، مال اور عزت حرام ہے۔

زبان کی حفاظت: قرآن پاک میں ارشاد ہے: ”رحمان نے قرآن سکھایا اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا“۔ (الرحمن:4-1) ”لوگوں سے ہمیشہ خوش اسلوبی سے بات کرو۔“ (البقرہ:83) ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو“۔ (احزاب:70) ”فلاح پا گئے ایمان والے جو نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی نماز کی خشوع کرنے والے ہیں اور وہ جو لغو (بے ہودہ باتیں) سے منہ موڑنے والے ہیں۔“ (المؤمنون:3-1)

قرآن اور احادیث میں جا بجا زبان کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے غلط استعمال سے بچنے کی تاکید و تلقین کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے“۔ (بخاری:6475)

لہٰذا ہر مسلمان کو لغو (فضول گفتگو) سے اجتناب کرنا چاہیے۔ زبان کا بہترین استعمال یہ ہے کہ لوگوں کو قرآن اور دین کے احکامات کی طرف بلایا جائے۔

زبان کی ہلاکتیں: قرآن پاک میں ارشاد ہے: ”بڑی ہلاکت ہے طعنہ دینے والے اور بہت عیب لگانے والے کیلئے“۔ (الھمزہ:1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”انسان کی اکثر خطائیں زبان کی وجہ سے ہوتی ہیں“ (السلسلۃ الصحیحہ:534)۔ ”فحش گوئی اور زیادہ باتیں کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں“ (ترمذی:2027)۔ ”بندہ ایک کلمہ زبان سے نکالتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا نہیں (کہ کتنا گناہ ہے) جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دور پھسل کر گر جاتا ہے جتنی مشرق و مغرب کے درمیان دوری

ہے“ (بخاری:6477) ”جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی (حفاظت) ضمانت دے میں اس کیلئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ (بخاری:6474) ”جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلائی (طعنہ دیا) جس سے وہ توبہ کر چکا ہے تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائے گا۔“ (ترمذی) زبان کی اکثر آفتیں گناہِ کبیرہ میں سے ہیں اور ان کا تعلق حقوق العباد سے ہے مثلاً غیبت، بہتان، لعن طعن، چغلی، گالی گلوچ اور جھوٹ وغیرہ۔ گناہ کبیرہ بغیر توبہ اور بالخصوص اگر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو تو اس سے معافی مانگے بغیر معاف نہیں ہو سکتا۔ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر کسی میں کوئی برائی نظر آئے تو علیحدگی میں ملاقات کر کے اس کی خرابی کی اصلاح کرنی چاہیے دوسروں کے سامنے ڈھنڈورا نہ پیٹا جائے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مومن طعنہ زنی کرنے والا ہے نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا نہ ہی فضول گوئی اور زبان درازی کرنے والا ہے۔“ (مسند احمد:10096، ترمذی، حاکم)

احسان کا شکریہ: اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمھیں مزید نعمتوں سے نوازوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو (یاد رکھنا) میرا عذاب یقیناً بہت سخت ہے۔ (سورۃ ابراھیم:7)

”جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا“۔ (ترمذی:3025)

حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جس شخص کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ اپنے محسن کے حق میں یہ الفاظ کہے **جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا** (اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے) تو اس نے اپنے محسن کی پوری تعریف کی“۔ (مسند احمد۔ ترمذی) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا“۔ (مسند احمد۔ ترمذی) ”ایک دوسرے کو ہدیے (تحفے) دو! اس سے تم باہم محبت کرو گے“۔ (بخاری، بیہقی)

”نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ و ظلم پر مدد نہ کرو“۔ (المائدۃ:2)

پانچ نصیحتیں: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرے اور ان لوگوں کو سکھائے جو ان پر عمل کریں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تیار ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ازراہ شفقت) میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا اور گن کر یہ پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: ”حرام سے بچو تم سب سے بڑے عبادت گذار بن جاؤ گے“۔ ”اللہ

تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں دیا اس پر راضی رہو تم سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے''۔''اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم سلامتی میں رہو گے''۔''جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرو تم (کامل) مسلمان بن جاؤ گے''۔''زیادہ ہنسا نہ کرو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے''۔(ترمذی:2305)

چھ جامع نیکیاں: حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی طرف سے چھ باتوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اسے ادا کرو۔ جب کسی سے کوئی معاہدہ کرو تو اس کو پورا کرو، جب بات کرو تو سچ بولو، اور اپنی شرمگاہوں کی (ناجائز کاموں سے) حفاظت کرو، اور اپنی نگاہیں نیچی رکھو، اور اپنے ہاتھوں کو (دوسروں کو تکلیف پہنچانے اور گناہ کرنے سے) روکے رکھو۔(مسند احمد:9630، بیہقی)

السلام علیکم کہنے کے متعلق احکامات: ارشاد باری تعالیٰ ہے''اے ایمان والو! تم دوسروں کے گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک ان سے تم اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔'' (النور:27)''اور جب کوئی تمہیں سلام کرے تو اس کو اس سے بہتر طریقہ پر جواب دو یا کم از کم سلام کے جواب میں وہی الفاظ لوٹا دو''۔(سورۃ النساء:86)

احادیث کی روشنی میں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:''وہ آدمی اللہ کے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے''۔(ابوداؤد:5197)''بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو سلام کرو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو''۔(بخاری:28)''جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب تم گھر سے باہر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کر کے رخصت ہو''۔(بیہقی:4651)''جب دو مومن ملتے ہیں اور سلام کے بعد ایک دوسرے سے مصافحہ کے لیے ہاتھ ملاتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔(ابوداؤد:5212، ترمذی:2727)''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہنے والے کو بیس نیکیاں اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہنے والے کو تیس نیکیاں ملتی ہیں''۔(ابوداؤد:5195)''جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے اور اگر درخت دیوار یا پتھر بیچ میں حائل ہو جائے اور پھر اس کے سامنے آئے تو اس کو دوبارہ سلام کرے''۔(ابوداود 4332)''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو حاضرین کو سلام کرتے''۔(ابن ماجہ:1109)''چھوٹا بڑے کو سلام کرے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو۔ اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے۔(بخاری:6233)

مصافحہ و معانقہ (گلے لگانا): حضرت انسؓ سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لیے (احتراماً) جھک جائے فرمایا ''نہیں''۔ اس نے کہا تو کیا اس سے چپٹ جائے (گلے لگا لے) اور بوسہ لے فرمایا ''نہیں''۔ اس نے کہا تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' (مسند احمد: 8305، ترمذی:2728) ''مصافحہ میں ایک شخص اپنا دایاں ہاتھ دوسرے شخص کے دائیں ہاتھ میں دے''۔ (بخاری)۔ حضرت انسؓ (ابن مالک) سے مروی ہے ''رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب آپس میں ملاقات کیا کرتے تھے تو مصافحہ کیا کرتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تو آپس میں معانقہ کیا کرتے تھے''۔ (طبرانی) حضرت زید ابن حارثؓ جب مدینے آئے تو نبی کریم ﷺ کے یہاں پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ ﷺ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے دروازے پر پہنچے ان سے معانقہ کیا اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ (ترمذی)

سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب ہے۔ (عالمگیری) اگر کوئی تلاوت میں مشغول ہے یا درس وتدریس یا علمی گفتگو میں مصروف ہے تو اس کو سلام نہ کرے اسی طرح اذان واقامت، خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت سلام نہ کرے بلکہ چپکے سے آکر بیٹھ جائے۔ سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے بلا عذر تاخیر کی تو گناہ ہوگا۔ (ردمختار، درالمختار) کسی کو کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا تو اس پر سلام پہنچانا ضروری نہیں ہے اگر اس نے یہ کہہ دیا کہ ہاں تمہارا سلام کہہ دوں گا اب اس نے وعدہ کرلیا اس لیے اب سلام پہنچانا واجب ہے۔ کیونکہ اب اس کے پاس یہ سلام امانت ہے ورنہ پہنچانا لازم نہیں تھا۔ لوگ حاجیوں کہ کہہ دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے روضہ مبارک پر میرا سلام عرض کردینا یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔ (ردالمحتار)

ملاقات کے وقت بطور تعظیم کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے۔ بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں اگر یہ جھکنا رکوع کے برابر ہوجائے تو حرام ہے اگر رکوع کی حد سے کم ہو تو مکروہ ہے (ردالمحتار) بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد فورا اپنا ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ عالم دین یا عادل بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے۔ بعض عالم دین یا نیک شخص کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں یہ ناپسند و مذموم ہے۔ (ایسے شخص کیلئے نہ کھڑا ہوا جائے)۔ (ردالمحتار)

مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ جب اس سے ملاقات ہو تو اسے سلام کہے، بیمار کی عیادت کرے، مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے، مسلمان کی دعوت قبول کرے، چھینکنے والے کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے پر یَرْحَمُکَ اللہ کہے، حاضر و غائب (ہمہ وقت) اس کی خیر خواہی کرے۔ (بخاری:1240، مسلم:1418، ترمذی:2736)

چھینک اور جمائی: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ کہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ** ترجمہ: ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے اور اس کے بھائی یا ساتھی کو چاہیے کہ کہے **یَرْحَمُکَ اللہُ** ترجمہ: اللہ تم پر رحم فرمائے پھر وہ جسے چھینک آئی ہو وہ کہے۔ **یَھْدِیْکُمُ اللہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ**۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے اور حالات درست فرمائے۔ (بخاری:6224) آپ ﷺ چھینک لیتے وقت اپنے منہ پر دست مبارک رکھ لیتے اور کبھی رومال یا کپڑا منہ پر رکھ لیا کرتے اور آہستہ آواز سے چھینکتے۔ (ابو داؤد:5029) چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیے اور جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لے تو سننے والے پر اس کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللہُ کہنا واجب ہے۔ اگر نہ کہے تو گناہگار ہوگا۔ اگر کوئی بار بار چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فقط تین بار تک یَرْحَمُکَ اللہُ کہو اس کے بعد چھینک آئے تو یہ زکام ہے۔ (ابو داود:5034، ترمذی)۔ اگر کوئی شخص چھینکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اسے جواب دو اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نہیں کہا تو اسے جواب نہ دو۔ (مسلم) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے چھینک صحت کی نشانی ہے اور شیطان پر بھاری ہے۔ اللہ تعالیٰ جمائی کو ناپسند کرتا ہے (کیونکہ یہ زیادہ کھانے و ثقل نفس سے ہوتی ہے اور غفلت و سستی کی علامت ہے) اور شیطان اس سے خوش ہوتا ہے۔ لہٰذا جس کسی شخص کو جمائی آئے تو حتی الوسع اس کو روکے ورنہ بایاں ہاتھ منہ پر رکھ لے۔ (بخاری:6226) بعض لوگ چھینک کو بدفالی خیال کرتے ہیں مثلاً کسی کام کے لیے جاتے ہوئے کسی کو چھینک آ گئی تو سمجھتے ہیں اب وہ کام اپنے انجام کو نہیں پہنچے گا یہ توہم پرستی ہے جو گناہ ہے۔

مسلمان کی حاجت روائی: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان سے دنیا کا کوئی دکھ دور کیا اللہ اس سے قیامت کے روز ایک دکھ دور کرے گا۔ جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے اللہ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ عزوجل اس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے۔ (مسلم:6578) جو کوئی شخص کسی کو نیک کام بتائے تو اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو ملے گا اور اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ مصیبت

زدہ (مسلم ہو یا غیر مسلم) کی مدد کی جائے۔ (طبرانی)

بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنا: بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے یا رات بھر عبادت اور دن کو روزہ رکھنے والے کے برابر ہے۔ (بخاری:5353)

سفارش: " جو شخص کسی بھلائی کی سفارش کرے گا تو اس کو اس کا حصہ ملے گا اور جو کسی برائی کی سفارش کرے گا تو اس کو اس کا حصہ (گناہ) ملے گا" ۔ (النساء:85)

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ جب کوئی حاجتمند سائل سوال کرے تو اس کی سفارش کرو کہ تم کو سفارش کا ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو حکم چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔ (بخاری: 6028، مسلم، ابوداؤد:3541)

اسلامی معاشرت میں جائز کام کی سفارش کرنا عمدہ عمل ہے۔ خاص طور پر وہ لوگ جو اپنے مسائل منصب اعلیٰ تک نہیں پہنچا سکتے۔ حالانکہ وہ حقدار ہوتے ہیں ان کے ساتھ مدد کرنا ثواب کا کام ہے کسی غلط کام کی سفارش نہ کی جائے اور سفارش کے بدلے میں تحفہ نہ لیا جائے۔

ناحق قتل کرنے کی سزا: ''جو کوئی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ تعالی کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کیلئے بڑا عذاب تیار کر دیا گیا ہے۔'' (النساء: 93) ''اللہ تعالی نے ایک شخص کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے۔'' (المائدہ:32) ''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان اولین فیصلہ جو کیا جائے گا وہ (ناحق) خونوں کے متعلق ہوگا'' (بخاری:6533، مسلم) ''مؤمن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے (یعنی اعمالِ صالحہ کرنا آسان اور توبہ قبول ہوتی رہتی ہے) جب تک ناحق قتل نہ کرے''۔ (بخاری:6862) ناحق قتل کرنا کفر کے بعد کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ہے۔ اسلام نے مقتول کے ورثاء کو اختیار دیا ہے قصاص (قاتل کو قتل کے بدلے قتل کرنا) یا دیت یا معاف کرنا۔ قصاص میں حکومت وقت اور عدلیہ کو قتل کے جرم میں سزائے موت دینے یعنی قتل کرنے کا حق حاصل ہے۔ مقتول کی دیت سو اونٹ یا دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار یا اس کے برابر رقم یا فریقین جو طے کر لیں۔

لعنت کرنے کی ممانعت: لعنت کے معنی خدا کی رحمت سے دور ہونے اور ہٹانے کے ہیں۔ جب کوئی کسی پر لعنت کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں بددعا کرتا ہے کہ خدا کی رحمت سے دور ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے اور مسلمان پر

کفر کا الزام لگانا اسے قتل کرنے کی مانند ہے"۔ (بخاری: 6047) "جب بندہ کسی پر لعنت کرتا ہے تو یہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔ تو آسمان کے دروازے اس کے آگے بند کر دیئے جاتے ہیں تو وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے آگے سے بند کر دیئے جاتے ہیں تو یہ لعنت دائیں بائیں طرف پھرتی ہے ادھر بھی اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ لعنت اس شخص پر لوٹا دی جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ لعنت کا مستحق ہے اگر وہ اس لعنت کا مستحق نہیں ہے تو یہ لعنت لعنت کرنے والے پر لوٹا دی جاتی ہے"۔ (ابوداؤد: 4905) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کسی کے اوپر اللہ کی لعنت مت بھیجو اور نہ بدعا کرو خدا کے غصے کے ساتھ اور نہ جہنم کی آگ کے ساتھ"۔ (ابوداؤد) یعنی اگر وہ اس بددعا کا مستحق نہیں ہے تو بددعا کرنے والا اس بدعا کا مستحق ہو جائے گا۔

مسلمان کو نقصان پہنچانے والا اور اس کو دھوکہ دینے والا ملعون ہے: حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے"۔ (ترمذی: 1941)

اس حدیث میں مسلمان کو کسی طرح کا نقصان اور تکلیف پہنچانا اور اسے دھوکہ وفریب دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور ایسے شخص کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملعون کہا ہے۔ ملعون کا مطلب ہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ لعنت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری۔

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا مت کہو: "بیشک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے۔" (الحجرات: 13) حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا مت کہو کیونکہ تم میں سے کوئی آدمی اگر احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو وہ ان کے ایک مد یا نصف مد کے برابر بھی ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔" (بخاری، مسلم، ترمذی: 795، 1800)

بدگمانی سے بچو: اے ایمان والو! "بہت زیادہ گمان سے بچو بعض گمان گناہ ہیں" (الحجرات: 12) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے "بدگمانی سے بچو، بدگمانی بہت بڑا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو اور نہ جاسوسی کرو۔ آپس میں حسد نہ کرو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو اور نہ باہم بغض رکھو اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔" (بخاری: 6064، مسلم: 1022)

مشورہ دینے والا امین ہے: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے، اگر کوئی شخص کسی سے مشورہ طلب کرے تو اس کے لیے واجب ہے کہ اپنی دانست کے مطابق صحیح مشورہ دے۔ خیر کی راہنمائی میں انسان کو بخیل نہیں ہونا چاہیے۔ (ابوداؤد)

عفو ودرگزر کرنے کی فضیلت: ''معاف کر دو اور درگزر کرو۔ کیا تم نہیں چاہتے اللہ تمہارے قصور معاف فرمادے'' (سورۃ النور:22) ''اور بُرائی کا بدلہ اس جیسی بُرائی ہے۔ مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ اللہ کے ذمے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔ (سورۃ الشُوریٰ:40)

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''نہ کوئی پہلے پہل کسی کو نقصان پہنچائے نہ بدلے کے طور پر کسی کو نقصان پہنچائے'' (ابنِ ماجہ)

زخمی کرنے والے کو معاف کر دینا بہتر ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کو زخمی کیا گیا ہو اور وہ بدلہ لینے کے بجائے اس شخص کو معاف کر دے جس نے اس کو زخمی کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے درجے کو بلند فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ)

مسلمانوں کو ناحق گالی دینا منع ہے: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔'' (بخاری:48)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں تو جب تک مظلوم کی گالی نہ بڑھ جائے اس وقت تک دونوں کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے۔'' (مسلم:6591)

تہمت کا وبال: حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ کوئی کسی پر فسق یا کفر کی تہمت نہ لگائے۔ اس لیے کہ جس شخص پر تہمت لگائی ہے، اگر وہ کافر و فاسق نہیں ہے تو یہ بات تہمت لگانے والے ہی پر پلٹ آئے گی۔ (بخاری) جو اپنی لونڈی یا غلام کو بدکاری کی تہمت لگائے گا تو قیامت میں اس پر حد قائم کی جائے گی، سوائے اس کے کہ جیسا اس نے کہا ہے ویسا ہی ہے۔ (بخاری، مسلم)

ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرو: حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مظلوم ہونے کی صورت میں تو ہم اس کی مدد کر سکتے ہیں ظالم ہونے کی صورت میں کس طرح مدد کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نے فرمایا ”اسے ظلم سے روک دو“ یہی اس کی مدد ہے۔(بخاری:2444، مسلم:6582)

مسلمان کو ذلت سے بچاؤ: حضرت جابرؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جس مسلمان نے کسی مسلمان کو ایسے موقعے پر چھوڑ دیا جہاں اس کی عزت خراب ہو رہی ہو اور آبروریزی ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے وہاں رسوا کرے گا جہاں اسے خدا کی مدد کی خواہش ہوگی اور جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی مدد کرے گا جہاں اس کی عزت خراب ہو رہی ہو اور آبروریزی ہو رہی ہو تو خدا تعالیٰ اس جگہ اس کی مدد کرے گا جہاں وہ اس کی مدد کو پسند کرتا ہے۔(ابوداؤد:4884)

کلمۂ حق کہنا جہاد ہے: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ”ظالم بادشاہ (حکمران) کے سامنے کلمۂ حق کہنا بہت بڑا جہاد ہے۔“ (ابوداؤد:4322، ترمذی:2174، ابن ماجہ، نسائی)

جو تین چیزوں سے بچا وہ جنت میں داخل ہوگیا: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس کی جان اس حال میں نکلی کہ وہ تین چیزوں سے پاک ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تکبر، قرض اور خیانت۔“ (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

مسلمان بھائی سے قطع تعلقی کی سزا: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قطع تعلقی نہ کرو، ایک دوسرے سے بگاڑ نہ رکھو، آپس میں بغض و کینہ نہ رکھو، اور آپس میں ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو، اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دے“ (مسلم:6526) یعنی جب وہ دونوں ملیں تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں۔ ان میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (بخاری الادب المفرد:6237) اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہوگئے اور اگر وہ جواب نہ دے تو اس کا گناہ اس دوسرے کے ذمہ ہے، سلام کرنے والا، ترک تعلق کے گناہ سے نکل گیا۔ (بخاری) جس نے تین دن سے زیادہ تعلق منقطع رکھا اور پھر بغیر توبہ کیے اسی حال میں مر گیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ (سنن ابوداؤد:4914) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ایک سال تک قطع تعلقی رکھے تو یہ عمل اس کا خون بہانے (قتل) کے برابر ہے۔ (ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ کی عورتوں کو نصیحت: ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (ایک بار) فرمایا ”اے عورتوں کی جماعت تم (خاص طور پر) صدقہ دیا کرو اور

زیادہ استغفار کیا کرو، کیونکہ دوزخیوں میں زیادہ تعداد میں نے عورتوں کی دیکھی ہے، ان میں ایک ہوشیار عورت بولی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم نے کیا قصور کیا ہے؟ کہ ہم دوزخ میں زیادہ کیوں جائیں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں (باہم گفتگو میں) لعنت کرنے کی زیادہ عادت ہوتی ہے اور تم اپنے شوہروں کی بھی بہت ناشکری کرتی ہو۔ میں نے تم جیسا دین وعقل میں ناقص ہونے کے باوجود ایک دانشمند شخص پر غالب آجانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ عورت نے پوچھا کہ عقل و دین میں کمی سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''عقل کی کمی'' یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے اور ''دین میں کمی'' یہ ہے کہ عورت (حیض کے دوران) نماز نہیں پڑھ سکتی اور رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتی۔''

(بخاری و مسلم:241)

نصیحت کی باتیں: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں تین چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور تین چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرقوں میں مت پڑو اور اس کی اطاعت کرو جس کو اللہ تمہارا حکمران بنادے اور میں تمہیں فضول باتوں، کثرت سوال اور فضول خرچی سے منع کرتا ہوں۔''

(مسلم:1715، احمد، ابن حبان)

خادم اور نوکر کا قصور معاف کرو: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اپنے خادم (غلام یا نوکر) کا قصور کتنی دفعہ معاف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور خاموش رہے اس نے پھر وہی عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر روز ستر دفعہ۔ (جامع ترمذی، ابوداؤد:5164)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ قصور کا معاف کرنا کوئی ایسی چیز نہیں جس کی کوئی حد مقرر کی جائے بلکہ حسن اخلاق اور رحم کا تقاضا یہ ہے کہ اگر بالفرض روزانہ ستر دفعہ بھی وہ قصور کرے تو تم اس کو معاف ہی کرتے رہو۔ ساتھ ہی اس کو کام کرنے کا سلیقہ سکھانا چاہیے کہ وہ دوبارہ غلطی نہ کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی کسی کی پٹائی کرے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو ان کی صورت پر پیدا کیا ہے۔ (مسلم:6655) یعنی وہ صورت جو آدمؑ کے ساتھ مخصوص تھی جس کی وجہ سے وہ اشرف المخلوقات ہیں۔

ملازمین کے ساتھ نرمی: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''غلام یا ماتحتوں کے لیے مالک کے ذمہ اچھا کھانا اور لباس ہے اور اس سے اتنا ہی کام لیا جائے جتنی اس میں طاقت ہو اور اگر ان کو کوئی ایسا بھاری کام سپرد کرو تو پھر ان کی مدد کرو''۔ (بخاری، مسلم:2318)

''مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی اجرت دے دیا کرو''۔ (ابن ماجہ:2443)

آدمی کے گناہ گار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے ماتحتوں کی روزی روکے رکھے۔ (مسلم:996)۔ ملازم کو بھی اپنا فرض دیانتداری سے ادا کرنا چاہیے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اچھے طریقے سے اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور اپنے مالک کا حق ادا کرتا ہے اس کے ساتھ خیر خواہی اور اطاعت سے پیش آتا ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں''۔ (بخاری:1365)

سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ''سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کیا ہیں۔ فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا، کسی شخص کو ناحق قتل کرنا۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی (میدانِ جہاد) کے دن پیٹھ موڑنا۔ بھولی بھالی پاکدامن مومنہ عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا'' (بخاری:2766، مسلم:262)

پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے:

ابن عباس ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں، پانچ چیزوں کے بدلے میں ہیں۔ صحابہ کرام ؓ نے اس کا مطلب پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

1۔ "جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر ان کا دشمن مسلط کر دیتا ہے"۔ **2**۔ "جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے علاوہ من چاہے فیصلے کرتے ہیں ان میں فقر عام ہو جاتا ہے"۔ **3**۔ "جس قوم میں زنا و بے حیائی پھیل جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ طاعون (لاعلاج بیماریوں) کو نازل کر دیتا ہے یعنی وہ کثرت سے مرنے لگتے ہیں"۔ **4**۔ "جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان کی فصلوں اور پھلوں کو تباہ کر کے قحط سالی میں مبتلا کر دیا جاتا ہے"۔ نیز ایک روایت میں ہے:" اور جو قوم ناپ و تول میں کمی کرے گی اللہ تعالیٰ اس سے روزی روک لے گا"۔ **5**۔ " اور جب لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں ان سے بارش کو روک دیا جاتا ہے"۔ (ابن ماجۃ: 4019، طبرانی، المعجم الاوسط:4500)

تصویر کا حکم: اور معبودوں سے کہنا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اس میں جان ڈالو۔'' اسلام میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے جبکہ غیر جاندار چیزوں مثلاً درخت عمارت وغیرہ کی تصویر بنانا حرام نہیں ہے۔

پاسپورٹ یا شناختی کارڈ کے لیے بقدرِ ضرورت جائز ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا یقیناً تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔انہیں کہا جائے گا جو چیز تم نے بنائی ہے اسے زندہ کرو۔(بخاری، مسلم) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر مصور جہنم میں ہوگا اس کے لیے ہر تصویر کے بدلے ایک جان بنائی جائے گی جس کے ساتھ اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔(یعنی اس کی جتنی جانیں ہوں گی اس قدر اس کی تکلیف زیادہ ہوگی۔)(بخاری:5951،مسلم) حضرت ابوطلحہؓ سے مرفوعاً منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔(بخاری:5949،مسلم:2105) حفاظت کیلئے کتا رکھنے کی اجازت ہے۔

بے حیائی کے کام حرام ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا" بلاشبہ وہ لوگ جو اہل ایمان میں بے حیائی پھیلانا پسند کرتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے"۔(سورہ نور:19)

" اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! کہہ دیجئے میرے رب نے تو صرف یہ چیزیں حرام ٹھہرائی ہیں، بے حیائی کے سارے کام خواہ کھلے طور پر کئے جائیں یا چھپا کر کئے جائیں، گناہ اور ناحق زیادتی ہے"۔(سورۃ الاعراف:33) "اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو حقیقت یہ ہے کہ وہ سراسر بے حیائی ہے اور بدترین راستہ ہے"۔(سورۃ بنی اسرائیل:32)

زنا کے قریب نہ پھٹکو، اس مؤثر انداز بیان کا مطلب یہ ہے کہ بے حیائی کے ان تمام کاموں سے سختی کے ساتھ بچو، جو شہوانی جذبات میں ہیجان پیدا کرنے والے اور زنا کے قریب لے جانے والے ہوں۔ مثلاً فحش لٹریچر، ناچ گانے، ننگی تصویریں، مرد وزن کا آزادانہ اختلاط، شراب نوشی وغیرہ۔ زنا کے مکمل سدباب کے لیے اسلام میں پردہ کے احکام پر عمل کیا جائے اور نکاح کو آسان بنایا جائے۔

کسی کو کافر کہنے کا گناہ: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا تو ان میں سے ایک کافر ہو کر رہے گا اگر وہ آدمی واقعی کافر ہوا تو ٹھیک وگرنہ یہی کہنے والے کی طرف لوٹ آئے گا۔(بخاری:6104،مسلم:215،الصحیحہ:2891)

کبیرہ گناہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: (۱) کبیرہ گناہ اللہ

کے ساتھ شریک کرنا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) کسی کی ناحق جان لینا (۴) یمین غموس یعنی قصداً جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری:6675، مسلم) غموس کا مطلب ہے ڈبو دینا یعنی دوزخ میں ڈبو دینے والی۔

والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! (وہ اس طرح کہ) آدمی کسی کے باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے اور کسی کی ماں کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دے (بخاری، مسلم:263)

غصہ نہ کرنے کی تلقین: "اور جب انہیں غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں"۔ (سورۃ الشوریٰ:37)

احادیث مبارکہ: "طاقتور آدمی وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے"۔ (مسلم:2143) ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ اس شخص نے اپنی (وہی) درخواست کئی بار دہرائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مرتبہ یہی ارشاد فرمایا: غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری:6116) جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو اس کو چاہیے کہ بیٹھ جائے، اگر بیٹھنے سے غصہ چلا جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اس کو چاہیے کہ لیٹ جائے۔ (ابوداؤد:4782) رضاء الٰہی کے لیے غصہ کے گھونٹ کو پی جانے سے بڑھ کر کوئی دوسرا گھونٹ نہیں ہے۔ (ابن ماجہ) غصہ کے وقت **اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ** کہنے سے غصہ جاتا رہتا ہے۔ (بخاری:6115، مسلم:2610) غصہ شیطان کی طرف سے ہے۔ شیطان آگ سے بنا ہے۔ آگ کو پانی ٹھنڈا کر سکتا ہے جب کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ پانی پی لیا کرے۔ (ابوداؤد)

کسب حلال (حلال کمائی):

کسب حلال کا مطلب ہے کہ جائز و حلال طریقے سے روزی کمانا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: "جو کچھ حلال اور پاکیزہ روزی اللہ نے تمہیں دے رکھی ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو" (النحل:114) "اللہ تعالیٰ جس کی روزی چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے" (الرعد:26) "اور یہ کہ انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی" (النجم:39) "اور دن کو ہم نے معاش کا وقت بنایا" (الانباء:11)

قرآن میں مختلف انداز میں کسب حلال کا حکم دیا گیا ہے اور دن کو رب کائنات کی طرف سے روشن بنایا گیا ہے تاکہ لوگ کسب معاش کے لیے جدوجہد کرسکیں۔

جو کوئی رزقِ حلال کی خاطر گھر سے نکلتا ہے تب وہ اللہ کے راستے میں ہے۔(بخاری، مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی شخص لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اسے بیچ کر گزارا کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ دوسروں کے آگے سوال کرے وہ اسے دے یا انکار کردے" (بخاری:2074)

اس حدیث کا مطلب گداگری اور دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے روکنا ہے اور اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ آدمی کو اپنی روزی خود کمانی چاہیے کسی دوسرے پر بوجھ بن کر زندگی نہیں گزارنی چاہیے۔

حرام کمائی سے بچنے کی تلقین: اسلام ناجائز ذرائع آمدنی جیسی ناانصافی بددیانتی، رشوت ستانی، سود خوری، کم تولنا، ملاوٹ ذخیرہ اندوزی وغیرہ سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اور ناجائز ذرائع اختیار کرنے والوں کو جہنم کی خبر دیتا ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ" (البقرہ:188)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "حرام سے پلنے والے جسم کو جہنم ہی کا ایندھن بننا ہے" (ترمذی، احمد، دارمی، بیہقی)

"حرام کھانے پینے اور حرام پہننے والوں کی دعاء قبول نہیں ہوتی"۔(مسلم:2346)

"جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں"۔(ترمذی:1315)

چیزوں میں ملاوٹ کرنا، دھوکہ وفریب دینا معاشرے میں بہت بڑی معاشرتی برائی بن چکی ہے۔ ملاوٹ کرنا، چور بازاری کرنا، ذخیرہ اندوزی کرنا، ناجائز منافع خوری مسلمان کا شیوہ نہیں۔ملاوٹ کرنے والا شخص دوہرے جرم کا ارتکاب کرتا ہے ایک تو وہ ملاوٹ کے گھناؤنے کاروبار کے ذریعے اپنی کمائی کو حرام کرلیتا ہے اور دوسرا وہ لوگوں کی صحت اور زندگی کے ساتھ کھیلتا ہے۔مثلاً کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ، اصلی ادویات کی بجائے نقلی ادویات فروخت کرنا وغیرہ۔حکومت کو ایسے لوگوں کو عبرت ناک سزا دینی چاہیے۔

آدابِ تجارت

"اور جب (کوئی چیز) ناپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو اور (جب تول کر دو تو) ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو یہ بہت اچھی بات اور انجام کے لحاظ سے بہت بہتر ہے"۔(بنی اسرائیل:35)

"ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کیا کرو"۔(انعام:152)

"ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے تباہی ہے وہ لوگوں سے ناپ کرلیں تو پورا لیں اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں"۔(المطفّفین 3-1) یہ وعید صرف ناپ تول ہی سے متعلق نہیں بلکہ اس میں ہر قسم کے حقوق شامل ہیں۔مثلاً اپنا حق اگر کسی کے ذمہ ہو تو زیادہ وصول کرنا اور دوسروں کا حق جو اپنے ذمہ ہو اُسے کم کر دینا۔حقوق کی ادائیگی میں غفلت برتنا وغیرہ۔ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہلاکت اور تباہی کی وعید سنائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا"خریدنے اور بیچنے والے اگر سچائی سے کام لیں اور معاملے کو واضح کر دیں تو ان کی خرید وفروخت میں برکت دی جاتی ہے اور دونوں کوئی بات چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے کاروبار سے برکت اٹھالی جاتی ہے"۔(بخاری 1937) خدا اس شخص پر رحمت فرمائے جو بیچتے،خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی سے کام لیتا ہے۔(بخاری:2076) سچا امانت دار تاجر نبیوں، ولیوں اور شہیدوں کے زمرہ میں ہوگا۔(ترمذی:1252)

خرید وفروخت میں اختیار: حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:"خرید اور فروخت کرنے والے اختیار رکھتے ہیں۔جب تک جدا نہ ہوں اور اگر خریدنے والا اور بیچنے والا دونوں سچ بولیں اور چیز کی حقیقت بیان کر دیں تو ان کی بیع میں برکت دی جاتی ہے۔ اگر چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کی بیع کی برکت مٹا دی جاتی ہے"۔(بخاری:2079،مسلم)(اختیار رکھنے سے مراد ہے کہ اپنا فیصلہ فائنل کرلیں یعنی بیع کریں یا نہ کریں۔)

تجارت کرتے وقت حقوق اللہ کی ادائیگی کا خاص خیال رکھا جائے۔جب نماز یا کسی اور عبادت کا وقت آجائے تو خرید وفروخت بند کر دی جائے۔

اسلام کے مطابق تجارت کے اصول وضوابط: ●درست ناپ تول ●حلال اشیاء کی تجارت، ملاوٹ، ذخیرہ اندوزی اور دھوکہ دہی کی ممانعت ●جعلی کرنسی کی خرید وفروخت کی ممانعت ●دلالی کی ممانعت۔"اللہ تعالیٰ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے"۔(بخاری:2236) اسلامی طریقہ تجارت اپنانے سے دنیا اور آخرت کی کامیابی ہے۔

کسی کی بیع پر بیع کرنا جائز نہیں: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:"تم میں سے کوئی اپنے (مسلمان)

بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے، نہ اپنے (مسلمان) بھائی کے نکاح کے پیغام پر نکاح کا پیغام بھیجے۔ جب تک کہ وہ چھوڑ نہ دے"۔ (بخاری:2140، مسلم:3464) اس حدیث میں ایک معاشرتی برائی سے منع کیا گیا ہے مثلاً خریدار کسی سے کوئی چیز سو روپے میں خرید رہا ہے تو کوئی دوسرا کہے کہ میں یہی چیز تمہیں اس سے کم قیمت پر دیتا ہوں یا فروخت کرنے والے سے کہے اسے نہ دو میں اس سے زیادہ میں خریدتا ہوں۔ یہ دونوں طریقے ناجائز ہیں۔

رہن رکھنا: "جب کوئی کسی مقررہ وقت کیلئے قرض لے تو کوئی چیز بطور ضمانت گروی رکھ دے"۔ (البقرۃ:283) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ایک مدت معینہ کے وعدہ پر ادھار خرید لیا اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھ دی۔ (بخاری:2068، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر سواری کا جانور رہن ہو تو اس پر جو کچھ خرچ کیا جاتا ہے تو اس کے بدلے میں اس پر سواری کی جائے اور اگر دودھ والا جانور رہن ہو تو اس کے مصارف کے عوض اس کا دودھ پیا جائے اور جو شخص سواری کرے اور دودھ پیئے وہی ان کا خرچ اٹھائے۔ (بخاری)

شفعہ کا بیان: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر اس چیز میں جو شریکوں کے درمیان تقسیم نہ ہوگئی ہو شفعہ کا حکم دیا ہے لیکن جب حدود مقرر ہو جائیں اور ہر ایک حصہ کا راستہ جدا ہو جائے پھر شفعہ باقی نہیں رہتا۔ (بخاری:2257) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشترک زمین میں جو تقسیم نہ کی گئی ہو شفعہ کا حکم دیا ہے خواہ گھر ہو یا باغ ہو اور فرمایا ہے کہ دونوں شریکوں میں سے کسی شریک کو اپنا حصہ بیچنے کا حق نہیں ہے جب تک اپنے دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرلے خواہ دوسرا شریک خود خرید لے ۔خواہ دوسرے کے ہاتھ بیچنے کی اجازت دیدے اور اگر کسی شریک نے دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر اپنا حصہ بیچ ڈالا تو اس کا شریک ہی اس کے خریدنے کا حقدار ہے۔(مسلم:134،1608) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ قریب ہونے کے سبب شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ (بخاری:2258)

قرض کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر مقروض تنگ دست ہے تو وسعت آنے تک اسے مہلت دو اور اگر قرض (معاف کردو) تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔'' (البقرۃ:280)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں سب سے بہتر

ہو“۔(بخاری:2393)”جس شخص کا کسی دوسرے شخص پر کوئی حق (قرضہ وغیرہ) ہو اور وہ اس مقروض کو ادا کرنے کیلئے دیر تک مہلت دیدے تو اس کو ہر دن کے بدلے صدقے کا ثواب ملے گا“(مسند احمد:442)”جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ خداوند تعالیٰ قیامت کی سختیوں سے اس کو بچائے وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اپنا قرض معاف کر دے تو اللہ اس کا آسان حساب لے گا“۔(مسلم:1563)”جو شخص لوگوں سے قرض لے اور اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ قرض خدا اس سے ادا کرا دیتا ہے اور جو شخص ادا نہ کرنے کی نیت سے قرض لے تو خدا اس کے مال کو تلف اور ضائع کر دیتا ہے“۔(بخاری:2387)”شہید کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے مگر قرض معاف نہیں کیا جائے گا“۔(مسلم:384)”مومن کی روح قرض کے سبب معلق رہتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ ہو جائے“۔(ترمذی:1079،ابن ماجہ)”کبیرہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے ان کے بعد اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر قرض چھوڑ کر مرے اور اس کے ادا کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو“(ابوداؤد،احمد)

”کسی مالدار کیلئے (قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور اگر کسی کا قرض کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کرے“(بخاری:2288،2400) مطلب یہ ہے کہ کسی مالدار نے کسی کا قرض اپنے سر لے لیا تو اس کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اسے چاہیے کہ فوراً ادا کرے نیز جس کا قرض حوالے کیا گیا ہے اس کو چاہیے کہ مالدار سے اپنا قرض وصول کرے۔”قرض ادا کرتے وقت اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے زیادہ دے دے تو یہ احسان ہے سود کے زمرے میں نہیں آتا“۔(بخاری)

قرضدار کی چیز سے فائدہ نہ اٹھائے: حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے اور پھر مقروض اسے ہدیہ بھیج دے یا اپنی سواری پر سوار کرے پس سواری پر سوار نہ ہو اور نہ ہدیہ قبول کرے لیکن اس صورت میں کوئی حرج نہیں جب پہلے سے لین دین چلا آرہا ہو“۔(ابن ماجہ)

لین دین کے معاملات کو تحریر میں لانے کا حکم: سورۃ بقرہ آیت نمبر 282 جو کہ ایک طویل آیت ہے۔اللہ رب العزت نے اس میں قرض اور دیگر لین دین کے معاملات کے طے کرنے کا طریقہ بیان فرمایا ہے اور حکم دیا ہے **1**۔معاہدہ تحریر میں لایا جائے اور کوئی چیز نہ چھپائی جائے، صاف صاف پوری بات لکھی جائے۔**2**۔لین دین کی تاریخ کا تعین کیا جائے تاکہ مقررہ تاریخ سے قبل دوسرے فریق کو پریشان نہ کیا جاسکے۔**3**۔گواہ مقرر کیے جائیں اور گواہوں کو پورے معاملے کا علم ہو

نیز اگر کسی تنازعے کی صورت میں معاملہ عدالت میں جائے تو گواہوں کی ذمہ داری ہے کہ حق دار کو حق دلوانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

سود کا بیان

سود کو عربی میں **ربا** کہتے ہیں جس کا مطلب ہے زیادہ ہونا، پروان چڑھنا، ربا سے مراد معینہ مدت کے قرض پر وہ اضافہ ہے جس کا مطالبہ قرض خواہ مقروض سے کرتا ہے اور یہ شرح پہلے سے طے شدہ ہوتی ہے۔ یا قرض دے کر اس سے مزید کوئی فائدہ لینا سود ہے شرط کے بغیر اگر مقروض قرض دینے والے کو خوشی سے کچھ زائد مال دے تو جائز ہے یہ سود نہیں ہے۔ اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اے ایمان والو! دُگنا چوگنا سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم نجات حاصل کرو"۔ (آل عمران:130) "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر ایسا نہ کرو گے تو خبردار ہو جاؤ (کہ تم) اللہ اور رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو۔ (البقرہ:278-279) یہ ایک ایسی سخت وعید جو کسی اور بڑے گناہ مثلاً زنا، شراب پینے پر نہیں دی گئی۔

" اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے"۔ (البقرہ:275)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی سود سے بچنے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔" سود لینے اور دینے والے، سودی حساب لکھنے والے اور سودی شہادت دینے والے سب پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا (گناہ میں) وہ سب برابر ہیں"۔ (مسلم:4092)

سود کی اقسام: اسلام میں سود کی عام طور پر دو اقسام ہیں۔ **1۔ ربا النسیئہ 2۔ ربا الفضل**

ربا النسیئہ: ہر وہ قرض جس پر اصل رقم سے زیادہ وصول کیا جائے یا اصل رقم پر منفعت لی جائے اسے **ربا النسیئہ** کہتے ہیں۔ مثلا کسی کو ہزار روپے قرض دیا اور دیتے وقت یہ شرط لگائی کہ اسے دو ماہ بعد پندرہ سو روپے واپس دینے ہوں گے۔ یہ پانچ سو روپے سود ہے۔ اسی سود کی حرمت قرآن پاک سے ثابت ہے۔

ربا الفضل: **ربا الفضل** سے مراد وہ سود ہے جس میں ایک جنس کی دو چیزوں کا تبادلہ کمی وبیشی کر کے کرنا۔ مثلا سونے کو سونے کے ساتھ فروخت کیا جائے تو نقد و نقد اور برابر برابر فروخت کرنا ہوگا۔ کمی وبیشی اور ادھار اس میں جائز نہیں اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو یہ سود کا لین دین ہوگا۔ اسی طرح اگر کوئی ایک کلو گندم کو دو کلو گندم کے

ساتھ فروخت کرنا چاہے نقد و نقد ہی کیوں نہ ہو پھر بھی سود ہوگا۔ ربا الفضل کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں بلکہ احادیث میں اسے حرام قرار دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں کو صراحت کرتے ہوئے فرمایا ہے سونا سونے کے بدلے چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے میں جو جو کے بدلے میں کھجور کھجور کے بدلے میں، نمک نمک کے بدلے میں برابر دست بدست بیچا کرو (کمی یا زیادتی اور ادھار درست نہیں) جس نے زیادہ دیا اور زیادہ طلب کیا اس نے سودی معاملہ کیا سود لینے اور دینے والے اس (گناہ) میں برابر ہیں (بخاری:2134،2175، مسلم)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس برنی کھجور لائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تمہیں یہ کھجوریں کہاں سے ملی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس گھٹیا کھجوریں تھیں ہم نے دو صاع (ناپنے کا آلہ) دے کر ایک صاع برنی کھجوریں لے لیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ عین سود ہے یہ عین سود ہے ایسا نہ کرو اگر تم یہ کھجوریں خریدنا ہی چاہتے ہو تو پہلے اپنی کھجوروں کو بیچ ڈالو پھر ان کھجوروں کو خریدو۔ (بخاری، مسلم)

دو مختلف جنس کی چیزوں کی خرید وفروخت مثلاً گندم کی جَو کے ساتھ، سونے کی چاندی کے ساتھ کمی و بیشی سے فروخت کرنا جائز ہے۔ جب کہ ایک حاضر ہو اور دوسری ادھار نہ ہو۔ یعنی نقد ادائیگی۔

اگر کوئی شخص سونے کے پرانے زیورات بیچ کر سونے کے نئے زیورات خریدنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ دونوں کی الگ الگ قیمت لگوا کر پرانے کو بیچے اور نئے کو خریدے، نئے سونے کے بدلے پرانے سونے کو اور فرق کو دینا جائز نہیں کیونکہ یہ سود کی ایک شکل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کو سونے کے ساتھ کم و بیشی کر کے خرید وفروخت کرنے کو ناجائز قرار دیا ہے (مسلم)

آج کل اشیا کا لین دین روپے کے ذریعے ہوتا ہے لہذا اس میں کمی و بیشی اور ادھار لین دین بھی جائز ہے۔

بینک سے قرض لینے کا رائج طریقہ اور جمع شدہ رقم پر Interest کی رقم حاصل کرنا یہ سب سود ہے۔ لہذا بینک سے قرض لینے سے بچنا چاہیے۔ اگر رقم بینک میں جمع ہے تو اس کا منافع خود استعمال کرنے کی بجائے غریبوں میں بانٹ دیں، رفاعی کاموں میں لگا دیں۔

سود کے مقابلے میں اسلام میں **قرض حسنہ** کو فروغ دیا گیا ہے اور نفع اور نقصان کی شراکت کی بنیاد پر **مضاربہ** کی صورت میں سرمایہ کاری کو جائز قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے **"اگر مقروض تنگدست ہو تو فراخی تک اس کو مہلت دو اور بخش دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو"**۔ (البقرۃ:280)

مضاربہ: وہ کاروبار جس میں ایک فریق کا سرمایہ لگتا ہے اور دوسرے فریق کی محنت، تجربہ اور وقت لگتا ہے۔نفع کی صورت میں طے شدہ نسبت سے دونوں کو حصہ ملتا ہے اور نقصان کی صورت میں مالی نقصان سرمایہ دار کا ہوتا ہے اور دوسرے فریق کی صرف محنت اور وقت ضائع ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نبوت سے پہلے حضرت خدیجہؓ کے مال کو مضاربت کے طور پر حاصل کرکے شام میں تجارت کی۔(المبسوط) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مضاربت میں برکت ہے"۔(ابوداؤد)

مضاربہ کی اہم شرائط: 1۔سرمایہ کاری حلال کاروبار کیلئے ہوگی۔ 2۔سرمایہ کار کی مرضی کے مطابق کسی کاروبار میں سرمایہ لگایا جائے گا۔ 3۔مضاربت میں کوئی فاسد شرط نہ ہوگی۔ 4۔مضارب کا اصل سرمایہ میں کوئی حصہ نہیں ہوگا صرف منافع میں حصہ ملے گا۔ 5۔مضارب امین کی حیثیت سے سرمایہ استعمال کرے گا۔ 6۔مضاربت میں سرمایہ کا نقدی ہونا ضروری ہے اگر سرمایہ سامان، قرض یا جامد اثاثوں کی شکل میں ہوگا تو مضاربت صحیح نہیں ہوگی۔

حرمت سود کی حکمت: بلاشبہ اسلام میں سود قطعی طور پر حرام ہے جس سے معاشی طور پر خودغرضی، معاشی استحصال، مفت خوری، مفاد پرستی جیسی اخلاقی برائیاں جنم لیتی ہیں۔تجارت کے ذریعے دولت عام لوگوں میں گردش میں رہتی ہے جبکہ سود کے ذریعے دولت صرف سرمایہ داروں تک محدود رہتی ہے جس کے نتیجے میں عام لوگ غربت کا شکار ہوجاتے ہیں۔ یہ چیزیں معاشرے میں بغض وحسد پیدا کرتی ہیں۔ آج غریب ممالک اس سودی شکنجے میں اس قدر پھنس چکے ہیں کہ ہزار کوشش کے باوجود اقتصادی او رسیاسی آزادی حاصل نہیں کرسکتے۔ اسی طرح بینکوں اور دوسرے اداروں سے قرض لینے والے کتنے لوگ ہیں جو نسل در نسل سود ادا کررہے ہیں اور کتنے بینک کرپٹ (دیوالیہ) ہوکر کنگال ہوگئے ہیں۔

نکاح کا بیان

"اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمھارے لیے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا فرمائی" (الروم:21)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:" نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی ذمہ داری اٹھانے کی سکت رکھتا ہوا سے نکاح کرلینا چاہیے کیونکہ اس سے نگاہ پاک ہوتی ہے شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے اور جو نکاح کی ذمہ داریاں

اٹھانے کی سکت نہیں رکھتا تو اسے چاہیے شہوت کا زور توڑنے کے لیے وقتاً فوقتاً روزے رکھے" (بخاری، مسلم:3400) "نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔" (بخاری: 5063، مسلم:3403) "عورت سے ان چار چیزوں کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے۔ مال، حسب نسب، خوبصورتی اور دین داری۔ تم دیندار عورت کو حاصل کرو اس میں تمہارا بھلا ہے"۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ) "دنیا کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے"۔ (مسلم، ابن ماجہ: 1855) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دیندار عورت سے نکاح کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ دیندار عورت اولاد کی تربیت بھی دین کے مطابق کر سکے گی۔

نکاح کے ارکان: 1۔ ولی، 2۔ دو گواہ، 3۔ حق مہر 4۔ عقد نکاح کے الفاظ

1۔ ولی: لڑکے یا لڑکی کا نکاح کرنے کا جسکو اختیار ہوتا ہے اسے ولی کہتے ہیں۔ ولی کو عاقل اور بالغ ہونا چاہیے۔ شریعت مطہرہ نے ترتیب وار ولی مقرر کیے ہیں۔ سب سے پہلا ولی باپ اور باپ کی غیر موجودگی میں دادا پھر بھائی پھر چچا اور اگر ان میں سے کوئی بھی رشتہ دار نہ ہو تو پھر ماں ولی ہے پھر دادی پھر نانی پھر ان کے بعد دوسرے لوگ۔ (فتاویٰ عالمگیری)

2۔ گواہ: ۔ عقد نکاح میں کم از کم دو مسلمان عاقل و بالغ گواہ یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا موجود ہونا شرط ہے۔

3۔ مہر: "عورتوں کو مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ مہر چھوڑ دیں تو شوق سے خوش ہو کر کھا لو"۔ (نساء:4) "بہترین مہر وہ ہے جو مرد سہولت سے ادا کر سکے" (بیہقی، حاکم) مہر لڑکے کی حیثیت کے مطابق اور دونوں فریقین کی رضامندی سے طے کیا جائے۔

4۔ عقد نکاح کے الفاظ: ولی کو چاہیے کہ عورت کے ہونے والے شوہر سے کہے کہ میں نے اپنی بیٹی یا بہن جس کا نام اور ولدیت یہ ہے تمھارے نکاح میں دی اور مہر کی مقدار جو طے پائی ہے اس کا ذکر کرے اور شوہر یہ کہے کہ میں نے نکاح قبول کیا تو یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔ اسی طرح یہی گفتگو ہونے والا شوہر یا اس کا ولی یا اسکا وکیل کرے تو نکاح ہو جائے گا۔ عقد نکاح کیلئے ضروری ہے کہ لڑکا، لڑکی خود یا ان کی طرف سے مقرر کردہ وکیل دو گواہوں کے سامنے اس طرح ایجاب و قبول کریں کہ گواہان ان کے ایجاب و قبول کو سنیں۔ (درمختار) نکاح پڑھانے والے کو چاہیے کہ خطبہ مسنون پڑھنے کے بعد ایجاب و قبول کرائے۔

نکاح کی شرائط: 1۔ زوجین کا تعین۔ 2۔ فریقین کی رضامندی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جب اللہ

تعالیٰ کسی آدمی کے دل میں کسی عورت سے نکاح کرنے کا خیال ڈالے تو اس کیلئے گناہ نہیں کہ ایک نظر اس کو دیکھ لے"۔ (ابن ماجہ، مسند احمد) " بالغ لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے"۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی اجازت کیسے ہوگی وہ شرم کی وجہ سے بول نہیں سکے گی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " اس کی خاموشی ہی اجازت ہے" (بخاری، مسلم:3473، ابن ماجہ:1870) اگر لڑکی انکار کردے تو یہ نکاح نہیں ہوگا۔

نکاح میں مستحب امور:۔ اعلانیہ نکاح کرنا (مسجد میں ہو تو بہتر ہے)، نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا، رشتہ داروں کا ایک دوسرے کو مبارک باد دینا، سادگی سے نکاح کرنا" بڑی برکت والا نکاح وہ ہے جس میں بوجھ کم ہو" (مسند احمد:24573)، چھوہارے بانٹنا۔

ولیمہ: ولیمہ ایک مسنون دعوت ہے جو رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے کی خوشی میں مسلمان مرد کی طرف سے کی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المؤمنین صفیہ ؓ کا ولیمہ ستو اور کھجور سے کیا۔ (ابن ماجہ:1909) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:" ولیمہ کا وہ کھانا برا کھانا ہے جس میں صرف خوشحال اور دولتمندوں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس شخص نے دعوت کو (بغیر عذر) چھوڑ دیا اس نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی"۔ (بخاری:5177، مسلم، ابن ماجہ:1913)

حرمت نکاح: اسلام نے تین قسم کے رشتوں میں نکاح حرام قرار دیا ہے۔ **1**۔ حرمت نسب۔ **2**۔ حرمت رضاعت۔ **3**۔ حرمت مصاہرت

(1) نسب کی حرمت: "اور تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں اور پھوپھیاں، خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں حرام کی گئی ہیں اور وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا............" (نساء:23)

لہذا بھائی، ماموں، چچا، بھتیجے اور بھانجے کے ساتھ نکاح جائز نہیں ہے۔

(2) نسب رضاعت (دودھ کے رشتے): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔" (بخاری:2502، مسلم:1445) یعنی ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھو، بھانجی، بھتیجی وغیرہ۔ رضاعت دو سال کی عمر کے اندر دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً جب کسی بچے نے دو سال کی عمر میں کسی عورت کا دودھ پیا تو اس عورت کی اولاد، اس کے دودھ شریک بھائی بہن ہو گئے اور ان سے نکاح حرام ہے۔ اس لیے عورتوں پر بہت احتیاط لازم ہے

کہ اپنی اولاد کے علاوہ بلا ضرورت دوسروں کے بچوں کو دودھ نہ پلائیں۔

(3) حرمت مصاہرت: "ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ، دادا نے نکاح کیا ہو" ۔(النساء:22) اس سے مراد باپ، دادا کی بیویوں، ساس (بیوی کی ماں) سے نکاح حرام ہے۔ بہو، (بیٹے اور پوتے کی بیوی) سے نکاح حرام ہے۔''ان عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے جو پہلے سے ہی کسی کے نکاح میں ہوں''۔(النساء:23) یعنی جس عورت کا نکاح ایک مرد سے ہو چکا ہو تو اب بغیر طلاق لیے اور عدت پوری کیے دوسرے مرد سے نکاح حرام ہے۔

نکاح سے متعلق مسائل: ۔ ● ایک مرد کا نکاح ایک عورت سے ہوا تو اب جب تک وہ عورت نکاح میں رہے تو اس کی پھوپھی، خالہ، بھانجی اور بھتیجی کا نکاح اس مرد سے نہیں ہوسکتا۔(بخاری:101، ابن ماجہ:1930) ● جب تک ایک بہن نکاح میں ہو تب تک اسکی دوسری بہن (سالی) سے نکاح نہیں ہوسکتا۔(النسا:23) ● بیوی کی وفات کے بعد سالی سے نکاح جائز ہے۔ ● کسی عورت کے شوہر نے طلاق دے دی یا مر گیا تو جب تک طلاق کی عدت یا مرنے کی عدت پوری نہ ہو چکے تب تک اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہیں۔ ● جس مرد کے نکاح میں چار عورتیں ہوں اب اس کو پانچویں عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں۔ ● سوتیلی بیٹی سے نکاح حرام ہے۔(النساء:23)

طلاق: طلاق سے مراد شوہر کا عقد نکاح توڑ دینا ہے۔مثلاً یہ کہے کہ تجھے طلاق ہے یا طلاق کی نیت سے کہے کہ تو میکے چلی جا۔اسلام یہ چاہتا ہے کہ نکاح کا رشتہ ابدی اور دائمی طور پر برقرار رہے۔ بعض اوقات معمولی ناچاقیوں کی وجہ سے یہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے تو ان کے اثرات نہ صرف مرد اور عورت بلکہ اولاد پر بھی پڑتے ہیں۔''اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال کیا ہے ان میں اُس کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ طلاق ہے۔''(ابوداؤد:2177) بیوی کی طرف سے نافرمانی پر فوراً طلاق دینے کی بجائے قرآن کریم نے مصالحت کی یہ تدابیر بتائی ہیں۔شوہر بیوی کو سمجھائے، چند دن کے لیے ہمبستری منقطع کرے۔(النساء:34) اگر اس طرح معاملہ نہ سلجھ سکے تو ،ترجمہ:''ایک منصف شخص مرد کے کنبے سے اور ایک عورت کے کنبے سے مقرر کرو اگر وہ دونوں صلح کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں موافقت پیدا فرما دے گا بے شک اللہ علیم اور خبیر ہے۔''(النساء:35) اگر یہ تمام تدابیر رائیگاں چلی جائیں۔طلاق دینے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ پاکی کی حالت (حیض میں نہ ہو) میں جس میں مباشرت نہ کی ہو تو لفظ ''طلاق'' کے ذریعے صرف ایک طلاق دی جائے۔عدت کے دوران مرد کو اپنے فیصلے پر

ندامت ہو تو زوجیت میں لوٹا لے۔ عدت گزرنے کے بعد یہ رشتہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اگر دونوں میں مصالحت ہو جائے تو دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں اور عورت چاہے تو کسی اور سے نکاح کر سکتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ''طلاق دو بار ہے تو پھر عورتوں کو بطریق شائستہ (نکاح میں) رہنے دینا ہے یا بھلائی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' (البقرۃ:229) ایک موقعہ پر یا وقفہ سے دو طلاق دی جائیں تو عدت گزارنے کے بعد نکاح ٹوٹ جائے گا۔ اب وہ دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو بیوی شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت (پہلے شوہر) کے لیے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو ان پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں۔'' (البقرۃ:230) اب اس عورت کا بعد عدت کسی اور سے نکاح ہو جائے اور وہ شوہر ثانی کے ساتھ ازدواجی زندگی گزارے اور ہمبستری بھی کرے۔ بعد میں کسی وقت طلاق ہو جائے یا شوہر فوت ہو جائے تو اس عورت کو سابقہ شوہر کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ عورت حمل سے ہو یا حیض سے ہر حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ عورت کا کسی وجہ سے شوہر کو پسند نہ کرنا اور کچھ مال (حقِ مہر وغیرہ) دے کر اُس سے طلاق حاصل کر لینا **خلع** کہلاتا ہے۔ (البقرۃ:229)

عدت: جن عورتوں کو حیض (ماہواری) آتا ہے اُن کی عدت تین حیض ہے جن کو حیض نہیں آتا اُن کی عدت تین ماہ ہے۔ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل (بچہ کا پیدا ہونا) ہے۔ (سورۃ الطلاق:4) بیوہ عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ (البقرۃ:234) عدت میں بہت سی حکمتیں ہیں مثلاً حمل کا پتہ چل جاتا ہے اور پیدا ہونے والے بچے کا نسب محفوظ ہو جاتا ہے۔ طلاق رجعی کی صورت میں مرد رجوع کر سکتا ہے۔ وغیرہ

وراثت کا بیان

تقسیم میراث کا حکم قرآن پاک کی سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اور ان احکامات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم سے ان (احکام میراث) کو صاف و صریح طور پر اس لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم گمراہی میں نہ پڑو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں۔'' (النساء:176) قرآنی قانون یہ ہے کہ کسی مرد یا عورت کی وفات پر اس کا ترکہ اس کے والدین اولاد بیوی اور شوہر کے درمیان ایک مقرر نسبت کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا اگر والدین اور اولاد نہ ہوں تو اس کے حقیقی، علاتی (باپ ایک ہو اور ماں الگ الگ ہو) اور اخیافی (ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہو) بھائی بہنوں کو حصہ دیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم فرائض (علم میراث) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کہ وہ نصف علم ہے''۔(ابن ماجہ:2719) علم دو قسم کے ہیں۔ایک یہ کہ آدمی اپنی زندگی میں اس پر عمل کریں۔دوسرا وہ کہ اس کے وارث اس کی موت کے بعد اس پر عمل کریں۔''مقررہ حصے ان کے مستحقوں کو دو اور جو باقی بچے وہ (میت کے) قریب ترین مرد (رشتے دار) کا حصہ ہے۔'' (بخاری:6735،مسلم:4141،ابن ماجہ:2740)

زندگی میں تقسیم جائداد کا شرعی طریقہ:

زندگی میں بحالت صحت اولاد کے درمیان مال و جائیداد کی تقسیم کرنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ بیٹے اور بیٹی کو مساوی طور پر حصہ دیا جائے اگر اولاد میں سے کسی کو اس کے تقویٰ یا دینداری یا حاجت مندی یا والدین کی خدمت گزاری کی بنا پر نسبتاً زیادہ حصہ دیا جائے تو اس میں حرج نہیں اور اگر اولاد بے دین، فاسق و فاجر ہو اور مال دینے کی صورت میں اصلاح کی امید نہ ہو تو انہیں صرف اتنا مال دیں جس سے وہ زندہ رہ سکیں اور باقی مال کو امور خیر میں خرچ کر دینا افضل ہے۔(فتاویٰ البزار عبد، الدر المختار)

وارث کو حصہ میراث میں ناحق محروم کرنے کا وبال:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے وارث کو میراث سے محروم کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے محروم رکھے گا۔(ابن ماجہ:2703)

بعض لوگ بیٹیوں کو میراث سے محروم یا ان کا حصہ کم کرنے کے لیے زندگی ہی میں اپنی جائیداد بیٹوں کے نام کر کے انہیں قبضہ دے دیتے ہیں یا کسی ایک بیٹے کے نام کر کے دوسری اولاد کو محروم کر دیتے ہیں ایسا کرنا جائز نہیں۔

میراث تقسیم کرنے کا طریقہ:

وقت وفات مرحوم کی ملکیت میں جو کچھ بھی ہو (جائیداد، نقد رقم، سونا، چاندی، مال تجارت ہر طرح کا چھوٹا بڑا سامان حتیٰ کہ سوئی دھاگہ تک) نیز جملہ قابل وصول قرضہ جات اگر چھوڑے ہیں وہ سب اس کا **ترکہ** یا **میراث** کہلاتا ہے جس کا ترکہ تقسیم کرنا مقصود ہو اسے **مورث** کہتے ہیں۔وہ شخص جس کی طرف میت کا ساز و سامان و جائیداد منتقل ہو اسے **وارث** کہتے ہیں۔وارث کی جمع **ورثاء** ہے۔

ترکہ اور اس کے متعلق چار حقوق: جب کوئی انتقال کر جائے تو اس کے ترکہ میں ترتیب وار درج ذیل چار حقوق ادا کیے جائیں گے۔

(1) پہلا حق: کفن دفن کا انتظام: میّت کے ترکہ و میراث میں سے سب سے پہلے میت کے متوسط کفن

دفن کا خرچ نکالا جائے گا اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کفن دفن کا انتظام کر دے تو اس کی بھی اجازت ہے۔ اگر کہیں قبر قیمتاً ملتی ہو تو وہ رقم بھی ترکہ ہی سے نکالی جائے گی۔

(2) دوسرا حق: قرض کی ادائیگی: مرحوم کے کل مال سے قرض کی ادائیگی کی جائے گی۔ اگر قرضوں کی ادائیگی میں اس کا سارا مال بھی خرچ کرنا پڑے تو اس سے دریغ نہ کریں ورنہ مرحوم کی روح کو جنت میں جانے سے روک دیا جائے گا۔ بیوی کا مہر اگر ادا نہیں ہوا تو وہ بھی قرضے میں داخل ہے۔ اگر مرنے والے نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو ورثاء اس کا قرض ادا کر دیں اگر وہ ادا نہ کر سکیں تو قرض دینے والوں کو چاہیے کہ قرض معاف کر دیں یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

(3) تیسرا حق: جائز وصیت کی بجا آوری: قرض کی ادائیگی کے بعد اگر مرحوم نے کوئی وصیت کی ہو تو ترکہ میں سے وصیت کو پورا کیا جائے۔ وصیت ایک تہائی مال میں نافذ ہوگی۔ وصیت کسی وارث کے حق میں نہ ہوگی اور نہ ہی کسی وارث کو اس کے حق سے محروم کرنے کیلئے ہوگی اور نہ ہی کسی حرام کام کیلئے کی گئی وصیت پر عمل ہوگا۔ اگر کوئی مقروض ہو تو اسے وصیت کرنی چاہیے تاکہ اس کے قرض ادا ہوں ورنہ مردہ گناہ گار ہوگا۔

(4) چوتھا حق: قرآن میں دیے گئے وراثت کے حصوں کے مطابق تقسیم: وصیت نافذ کرنے یا قرض کی ادائیگی کے بعد مرحوم کے بقیہ ترکے کو شریعت کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق ورثا میں تقسیم کرنا ہے۔ **قرآن مجید کی سورۃ نساء آیت نمبر 11 اور 12** کے مطابق مقرر کردہ حصص وراثت یہ ہیں۔

اولاد کا حصہ: ● لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ ● اگر متوفی کی صرف ایک لڑکی ہو اور لڑکا نہ ہو تو اس کو کل ترکے کا نصف حصہ ملے گا۔ ● اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں اور کوئی بیٹا نہ ہو تو انہیں کل مال کا 3 / 2 حصہ ملے گا۔

والدین کا حصہ: ● اگر متوفی کی اولاد (بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی) ہو تو والدین میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ ● اگر متوفی کی اولاد نہ ہو اور صرف والدین ہی وارث ہوں تو اس کی ماں کو ایک تہائی حصہ ملے گا۔ (باقی دو تہائی اس کے باپ کو ملے گا) ● اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

شوہر کا حصہ: ● اگر بیوی کی کوئی اولاد نہ ہو تو شوہر کو نصف حصہ ملے گا۔ ● اگر اولاد ہو تو شوہر کو 4 / 1 حصہ ملے گا۔

بیوی کا حصہ: ● اگر خاوند کی اولاد نہ ہو تو بیوی کو 1/4 حصہ ملے گا۔ ● اگر اولاد ہو تو بیوی کو 1/8 حصہ ملے گا۔

کلالہ کے وارثوں کے حصے: کلالہ سے مراد وہ شخص ہے جس کے والدین زندہ نہ ہوں نہ ہی اس کی کوئی اولاد ہو۔ ● کلالہ کے وارثوں میں اگر کوئی بھائی یا بہن ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو 1/6 حصہ ملے گا۔ ● اگر کلالہ کے ورثا زیادہ ہوں تو وہ 1/3 مال میں شریک ہوں گے۔ ● اگر کلالہ کی صرف ایک بہن ہو تو اسے مال کا نصف حصہ ملے گا۔ (بخاری:6744)

نوٹ: تقسیم وراثت کے سلسلے میں کسی مستند مفتی سے راہنمائی لیں۔

حصص میراث میں کمی وبیشی نہیں ہوسکتی: ارشاد باری تعالیٰ ہے: **فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ** (ترجمہ: حصہ مقرر کیا ہوا ہے اللہ کی طرف سے۔) وارثوں کو ملنے والے حصص قطعی طور پر مقرر شدہ ہیں ان میں سے کسی کو اپنی رائے اور قیاس سے کمی وبیشی کرنے کا حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احکامِ میراث کو حدود اللہ قرار دے کر ان کی بجا آوری پر جنت کی خوشخبری اور خلاف ورزی پر جہنم کی وعید ارشاد فرمائی ہے۔ (النساء: 176) **موانع (رکاوٹیں) وراثت:** رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''مسلمان باپ کافر بیٹے کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر بیٹا مسلمان باپ کا۔'' (بخاری:6764، مسلم:4140) رشتہ داری کے باوجود مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا، نہ کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔

قتل: قاتل کو مقتول کی میراث سے کچھ نہیں ملتا۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ:2729، نسائی، دارقطنی) قاتل نے اگر جان بوجھ کر کسی (مورث) کو قتل کر دیا تو سزا کے طور پر اسے مقتول کی جائیداد سے محروم کر دیا جائے گا۔

زنا: حرام زادہ (زنا سے پیدا ہونے والا بچہ) اپنے باپ (زانی) کا وارث نہیں ہوگا اور نہ اس کا باپ اس کا وارث ہوگا البتہ وہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس کی وارث ہوگی۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولاد صاحب بستر (بدکار عورت) کی ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں (یعنی رجم کیا جائے گا)

(بخاری:6765، ترمذی:2120)

لعان: لعان کرنے والے میاں بیوی کا بیٹا باپ کا اور باپ بیٹے کا وارث نہیں ہوگا۔ البتہ یہ بچہ اپنی ماں کا وارث ہوگا اور ماں اس کی وارث ہوگی۔ (بخاری:4746) **لعان** یہ ہے کہ شوہر بیوی پر زنا کا الزام لگائے اور بچے کا انکار کر دے کہ یہ میرا نہیں ہے۔ (لعان کا طریقہ سورہ نور آیات 8 سے 9 میں دیا گیا ہے)

بچہ جو زندہ پیدا ہو کر روئے اور پھر فوت ہو جائے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نومولود آواز نکالے تو وہ وارث قرار پاتا ہے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور اس کی وراثت بھی تقسیم ہوگی۔

(ابوداؤد، ابن ماجہ) وضع حمل کے وقت جس بچے کے منہ سے آواز نہ نکلے اور وہ مردہ پیدا ہو وہ نہ تو خود وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا اس لیے کہ وراثت کا تعلق زندگی کے وجود سے ہوتا ہے۔

مورث کی موت کے وقت وارث کا زندہ ہونا: اگر کسی عورت کے پیٹ میں بچہ ہو اور اس وقت اس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو یہ بچہ بھی اپنے باپ کے مال کا وارث ہوگا بشرطیکہ یہ بچہ زندہ پیدا ہو اگر وہ پیدا ہونے کے بعد انتقال کر جائے تو وہ خود بھی وارث ہوتا ہے اور اس کا مال اس کے ورثا میں تقسیم ہوگا لہٰذا حاملہ عورت کے بچے کے لیے میراث رکھنی چاہیے۔

تقسیم وراثت میں کوتاہیاں: تقسیم وراثت کا تعلق حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سے ہے۔ قرآن وسنت میں حقوق العباد کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ اس میں غفلت اور کوتاہی کرنے والے کو جہنمی اور مفلس قرار دیا گیا ہے۔ حقوق العباد میں کوتاہی اس وقت تک معاف نہیں ہوگی جب تک بندے کا حق ادا نہ کر دیا جائے یا وہ اپنی خوشی سے معاف کر دے۔ حصہ وراثت براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کے لیے عطیہ ہے۔ اس میں انسان کے اپنے کسب وعمل کا کوئی دخل نہیں۔

میراث تقسیم نہ کرنا: یہ کوتاہی تو معاشرہ میں بہت کثرت سے دیکھنے میں آتی ہے کہ میراث کو تقسیم نہیں کیا جاتا جبکہ اسلام میں کہا گیا ہے ”جلد حق داروں کو ان کا حق دو۔“

عورتوں کو میراث سے محروم کرنا: ہمارے معاشرے میں ایک بہت بڑا ظلم یہ ہے کہ عورتوں (ماں بیٹی بہن بیوی وغیرہ) کو میراث سے محروم رکھا جاتا ہے۔ بہنوں سے میراث کو معاف کروا لیتے ہیں بعض لوگ جہیز کو میراث کے متبادل سمجھتے ہیں حالانکہ احکام میراث مورث کی موت کے بعد جاری ہوتے ہیں۔ زندگی میں دیا ہوا مال ہبہ یا ہدیہ، تحفہ کے حکم میں ہے یہ ان کی میراث کا بدل نہیں۔ (ردالمختار)

تقسیم ترکہ سے پہلے مہمانوں کی خاطر تواضع اور صدقہ خیرات کرنا: اگر مرحوم کے ورثاء میں سے کوئی نابالغ یا دیوانہ ہو تو تقسیم ترکہ سے پہلے اس میں سے مہمانوں کی خاطر تواضع اور صدقہ وخیرات کرنا ناجائز اور حرام ہے۔ خواہ تمام ورثاء کی باہمی اجازت اور رضامندی سے ہی صدقہ وخیرات کیا جائے کیونکہ نابالغ اور دیوانے (مجنون) کی اجازت شرعاً معتبر نہیں۔ (ردالمختار)

یہ بھی ضروری نہیں کہ ورثا خوش دلی سے اجازت دیں۔ اس لیے بہتر ہے کہ ورثاء کو ان کا حصہ دیا جائے اس کے بعد اپنی خوشی سے جو شخص چاہے وہ صدقہ خیرات سے مرنے والے کو ایصال ثواب کرے اگر تمام بالغ ورثاء اپنی خوشی سے مل کر صدقہ وخیرات کریں تو درست ہے۔ نابالغ اور جو وارث غائب ہو اس

کے حصہ میں سے اس کی اجازت کے بغیر تصرف جائز نہیں۔

یہ بھی دستور ہے کہ مردے کے استعمال کے کپڑے میراث کی تقسیم سے پہلے ہی خیرات کر دیے جاتے ہیں یہ بھی بغیر وارثوں کی اجازت سے ہرگز جائز نہیں۔ اگر کوئی نابالغ ہو تو اس کی اجازت دینے پر بھی جائز نہیں پہلے انہیں تقسیم کر لیں پھر اپنے اپنے حصہ سے جو چاہیں دیں۔

دیت: دیت (اس مال کو کہتے ہیں جو جان کو ختم کرنے یا کسی شخص کے جسمانی اعضاء کو ناقص کرنے کے بدلہ میں دیا جاتا ہے) میراث کی طرح مقتول کے وارثوں کے درمیان ان کے مقررہ حصوں کی طرح تقسیم ہوگی۔

وصیت: وصیت میت کے اس حکم کو کہتے ہیں جس پر موت کے بعد عمل کیا جاتا ہے۔ وصیت کو دو گواہوں کی موجودگی میں تحریر کرنا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو جس کے پاس وصیت کے لائق کچھ مال ہو یہ مناسب نہیں کہ دو راتیں اس طرح گزارے کہ وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ رکھی ہو۔ (بخاری: 2738، مسلم: 4204) جو وصیت کر کے مر گیا وہ سنت اور تقویٰ اور شہادت کے طریقے پر مر گیا اور وہ بخشا ہوا مرے گا۔ (ابن ماجہ)

" تہائی مال تک کی وصیت کرو اور یہ بھی بہت ہے۔ تم اپنے ورثاء کو غنی چھوڑو یہ بہتر ہے، اس سے کہ وہ تنگ دست ہوں اور لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں"۔ (بخاری: 6373، مسلم)" اور تہائی مال سے زیادہ وصیت جائز نہیں ہے البتہ تہائی اور تہائی سے کم کی وصیت درست ہے"۔ (بخاری: 5659، ترمذی)

اس حدیث کی رو سے بعض علماء نے وصیت کو واجب بتایا ہے لیکن یہ اس شخص کے لیے ہے جس کے پاس مال یا اور کوئی چیز وصیت کے لائق ہو ہر شخص پر وصیت واجب نہیں ہے وصیت کر کے مرنا اچھا ہے۔ قرض کی ادائیگی اور امانتوں کے واپس کرنے کی وصیت کرنا واجب ہے۔ وراثت کی تقسیم قرض کی ادائیگی اور وصیت کے نفاذ کے بعد کی جائے۔

اگر کسی پر حج فرض تھا اور وہ زندگی میں نہیں کر سکا تو وہ حج بدل کی وصیت کر دے اب وارثوں کی ذمہ داری ہے کہ وصیت کے مطابق حج بدل ادا کرائیں۔ اگر وہ حج بدل نہیں کراتے اور خود ہی سارا مال کھا جاتے ہیں تو ایسا کرنا حرام ہے۔ اگر مرنے والے نے وصیت نہیں کی تب بھی اس کی طرف سے حج

بدل کروادیں تاکہ مردہ حج نہ کرنے کے عذاب سے بچ جائے۔

اگرکسی کے ذمہ فرض حج زکوٰۃ یا کفارہ وغیرہ ہوتو اسے ان کی ادائیگی کی وصیت کرنی چاہیے تاکہ آخرت کے عذاب سے بچے۔

بعض اوقات لوگ اپنی کسی اولاد کو عاق کردیتے ہیں اور عاق نامہ تحریر کرادیتے ہیں کہ اسے ہمارے میراث سے کچھ نہ دیا جائے ایسا کرنا حرام ہے۔ اسلام میں میراث کی تقسیم خدمت گزاری کی بنیاد پر نہیں اولاد ہونے کی بنیاد پر ہے۔ اگر کوئی ایسا لکھ دے تب بھی اولاد حصہ شرعی سے محروم نہیں ہوگی۔

قرآن وسنت کی روشنی میں قریب تر رشتے دار کے ہوتے ہوئے دور کا رشتہ دار محروم ہے بیٹے کی موجودگی میں پوتا وارث نہیں۔ (بخاری) لہٰذا یتیم پوتے یا پوتی کی تعلیم وتربیت کے لیے وصیت کی جاسکتی ہے یا کسی ایسے رشتہ دار جس کا وراثت میں حصہ نہیں اور اس کی مالی حالت اچھی نہیں تو اس کے حق میں مال دینے کی وصیت کرنا زیادہ باعث ثواب ہے۔

اچھے کاموں کی وصیت مستحب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر وصیت کے طور پر فرمایا تھا: " دو چیزیں میں تمہارے پاس چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے گمراہ نہیں ہوگے۔ قرآن مجید اور رسول اللہ کی سنت" ۔ (موطا امام مالک)

یہ وصیت کرنا کہ میری قبر کو پکا بنانا یا کسی حافظ کو قرآن پڑھ کر بخشنے کے لیے قبر پر بٹھا دینا یہ وصیتیں جائز نہیں ان پر عمل نہ کیا جائے۔

وارث کے حق میں مال کی وصیت جائز نہیں ہے: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے (خود ہی ترکہ کی تقسیم بتا دی ہے) لہٰذا کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔ (ترمذی: 2120، ابوداؤد: 2870)

بعض لوگ اپنے کسی وارث کے لیے خاص چیز کی وصیت کر جاتے ہیں۔ شرعاً یہ وصیت معتبر اور قابل عمل نہیں۔ البتہ اگر تمام ورثاء عاقل و بالغ ہوں تو اپنی رضامندی کے ساتھ اجازت دیں تو یہ وصیت قابل عمل ہوگی۔

طب نبوی

شہد کی تاثیر: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص ہر مہینہ میں تین دن صبح کے وقت شہد چاٹ لے پھر وہ کسی بڑی مصیبت و بلا میں مبتلا نہیں ہوتا۔'' (ابن ماجہ:3450، بیہقی، مشکوٰۃ) ''دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ان کا استعمال ضرور کیا کرو) (۱) شہد اور (۲) قرآن (یعنی آیات قرآن)۔'' (ابن ماجہ، بیہقی، مشکوٰۃ)

کلونجی تاثیر: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ کلونجی ہر بیماری کے لیے شفا ہے سوائے موت کے۔ (بخاری:666، مسلم، مشکوٰۃ) اس کا تیل نکال کر گنج پر لگایا جائے تو بال اُگتے ہیں اور بال جلدی سفید نہیں ہوتے۔

عجوہ کھجور: جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔ (بخاری:5769)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ککڑی اور کھجور موٹی ہونے کے لیے ملا کر کھاتی تھیں۔ (ابوداؤد:3903)

تلبینہ (جَو کا دلیہ): جَو کا دلیہ دل کے مرض اور جملہ مسائل کا مکمل حل ہے اور مریض کے دل پر سے غم کا بوجھ اتار دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم، مسند احمد) خون سے کولیسٹرول کو کم کرتا ہے۔ اگر جَو کے دلیے میں تھوڑا سا دودھ اور شہد ملا کر استعمال کیا جائے تو نہ صرف دل کے دورے سے محفوظ رہا جا سکتا ہے بلکہ کولیسٹرول سے پیدا ہونے والے خطرات بھی دور ہو جاتے ہیں۔ یہ شوگر کے لیے بھی شفا دیتا ہے۔

زیتون: زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو کیونکہ یہ ایک مبارک درخت ہے۔ (ترمذی:1851)

اثمد: سوتے وقت اثمد کا سرمہ ضرور لگاؤ کیونکہ اس سے نظر (بینائی) تیز ہوتی ہے اور بال اگتے ہیں۔ (ابن ماجہ:3496)

حنا (مہندی): رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی زخم لگتا یا کانٹا چبھتا تو آپ ﷺ اس پر مہندی لگاتے۔ نبی کریم ﷺ کو جب کبھی درد سر ہوتا تو آپ اپنے سر پر مہندی کا لیپ کرتے۔ (ابن ماجہ:3502)

انجیر: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر جنت سے کوئی پھل اترا ہے تو وہ انجیر ہے۔ اسے کھاؤ یہ بواسیر کو ختم کرتی ہے اور نقرس (ٹخنوں اور پیروں کی انگلیوں کے جوڑوں میں ورم) کے لیے نفع بخش ہے۔ (ابوداؤد) کھانسی، دمہ، بلغم کے لیے انجیر مفید ہے۔

ضروری اصطلاحات

امام: شریعت میں امام کا لفظ حاکم، خلیفہ یا امیر لشکر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ محدثین اور فقہاء کو بھی امام کہا جاتا ہے۔ مثلاً امام بخاریؒ اور امام ابو حنیفہؒ وغیرہ۔ مسجد میں نماز پڑھانے والے کو بھی امام کہتے ہیں۔

فرض: وہ حکم شرعی جس کا ثبوت یقینی اور قطعی دلیل سے بلاشبہ ثابت ہو اس کے ادا کرنے پر ثواب، بغیر عذر چھوڑنے پر عذاب اور انکار کرنے والا کافر ہے۔ جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ۔ فرض کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔ فرض عین 2۔ فرض کفایہ

فرض عین: وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر عاقل، بالغ مسلمان پر ضروری ہے۔ مثلاً نماز پنجگانہ وغیرہ

فرض کفایہ: وہ ہے جس کا ادا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ کچھ لوگوں کے ادا کرنے سے سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے۔ مثلاً غسل میت، کفن دفن، نمازِ جنازہ وغیرہ

واجب: وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو اس کا ادا کرنا ثواب نہ کرنے پر عذاب مگر انکار کرنے والا کافر نہیں۔ جیسے نماز وتر۔

سُنّت: سنت وہ فعل ہے جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یا صحابہؓ نے کیا ہو اس کی دو قسمیں ہیں سنت مؤکدہ اور سنت غیر مؤکدہ۔

سُنّت مؤکدہ: سنت مؤکدہ وہ فعل جس کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا صحابہؓ نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی ترک نہ کیا ہو۔ سنت مؤکدہ ادا کرنے پر ثواب اور عادتِ ترک کرنے پر عتاب و ملامت ہے۔ مثلاً فجر کی نماز کی دو رکعت سنت۔

سُنّت غیر مؤکدہ: سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یا صحابہؓ نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے ترک بھی کیا ہو۔ سنت غیر مؤکدہ ادا کرنے پر ثواب اور نہ کرنے پر عتاب و عذاب نہیں۔ جیسے چار رکعت سنت قبل از نماز عصر و عشاء

مُستحب/نفل: وہ ہے جس عمل کو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی تو کیا ہو، اور کبھی چھوڑ دیا ہو، اور بزرگان دین نے اس کو اختیار کر لیا ہو۔ مُستحب کے کرنے سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے، مگر ترک سے کوئی گناہ لازم

نہیں آتا۔مثلاً وضو کرتے ہوئے قبلہ رو ہو کر بیٹھنا، بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا وغیرہ۔

مُباح: مباح وہ ہے جس کے کرنے میں ثواب اور چھوڑنے میں کچھ عذاب نہ ہو۔ بلکہ کرنا نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔غذاؤں کا کھانا، نفیس کپڑے پہننا وغیرہ

حرام: حرام وہ ہے جس کی ممانعت دلیلِ قطعی کے ساتھ بلاشبہ ثابت ہو۔حرام کو ترک کرنے میں ثواب ہے، اوراس کے کرنے میں عذاب ہے اوراس کو حلال اور جائز جاننے میں کُفر ہے۔جیسے شراب نوشی، زنا وغیرہ

مکرُوہ: مکرُوہ کے معنی ہیں ناپسندیدہ۔مکروہ وہ ہے جس کی ممانعت دلیلِ ظنّی کے ساتھ ثابت ہو۔

مکرُوہ کی دو قسم ہیں: **1۔مکروہ تحریمی 2۔مکروہ تنزیہی**

1۔مکرُوہ تحریمی وہ فعل ہے کہ جو حرام کے قریب ہو۔اِس کو چھوڑنے سے ثواب اوراس کے کرنے سے عذاب ہے۔**2۔مکرُوہ تنزیہی** وہ ہے جس کے کرنے سے اُس کا چھوڑنا بہتر ہے۔

مُفسِد: مُفسِد وہ ہے جو کسی جائز عمل کا توڑنے والا ہو۔مُفسِد کا حُکم یہ ہے کہ جان بوجھ کر کرنے سے عذاب اور بُھول کر کرنے سے عذاب نہیں۔

باطل یا فاسد ہونا: کوئی عبادت اس قدر غلط ہو جائے جیسا کہ ہوئی ہی نہیں مثلاً کسی کا نماز میں دوسرے سے گفتگو کرنا اس سے نماز باطل یا فاسد ہو جائے گی اور دوبارہ پڑھنی ہو گی۔

اداء: جو عبادت اپنے مقررہ وقت پر کی جائے اس کو ادا کہتے ہیں۔مثلاً فجر کی نماز صبح صادق کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے، اور رمضان کے روزے رمضان کے مہینے میں ہی رکھ لیے جائیں تو اس کو ادا کہیں گے۔

اقتداء: امام کے پیچھے جماعت سے نماز کو اقتداء کہتے ہیں۔اور اقتداء کرنے والے کو مقتدی کہتے ہیں اور جس امام کی اقتداء کی جاتی ہے اس کو مقتداء کہتے ہیں۔

ثواب: اعمالِ صالحہ کا جو انعام، صلہ اور اچھا بدلہ آخرت میں رب ذوالجلال کی طرف سے ملنے والا ہے اس کو ثواب کہتے ہیں۔

جنابت: ناپاکی کی وہ حالت مراد ہے جس میں مرد یا عورت پر غسل فرض ہو، اور غسل کی حاجت جنسی ضرورت پوری کرنے یا کسی طرح پوری ہونے سے پیدا ہوئی ہو۔

جہری نمازیں: وہ نمازیں جن میں امام کیلئے بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے۔مثلاً مغرب اور

عشاء کی پہلی دو رکعتیں اور فجر، جمعہ اور عیدین کی نمازیں جہری ہیں۔

سری نمازیں: جن نمازوں میں امام کے لیے چپکے چپکے قراءت کرنا واجب ہے ان نمازوں کو سری نماز کہتے ہیں مثلاً ظہر اور عصر کی نماز۔

استوائے شمس و زوال: آج کل اوقات نماز کے نقشے میں زوال کا وقت دیا ہوتا ہے۔ زوال کا وقت طلوعِ و غروب آفتاب کی طرح گھٹتا بڑھتا ہے پھر بھی اگر کوئی زوال کا طریقہ معلوم کرنا چاہے تو دو پہر سے کچھ پہلے سیدھی لکڑی ہموار زمین میں گاڑ دیں اس کا سایہ کم ہوتا رہے گا۔ سایہ جس جگہ پہنچ کر کم ہونا بند ہو جائے اسے **سایہ اصلی** کہتے ہیں۔ یہی **نصف النہار یعنی استوائے شمس** کا وقت ہے۔ اس وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے ذکر اور تلاوت منع نہیں۔ یہ وقت دو منٹ اور آٹھ سیکنڈ ہے۔ احتیاطاً پانچ منٹ پہلے اور پانچ منٹ بعد کوئی نماز جائز نہیں۔ پھر جب دوسری طرف سایہ بڑھنے لگے تو اس سایہ بڑھنے کا نام **زوالِ شمس** ہے یہ بات اس کی علامت ہے کہ زوال ہو گیا ہے اب نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے اس وقت ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت شروع ہو جاتا ہے۔ **سایہ ایک مثل:** سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ جب اس کے اپنے قد کے برابر ہو جائے تو اس کو **ایک مثل** کہتے ہیں۔ **سایہ دو مثل:** سایہ اصلی کے علاوہ ہر چیز کا سایہ جب اس سے دو گنا ہو جائے تو اس کو **دو مثل** کہتے ہیں۔ اس وقت عصر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔

فدیہ: فدیہ سے مراد وہ صدقہ جو قضا شدہ نماز کے عوض میت کی طرف سے ادا کیا جائے ایک وقت کی نماز کا فدیہ پونے دو کلو گندم یا اس کا آٹا یا اس کی موجودہ قیمت ہے۔

مباشرت: جنسی لذت حاصل کرنے کو مباشرت کہتے ہیں۔ **مذی:** شہوانی جوش اور ہیجان کے وقت جو پتلا اور سفید پانی عضو خاص سے نکلتا ہے اس کے نکلنے کا احساس نہیں ہوتا اور اس کے بعد جب منی نکلتی ہے تو اس کا نکلنا بند ہو جاتا ہے اس کو مذی کہتے ہیں۔ اس کے اخراج سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

منی: وہ مادہ جس کے اخراج سے آدمی کی شہوانی خواہش کی تکمیل ہو جاتی ہے اور جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس کے اخراج سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

مرتد: جو شخص ایمان و اسلام لانے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹ جائے تو اسے مرتد کہتے ہیں۔

صاع، مُد: دورِ نبویؐ کے صاع کی مقدار چار مُد ہوتے تھے۔ موجودہ پیمانے کے معیار کے مطابق

صاع کی مقدار تین لیٹر دوسو ملی لیٹر بنتی ہے۔اور ایک مُد کی مقدار 800 ملی لیٹر بنتی ہے۔

رسالت: رسالت کے لغوی معنی ہیں پیغام پہنچانا۔ پیغام پہنچانے والے کو **رسول** کہا جاتا ہے۔اسلامی اصطلاح میں رسول اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے احکامات کی تبلیغ کیلئے اپنی مخلوق کی طرف بھیجا ہو۔ رسول کا ہم معنی ایک لفظ **نبی** ہے۔ نبی عام ہے جس کیلئے نئی کتاب اور شریعت کی ضرورت نہیں۔ جبکہ رسول خاص ہے جس کیلئے صاحب شریعت و کتاب ہونا لازم ہے۔تاکہ وہ نئی شریعت کی دعوت دے سکے۔

صحابی: ایمان کے ساتھ جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہو اور ایمان پر ہی خاتمہ ہوا ہو اسے صحابی کہتے ہیں۔صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا جاتا ہے۔صحابیہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہا لکھا اور کہا جاتا ہے۔

تابعی: جس شخص نے کسی صحابی سے حالت اسلام میں ملاقات کی ہو اور پھر اس نے حالت اسلام میں وفات پائی ہو وہ تابعی ہے۔تابعی کی جمع تابعین ہے۔تابعی کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھا اور کہا جاتا ہے۔

تبع تابعین: جس شخص نے کسی تابعی سے حالت اسلام میں ملاقات کی ہو اور پھر اس کی حالت اسلام میں وفات ہوئی ہو۔ تبع تابعین صحابہ کرام کی تیسری کڑی ہے۔**سلف** سے مراد صحابہ و تابعین ہیں۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ سے **متعلق** راویوں کے ذریعے جو کچھ ہم تک پہنچا ہے وہ حدیث کہلاتا ہے۔کسی حدیث کی اصل عبارت کو متن کہتے ہیں متن سے پہلے راویوں کے سلسلے کو سند کہتے ہیں۔

حدیث قدسی: یہ وہ حدیث ہے جسے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرماتے ہیں اس میں الفاظ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہیں اور مضمون رب العزت کی طرف سے ہوتا ہے۔

مقتدی: وہ نمازی جو امام کے ساتھ شروع سے آخر تک شریک رہا ہو۔

لاحق: جس کا درمیان میں وضو ٹوٹ گیا ہو اور وہ وضو کر کے امام کے ساتھ شریک ہو گیا ہو۔

مسبوق: جس کی ایک یا کچھ رکعات رہ گئی ہوں اور بعد میں آ کر جماعت میں شامل ہو۔

اخلاص: خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نیک عمل کرنا جس میں ذرہ برابر ریا اور نمود کا عنصر شامل نہ ہو۔

صحاح ستہ: احادیث کی چھ کتب جن میں بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ شامل ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعوت و تبلیغ اسلام

اللہ تبارک وتعالیٰ عزّ وجل نے فرمایا:

- اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ (آل عمران:104)
- تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ (آل عمران:110)
- اور جن لوگوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم انہیں ضرور بالضرور اپنے راستوں پر پہنچائیں گے، اور یقینا اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (العنکبوت:69)
- اور نصیحت کرتے رہیے بیشک نصیحت اہل ایمان کو نفع دیتی ہے۔ (الذاریات:55)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص کسی کو ہدایت کی دعوت دے (یعنی دین کے راستہ پر بلائے) اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس شخص کو جو اس کی پیروی اختیار کرے اور اس (اطاعت گزار) کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو شخص کسی کو گمراہی کی طرف بلائے، (برائی کی دعوت دے) اسے اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا کہ اس شخص کو جس نے اس کی بات مانی اور ان (بدکاروں) کے گناہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔
(مسلم:6804)